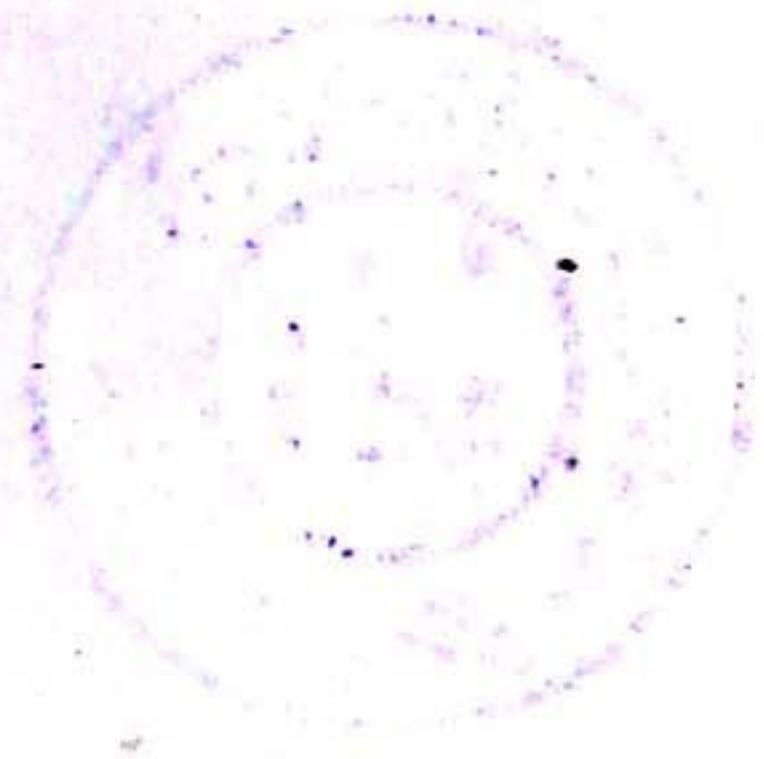


گلزار شریعت

حضرت علامہ ابوالفضل
عبد الرحمن بہاروی
رحمۃ اللہ علیہ



مستاز اکیڈمی لاہور



گلزار شریعت

— مُصنّف —

حضرت علامہ ابوالفیض عبد الرحمن بہاروی رحمۃ اللہ علیہ

— ناشر —

مستاز اکیڈمی
فضل الہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	گلزارِ شریعت
مصنف	_____	علامہ ابوالفیض عبدالرحمن ہزاروی
نظر ثانی	_____	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
تصحیح	_____	محمد صلاح الدین سعیدی
صفحات	_____	۴۳۲
سال اشاعت	_____	۱۴۲۲ھ ۲۰۰۳ء
تعداد	_____	۱۰۰۰ (ایک ہزار)
کمپوزنگ	_____	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور
ناشر	_____	شکیل ممتاز 7230718 7223506
ہدیہ	_____	روپے

نوٹ

ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔

شکریہ!
(ادارہ)



فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
17	سبب تالیف	1
19	اعتذار	2
20	مقدمہ بیان عبادت میں	3
31	نماز کا فلسفہ	4
37	فصل دوم شروط نماز کے بیان میں	5
50	فصل سوم صفت نماز میں	6
62	فصل چہارم متفرقات	7
71	خلاف شرع کام کرنا گمراہی ہے۔	8
87	باب الترغیب	9
92	نماز ہر عبادت کی جڑ ہے	10
94	مسکین کون لوگ ہیں؟	11
94	عبادت بدنی و روحانی	12
95	صدقات مصائب دفع کرتے ہیں	13
99	مصائب ٹالنے کا طریقہ	14
102	سوئم، چہلم، ختم قرآن، قرآن سے ثابت ہیں	15

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
106	متعہ کی حرمت	16
114	ریا کاری اور تکبر سے بچیں	17
117	خود پسندی سے اجتناب کریں	18
118	انا اعطینک الکلوثر	19
118	فصل لربک وانحر	20
119	احادیث میں نماز کے فضائل	21
122	باب الترغیب	22
128	تاریخین نماز کے متعلق چند احادیث	23
130	بے نمازوں کے غلط دعوے	24
132	کتاب الصلوٰۃ	25
132	نماز کا بیان	26
133	مسائل فقہ	27
134	نماز کے وقتوں کا بیان	28
135	اوقات خمسہ کے متعلق ضروری مسائل	29
137	وقت ظہر و جمعہ	30
138	وقت عصر	31
139	وقت مغرب	32
139	وقت عشاء وتر	33
139	اوقات مستحب	34
140	چند مسائل	35
141	اوقات مکروہ	36

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
142	اوقات ممنوعہ	37
144	اذان کا بیان	38
144	مسائل اذان	39
149	اقامت کے مسائل	40
150	اذان کا جواب	41
151	مسئلہ تھویب	42
152	اذان کے متفرق مسائل	43
152	باب: نمازوں کی شروں کا بیان	44
153	بدن کے ستر کا مسئلہ	45
157	استقبال قبلہ	46
159	تحری کے مسائل	47
160	نماز کیلئے نیت ضروری ہے۔	48
166	نماز پڑھنے کا طریقہ	49
169	فرائض نماز	50
169	تکبیر تحریمہ	51
170	دوم۔ قیام	52
172	سوم۔ قرأت	53
173	چہارم۔ رکوع	54
173	پنج۔ سجود	55
174	ششم۔ قعدہ اخیرہ	56
175	ہفتم خروج	57

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
176	۱۲۹ انچاس واجبات نماز	58
178	سجدہ سہو کے مقامات	59
179	نماز کی ۷۹ اٹاسی سنتیں	60
180	ثنا، تعوذ، تسمیہ، آمین	61
184	درود شریف کے فضائل و مسائل	62
192	نماز کے مستحبات	63
192	امامت کا بیان	64
194	اقتدا کی تیرہ شرطیں	65
202	جماعت کا بیان	66
203	صف اول کے فضائل	67
204	جماعت کے مسائل	68
205	جماعت کے ترک کرنے والوں کے عذر	69
205	مقتدی کہاں کھڑا ہو؟	70
207	عورت کے برابری سے مرد کی نماز فاسد	71
208	مقتدی کے احکام و اقسام	72
212	پانچ چیزیں امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے	73
212	ان چیزوں میں مقتدی امام کا ساتھ نہ دے	74
213	نماز میں بے وضو ہو جانے کا بیان	75
214	شرائط مذکورہ کی تفریعات	76
216	امامت کیلئے خلیفہ مقرر کرنے کا بیان	77
219	نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان	78

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
222	لقمہ دینے کے مسائل	79
228	سترہ کے مسائل	80
230	نماز کے ۴۳ مکروہات تحریمہ کا بیان	81
231	مکروہات تحریمہ	82
233	تصویر کے احکام	83
236	نماز کے مکروہات تنزیہی	84
240	نماز توڑنے کے اعذار	85
241	وتر کا بیان	86
244	سنن و نوافل کا بیان	87
244	سنن موکدہ کا بیان	88
244	سنت فجر کے فضائل	89
245	سنت ظہر کے فضائل	90
245	سنت عصر کے فضائل	91
245	سنت مغرب کے فضائل	92
246	صلوٰۃ ادا بین	93
246	سنت عشاء کے فضائل	94
246	سنن و نوافل کے مسائل	95
250	سنن زواہد کا بیان	96
253	مسئلہ ثمانیہ کا بیان	97
254	کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر نفل پڑھنے کے مسائل	98
255	گاڑی اور سواری پر نفل پڑھنے کا بیان	99

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
257	منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل	100
258	تحیۃ المسجد کا بیان	101
258	تحیۃ الوضو کا بیان	102
259	نماز اشراق	103
259	نماز چاشت	104
260	نماز سفر	105
261	نماز واپسی سفر	106
261	صلوٰۃ الیل۔ نماز تہجد	107
263	رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں	108
265	نماز استخارہ	109
267	استخارہ غوثیہ	110
268	صلوٰۃ التسبیح	111
270	نماز حفظ الایمان	112
270	صلوٰۃ العاشقین	113
271	صلوٰۃ الحاجات	114
271	دیگر طریقہ نماز حاجت کا	115
272	صلوٰۃ الخضر	116
272	دیگر نماز حاجت	117
274	دیگر نماز حاجت	118
274	نماز غوثیہ	119
274	صلوٰۃ الاولیاء	220

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
275	دیگر صلوة الابرار	221
275	دیگر صلوة الاسرار	222
276	نماز فاطمہ	223
276	صلوة کن فیکون	224
277	نماز توبہ کا بیان	225
277	نماز لیلۃ الرغائب	226
278	صلوة القلب	227
278	نماز شب استفتاح	228
278	دوسری نماز اور استفتاح	229
279	نماز رضائے والدین	230
279	نماز قضائے عمری	231
280	نماز شکر یہ	232
280	نماز استفادہ	233
281	صلوة نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	234
281	نماز عروس کا بیان	235
281	نماز شفائے مریض	236
282	نماز انوار القبر	237
282	نماز دفع بواسیر	238
282	صلوة الفردوس	239
282	تمام سال کے مہینوں کی نمازوں کا بیان	240
282	محرم کی نماز و دعا	241

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
283	دیگر نماز	242
283	اس رات کی دیگر نماز	243
284	محرم کے دن کی نماز	244
284	نوافل شب عاشورہ	245
284	دیگر نماز	246
285	عاشورہ کے دن کے نفل	247
285	عاشورہ کی دیگر نماز	248
286	اس دن کی دیگر نماز	249
286	نماز شبلی	250
287	سال کا دوسرا ماہ صفر	251
287	دیگر نماز	252
288	نماز آخری چہار شنبہ ماہ صفر	253
288	فوائد حروف مقطعات	254
288	ماہ ربیع الاول کی نماز	255
290	دیگر نماز	256
290	نماز ماہ ربیع الثانی	257
290	دیگر نماز	258
290	دیگر نماز	259
290	نماز جمادی الاول	260
291	دیگر نماز	261
291	نماز ودعائے ماہ جمادی الثانی	262

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
291	دیگر نماز صدیق	263
292	نماز و عبادت ماہ رجب	264
292	ایضاً فائدہ	265
293	دیگر نماز	266
294	نماز و دعائے معراج شریف	267
294	۲۷ تاریخ کی دیگر نماز	268
295	گلزار شریعت حصہ دوم	269
296	تقریظ علامہ سید ابوالحسنات محمد احمد قادری مدظلہ	270
296	تقریظ علامہ سید محمد عبدالحق مدظلہ ضلع ریاست انب	271
297	تقریظ علامہ سید محمد مہر الدین مدظلہ مدرس حزب الاحناف	272
298	قطعہ تاریخ	273
298	سال کا آٹھواں ماہ	274
298	نماز ماہ شعبان شریف	275
299	اس ماہ کی نماز کا بیان	276
301	دیگر نماز	277
301	دیگر نماز فاطمہ	278
301	آخری جمعہ شعبان	279
302	سال کا نواں مہینہ	280
302	اعمال و نماز رمضان المبارک کا بیان	281
305	شب قدر کی نماز	282
305	دیگر نماز	283

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
305	دیگر نماز۔ فائدہ	284
306	دیگر نماز ۲۷ ویں شب کی	285
307	دیگر نماز ۲۷ ویں شب کی	286
307	نماز آخر ماہ رمضان	287
307	سال کا دسواں ماہ	288
307	نماز شوال	289
308	نماز کا بیان	290
308	دیگر نماز	291
308	دیگر نماز	292
309	سال کا گیارہواں ماہ	293
309	نماز ذیقعدہ	294
309	نماز کا بیان	295
309	دیگر نماز	296
310	سال کا گیارہواں ماہ	297
310	نماز ذی الحجہ	298
313	نماز ترویہ	299
313	نماز شب عرفہ	300
313	دیگر نماز شب عرفہ	301
313	دیگر نماز شب عرفہ	302
313	نماز روز عرفہ	304
314	نماز شب عید الفصحی	305

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
314	دیگر نماز شب نحر	306
314	دیگر نماز شب عرفہ	307
314	نفل نماز عیدالضحیٰ	308
314	دیگر نماز روز نحر	309
315	دیگر نماز روز نحر	310
315	فائدہ۔ نوافل ہفتہ کا بیان	311
315	ہفتہ کے نوافل	312
316	نوافل روز ہفتہ	313
316	نوافل شب اتوار	314
316	نوافل شب اتوار	315
317	دیگر نماز بروز اتوار کی	316
317	دیگر نماز بروز اتوار کی	317
317	نوافل شب پیر	318
317	دیگر نماز شب پیر	319
318	نوافل روز پیر	320
318	دیگر نماز بروز پیر	321
318	نوافل شب منگل	322
318	دیگر نماز شب منگل	323
318	دیگر نماز شب منگل	324
319	دیگر نماز شب بدھ	325
319	نوافل روز بدھ	326

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
319	نوافل شب جمعرات	327
320	نوافل روز جمعرات	328
320	نوافل شب جمعہ	329
320	دیگر نماز	330
320	دیگر نماز شب جمعہ	331
320	دیگر نماز شب جمعہ	332
321	نوافل روز جمعہ	333
321	دیگر نماز روز جمعہ	334
321	دیگر نماز روز جمعہ	335
321	دیگر نماز روز جمعہ	336
322	دیگر نماز روز جمعہ	337
322	دیگر نماز روز جمعہ	338
322	دیگر نماز روز جمعہ	339
323	نماز حافظہ کا بیان	340
324	نماز حفظہ قبر	341
325	نماز سراج القبر	342
325	دیگر برائے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	343
327	طریقہ دیگر برائے رویت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	344
328	اوراد ہفت روزہ	345
329	اوراد پنج وقتی	346
330	نماز تراویح	347

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
330	منفرد فرضوں کی جماعت پانا	348
340	اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کے مسائل	349
340	امام کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل	350
342	قضا نماز کا بیان	351
343	قضا اور اعادہ	352
345	قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے	353
347	قضائے عمری کے مسائل	354
348	قضا کے متفرق مسائل	355
348	فدیہ نماز کے مسائل	356
349	سجدہ سہو کا بیان	357
358	نماز مریض	358
363	سجدہ تلاوت کا بیان	359
366	سجدہ تلاوت کی دعائیں	360
367	نماز میں آیت سجدہ	361
369	ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھنے سننے کے مسائل	362
369	مجلس بدلنے کی صورتیں	363
371	نماز مسافر	364
374	مسافر کے احکام	365
375	نیت اقامت کے شرائط	366
378	مسافر نے مقیم کی اقتداء کی یا مقیم نے مسافر کی انکے متعلقہ مسائل	367
379	وطن اصلی اور وطن اقامت	368

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
381	جمعہ کا بیان - فضائل جمعہ	369
385	جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں	370
386	جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان	371
387	گردن پھلانگنے کی ممانعت	372
398	مسائل فقہیہ	373
397	جمعہ ہونے کی شرطیں	374
398	شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسائل	375
399	خطبہ کے بعض دیگر مسائل	376
401	جمعہ کے روز و شب کے بعض اعمال	377
402	عیدین کا بیان	378
404	نماز عید کی ترکیب	379
407	گہن کی نماز	380
411	نماز استسقا	381
413	نزول مصائب کا سبب	382
416	آدم برسر مطلب	383
420	نماز خوف	384
424	کتاب الجنائز	385
430	بیمار پرسی کے فضائل	386
432	ایمان کا گلزار ہے گلزار شریعت	387



سبب تالیف کتاب

حقیر سراپا تقصیر فقیر الی اللہ القدیر خاکپائے فقراء و العلماء ابوالفیض محمد عبدالرحمان القرشی نساہنی مسلکاً الحنفی مذہباً القادری الاشرافی مشرباً الہزاروی وطناً اصلیاً الہندی قاطناً لاہوری سفرناً النکودری الامام فوری حضرت ابداء اللہ سواء الطریق واذاقہ اللہ حلاوۃ التحقیق واثربہ اللہ خمر الرحیق۔ برادران دینی وحنفیان یقینی کی خدمت میں عرض پرداز ہے۔ کہ گو آج وہ وقت ہے۔ کہ جس میں سلسلہ تصنیف و تالیف اور اشاعت و تبلیغ اپنی نوعیت میں اس حد کمال کو پہنچ گیا ہے کہ وہ جس کے بعد بمصداق ہر ”کمال رازوال الاکمال لایزال“ کے اور کوئی درجہ نہیں۔ اول کوئی ایسا مسئلہ کتم عدم میں باقی نہ رہا۔ جو کہ زبان درفشان سے صادر ہوا۔ اور کتابی شکل اختیار کر کے منصہ شہود پر جلوا گر نہ ہوا ہو۔ دوم۔ اگر وہ کتاب حلیہ عربی میں محلی تھی۔ تو وہ بخیاں سہولت فارسی لباس میں ملبوس کر دی گئی اور پھر فارسی کو بھی پہلوی نہ رہنے دیا۔ بلکہ خلعت اردو سے محلل کی گئی۔ پھر اس پر بھی اکتفا نہ ہوئی۔ بلکہ مصداق الناس اشہہم بزمانہم بابائہم مطول کو مختصر اور مختصر کو موجز خلاصہ کر کے دنیا کے پیش نظر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ خلق اللہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم و بے بہرہ نہ رہ جائے۔ فی الجملہ علم کی کوئی قلت باقی نہیں رہی۔ ہاں اگر کمی ہے تو صرف عمل کی ہے۔ اور یہ شکایت فحوائے قولہ تعالیٰ اِعْمَلُوا الِ دَاوُدَ شُکْرًا وَقَلِیْلًا مِّنْ عِبَادِی الشُّکُوْر ہمیشہ سے رہی اور ہے۔ اور رہے گی۔ حَتّٰی لَا تَقُوْمَ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی اَشْرَارِ النَّاسِ اور یہ مولیٰ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اب ایک کم مایہ شخص کو تو کیا بلکہ بڑے بڑے اذہان صافیہ و عقول زاکیہ بھی قلم فرسائی کرنے سے بمصداق۔

چوکارے بے فضولی من برآید
 مرا دروے سخن گفتن نشاید
 وگر بینم کہ نابینا و چاہ ست
 وگر خاموش بنشینم گناہ ست

باز آگئے ہیں۔ جب ضرورت ہی نہیں تو پھر کیا؟ اگر کوئی شخص بازار نمائش میں اپنی مصنوعات کو نمایاں کرتا ہے۔ تو اس کی غرض و غایت صرف یہی نہیں ہوتی کہ اس کو انعامی

بفضلہ تعالیٰ مد ہوش الم کو قدرے ہوش آگئی الحمد للہ علی ذلک۔ مگر قریحہ میں جمود اور فطنت میں نمود ضرور نمودار ہو گیا اور ہمت بلند پستی کے زیر بار ہو گئی۔ اور قلم اٹھانا دشوار ہو گیا۔ اسی خیال میں عرصہ طویل گذر گیا۔ آخر کار فضل ایزدی شامل حال ہوا۔ اور ہاتف غیب نے یہ ندا دی کہ

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد
وہ نوادرات زمانہ جن کو او پر مجازی معنی میں نوادرات و عجائبات سے تعبیر کیا گیا ہے حقیقی معنی ہیں نوادرات سے تبدیل ہو گئے۔

لہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
اور بقول حضرت بلبل شیراز رحمۃ اللہ علیہ

غرض نقشے ست کز مایاد ماند کہ ہستی رانی بینم بقائے
مگر صاحب دلے روزے برحمت کند در حق این مسکین دعائے
نیا یدکس اندر جہاں کو بماند مگر آنکہ زو نام نیکو بماند
ہر آن کو نمائد پیش یاد گار درخت وجودش نیادر بار
وگر رفت وایشار اخیرش نمائد نشاید پس از مرگش الحمد خواند
آنکھوں میں سمایا اور تمام ترددات کو پس پشت ڈال کر قلم اٹھایا۔ اور بطور یادگار جس قدر بھی فہم نارسا نے رسائی کی قلم بند کر کے ”گلزار شریعت“ سے نامزد کیا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اس کو قبول فرمائے اور ہر خاص و عام کو اس سے فائدہ مند کرے۔ اور خاکسار کے لئے ذریعہ ثواب آخرت کا ٹھیرائے۔ آمین ثم آمین۔

اعتذار

جملہ قارئین کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر کہیں اس میں خطا سہوا کوئی غلطی پائیں تو اس کی اصلاح فرما کر خاکسار کو مطلع کریں تاکہ دوسرے اڈیشن میں اس کی اصلاح کی جائے۔ ورنہ بمصداق

قباگر حریر است وگر پر نیاں بنا چار حشوش بود در میان
تو گر پر نیانی باید مکوش کرم کار فرماؤ حشوم پوش

نماز بسرماۓ فضل خویش بدریوزہ آورده ام دست پیش
 شیندم کہ در روز امید و بیم بدال رابہ نیکاں بہ بخشد کریم
 تو نیز اربدی بنی اندر سخن بحق جہاں آفرین کارکن
 چو لفظے پسند آیدت از ہزار بمرودی کہ دست از تعنت مدار
 اور بمقتضائے الانسان مَرَكَبٌ مِنَ الْخَطَاۃِ وَالنِّسْيَانِ کے پردہ پوشی کریں۔ اور
 اس فقیر الی اللہ الغنی کو دعا خیر سے یاد فرمادیں

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

مقدمہ بیان عبادت میں

عبادت حاصل زندگی ہے اور سرماۓ نجات ثمرہ علم و فائدہ حیات ہے۔ اور ذریعہ
 جنت و کیمیاۓ سعادت طریق اولیاء بضاعت اتقیاء مقصد سالکان و حرفت مردان نتیجہ نظام
 عالم اور بمصداق وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (میں نے جن و انس کو محض
 عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) غایت آفرینش جن و انس مقبول ابرار و مقررین محبوب انبیاء و
 مرسلین بزرگان دین شب و روز عبادت و طاعت و ریاضت میں مشغول رہتے ہیں۔ ابو درداء
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے زندگی تین چیز کے لئے عزیز ہے۔ سجدہ دراز سنتوں میں اور شدت
 تشنگی روزوں میں اور محبت ان لوگوں سے جن کی باتیں پسندیدہ ہوں۔ شعر

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سال طاعت بے ریا
 گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود
 خواجہ جنید احمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سری سقطی کی عمر اٹھانوے برس کی
 ہوئی۔ کسی نے بجز وقت مرگ لیٹے نہ دیکھا۔ محمد جریری ایک سال مکہ میں رہے نہ سوئے نہ
 پیٹھ سیدھی کی۔ نہ پاؤں پھیلانے۔ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ایک رات رکوع اور دوسری سجدہ
 میں تمام کرتے تھے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے انہیں نماز حج میں پایا۔ جب فارغ ہوئے دل
 میں کہا وظیفہ پڑھ لیں تو باتیں کروں۔ ظہر تک اسی حال میں بیٹھے رہے پھر ظہر پڑھی اور عصر
 تک۔ اور عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء اور عشاء سے صبح تک نماز وظیفہ میں مشغول
 رہے۔ ایک ساعت آنکھ لگی۔ چونک اٹھے اور کہا۔ الہی میں جسم بسیار خواب اور شکم بسیار خوار

سے پناہ مانگتا ہوں۔ ابوبکر بن عیاش رضی اللہ عنہ چالیس برس نہ لیٹے۔ آنکھ میں پانی آ گیا۔ تین سال اہل و عیال سے چھپایا۔ ہر روز تیس ہزار بار سورۃ اخلاص اور پانسو رکعت نوافل پڑھتے اور دن میں کئی ختم کرتے اور فرماتے جو تمام عمر آخرت کے لئے عبادت کرے تھوڑی ہے۔ کہ آخرت کی کوئی انتہا نہیں۔ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک رات میں رابعہ بصری کے پاس گیا۔ اور ہم دونوں رات بھر نماز میں مشغول رہے۔ صبح کو ان سے کہا۔ شکر اس توفیق کا کیا ادا کیا جائے کہا شکر اس کا یہ ہے کہ دن کو روزہ رکھا جائے۔ بعض تابعین عصر کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال عصر کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ ہر رات رکعت میں قرآن کریم ختم کرتے۔ رات دن کسی وقت نہ سوتے۔ صرف عصر و مغرب کے درمیان دیوار مسجد سے تکیہ لا کر آرام کر لیتے۔ خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو روزہ رکھتے۔ اور رات قیام میں بسر فرماتے۔ یہاں تک کہ پاؤں مبارک پرورم آ گیا۔ سلطان الاصفیا حضرت نظام الدین محبوب الہی فرماتے ہیں۔ شوخ چشم مشائخ عظام کہلاتے ہیں۔ اور مشائخ میں سوا ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں رہتا۔ اے عزیز ہر چند کار مقدر و مقوم ہے۔ مگر جسے نوازا چاہتے ہیں۔ اسے محنت و ریاضت میں مصروف اور جسے رد کرتے ہیں عیش و عشرت میں مشغول رکھتے ہیں۔

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود مژدا و گرفت جان برآورد کہ کارکرد شیطان نے ایک عابد کو بہکایا۔ تو رات دن اللہ اللہ کرتا ہے۔ کبھی اس طرف سے بھی جواب آتا ہے۔ غیب سے ندا آئی تیرا اللہ اللہ کہنا ہی ہمارا جواب ہے۔ اور تیرا سوز دل ہمارا اپنی۔ اے عزیز اگرچہ ازل میں فرمادیا فریق "فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ" (ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک دوزخ میں) اور سعادت و شقادت (نیک بختی و بد بختی) پہلے پیدائش سے لکھ دی۔ السَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ (نیک بخت و بد بخت ہونے کا فیصلہ بطن مادر میں ہی ہو جاتا ہے) مگر علامت سعادت و شقادت کی اس وقت ظاہر ہے جسے ہلاک کیا چاہتے ہیں اس کے دل میں یہ بات ڈالتے ہیں۔ جو لکھا ہے ہوگا جہد و مشقت و عبادت و ریاضت سے کیا حاصل جس کی موت بحکم ازل آجاتی ہے۔ اسی کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس وقت مرنا مقدر ہے کبھی نہ بچونگا۔ پھر کھانے پینے سے کیا فائدہ۔ اور جس کی زندگی منظور ہوتی ہے۔ اسے کھانے اور

پینے اور تجارت و زراعت کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر تجھے عبادت و ریاضت کی توفیق دیں۔ علامت تیری نجات و سعادت کی ہے۔ اور جو بطالت و غفلت میں مبتلا کریں۔ یقین جان کہ تیری تقدیر میں خرابی لکھی ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ ایک بار جناب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ اور دست اقدس میں ایک چھڑی تھی کہ اس سے زمین کریدتے۔ یعنی ایک تفکر قلب انور پر طاری تھا کہ سر مبارک اٹھایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کوئی جان ایسی نہیں۔ جس کا گھر پہلے سے نہ معلوم ہو چکا ہو کہ جنت میں ہے یا دوزخ میں۔ صحابہ کرام نے عرض کی فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا تَتَكَلَّمُ پھر ہم عمل کیوں کریں۔ کیا تلیہ نہ کر بیٹھیں۔ یعنی جو مقدر میں ہے وہ ہوگا۔ ہمارے عمل سے کیا ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا۔ اَعْلَمُوا فُكْلٌ مُنْشَرٌ لِمَا خَلِقَ لَهُ عَمَلٌ كَيْ جَاؤُكَ هَرَايِكُ كُوْدِي سَامَانِ مِهِيَا كَرِيَا جَاتَا هِي جِس كِيلِي پيدا ہوا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ فَاَمَّا مَنْ اَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَئِيسِرْهُ ۝ لِلْيُسْرَىٰ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَئِيسِرْهُ ۝ لِلْعُسْرَىٰ ۝ اے عزیز: اِنَّ الدُّنْيَا مَرْوَعَةٌ الْاٰخِرَةُ. دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسا عمل کرے گا پھل پائے گا۔

گندم از گندم بروید جو زجو از مکافات عمل غافل مشو
لہو ولہب کھیل و کود میں عمر عزیز برباد کرنا اور عیش آخرت کی امید یا گناہ کرنا اور
نجات کا متوقع اور امیدوار ہونا حماقت نہیں تو کیا ہے رباعی

اے دل بہوس برسر کارے نری تاغم نخوری بہ غم گسارے نری
تاسودہ نگر دی چو حنا درتہ سنگ ہرگز بکف ہائے نگارے نری
جس نے بویا کچھ نہیں وہ کاٹے کیا۔ اگرچہ کوئی عمل بے عنایت و رحمت الہی کام نہیں آتا۔ مگر عنایت و رحمت اسی پر ہوتی ہے۔ جو نیک عمل کرتا ہے۔ وہ مولیٰ کریم خود ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ "مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ" خدا کی رحمت نیکوں کے شامل حال ہے۔ جو آج دوزخ کی طرف چلتا ہے دوزخ سے قریب اور بہشت سے دور ہوتا جاتا ہے۔ کل اگر بہشت کی طرف چلنا چاہے گا جانے نہ دیں گے۔ اس وقت اپنی نادانی کا بمصداق فَاَعْتَرَقُوا بِذُنُوبِهِمْ فَمَسْحَقًا لِلْاَصْحَابِ السَّعِيْرُ ط معترف ہوگا۔ اور قدر اس دار العمل کی

الدُّنْيَا سَاعَةٌ ۖ فَاَجْعَلُوْهَا طَاعَةً ۙ ۱۳۰

سمجھے گا۔

بوقت صبح شود ہچو روز معلومت کہ باکہ باحتہ عشق در شب و بچور
(صبح کے وقت تیرے رات کے عمل کی حقیقت تیرے سامنے آجائے گی۔ اور تجھے
معلوم ہو جائے گا۔ کہ میں نے رات کو کیا کام کیا ہے) مگر اس وقت جاننا محض بیکار ہے۔ ہر
چند عرض کرے گا۔ رَبِّ ارْجِعْنِيْ اَعْمَلْ صَالِحًا (اے رب مجھے دوبارہ دنیا کی طرف پھیر
تا کہ میں اچھا کام کروں) قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝ قَالُوا
لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ وَمَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ قَالَ اَخْسِرُوا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ
ملامت کے سوا جواب نہ پائے گا

نامہ کان بخسر خواہی خواند از ہمیں جا سواد باید کرد
ایک روز قہار مطلق کے حضور کھڑا ہونا اور ایک ایک نعمت کا حساب دینا ہے۔ ثُمَّ
لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ جب فرمائے گا۔ ہم نے تجھے ہاتھ پاؤں زبان کان ناک
آنکھیں اور طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں۔ تو نے انہیں کس کام میں رکھا۔ اس وقت کیا
جواب دے گا۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْقُوَّةَ اَوْ لَيْسَ لَكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا قَطْعَ نَظَرِ
ان نعمتوں اور عنایتوں کے صرف ربوبیت والوہیت مقتضی اس کی ہے۔ کہ اس کی بندگی و
عبادت کی جاوے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنَ دیکھو یہ تقریب اس مدعا میں صریح
ہے۔ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل العیجہ وافضل السلام من الملک العلام فرماتے ہیں۔ اَفَلَا
اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا یہ عبادت و ریاضت تحصیل نجات و مغفرت کی غرض سے نہیں بلکہ
باقضائے بندگی ہے۔ خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لوٹھی خریدی اسے پچھونا
پچھانے کا حکم دیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا شیخ تمہارا کوئی مولیٰ بھی ہے۔ بڑی شرم کی بات ہے
کہ تم سوؤ اور وہ جاگتا رہے۔ بالجملہ غلام پر فرمانبرداری و خدمت آقا کی واجب ہے۔ اور جو
نسبت کہ مولیٰ اور بندہ میں ہے۔ عبادت و بندگی کے لئے کافی وافی ہے۔ مگر ناقص اس
نسبت پر نظر نہیں کرتے۔ اور جب تک اپنے حظ و نصیب کو دخل نہ ہو۔ کسی کام کی طرف
متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کے لئے چند فوائد اس عمدہ کام کے ذکر ہوتے ہیں۔

• فائدہ اول: جو عبادت کرتا ہے۔ مدد میں خدا میں داخل ہوتا ہے کہ خداوند کریم اپنے
نیک بندوں کی مدح و تعریف کرتا ہے۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ دَوْمٍ۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت

رکھتا ہے اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ سوم۔ اسے قبول عالم عطا فرماتا ہے۔ کہ سوا بد بختان ازلی کے سب اسے دوست رکھتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب خدا بندہ کو دوست رکھتا ہے جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے۔ اے جبرئیل میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو اس سے محبت کر۔ جبرئیل امین علیہ السلام تمام زمین میں ندا کرتے ہیں۔ اے اہل زمین خدا کو فلاں شخص سے محبت ہے تم اسے دوست رکھو۔ فَيُؤْضِعُ لَهُ الْقَبُولَ فِي الْأَرْضِ ط۔ چہارم۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے سب کام درست کرتا ہے۔ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ، پنجم۔ اس کے رزق کا کفیل و ضامن ہوتا ہے۔ وَ كَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا۔ ششم۔ اسکی مدد کرتا ہے۔ اور دشمنوں اور حاسدوں کے شر و حسد سے محفوظ رکھتا ہے۔ كَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَ كَفَى بِاللّٰهِ نَصِيرًا ہفتم۔ خدا کے نزدیک موقر و معظم و مکرم (عزت والا) ہو جاتا ہے۔ فِي مَقْعَدِ صَدَقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰى كُمْ ہشتم۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں وہ عزت بخشتا ہے کہ ملوک اور بادشاہ سلاطین و جباران و متکبران زمین اس کی خدمت و فرمانبرداری کرتے ہیں بعض مشائخ عظام فرماتے ہیں۔ کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے۔ تمام عالم میں اس کا حکم جاری ہوتا ہے۔

تو یک عملدگر خود بجا آوری سر نہ فلک زیر پا آوری
کسب رضاء نماؤ فلک زیر پا ہیں کس بے رضا بذورہ علیا نیر سدا
مولیٰ تعالیٰ کی رضا کے سوا انسان مرتبہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو اپنی طرف نسبت کیا۔ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقِيَهَا۔ سب جانور اہلی و جنگلی اس سے ڈرتے۔
کعبہ معظمہ کو اپنا گھر فرمایا۔ فَطَهَّرَهُمْ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَرُكِّعَ السُّجُودِ آدِي
اس کی زمین میں شکار نہیں کھیلتے۔ پرند اس پر ہو کر نہیں اڑتے۔ اصحاب فیل کو اسکی بے ادبی نے ہلاک کیا۔ اور ان کے ہاتھی محمود نے اسے دیکھ کر سجدہ کیا ہر چند مر کر اٹھا مگر مسے مطابق اسم ہوا

کرا دماغ کہ از کوئے یار برخیزد نشہ ایم کہ از ما غبار برخیزد
نہم۔ اسے ہمت بلند اور عالی عطا فرماتا ہے۔ کہ طمع و حرص اسکے نزدیک نہیں آتا۔ اور صبح و شام غیر خدا سے کچھ کام نہیں رہتا۔ يُدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ

۱۔ مولیٰ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں تمام چیزیں فرمانبردار ہو جاتی ہیں۔

وَجْهَهُ دَاهِمٌ۔ دل تو اسکا نگر ہو جاتا ہے۔ کہ دولت ہفت اقلیم اسکی نظر میں حقیر و بے قدر ہو جاتی ہے۔ وَإِنَّمَا الْغِنَىٰ غِنَىٰ النَّفْسِ

تو نگری بدل ست نہ بمال تو نگری دل ہی کی ہوتی ہے
 یازدہم۔ اس کے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کی روشنی میں ملکوت آسمان و
 زمین اس پر منکشف ہوتے ہیں۔ وَكَذَٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُؤَقِنِيْنَ دوازدہم۔ وحشت اسکے قریب نہیں آتی۔ اور خود مالک
 حقیقی اس کا مونس ہوتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (خدا
 کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے) سیزدہم اس کا دل اس قدر فراخ و منشرح اور کشادہ
 فرماتے ہیں۔ کہ علوم و معارف بے تکلف حاصل اور نظریات بدیہی ہو جاتے ہیں۔ اور انتہا
 اس کی یہ ہے کہ تعلیم الہی بے واسطہ توجہ فرماتی اور مشق لوح و قلم بے کار رہ جاتی ہے۔ مرتبہ
 امیت کہ خاصہ جناب سرور کائنات ہے اسی سے عبارت اور عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور
 حدیث میں عَلَّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اسی طرف اشارت ہے۔ چہار دہم۔ اس کا
 رعب خلق کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ زبردستان عالم اس کے نام سے کانپتے ہیں۔ اور کج
 کلاہان جہان اس کے سامنے بات نہیں کر سکتے۔ اور نہایت اس کی یہ ہے کہ شیطان اس کے
 سایہ سے بھاگتا ہے۔ اور جس راہ وہ چلے۔ اس راہ سے نہیں گذرتا۔ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرُؤْ مِنْ
 ظِلِّ عُمَرَ وَمَا نَقِيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَا قَسَطُ الْاَسْلٰكِ فَجَا غَيْرَ فَجَكَ بِيْشَكَ
 شیطان لعین فاروق اعظم کے سایہ سے بھاگتا ہے۔ اور تجھے راستہ میں شیطان کبھی نہیں ملا
 مگر اس نے راہ دیگر اختیار کی۔ پانزدہم۔ خلق کو اس سے محبت ہو جاتی ہے یہاں تک کہ
 آسمان و زمین اس کی موت پر روتے ہیں جیسے کہ حدیث شریف میں آیا ہے حَيْثُ الْخُوْتُ
 فِي الْمَآءِ يِهٰا تِكْ كَهْ مَجْهَلِيْ پَانِي فِي شَانِزْدَهْم۔ اس کے ہر کام اور ہر چیز میں برکت ہوتی
 ہے۔ حتی کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جہاں
 جاتا ہے رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ اور رضائے ربانی حاصل ہوتی ہے لِلّٰهِ قَوْمٌ اِذَا حَلُوْ
 بِمَنْزِلَةٍ حَلَّ الرُّضٰى وَيَسِيْرُ الْجُوْدُ اِنْ سَارُوْا۔ (اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے کہ جب
 وہ کسی منزل پر اترتے ہیں۔ تو خداوند کریم کی رضا بھی وہاں اترتی ہے۔ اور اگر سیر کریں تو
 سخاوت بھی انکے ساتھ سیر کرتی ہے) بہشتدہم۔ بارگاہ الہی میں ایسا قبول و وجاہت پاتا ہے۔

کہ اسکے پاس ہُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ) بیٹھنے والے بھی بد بخت اور رحمت الہی سے محروم نہیں رہتے۔ ہر دہم۔ اور بمصداق مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ، وبمصداق

یکے دیدم از عرصہ رودبار کہ پیش آدم بر پلنگے سوار
چنان ہول ز آنحال بر من نشست کہ ترسیدم پائے رفتن بہ بست
تبسم کناں دست برب گرفت کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شکفت
تو ہم گردن از حکم داور میچ کہ گردن نہ پیچدز حکم تو ہیچ
رہ این است رواز طریقت متاب بنہ گام و کلمے کہ خواہی بیاب
زمین اور پانی اور ہوا اور وحوش و طیور و سباع اس کے مسخر و تابعدار۔ فرمانبردار ہو
جاتے ہیں۔ کہ پانی پر چل سکتا ہے۔

بگستر سجادہ بر روئے آب خیال ست پنداشتم یا بخواب
زمدہوشی دیدہ آشب نخفت نگہ، بامداداں بمن کرد وگفت
عجب ماندی اے یار فرخندہ رائے تماکشستی آورد مارا خدائے
چرا اہل صورت بدیں ننگند کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ طفلے کز آتش ندارد خبر نگہدارادش مادر مہرور
پس آنانکہ دروجد مستغرق اند چنان دان کہ منظور عین الحق اند
نگہدارد از تاب آتش خلیل چو تابوت موسیٰ ز غرقاب تیل
چو کوک بدست شادرت درست نترسد گر دجلہ پنہا دراست
و برروئے دریا قدم چون زنی چو مرداں کہ برخشک تر دامنی
نوزدہم۔ دعا اس کی قبول ہوتی ہے اور سفارش منظور جو چاہتا ہے۔ خدا اپنے فضل و
کرم سے کر دیتا ہے۔ اور بمصداق حدیث شریف رَبُّ اشْعَثْ اَغْبَرْ لَوْ اَقْسَمَ بِاللّٰهِ لَا
بَرَّةَ جَسْ بَاتٍ پرقسم کھاتا ہے۔ وہی ہو جاتی ہے بستم عبادت سے بدن کمزور ہوتا ہے اور اس
کا ضعف و کمزور ہونا روح کو قوت بخشتا ہے۔

مردن تن در ریاضت بندگی است رنج این تن روح را پائیدگی است
تن ریاضت گرچہ لاغر میکند صدر را چوں بدر انور میکند
بست وکیم۔ اس کے ذریعہ و وسیلہ سے خلق خدا رزق پاتی ہے۔ اور نصرت الہی نازل

ہوتی ہے بست و دوم۔ رفتہ رفتہ یاد خدا اس کی خمیر ہو جاتی ہے۔ اور بمصداق رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ دل ہر وقت ذکر الہی میں مشغول رہتا ہے کہ کوئی کام اس سے مانع نہیں ہوتا۔ بست و سوم۔ بارگاہ الہی میں اسے ایسا مرتبہ جلیلہ عطا فرماتے ہیں کہ بمصداق وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ لوگ ان کی جاودہ برکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اسکے توسل و شفاعت سے مرادیں پالیتے ہیں۔ بست و چہارم۔ انجام کار جب عبادت نہایت کو پہنچتی ہے تو عابد و معبود میں ایک ایسی نسبت مجہول الکلیفیت حاصل ہوتی ہے کہ زبان جس کے بیان سے قاصر اور دست عقل دامن ادراک سے کوتاہ جناب باری حلول سے پاک ہے اور واجب و ممکن کا اتحاد محال۔ مگر

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
جو بات کہتا ہے خدا کا کلام ہے۔ اور جو فعل کرتا ہے اللہ کا کام ہے۔

شرح ایں معنی بروں از آگہی ست پانہا دن اندریں رہ بے رہی است
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار اکرم سے ناقل ہیں۔

مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أَحْبَبْتُهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ
الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصْرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّذِي يَبْطِشُ بِهِ وَرِجْلَهُ الَّذِي يَمْشِي بِهِ
وَفُؤَادَهُ الَّذِي يَعْقِلُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ ہمیشہ بندہ میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے
نوافل سے یہاں تک کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ تو میں ہو جاتا ہوں اس کا وہ کان جس
سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا وہ ہاتھ جس سے وہ
پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اس کا وہ دل جس سے وہ سمجھتا ہے۔
اور اس کی وہ زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ بست و پنجم۔ وقت مرگ ایمان ثابت اور
فجوائے اِنْ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ مَكْرُوهٍ سَارِسٍ وَفَرِيبِ شَيْطَانٍ سے محفوظ
رہتا ہے۔ بست و ششم۔ فجوائے يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنِّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَرْضِيَّةً (اے نفس مطمئن پھر چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی
ہے۔ اور وہ تجھ سے) فرشتے اسے خدا کی رضامندی کیساتھ بشارت دیتے ہیں۔ اس وقت
وہ جان بہزار شوق و رغبت دار آخرت کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور ثمرہ اس رغبت کا یہ ہوتا
ہے کہ خدائے تعالیٰ بھی اس کے مہلنے کو دوست رکھتا ہے۔ اور پسند فرماتا ہے مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ

اللّٰهُ أَحَبُّ اللّٰهِ لِقَاءَهُ (جو کہ مولیٰ کریم کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ بست و ہفتم۔ جب وہ جان اپنے مالک کے حضور پہنچتی ہے۔ محبوب حقیقی اپنے جوار رحمت میں جگہ دیتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي بَسْت وَهَشْتَم۔ اسے ملکوت آسمان میں جلوہ دیتے اور ملاء اعلیٰ پر عرض کرتے۔ ایک ایک خوشبو اس روح پاک سے نکلتی ہے۔ کہ دماغ قدسیاں معطر کر دیتی ہے۔ ملائکہ اسی کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اسی کے حق میں دعائے خیر دیتے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ جَسَدِكَ كُنْتَ تَعْمُرِيْنَهُ۔

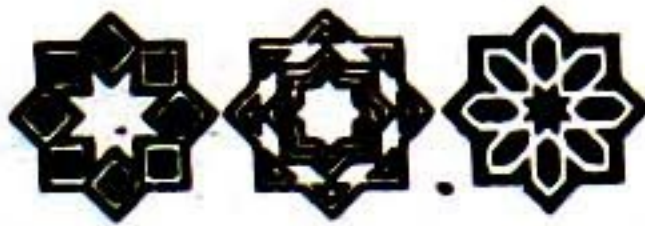
بست و نہم۔ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتی ہے۔ اور سوال نکیرین کا جواب غیب سے اسے تعلیم ہوتا ہے۔ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ سِيْم۔ پروردگار عالم اس کی قبر کو روشن و فراخ کرتا ہے۔ اور ایک کھڑکی بہشت کی طرف اس کی قبر میں کھول دیتا ہے۔ كَمَا نَطَقْتُ بِهٖ الصُّحٰحُ۔ سی و یکم۔ اس کی روح تَسْرُحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ تَشَاءُ (بہشت اور متبرک مکانات کی سیر کرتی ہے۔ سی و دوم۔ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَنَدٰٓءُ حَشْرِ كَے دن اسے خلعت و تاج کرامت عنایت ہوگا۔ اور میدان قیامت میں نور کے اونٹوں پر سوار ہو کر جاوے گا۔ سی و سوم۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَلَا مِّنْ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ قیامت کے ہول سے مامون رہے گا۔ سی و چہارم۔ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ وَظِلٌّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاۤءٌ مَّشْكُوْبٌ وَّفَاكِهَةٌ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ اُسے عرش کے سایہ میں جگہ دیں گے کہ تیزی آفتاب بشر کی نہ ستائگی۔ سی و پنجم۔ اسکے چہرے کو وہ نور عطا فرمائیں گے۔ کہ آفتاب و مہتاب میں نہیں۔ وُجُوْهُ "يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ" ضَا حِكَّةٌ "مُسْتَبْشِرَةٌ" سی و ششم۔ نامہ اعمال اسکے دہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبًا بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَاۤءُ اَقْرٰءٌ وَاِكْتٰبِهٖ۔ سی و ہفتم۔ پلہ اسکے نیک اعمال کا گراں ہوگا۔ یا اعمال اس کے وزن نہ کئے جائیں گے۔ وَمَا عَلٰى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَلِيْلٍ سی و ہشتم۔ حساب اس کا بآسانی ہوگا۔ یا بلا حساب بہشت میں داخل کریں گے۔ يَا مُحَمَّدًا اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فَيَمَّا سَوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ۔ سی و نہم۔ پانی حوض کوثر کا پلا دیں گے کہ پھر کبھی پیاس میں مبتلا نہ ہوگا۔ لَا ظَمَآءٌ "بَعْدَهُ" اَبَدًا چہلم۔ پل صراط سے بہت جلد اور بآسانی گزرے گا۔ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ

وَكَانَ الْبَرَقِ وَكَانَ الرِّيحِ وَكَانَ الطَّيْرُ جَهْلٌ وَكَيْمٌ - میدان حشر میں اپنے متعلقوں کی شفاعت کرے گا۔ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مِنْ شِدَّةٍ فِي الْحَقِّ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا خَوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ - جہل و دو ملک ابدی یعنی بہشت بریں اسے عنایت کریں گے کہ پھر کبھی کوئی رنج و تکلیف اسکے پاس نہ آوے گی۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ جہل و سوم روز قیامت اسے نور کے تودے پر بٹھا دیں گے۔ یا عرش یا لوائے محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحُسْنَتُ مَرْتَفَعًا جہل و چہارم اللہ جل شانہ اس سے ایسا خوشنود ہوگا۔ کہ پھر کبھی ناراض نہ ہوگا۔ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ آي رِضْوَانِ اللَّهِ جہل پنجم۔ جناب باری اس کی سب مرادیں برلاوے گا۔ اور جو مانگے گا حضرت کریم عطا فرماوے گا۔ لَهُمْ مَا تَشْتَهُنَّهٖ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ جہل و ششم۔ عبادات باعث معرفت ہے۔ اور معرفت اقصیٰ مراد ہے۔

چون نشتی برسر کوئے کے عاقبت بنی تو ہم روئے کے جہل و ہفتم۔ دیدار محبوب سے مشرف ہوگا۔ اور اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے کوئی نعمت دنیا و عقبیٰ کی کچھ نسبت نہیں رکھتی۔ وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ اِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ جہل و ہشتم۔ رفاقت و معیت انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین سے مشرف ہوتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالشّٰهِدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسَنًا اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا جہل و نہم۔ ہفتہ میں دو بار عبادتیں اس کی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کی جاتی ہیں۔ حضور اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اور اس کے حق میں یہ دعا خیر فرماتے ہیں۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ پنجاہم۔ ہر عمل کا اجر معین ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کرتا۔ بخلاف عبادت کے کہ وہ گونہ سے سات گونہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اور ارشاد ہوتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مَّاءَةٌ حَبَّةٌ۔ ان کی مثل جو راہ خدا میں اپنے محبوب مال کو خرچ کرتے ہیں۔ دانے کی مانند ہے جس نے اگائیں سات بالیاں۔ ہر بالی میں سو دانے

مال را کز بہر دین باشی حمل نِعْمَ مَالٌ صَالِحٌ خواندش رسول

اور فضیلت والے اوقات مانند ماہ رمضان خصوصاً عشرہ اخیرہ (اخیر کے دس روز) اور شعبان و ماہ ہا حرام و شب قدر اور شب برات اور پہلی اور دسویں رات محرم اور پہلی اور پندرہویں اور ستائیسویں رجب اور شب عید و شب عرفہ اور ستائیسویں رمضان کی اور اماکن متبرکہ (بزرگ جگہیں) مانند کعبہ معظمہ و مسجد نبوی علی صاحبہا افضل التحیات و افضل السلام من الملک من الملک العلام و بیت المقدس و مشاہد طیبہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مساجد اور مجالس و مقابر علماء و اولیاء میں اس سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ مثلاً کعبہ شریفہ میں ہر عبادت کا ثواب لاکھ گناہ ہوتا ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک لاکھ اور مسجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پچاس ہزار اور بیت المقدس میں پانچ ہزار و وَرَدَ غَيْرَ ذَلِكَ اور ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر عُمْرَةَ "فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِيَ اور فرض کا کم از کم ستر گونہ عنایت فرماتا ہے۔ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ط۔



بَابُ اسْرَارِ الصَّلَاةِ

نماز کا فلسفہ

اس میں چار فصلیں ہیں۔ فصل اول فضائل و فوائد نماز میں۔ نماز حضوری۔ بارگاہ بے نیاز ہے۔ اور مقام مناجات دراز۔ اگر نمازی جانے کس کے حضور بلایا جاتا ہوں۔ دنیا و مافیہا ترک کر کے سر کے بل مسجد کی طرف دوڑے مقصود و غایت ہر عبادت سے ثواب و جنت ہے۔ اور نماز خود مقصود و غایت عارفین کہتے ہیں۔ اگر بندے کو نماز و بہشت میں مخیر کریں نماز اختیار کرے۔ یہ دولت بے نہایت قَسْمَتْ الصَّلَاةِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفَهَا لِي وَنِصْفَهَا لِعَبْدِي بہشت میں کہاں جو مسجد میں جاتا ہے گویا خدا کی زیارت کرنے والا ہے اسکے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ دوسرے پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ جو بندہ خلاصاً لوجه اللہ نماز پڑھتا ہے۔ گناہ اس کے برگہائے درخت کی طرح جھڑتے ہیں اور فرشتے خدا کے حضور اس کی مدح و ثناء تعریف کرتے ہیں۔ اور اس کے حق میں دعا اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پروردگار عالم اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اپنے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ اور ایک منادی پکارتا ہے اگر یہ مناجات کرنے والا جانتا کس سے مناجات کرتا ہے۔ دوسرے کی طرف التفات نہ کرتا۔ اور جو رات کو نماز کیلئے لحاف سے جدا ہوتا ہے خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے اس بندہ کو دیکھو میرے واسطے اپنا لحاف چھوڑ کر نماز میں مشغول ہے۔ ارباب طریقت فرماتے ہیں جب بندہ برعایت ارکان و شرائط و جمع ظاہر و باطن نماز پڑھتا ہے۔ اس کے دل پر ایک نور چمکتا ہے جس سے عجائب ملک و غرائب ملکوت بقدر صفائی قلب و ہمت مصلی (نمازی) پر منکشف ہوتے ہیں بعض پر حقائق اشیاء اور بعض پر ان کی مثالیں اور کسی پر صفات الہیہ کے انوار اور دوسروں پر اسرار افعال ظاہر کرتا ہے۔ جو ترقی مسلمان کو (بمصدق الصَّلَاةِ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ) نماز میں حاصل ہوتی ہے۔ کسی کام میں نہیں۔ اور جو راز اس سے کھلتے ہیں کسی عمل سے ظاہر نہیں ہوتے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت و دوزخ نماز میں ملاحظہ فرمائے۔ اور حاجیوں کے کپڑے چورانے والے اور

ہم الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ یہ آیت باواز بلند پکارتی ہے کہ نماز دخول فردوس میں دخل تام رکھتی ہے اور فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِيْنَ ط (آپ نماز قائم کریں دن کے دو طرفوں اور کچھ حصہ رات میں بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ اور نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے۔ فائدہ طرفی النہار اصل میں طرفین تھا۔ طرف کا تشبیہ بوجہ اضافت ساقط ہو گیا۔ طرف بمعنی کنارہ ہے اور طرفین دو کنارے۔ دن کے اول الطرف میں نماز صبح ہے۔ اور آخر الطرف میں نماز ظہر و عصر ہے۔ لہذا طرفی النہار کی نظم سے تین نمازیں ثابت ہوئیں۔ اور زلفاً جمع ہے زلفۃ کا بمعنی طائفۃ من اللیل ایک حصہ رات سے جو کہ صراحتاً نماز مغرب و عشاء پر دلالت کرتا ہے تین اور دو پانچ نمازیں اس آیت شریفہ سے ثابت ہوئیں) سیاق آیت سے ظاہر ہے کہ حسنات سے مراد نمازیں ہیں۔ اور ان کے سبب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں بھی وارد ہوا۔ نماز پنجگانہ گناہوں کو اس طرح دور کرتی ہے جیسے پانی میل کو۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ پروردگار تقدس و تعالیٰ نمازی سے راضی ہوتا ہے۔ اور قیامت کو اسے اپنے دیدار سے مشرف کرے گا۔ اور یہ ایسی دولت ہے کہ نہایت نہیں رکھتی۔ اور دنیا و مافیہا بلکہ ہشت جنت اس کی قیمت نہیں ہو سکتی۔ سخت بے ہمت ہے وہ جو اس عمدہ کام میں جس کی بدولت یہ دولت اور بے نہایت نعمت حاصل ہو کا ہلی کرے اور اپنی جان مصیبت میں ڈالے عذاب آخرت کی صعوبت اور تکلیف اور سختی جو بے نماز پر ہوگی۔ بیان سے باہر ہے۔ دنیا میں بھی ہزار طرح کی بلا و آفت اس پر نازل ہوتی ہے۔ لکھا ہے بغداد شریف میں ایک امیر زادی مرگئی۔ جب غسل کیلئے چادر اتاری۔ ایک اژدہا بدن سے لپٹا نظر آیا۔ لوگوں نے مارنا چاہا۔ امیر زادی کے باپ نے کہا یہ سانپ خدا کے غضب کا ہے مارا نہ جاوے گا۔ پھر سانپ سے کہا۔ میں جانتا ہوں تو خدا کے حکم سے آیا ہے۔ مگر ہمیں بھی حکم ہے کہ سنت کے مطابق تجھیز و تکفین (کفن و دفن) کریں۔ اس کام کی مہلت دے۔ سانپ فوراً جدا ہو گیا اور ایک کونے میں جا بیٹھا۔ جب اسے غسل و کفن دے کر پلنگ پر ڈالا جھپٹ کر بدستور لپٹ گیا۔ آخر ساتھ ہی دفن ہوا۔ لوگوں نے اس امیر سے پوچھا۔ یہ لڑکی کیا گناہ کرتی تھی۔ کہا کبھی کبھی نماز قضا کرتی۔ اس سے زیادہ سخت مصیبت کیا ہوگی۔ کہ تارک جمعہ کے حق میں وارد ہوا۔ اگر باز نہ آوے گا۔ حق تعالیٰ اس کے دل پر مہر

کر دے گا۔ پس تارک نماز ہنجانے کا کیا حال ہوگا۔ اور ارشاد ہوتا ہے۔ **إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** اس آیت سے ظاہر ہے کہ بے نماز قیامت آنے کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ اور جو اس کا اعتقاد نہیں رکھتا۔ خدا کی بات جھٹلانے والا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا۔ **وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ** وویل یومئذ للمكذبین اور جب کہا جاتا ان سے رکوع کرو نہیں کرتے۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کیلئے یاد رہے کہ دوزخ میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ اس کا نام ویل ہے۔ (قصدا نماز قضا کرنیوالے اس کے مستحق ہیں) دوسری جگہ اس سے زیادہ تصریح ہے۔ **أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ** نماز برپا رکھو اور مشرکین سے مت ہو جاؤ۔ اور حدیث میں بھی وارد ہے۔ **مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ** جس نے دیدہ دانستہ جان بوجھ کر نماز ترک کی پس بیشک کافر ہوا۔ اسی طرح بہت آیات و احادیث کہ بے نمازی کے کفر پر دلالت کرتی ہیں۔ اور امیر المؤمنین عمر اور سیدنا عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ و ابو درداء و احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و ابوالہیثم نخعی و حکم بن عینہ (ابو ایوب سختیانی و ابوداؤد و طیالسی و زہیر بن حرب و غیرہم) صحابہ تابعین و ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اسے کافر کہتے اور امام مالک و امام شافعی قتل کا حکم دیتے ہیں۔ اکثر مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ گردن مارتے اور بعض شافعیہ و مالکیہ تیز ہتھیار سے بدن میں زخم لگاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مر جاوے۔ یا توبہ کرے! امام اعظم اور ابو یوسف اور وہری اور مزنی اور حافظ ابوالحسن علی مقدس فرماتے ہیں اگر توبہ نہ کرے دائم الحبس (ہمیشہ کیلئے قید) کیا جائے۔ اور بعض شافعیہ و مالکیہ کا فتویٰ یہ ہے کہ بے نماز کو غسل نہ دیا جائے۔ اور نماز جنازہ اس کی نہ پڑی جاوے۔ قبر اس کی بلند نہ کریں بلکہ تذلیل کیلئے زمین کے برابر رکھیں کہ اس نے ایسے عمدہ فرض کو ذلیل سمجھا اور حق اس کا ادا نہ کیا باجملہ جو قدر و منزلت و مرتبت اس عبادت کی ہے کسی عمل کی نہیں۔ اور جس قدر اہتمام شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا منظور ہے دوسری عبادت کا نہیں۔ روزہ مریض و مسافر اور حج سفر سے عاجز اور زکوٰۃ بے مقدور پر فرض نہیں۔ مگر نماز سواء حائض اور نفسا کے سب مکلفوں پر فرض ہے۔ اسی لئے اس عبادت میں نیابت اصلاً مداخلت نہیں رکھتی۔ بخلاف حج کے کہ غیر کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ اور شیخ فانی (جس

کو بوجہ بڑھاپہ کے اس قدر کمزوری ہوگئی ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے اس کو شیخ فانی کہتے ہیں۔ اور جو شخص گو بوڑھا ہو۔ وہ شیخ فانی نہیں صحت و قدرت کے بعد خود روزہ رکھے گا۔ (اسکو یہاں فدیہ دینا جائز نہیں) روزہ کے عوض فدیہ ادا کر سکتا ہے۔ زکوٰۃ وغیرہا عبادات مالیہ میں نیابت جاری ہے۔ (ایک شخص کی جانب سے دوسرا کر سکتا ہے) تمام عبادات سے پہلا فرض اس امت پر نماز ہے۔ اور قیامت کے روز پہلے اسی کا حساب ہوگا۔

روزِ محشر کے جاں گداز بود اولیں پُرش نماز بود اور اسی سے مواخذہ کیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نہ نکلی سب اعمال رد کر دیئے جائیں گے۔ مسلمانوں کو چاہیے۔ اس عمدہ نفس اور اعلیٰ و افضل عبادت کو کمال رغبت و شوق و ذوق سے بجالاویں۔ اور پورے طریق سے بیخ وقتہ ادا کریں۔ اور عذر و بہانے پیش نہ کریں۔ یہ عذر و بہانے و حیلہ قیامت کے دن کام نہ آئیں گے۔ اس روز اگر دریا خون کا آنکھوں سے بہائیں گے۔ دو رکعت نماز کی اجازت نہ پاویں گے۔ وَقَدْ كَانُوا يَدْعُونَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ۔ اور تحقیق یہ تھے دنیا میں بلائے جاتے خاص خدائے تعالیٰ کی عبادت کے واسطے اور اس وقت میں یہ سالم تھے استعداد سے اور صحیح الفطرت تھے۔ مگر اس وقت خدا تعالیٰ کی عبادت کے خوگر عادی ہوتے۔ تو ان کو اس طرح کا تغیر اور تبدل ظاہر نہ ہوتا آج اختیار باقی ہے۔ قضا نمازیں ادا کریں۔ اور پنجگانہ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ احادیث صحیحہ میں جماعت کی تاکید اور تارک پر وعید شدید وارد ہے فقہائے کرام فرماتے ہیں۔ اگر اہل شہر جماعت چھوڑ دیں۔ امام وقت ان پر جہاد کرے۔ بعض نمازی جماعت میں حاضر نہ ہوئے۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ اور جو لوگ نماز پڑھنے نہیں آتے ان کے گھر جلا دوں۔ ایک روز آپ نے نماز صبح پڑھائی۔ پس از فراغ ارشاد فرمایا۔ کیا فلاں فلاں شخص حاضر ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ دو نمازیں یعنی صبح و عشاء منافقین پر نہایت گراں ہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت سے واقف ہوتے تو افتاں و خیزاں آتے اور فرماتے ہیں۔ اگر کسی قریہ بادیہ میں تین آدمی بھی ہوں اور نماز جماعت سے نہ پڑھیں۔ شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے۔ اور فرماتے ہیں۔ جماعت لازم پکڑو کہ بھیڑ یا یعنی شیطان اسی بھیڑ کو کھاتا ہے۔ جو گلہ سے الگ ہوتی ہے۔ اور فرماتے ہیں جو اذان سن کر بلا عذر مسجد میں حاضر نہ ہو۔ گھر میں نماز پڑھ لے

وہ نماز اسکی قبول نہ ہو صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذر کیا ہے۔ فرمایا۔ خوف یا مرض۔ اور فرماتے ہیں اگر عورتوں اور لڑکیوں کے جلنے کا خوف نہ ہوتا۔ اپنے غلاموں کو حکم دیتا کہ تارکین جماعت عشاء اور ان کے گھر و مال و متاع کو جلا دیں۔ اور فرماتے ہیں جو اذان سنکر مسجد میں حاضر نہ ہو ملعون ہو جاوے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جسے خوش آتا ہو۔ کہ روز قیامت خدا سے مسلمان ملے۔ نماز پنجگانہ مسجد میں پڑھے اگر گھر میں پڑھو گے۔ تو اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے۔ اور جب اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے۔ گمراہ ہو جاؤ گے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی جماعت ترک نہ کرتا تھا۔ مگر منافق ظاہر النفاق اسکے سوا بہت احادیث ہیں۔ کہ ترک جماعت کے جرم عظیم و سخت گناہ ہونے پر شاہد ہیں۔ سلف صالح کی تکبیر اولی فوت ہوتی۔ تو تین روز اور جماعت ہاتھ نہ آتی تو سات روز تک اپنا ماتم کرتے حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میری جماعت فوت ہوئی سوا ابواسحاق بخاری کے کوئی تعزیت و ماتم کونہ آیا۔ اگر میرا بیٹا مر جاتا۔ تو دس ہزار آدمی سے زیادہ تعزیت کو آتے کہ مصیبت دین مصیبت دنیا سے لوگوں کی نگاہ میں سہل و آسان ہے۔ میمون بن مہران مسجد میں آئے۔ کسی نے کہا نماز ہو گئی۔ فرمایا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط مجھے یہ نماز ولایت عراق سے زیادہ عزیز تھی۔



فصل دوم

شروط نماز کے بیان میں

شرع میں شرط خارج موقوف علیہ کو کہتے ہیں۔ اور وہ پانچ ہیں۔ اول طہارت اور وہ دو قسم ہے۔ طہارت ظاہر و طہارت باطن طہارت ظاہر کہ بدن و جامہ و مکان کی پاکی سے عبارت ہے اور طہارت باطن کہ حسب تصریح امام حجۃ الاسلام محمد بن غزالی کے تین قسم ہے۔ پاکی سر کی غیر حق و ماسوی اللہ سے اور یہ طہارت انبیاء اور صدیقین کی ہے۔ قُلِ اللّٰهُ تَمَّ ذَرَهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ دوم پاکی دل کی اخلاق رذیلہ سے مانند کبر و حسد و عجب و کینہ و بغض و ریا کے یہ طہارت متقین کی ہے۔ اور اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰی صُوْرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ۔ (خداوند کریم تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا۔ لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے) اسی کی طرف اشارہ ہے۔ سوم پاکی جوارح و اعضاء کی ذنوب و معاصی و گناہوں سے کہ طہارت پارساؤں کی ہے۔ جو لوگ طہارت کو طہارت ظاہر میں منحصر سمجھتے اور اس میں حد سے زاید تکلف اور مبالغہ کرتے ہیں۔ حقیقت طہارت سے غافل ہیں۔ صحابہ کرام اس میں اس درجہ تکلف و اہتمام نہ فرماتے۔ ہمہ تن تطہیر و تنظیف و پاکی باطن میں مصروف رہتے۔ آیا یہ فضائل بِنِي الدِّينِ عَلَى النِّظَافَةِ الطَّهْوَرِ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ترجمہ دین کی بنیاد پاکی پر رکھی گئی ہے۔ پاکی نصف ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ پاکی کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے) صرف طہارت ظاہر کے ہیں۔ حاشا و کلا بلکہ طہارت حقیقیہ و نظافت قسوی طہارت باطن ہے۔ خصوصاً قسم اول کہ افضل مراتب ہے۔ ہاں یہ طہارت کمال نماز کیلئے شرط ہے۔ اور اصل نماز کی صحت اس پر موقوف نہیں۔ لہذا فقہائے کرام اس سے بحث نہیں کرتے۔ دوم ستر عورت کہ فقہاء کے نزدیک جزو خاص بدن چھپانا اور اہل طریقت کے طور پر اس کے ساتھ فضائح باطنیہ کا اخفا شرط ہے۔ لیکن چھپانا ان کا علام الغیوب سے ممکن نہیں۔ ناچار خوف و ندامت و خجالت کو قائم مقام اس کے کرتے ہیں۔ کہ جو غلام اپنے رحیم و کریم مولیٰ کی نافرمانی کر کے بھاگے۔ اور کہیں ٹھکانا نہ پا کر پھر اسی کے در پر آ پڑے۔ خوف سے بدن کا پختا ہو۔ اور اپنی حرکتوں پر شرمندہ کہ ندامت و خجالت

سے سر نہ اٹھاسکے۔ وہ مولیٰ ایسے غلام کی حرکتوں سے چشم پوشی و اغماض و درگزر کرتا ہے۔ اور اسکے تصور سے درگزر فرما کر اپنی مہربانیوں سے نوازتا ہے۔ سوم نیت و مَا أَمْرًا إِلَّا لِيَعْبُدُو اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط (انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کیلئے دین کو خاص رکھتے ہوئے)۔ فرماتے ہیں کہ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَّا نَوَيْتَ أَعْمَالُ كَا دَارٍ وَمَا نِيَّتُ عَلَيْهِ وَهِيَ جَوَّاسٌ نِيَّتُ كِي۔ اور وہ اس جگہ ارادہ خالصہ اللہ سے عبارت ہے۔ اور مراتب خلوص متفاوت ہیں۔ ایک یہ کہ اشتغال اور بجالانا امر الہی ملحوظ ہوا۔ اور غیر کی طرف نظر نہ کرے۔ جو شخص عبادت سے اپنی ناموری یا قدر و منزلت خلق کے دل میں چاہتا ہے عبادت اس کی ہرگز قبول نہیں۔ قیامت کو اس سے کہا جاوے گا۔ اے فخرائے عارے کافر اے کاسر تیرا عمل گم اور اجر ضائع ہوا۔ اپنا اجر اس سے لے جس کیلئے عمل کرتا تھا۔ اور اعلیٰ مرتبہ اس کا یہ ہے کہ اپنے حظ و نصیب و خواہشات کو بھی دخل نہ دے جو عذاب آخر کے خوف سے نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے۔ اس غلام کے مثل ہے کہ مار کے ڈر سے چار و ناچار مولیٰ کی خدمت کرتا ہے۔ اور حور و قصور کیلئے بندگی و عبادت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت خادم ان چیزوں کا ہے۔ نہ خادم مولیٰ۔ یہ مرتبہ ہر چند عقل کا مقتضی ہے کہ عاقل جب دنیا کی عشرتوں اور نعمتوں کو فانی اور غم و نقصان اور دوسرے عیبوں سے مکر دیکھتا ہے۔ اور جانتا ہے ایک عالم اور ہے اور اشرف و اکمل و دائم ہے۔ عیوب و نقصان سے پاک و مبرا ہے۔ اوقات عزیز اور اپنی عمر اس کی طلب میں مصروف کرتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کا آرام و راحت چھوڑ کر ثواب آخرت کی طرف کہ باقی و ثابت ہے۔ راغب ہوتا ہے۔ مگر کامل اس عبادت کو چار وجہ سے ناقص سمجھتے ہیں۔ وجہ اول جس بات پر نفس کو دخل ہے خالص نہیں۔ اور جو خالص نہیں ناقص ہے۔ بندہ مخلص اپنے نصیب سے مطلب نہیں رکھتا۔ اور اپنی خواہش و مراد محبوب پر قربان کرتا ہے۔ عارف حکم میت میں ہے۔ وَتَوَاصَوْ بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْ بِالصَّبْرِ ۝ اور مردے کو خواہش و آرزو سے کام نہیں۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ مَنْ لَّهُ شُغْلٌ فِي دُنْيَاهُ أَوْ فِي قَلْبِهِ حَدِيثٌ عُقْبَاهُ فَلَيْسَ لَهُ نَصِيبٌ مِنْ خِدْمَةِ مَوْلَاهُ۔ وجہ دوم۔ امام شمس الدین سخاوندی کہتے ہیں۔ بندے کو مولیٰ کی خدمت میں اجرت پر نظر رکھنا بیجا ہے۔ مسئلہ شرع ہے کہ غلام اپنے مولیٰ کے کام میں اجرت کا مستحق نہیں۔ پروردگار نے اسے جو نعمتیں عنایت کیں کسی شے کے عوض نہ دیں۔ اسے بھی چاہیے کہ اس کی بندگی کو جنت کا وسیلہ اور

دوزخ سے سپر نہ ٹھہراوے۔ سوا اس کے عبادت اس کی توفیق سے ہوتی ہے۔ ملک شاہی سے کوئی چیز بادشاہ کے پیشکش کرنا اور اسے حسن خدمت و موجب استحقاق سمجھنا تیرا جنون اور دیوانگی ہے۔ اور خواہ مخواہ عوض ضرور ہے۔ تو کیا وہ نعمتیں جو خدمت سے پہلے عنایت ہوئیں تھوڑی ہیں۔ جو ابھی مطالبہ باقی ہے۔ طرہ یہ ہے۔ جو چیز عبادت کے بدلے طلب کرتا ہے۔ تیری ناقص عبادت اس کی قیمت نہیں۔ اور کیا عجب کہا

قدسی ندانم چون شود سودائے بازار جزا او نقد آ مرزش بکف من جنس عصیاں در بغل
جو نادان مٹھی بھر جو بادشاہ کے حضور لے جاوے اور سمجھے میں اس خدمت میں

بڑے عہدے کا مستحق ہو گیا۔ دیوانہ ہے۔ اگر عقل رکھتا ہے نقصان خدمت پر شرمندہ ہوتا

چگونہ سرز خجالت برآورم از پیش کہ خدمتے بجزا برنیا مداز دستم
بندہ ہماں یہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزا وار خداوندیش کس نتوا ندکہ بجا آورد
از دست و زبان کہ برآید کز عہدہ شکرش بدر آید

اے عزیز تو اپنی ناچیز خدمت پر نظر کرتا ہے۔ اور اس شے کی قدر و منزلت جسے اس

کے عوض چاہتا ہے۔ نہیں دیکھتا۔ پروردگار اسے عزیز و گرامی فرماتا ہے۔ اِذَا رَأَيْتَ نَمَّ
رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیش بہا فرماتے ہیں۔ اَلَا
اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ تو بھی عزیز و گرامی سمجھ اور بیش قیمت جان۔

اور اپنی ناقص عبادت اس کے مقابلہ میں شمار نہ کر۔ اگر تجھے ہزار برس کی عمر دیں اور تمام
انفاس اپنے بندگی و عبادت میں صرف کرے۔ اس ملک عظیم و بے بہا نعیم کے سامنے کیا
حقیقت ہے۔ وجہ سوم۔ اپنے فعل پر نظر اور اس کیلئے قدر و قیمت ثابت کرنا کم ظرفی۔ اَلْحَدْرُ

اَلْحَدْرُ اَيْهَا الْمَاءُ وَالْمَدْرُ۔ بڑے بڑے دلاور اس جگہ معترف بقصور ہیں۔ عاکفان کعبہ
جلالہ بہ تقصیر عبادت معترف اند۔ (اسی کے گوشہ کے بیٹھنے والے) کہ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ

عِبَادَتِكَ (نہیں عبادت کی ہم نے تیری جیسا کہ تیری عبادت کا حق تھا و اصفان حلیہ
جمالہ بتحیر منسوب۔) اسکے جمال کی تعریف کرنیوالے) کہ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

(نہیں پہچانا ہم نے تجھ کو جو حق تیرے پہچاننے کا ہے۔ یعنی باعتبار کہ تیری ذات کے نہیں
پہچانا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ

کَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔ تیری کیا حقیقت جو اپنی عبادت پر ناز کرتا ہے۔ کیا تو نے نہ سنا ابلیس نے اسی ہزار برس عبادت کی۔ ایک ساعت اپنی طرف دیکھا سب ضبط ہوئی۔ اور ملعون ابدی ہو گیا مولیٰ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ جو مجاہدہ کرتا ہے اپنی جان کیلئے کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمام جہان سے بے پرواہ ہے۔ ایسے غنی کو جسے تمام جہان کی پرواہ نہیں حقیر خدمت اور ناقص عبادت دکھاتا ہے ہیبت ہیبت افسوس یہ خدمت اس درگاہ رب العلمین کے لائق نہیں ہاں وہ کریم ہے اور کریم ناقص ہدیہ کو رد نہیں کرتا۔ اور تھوڑی محنت پر بہت انعام دیتا ہے۔ اگر اپنے فضل و کرم سے قبول کرے اور انعام بے نہایت کہ لا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ اور مَلَا اَعْيُنٍ رَّآتٌ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبٍ بِشَرِّ جَنَّتٍ مِّنْ اللّٰهِ تَعَالٰی نے اپنے ایماندار بندوں کیلئے انواع و اقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں۔ جن تک آدمی کا وہم و خیال نہیں پہنچتا نہ ایسی نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں۔ نہ کسی کان نے سنیں۔ نہ کسی دل میں ان کا خطرہ ہوا جس سے عبارت ہے عنایت فرمادے کچھ بعید نہیں

ے تو انی کہ وہی اشک مرا حسن قبول اے کہ در ساختہ قطرہ بارانی را بلکہ جس حالت میں براہ بندہ نوازی بلا استحقاق ہماری عبادت پر ثواب آخرت و نعیم جنت کا وعدہ کیا تو امید قوی ہے کہ اس انعام سے ہمیں نوازے گا۔ حقیقت رجا عبادت میں یہی ہے نہ یہ کہ اسے ثواب آخرت و نعیم جنت کی قیمت سمجھے اور استحقاق اپنا ثابت کرے۔ وجہ چہارم محبت صادق سوا محبوب کے کسی طرف التفات نہیں کرتا

چو دل بادبرے آرام گیرد ز وصل دیگرے کے کام گیرد
نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل نخواہد خاطرش جز نکبت گل
اور عیش و عشرت سے کام نہیں رکھتا

هَيِّنَا لَآ رَبَّابِ النِّعَمِ نَعِيْمُهُمْ
وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنَ مَا يَتَجَرَّعُ

اگر وعدہ دیدار بہشت میں نہ ہوتا۔ ذکر اس کا دوستان خدا کی زبان پر نہ آتا۔ اور کوئی خوشی کے ساتھ اس میں قدم نہ رکھتا۔ یہ لوگ اگر مطلوب حقیقی کو بہشت میں نہ پاویں۔ اسکی نعمتیں زحمت سمجھیں۔ اور بفرض محال دیدار دوزخ میں میسر ہو تو آتش جہنم کو تو تیاے چشم

بنائیں۔ اور طوق و سلاسل بہشت کے کنگنوں سے بہتر نظر آئیں۔ اور آیہ کریمہ مَسَارِعُوا
إِلَى مَغْفِرَاتٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ اس مقام پر وارد نہیں کہ مشاق کو اس مکان کی طرف جس میں
وصل موعود ہو دوڑنا ضرور ہے۔

أَمْرٌ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلَى أَقْبَلُ ذَالجِدَارِ وَ ذَالجِدَارَا
وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ تَفَفَّنَ قَلْبِي وَلَكِنْ حُبُّ مَنْ زَانَ الدِّيَارَا

اے عزیز بہشت کو انواع نعمت و ہزاران زینت سے آراستہ کرنا اور اسی کو حصول
دیدار کی جگہ ٹھہرانا پھر اس کی طرف بذات امتحان کیلئے ہے۔ کہ کون مطلوب بالذات سمجھ کر اس
کی طرف دوڑتا ہے۔ اور کون وصل یار اور لذت دیدار کیلئے طلب کرتا ہے۔ جب طلب
آخرت کا یہ حال ہے۔ تو جو لوگ دنیا کیلئے عبادت کرتے ہیں۔ دین کو دنیا کے بدلے
فروخت کرتے ہیں۔ کیا عجب یہود کے ساتھ ایک رسی میں باندھے جاویں۔ اگر اعلیٰ مرتبہ
اخلاص بخت کی نارسائی سے حاصل نہ ہو۔ تو ادنیٰ مرتبہ کہ ثواب خلق کی طرف نظر نہ کرے
واجب ہے۔ لیکن صرف یہ امر عدی کافی نہیں نیت و ارادہ اللہ یعنی کم از کم اس قدر سمجھنا کہ خدا
کیلئے نماز پڑھتا ہوں۔ ضرور ہے۔ یہاں تک کہ نماز غفلت دل کے ساتھ صحیح نہیں۔ اَقِمِ
الصَّلَاةَ لِذِكْرِنِ تَوْجِهٍ وَاجِبٌ هُوَ اَصْلُ امْرِ فِي وَجُوبٍ هُوَ۔ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ
غفلت نہ کر غفلت حرام ہے۔ اور ظاہر نبی سے تحریم حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
جس نماز میں دل حاضر نہیں عذاب کی طرف جلدی کرنے والی ہے۔ ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ
آیہ کریم الذین ہم عن صلاحہم ساهون کی تفسیر فرماتے ہیں یعنی وہ لوگ جو نماز میں
بھولتے ہیں کہ رکعتوں کو شمار نہیں رکھتے۔ احياء العلوم میں مرفوعاً مروی ہے۔ بنی اسرائیل کے
ایک پیغمبر علیہ السلام کو وحی ہوئی۔ اپنی قوم سے کہہ دے بدنوں کے ساتھ میرے پاس آتے
ہو اور اپنی زبانیں مجھے دیتے ہو۔ اور دل مجھ سے غائب رکھتے ہو باطل ہے جس کی طرف
جاتے ہو۔ اے عزیز جو حقیقت نماز سے واقف ہے۔ خوب جانتا ہے کہ غفلت اس کی ضد
ہے۔ اور کوئی شے اپنی ضد و منافی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ اور حضور قلب روح نماز ہے۔
اور قالب بے روح مردہ ہے۔ اور عبدالواحدین رضی اللہ عنہ اس مضمون پر اجماع کا دعویٰ
کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ امر اکثر اشخاص پر دشوار ہے۔ لہذا فقہا رحمۃ اللہ علیہم صرف وقت
تکبیر کے حضور قلب صحت نماز کیلئے کافی کہتے ہیں۔ اور محققین فقہائے حنفیہ فرماتے ہیں۔

معتبر اس جگہ عمل قلب ہے مجرد الفاظ کفایت نہیں کرتے۔ کہ وہ کلام ہے زینت مگر اس کے حق میں کہ کثرت یا شدت ہوموم و غموم سے دل حاصل نہ کر سکے۔ بالجملہ فقہا وقت تکبیر کے اس قدر سمجھنا کہ بہ تعمیل حکم الہی مثلاً نماز فجر پڑھتا ہوں۔ کافی جانتے ہیں۔ اور حدیث مذکورہ اقوال سلف کو ترغیب احضار قلب و تشدد پر محمول کرتے ہیں۔ اور تحقیق یہ ہے کہ عوام مومنین کی نماز جس سے فقہا بحث کرتے ہیں۔ ضرور اس قدر اور اسی طرح طہارت ظاہر و غیر ہما شرائط مصرحہ فقہا سے تمام ہو جاتی ہے۔ گواہی کمال اس کو صورت نماز سمجھیں اور ثواب کہ اس پر موعود ہے۔ حاصل ہو جاتا ہے اگرچہ یہ حضرات اسے صورت ثواب کہیں اور اقوال سلف جو اس کے خلاف حکم کرتے ہیں۔ نماز کاملین کے حق میں وارد کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقْرَبِينَ ورنہ یہ حکم تکلیف بالاحمال کے قریب ہے کہ نماز مجرد بلوغ فرض ہوتی ہے۔ اور تطہیر (پاکی) باطنی اور اسی طرح حضور قلب ابتدائے کار میں اختیار سے خارج اور باہر ہے۔ پہلے قدم میں کوئی منزل طے نہیں ہوتی۔ اور قلم ہاتھ میں لیتے ہی یا قوت رقم خان نہیں ہو جاتا پس جو نادان عقل کے اندھے کہتے ہیں کہ جب دل حاضر نہیں۔ تو ہمیں نماز سے کیا حاصل۔ محض جاہل ہیں۔ ہمیں تعمیل حکم چاہیے کامل کرنا اور قبول فرمانا اس کا تعلق ہے۔ اور وہ جو بعض احمق شیطان کے مرید کہتے ہیں کہ ہم حقیقی نماز ادا کرتے ہیں صورت نہ ادا کرنا ہمیں کیا خطرہ جو اب اس کا یہ ہے کہ صورت بے حقیقت اگرچہ ناقص ہے۔ مگر حقیقت بے صورت باطل ہے۔ جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تمام اہل کمال جن کے کفش بردار ہیں۔ اسی صورت سے نماز پڑھتے تھے۔ ان مدعیان خام کو اس کے ترک کی کس نے اجازت دی اور اس کی طرف کس وجہ سے حاجت نہ رہی۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

چہارم وقت۔ استیعاب اوقات میں حرج عظیم تھا۔ کہ بندے کھانا پینا سونا وغیرہ ضروریات نہ کر سکتے۔ اگر نماز غیر معین اوقات میں فرض ہوتی تو نفس تساہل کی گھائی میں ڈالتا کہ جلدی کیا ہے۔ پڑھ لیس گے۔ یہاں تک کہ اس دولت سے محروم رہتے۔ لہذا پروردگار عالم نے یہ عمدہ عبادت اوقات معینہ میں فرض کی اور آٹھ پہر میں تھوڑی دیر اس کام کیلئے مقرر فرمائی۔ تا تحصیل معاش اور کاروبار دنیاوی میں حرج نہ ہو۔ باوجود اس رعایت کے تعمیل میں قصور سراسر شرارت اور بغاوت اور موجب لعنت ہے۔ جب بادشاہ کوئی حکم

برعایت مصالح رعیت نافذ اور جاری فرماتا ہے۔ سب لوگ برضا و رغبت قبول کرتے ہیں۔ سوا سرکش باغی کے جو اس کی سلطنت سے مقابلہ کو آمادہ ہے قریب ہے کہ سلطان اس کی سرکوبی کو فوج ظفر موج بھیجے کہ انواع و اقسام کے عذاب سے ہلاک کر کے کسی گڑھے میں ڈال دے۔ یہ سزا اس کی ہے جو بادشاہان دنیا سے بغاوت کرے۔ بخلاف بادشاہ حقیقی کے کہ جو اس سے بغاوت کرتا ہے۔ بعد ہلاک کرنے فوج کے کہ اس جگہ ملائکہ عذاب سے عبارت ہے۔ وہ گڑھا اسکے حق میں دوزخ ہو جاتا ہے۔ قیامت تک اس میں جلتا رہے گا۔ حشر کے روز اس سے زیادہ سختی اور مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ پھر دوزخ میں جائے گا۔ وہاں آگ کا طوق گلے میں ڈالیں گے اور آگ کی زنجیریں پہنائیں گے۔ زقوم کھائے گا۔ اور پیپ لہو دوزخیوں کا پئے گا۔ بڑے بڑے سانپ بچھو جن کا ایک ڈنک دنیا کو ہلاک کر دے کاٹیں گے کیا طویل زمات یہ بلائیں اٹھانا سہل اور آسان ہے فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (ان کو دوزخ کی آگ پر کیا عجیب صبر ہے) اور پانچ وقت نماز پڑھنا دشوار اور مشکل ہے۔ نَسْئَلُ

اللَّهُ الْعَوْنَ وَالتَّوْفِيقَ

پنجم استقبال قبلہ۔ نماز مقام مناجات دراز ہے۔ اور اس امر کیلئے استقبال ضرور ہے لیکن حقیقت توجہ اس جگہ متصور نہیں۔ کہ وہ ذات پاک جہت و طرف و مقابلہ سے منزہ ہے اور پاک ہے۔ بلکہ خاک افتادہ اپنے حیز و مکان سے عروج نہیں کرتی۔ اس درگاہ تک رسائی پھر کہاں۔ ناچار کعبے کی طرف جسے جناب باری نے تشریفاً و تعظیماً اپنا گھر فرمایا متوجہ ہوتی ہے۔ البتہ روح انسانی عالم امر سے ہے۔ وہ اس عالم کی طرف توجہ نہیں کر سکتی۔ پس قبلہ جسم خاکی کا کعبہ اور روح انسانی کا رب کعبہ ہے اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (تو خدا کی اس طرح عبادت کر۔ گویا تو اس ذات احد کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس اگر تو اس کو نہیں دیکھ سکتا۔ تو بیشک وہ تجھے دیکھتا ہے) اسی توجہ کے دو مرتبوں کی طرف اشارہ ہے۔ پہلا مرتبہ گَانِك تَرَاهُ اهل محبت کا ہے۔ کہ دل ان کا مشاہدہ محبوب میں مستغرق ہے۔ ماسوا خدا کے اصلا کام نہیں رکھتے۔ خصوصاً جسوقت محبوب اپنے حضور بلاوے۔ اور ملاقات و مناجات سے مشرف فرماوے۔ اس وقت دنیا و مافیہا کو گوشتہ چشم سے نہیں دیکھتے بلکہ نعمت دو عالم کی طرف التفات نہیں کرتے۔

نقل ہے کہ ایک روز شیخ جنید بغدادی اور شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ دونوں شہر سے باہر

جنگل کی طرف جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں نماز کا وقت آ گیا۔ دونوں صاحبوں نے وضو کر کے نماز کا ارادہ کیا کہ اسی اثناء میں ایک مزدور آیا۔ اور اپنے سر سے لکڑیوں کا گٹھا اتار کر وضو کیا۔ اور ان کے پاس آ گیا۔ انہوں نے پہچان لیا کہ یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے۔ اور ان دونوں نے اس کو اپنا امام بنایا۔ اور خود مقتدی بنے۔ مگر اس بزرگ نے ہر رکوع و سجود میں بہت دیر لگائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیخ نے پوچھا کہ رکوع و سجود میں اس قدر دیر کیوں ہوئی۔ اس بزرگ نے جواب دیا کہ میں ہر رکوع و سجود میں تسبیح پڑھتا تھا۔ اور ہر تسبیح کا جواب جب تک لبیک عبدی نہ سن لیتا تھا۔ سر نہیں اٹھاتا تھا۔ اس وجہ سے رکوع و سجود میں دیر ہوئی تھی۔ پس جو نماز کہ باصواب نہیں ہوتی وہ نماز نماز نہیں۔ بلکہ وہ دل کی پریشانی ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ حی و قیوم ہے اور نعوذ باللہ وہ بت اور مردہ نہیں۔ اور اسکی عبادت بت پرستوں اور کفاروں کی عبادت نہیں۔ کہ انہیں بت کی طرح سے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔ کیونکہ بت مردہ ہیں اور اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے۔ جب کوئی بندہ اسے پکارتا ہے تو وہ اسے جواب دیتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ لَا صَلَوةَ اِلَّا بِحَضُورِ الْقَلْبِ (نماز کامل طور سے ادا نہیں ہوتی۔ مگر حضور دل سے) اسی لئے نماز خدائے تعالیٰ کی طرف کامل توجہ اور یک سوئی سے پوری ہوتی ہے ورنہ وہ ایک پریشانی اور جدائی ہوتی ہے۔ فقیر باہو کہتا ہے کہ اہل نماز کیلئے رکوع و سجود میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے لبیک عبدی جواب ملتا ہے۔ اور عارف باللہ کیلئے ہر دم اور ہر ساعت اور ہر لحظہ لبیک عبدی کا جواب موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ سَوْتُمْ مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اگر ایک بندہ کہے اللہ بیس مرتبہ بذریعہ الہام ندا دیتا ہے۔ لَبَّيْكَ عَبْدِي لَبَّيْكَ عَبْدِي مگر مراتب الہام آسان نہیں ہیں۔ نقل ہے کہ ایک روز شیخ جلال الدین تبریزی قاضی بدواں کے مکان پر آئے۔ جنہیں قاضی نجم الدین سنائی بھی کہتے ہیں۔ شیخ نے پوچھا کہ قاضی نجم الدین کیا کرتے ہیں۔ لوگوں نے کہا نماز پڑھ رہے ہیں۔ شیخ نے کہا کیا قاضی نجم الدین نماز پڑھنا جانتے ہیں۔ قاضی نجم الدین یہ کلام سنتے ہی باہر آئے۔ اور شیخ سے کہا۔ یہ تم نے کیا کہا۔ شیخ نے کہا علماء کی نماز اور ہے۔ اور فقراء کی نماز اور ہے۔ علماء کی نماز یہ ہے کہ جب تک قبلہ برابر نہ کر لیں۔ نماز نہیں پڑھ سکتے۔ اور اگر انہیں قبلہ معلوم نہ ہو سکے۔ تو وہ تخری کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور فقراء کی نماز یہ ہے کہ جب تک عرش کو

۱۔ جن صورتوں میں کہ قبلہ معلوم نہ ہو سکے اس وقت جس طرف دل گواہی دے (بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

برابر نہیں دیکھ لیتے۔ نماز نہیں پڑھتے۔ القصہ قاضی نجم الدین اس وقت گھر کے اندر واپس چلے گئے۔ شب کو انہوں نے خواب میں دیکھا۔ شیخ جلال الدین عرش پر مصلیٰ بچھائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ قاضی نجم الدین خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے۔ اور شیخ کے پاس آ کر معذرت کی۔ اور فرمایا۔ معاف کیجئے میں معذور ہوں۔ شیخ نے کہا۔ اے قاضی تم نے جو مجھے عرش پر مصلیٰ بچھائے نماز پڑھتے دیکھا۔ یہ درویشوں کے مراتب میں سے ایک کم ترین درجہ ہے۔ اور ان کے مقام اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اور اگر میں تم پر ان مراتب کو ظاہر کروں۔ تو تم اپنے حال پر نہ رہو گے۔ اور تجلی نور سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ فقیر اس مقام کے علاوہ ستر ہزار مقامات اور حاصل کرتا ہے۔ اور ہر روز پنج وقتہ نماز عرش پر پڑھتا ہے۔ تو اپنے آپ کو خانہ کعبہ پر دیکھتا ہے۔ اور جب وہاں سے لوٹتا ہے تو تمام عالم کو اپنی دس انگلیوں کے درمیان میں دیکھتا ہے۔ اے عزیز اگر مجنوں کو وصل لیلیٰ کی بشارت دیتے ملک اسکندر و حکومت دار اس کے صلے میں دیتا۔ اور جو تمام دنیا اسکے قبضے میں ہوتی۔ نثار کرتا۔

حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باتیں کرتے جب نماز کا وقت آتا یہ حال ہو جاتا گویا آپ ہمیں اور ہم انہیں نہیں پہچانتے کسی نے ایک کامل مرد سے پوچھا۔ تمہیں نماز میں دنیا کی کوئی بات یاد آتی ہے۔ فرمایا نہ نماز میں اور نہ وقت میں۔ دوسرے بزرگ نے اس سوال کے جواب میں کہا کیا نماز سے زیادہ کوئی چیز پیاری ہے۔ جسے یاد کروں۔

مسلم بن یسار جب نماز کا ارادہ کرتے لوگوں سے کہتے اب تم باتیں کرو۔ کہ میں تمہاری بات نہ سنوں گا۔ ایک کامل جب تک نماز پڑھتے ان کے آنسو داڑھی پر بہتے تھے۔ عامر بن عبداللہ جب نماز پڑھتے۔ ان کی بیٹی دف بجاتی اور عورتیں جو چاہتیں کہتیں انہیں اصلا خبر نہ ہوتی۔ ایک دن مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ستون مسجد گر گیا لوگ دیکھنے کو جمع ہوئے مگر انہیں خبر نہ ہوئی۔ بعض اولیاء نے برسوں نماز پڑھی اور دائیں بائیں کے مقتدیوں کو نہ پہچانا۔ اے عزیز یہ لوگ جس وقت قاصدان مولیٰ کی ندا سنتے

اس طرف نماز پڑھ لینے کو تحری کہتے ہیں۔ اور اسکی ضرورت اجنبی مقامات میں ہوا کرتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص جنگل میں ہو اور آسمان پر بادل ہو اور قبلہ نما بھی نزدیک نہ ہو اور کوئی بتلانے والا بھی نہ ہو تو ایسی حالت میں تحری کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ فَأَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ ۱۲

ہیں۔ حَى عَلَى الصَّلَاةِ حَى عَلَى الْفَلَاحِ یعنی اپنے محبوب کے دربار میں حاضر اور اس کے وصل سے مشرف ہو۔ دنیا و مافیہا سے ہاتھ دھو کر خانہ دوست کی طرف چلتے ہیں۔ جب اسکے حضور پہنچتے ہیں جان و تن کو وداع کر کے لذت وصل میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سر کٹ جاوے یا بدن ٹکڑے ہو مطلق آگاہ نہ ہو۔ بعض اکابر اولیاء حکایت کرتے ہیں کسی لڑائی میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی ران مبارک میں تیر لگا۔ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے لوگوں نے نکال لیا۔ اور آپ کو خبر نہ ہوئی۔ کسی کمال کے بازوؤں میں زہریلا پھوڑا نکل آیا کسی طرح آرام نہ ہوا۔ قطع عضو کی ٹھہری۔ درد کے خوف سے نہ کاٹ سکے۔ ناچار لوگوں نے نماز میں اس عضو (اندام۔ جوڑ) کو کاٹا اور انہیں اصلاً درد محسوس نہ ہوا۔ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ اور تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلاً اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ اور غلبہ ذوق و شوق اس کے لوازم سے ہے کہ محبت صادق محبوب سے جس قدر زیادہ قریب ہوتا ہے۔ آتش ذوق زیادہ بھڑکتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب نماز پڑھتے۔ جوش سینہ کی آواز دو میل جاتی۔ دوسرا مرتبہ کہ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ جس سے عبارت ہے چار امر کو مستلزم۔ اول حیا کہ جو دربار شاہی میں عین اس حالت میں کہ بادشاہ اسکی طرف متوجہ ہو اپنے کپڑے یا بدن میں نجاست (پلیدی) دیکھتا ہے یا بادشاہ کی عظمت و جلال اور اپنی خدمت کے نقصان پر نظر کرتا ہے بالضرور دل میں شرماتا ہے۔ اسی طرح جب بندہ نماز میں کہ بادشاہ حقیقی کا دربار ہے نفس کی برائی و خبث باطن کو خیال کرتا اور سمجھتا ہے کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ جو ظاہر و باطن سے خبردار ہے۔ میرے عیبوں کو دیکھ رہا ہے۔ یا حضرت احدیت جل جلالہ کی عظمت تصور کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اس دربار میں مقرب فرشتے اور اولعزم پیغمبر نہایت فروتنی اور عاجزی سے سر جھکاتے ہیں۔ اور اولیاء اصفیاء کس ادب و تعظیم سے بندگی بجالاتے ہیں۔ میری ناقص عبادت بایں عیب و نجاست باطن کس شمار میں ہے۔ اس کو اپنی حرکت سے شرم آتی ہے۔ اور ڈرتا ہے۔ مبادا بادشاہ اس ناقص خدمت کو رد کر دے۔ یا اس حرکت پر کہ ایسے دربار میں نجاست کے ساتھ آیا بے ادب ٹھرا کر نکال دے۔ پس جو شخص نماز میں اپنے عیوب اور خدمت کے قصور پر نہیں شرماتا۔ یا اس کے دل میں رد کر دینے کا خوف نہیں آتا۔ اس مرتبہ سے بہرہ نہیں رکھتا۔

اے عزیز تیری کیا حقیقت! بڑے بڑے کمال افراد ہزار اہتمام سے نماز ادا کرتے

ہیں۔ اسکے رد ہونے اور نہ قبول ہونے سے ڈرتے ہیں۔ حاتم اصم نے فرمایا ہے۔ جب نماز کا وقت آتا ہے۔ اچھی طرح وضو کر کے مصلیٰ پر بیٹھتا ہوں تاکہ اعضاء جمع ہو جاویں پھر نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا یہ حال ہوتا ہے کہ کعبے کو بھوؤں کے بیچ میں پل صراط کو پاؤں تلے اور بہشت کو ذہنی طرف اور دوزخ کو بائیں جانب۔ اور ملک الموت کو اپنے پیچھے پاتا ہوں اور اس نماز کو اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں پھر خوف ورجا میں کھڑا ہو کر تکبیر کہتا ہوں اور قرأت ہر تیل و رکوع بتواضع و سجدہ و قعود بہ طریق مسنونہ اخلاص کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔ باوجود اسکے نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

دوم۔ جب آدمی اپنے کریم کے پاس جاتا ہے اور اسے اپنی طرف متوجہ پاتا ہے۔ سمجھتا ہے اب مراد حاصل ہوگی۔ اسی طرح جب نمازی پروردگار عالم جل ذکرہ کے کمال پر نظر کرتا ہے۔ اور اسے اپنی طرف متوجہ سمجھتا ہے امید اسکی قوی ہو جاتی ہے۔ فرحت و انبساط قلب اس امر کے ثمرات سے ہے۔

سوم خشوع و خضوع کہ جو بادشاہ کے حضور میں اس کی عظمت پر نظر کرتا ہے کمال تذل اور وفروتنی و عاجزی بجالاتا ہے۔ حجۃ الاسلام امام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی ہوئی۔ اے موسیٰ جب تو مجھے یاد کرے اس حال پر یاد کر کہ تو اپنے اعضاء توڑتا ہو اور میری یاد کے وقت خاشع و ساکن ہو جا۔ اور جب مجھے یاد کرے اپنی زبان کو دل کے پیچھے کر۔ اور جب میرے رو برو کھڑا ہو بندۂ ذلیل کی طرح کھڑا ہو۔ اور خوفناک دل اور راست گو زبان کے ساتھ مناجات کر داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ الہی تیرے گھر میں کون رہتا ہے اور تو کس کی نماز قبول کرتا ہے۔ ارشاد ہوا میرے گھر میں وہ رہتا ہے۔ اور اسی کی میں نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے جھک جاتا ہے اور میری یاد میں دن کاٹتا ہے۔ اور میرے واسطے نفس کو خواہشوں سے روکتا ہے اور بھوکے کو کھلاتا ہے۔ اور مسافر کو ٹھہراتا ہے۔ اور مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے۔ اس شخص کا نور آسمانوں میں سورج کی طرح چمکتا ہے۔ اگر وہ مجھے پکارتا ہے میں لبیک کہتا ہوں اور جو مجھ سے مانگتا ہے میں دیتا ہوں۔ اس کیلئے جہل میں حکمت اور غفلت میں ذکر اور تاریکی میں روشنی کرتا ہوں۔ مثال اسکی آدمیوں میں فردوس کی مانند ہے۔ نہ اسکی نہریں خشک ہوں نہ پھل بگڑیں۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ نماز تمہارے دین کا منہ ہے

اپنے دین کا منہ خشوع سے آراستہ کرو۔ بعض صحف میں ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ میں ہر نمازی کی نماز قبول نہیں کرتا۔ میں تو اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کیلئے جھکتا ہے۔ اور میرے بندوں سے تکبر نہیں کرتا۔ اور میرے بھوکے فقیر کو کھانا کھلاتا ہے۔

چہارم ہیبت کہ جو بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے۔ اور اسکی عظمت تصور کرتا ہے۔ ایک خوف اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اسی کو ہیبت کہتے ہیں۔ شیر بیٹہ شجاعت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ جب نماز کا ارادہ کرتے بدن میں لرزہ پڑتا۔ اور چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا۔ اور فرماتے اس امانت کے ادا کا وقت آیا۔ جس کا بوجھ آسمانوں اور زمین پہاڑوں سے نہ اٹھ سکا۔ اور ہم نے اٹھالیا۔ (اَنَا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا) (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب) بار وجود خویش نتا بدلم رضعف لیکن زبار عشق کشیدن ضعیف نیست آسمان بار امانت نتوانست کشید قرعہ فال بنام من دیوانہ زوند امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو آپ کا رنگ زرد ہو جاتا۔ لوگ کہتے آپ کی یہ کیا عادت ہے۔ فرماتے کیا تم نہیں جانتے کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ ہے۔ اور کمال اس ہیبت کا یہ ہے کہ آدمی دنیا و امور دنیا سے غافل ہو جائے۔ جیسے بادشاہان دنیا کے دربار میں این و آن کا خیال نہیں آتا۔ اور نماز میں ادھر ادھر بھٹکتا ہے۔ اسکے دل میں ان کا وقار عظمت سے زیادہ ہے۔ ایسا شخص مردود بارگاہ اور سرزنش کے لائق ہے۔ کیا عجب ہے کہ بادشاہ اس نالائق کو اپنے دربار سے نکال دے اور یہ پانچواں امر ہے۔ کہ مرتبہ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے۔ لَوْ عَلِمَ الْمُتَنَجِّجِيُّ مِنْ يُنَاجِي مَا التَفَّتْ اِگر مناجات کرنیوالا جانے کہ کس ذات سے مناجات کرتا ہے۔ تو ہرگز ادھر توجہ نہ کرے۔ اس کی طرف اشارہ ہے مگر کیفیت اس کی مرتبہ اولیٰ سے مغائر ہے۔ کہ یہ اثر ہیبت ہے او وہ ثمرہ صحبت دوسرا اثر ہیبت کا سکون و وقار ہے۔ جو خدا کے حضور بے فائدہ حرکت کرے بے ادب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی سے کھیلتا ہے۔ فرمایا اگر یہ جانتا کس سے مناجات کر رہا ہے تو ایسا نہ کرتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز پڑھتے۔ معلوم ہوتا گویا ستون ہیں۔ اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ لکڑی کی طرح ساکن ہو جاتے بعض اکابر دین جب رکوع کرتے چڑیاں انہیں جما دیکھ کر ان پر

پیٹھتیں۔ خلف ابن ایوب رضی اللہ عنہ نماز میں مکھی نہ اڑاتے۔ کسی نے کہا آپ مکھی کی ایذا پر صبر کرتے ہیں فرمایا میں نے سنا ہے۔ فساق و بدکار لوگ بادشاہوں کے کوڑوں پر صبر کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ انہیں صابر کہیں۔ اور اس بات پر فخر کرتے ہیں۔ کیا میں خدا کے حضور مکھی کی ایذا پر صبر نہ کروں۔ اور یہ چھٹا امر ہے کہ مرتبہ ثانیہ میں حاصل ہوتا ہے۔ انے عزیز خوف الہی اصل کار ہے۔ جسے خداوند کریم عقل سلیم عطا کرتا ہے ہر وقت اس سے ڈرتا ہے۔ بعض صالحین نے چالیس برس خوف الہی سے سر نہ اٹھایا۔ زرارہ بن اونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھتے تھے۔ جب اس آیت پر پہنچے فَإِذَا انْقَرَفَ فِي النَّارِ ۝ فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ (پس جب پھونکا جائے گا صور پس وہ اس دن بھاری ہے علی الکافرین غیر یسیر ۝ خصوصاً کافروں پر آسمان نہ ہوگا) مگر گر پڑے۔ رجیع بن عظیم رضی اللہ عنہ کہ اکابر تابعین سے ہیں۔ ہمیشہ آنکھیں نیچی رکھتے یہاں تک کہ لوگ انہیں اندھا سمجھتے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر جاتے ان کی لونڈی کہتی۔ صَدِيقُكَ ذَلِكُ الْأَعْمَى قَدْ جَاءَ آتٍ كَاوَهُ اندھایا آیا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنستے اور ان سے فرماتے۔ خدا کی قسم اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں دیکھتے تو خوش ہوتے۔ ایک روز ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ لوہاروں کے کوچے میں سے گزرے۔ آگ کو شعلہ زن دیکھ کر گر پڑے۔ آٹھ پہر بیہوش رہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سر ہانے بیٹھے فرماتے۔ خدا کی قسم یہ خوف

ہے

دلا بہر خدا ترسی قیامت غفلتی داری

کمینہ خدمت و سلطان بہ چہ زیں بے نیاز یہا



ہمارا مقصود اس بیان سے یہ ہے کہ طالبان حقیقت مالک حقیقی کو ظاہر و باطن سے واقف سمجھ کر طہارت باطن و صلاح قلب کی تحصیل میں اہتمام بجالائیں۔ نہ یہ کہ لوٹ باطن و غفلت دل کو عذر قرار دے کر نمازیں بافراغت چٹ کریں اور کہیں جس وقت دل حاضر اور باطن ماسوا سے ظاہر و پاک ہوگا۔ نماز پڑھیں گے۔ بدون ان امور کے حرکات و سکنات ظاہری سے کیا حاصل مانند اس غلام سرکش باغی کے جسے مولیٰ کسی کام کا اس وقت حکم دے اور وہ صاف انکار کر دے کہ مجھ سے یہ کام تیری پسند کے لائق ہونا دشوار ہے اور بدوں اس کے بیکار ہے جب سلیقہ پیدا کر لوں گا۔ اس وقت تعمیل حکم کروں گا۔ اگر یہ غلام عقل رکھتا۔ احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ فوراً تعمیل کرتا۔ باوجود اس کے اگر قصور رہتا شرمندہ ہوتا اور آئندہ اس سے احتراز و اجتناب کرتا۔ اور اس کے ازالہ کی فکر کرتا۔ بندہ کو تعمیل حکم چاہیے۔ پسند کرنا اور نہ کرنا مولیٰ کریم کے اختیار میں ہے۔ تیرا سرکشی سے کہ ترک تعمیل میں منسوب نہ ہوگا۔ اور اس طریق سے وہ قصور و نقصان بھی رفتہ رفتہ علاج و تدبیر سے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اطباء باطنی رحمہم اللہ کی کتابوں میں تحریر ہے زائل ہو جائے گا اس وقت حقیقت توجہ و جہت و جہی للذی فطر السموات و الارض احنیفاً مسلماً و ما انا من المشرکین ط۔ کی حاصل اور ان کلمات طیبات کے کہنے قابل ہوگا۔ شرح اس کلام کی مشائخ کرام کے طور پر یہ ہے و جہت و جہی للذی فطر السموات و الارض مخلوقات اور ممکنات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں بمصداق کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ وَ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہالک ہیں دست بردار ہو کر مالک کائنات و خالق ارض و سموات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ جو لا یبقی الا و جہت

اَلَا کُلُّ نَفْسٍ لَّا مَعَالَةَ زَائِلٌ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ باقی و دائم ہے۔ اور بمصداق وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ سب اس کے محتاج ہیں۔ حنیفاً سب باطل دینوں اور جھوٹے مذہبوں سے کنارہ کش ہو کر مسلماً سچا دین کہ اسلام ہے اختیار کرتا ہوں۔ و ما انا من المشرکین ط اور میں مشرکوں سے نہیں کہ کسی چیز کو اس وحدہ لا شریک کا ساجھی ٹھیراؤں۔ اصالت تائیس اس مقام میں ارادہ شرک خفی کی مقتضی ہے۔ نمازی پر واجب ہے کہ شرک خفی سے احتراز اور حال مطابق قول کے کرے۔ اور اس

۱۔ آیہ کریمہ میں لفظ مسلماً نہیں۔ مگر اذیہ نماز کے بعض احادیث صحاح میں اسی طرح مروی ہوا۔ (واللہ اعلم۔ ۱۳۔ منہ)

امر سے شرمادے کہ ابتداء مناجات کی جھوٹ سے ہو۔ اور یہ بھی سمجھ لے کہ توجہ بوجہ ظاہر پروردگار تقدس و تعالیٰ عن الجہات کی طرف ممکن نہیں۔ پس صدق کلام توجہ باطن پر موقوف ہے۔ اور یہ توجہ اس امر کو مستلزم کہ عظمت و کبریائی بادشاہ حقیقی کی نمازی کے دل میں مرتکز ہو۔ اور جو بات دل میں ہوتی ہے۔ اثر اسکا اقوال و افعال میں ظاہر ہوتا ہے۔

كُلُّ اِنَاءٍ بِمَا فِيهِ يَتَرَشَّحُ

می تراد د زلم آنچه در آوند من ست

اثر قولی یہ ہے کہ زبان سے کہتا ہے تکبیر تحریمہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہے۔ علماء فرماتے ہیں جو معنی تکبیر کے نہیں جانتا۔ سخت جاہل ہے۔ اور جو جان کر خدا کے حضور اپنے نفس یا دوسرے کی طرف مائل یا متوجہ ہے۔ وہ چیز اس کے نزدیک خدا سے زیادہ بڑی ہے۔ اور اس نامراد کی مراد اصلی و معبود حقیقی ہے۔ اَفْرِیْتُ مِنْ اتَّخَذَ اِلَهَ هَوَاہُ اور اثر فعلی یہ ہے کہ اسکے حضور بکمال خشوع و خضوع و عاجزی و فروتنی و نیاز دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ اور مقام میں تین ادب کی رعایت ضرور ہے۔ قیام اول اس کھڑا ہونے کو خدا کا احسان سمجھ کر مجھ سے ناچیز کو اپنے دربار میں بلایا ہے۔ اور کھڑے ہونے کی اجازت دی۔ جان و دل اس عنایت پر قربان کرے تو بجا ہے۔ اور سلطنت ہفت کشور اس دولت کے مقابلہ میں خاک سمجھے۔ اور اس پر لات مارے۔ تو زیبا۔ نہ یہ کہ اپنا کمال سمجھے اور بادشاہ حقیقی اور مالک الملک و الملوک پر ناز کرے

منت منہ کہ خدمت سلطان ہی کنم

منت شناس زو کہ بخدنت بداشتت

يَمُنُونَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوا قُلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ الْاِيْمَانَ ط

(آپ پر ایمان لانے کا احسان ظاہر کرتے ہیں آپ فرمادیں کہ یہ مولیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان سے بہرہ ور فرمایا) سوم بندہ گنہگار و ذلیل و خوار کی طرح جس کے قصور خدمت پر مولیٰ مطلع ہے۔ شرمندہ سرا قلندہ رہے اور تصویر محشر پیش نظر رکھے۔ کہ ایک دن اسی طرح اس کے حضور کھڑا ہونا اور ان نافرمانیوں کا جو عمر بھر کرتا رہا حساب دینا ہے۔ سوم جس طرح نگاہ ظاہر قدم پر رکھتا ہے۔ روئے باطن جناب احدیت کی طرف رکھے۔ نہ کسی طرف منہ پھیرے۔ نہ دل غیر کی طرف متوجہ کرے گویا اسے بادشاہ جبار کے سامنے

مانگنا) اسے فائدہ نہ دے گا۔ پس بندہ کو لازم ہے کہ معاصی و گناہوں کی خطرناک و ہولناک وادی سے بھاگ کر خدا کی پناہ پکڑے اور حمد و ثناء اسکی جو شیطان جیسے قوی دشمن سے بچانے والا ہے بجالا دے اور اس کا نام کہ ہر بلا سے امان ہے۔ ورد زبان کر کے حرز جان بنا دے اور کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

وجہ تخصیص اسماء متبرکہ ثلاثہ کی یہ ہے۔ کہ آدمی تین سبب سے کسی کی مدح سرائی کرتا ہے۔ یا ممدوح حسن ذاتی رکھتا ہے۔ یا اس کا احسان اس پر ہوتا ہے۔ یا آئندہ اس سے احسان کی توقع اور امید ہوتی ہے۔ سو (اللّٰهُ عَلَمٌ لِذَاتِ الْوٰجِبِ الْوَجُوْدِ الْمُسْتَجْمَعِ لَجْمِیْعِ الصِّفٰتِ الْکَمٰلٰتِ الْمُسْتَحَقِّ لِجْمِیْعِ الْمَحَامِدِ) علم ہے ذات واجب الوجود جامع جمیع صفات کمال کا اور وہی مستحق ہے سب تعریفوں کا اور اسے باعتبار ان مہربانیوں کے جو دنیا میں بندوں پر کرتا ہے رحمن کہتے ہیں اور بنظر مہربانی ہائے آخرت کے رحیم کہتے ہیں۔ گویا بندہ عرض کرتا ہے کہ حسن ذاتی بھی تجھی کو ثابت ہے۔ اور دنیا میں بھی سب نعمتیں تو ہی عنایت کرتا ہے۔ اور آخرت میں بھی تو ہی کام آئے گا۔ اور طرح طرح کی رحمتیں فرمائے گا۔ پس تیری ہی حمد و ثناء کرنا لائق ہے اور تجھی کو سراہنا چاہیے۔ فَاتِحَةُ الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط تمام خوبیاں اور ستائشیں ازل سے ابد تک جس حامد سے جس محمود کیلئے جس خوبی پر صادر ہوں۔ وہ سب اس ذات پاک واجب الوجود مستجمع تمام اوصاف علیہ کو ثابت ہیں۔ جو سارے جہان کا پالنے والا ہے کہ جب وہ تمام عالم کا خالق اور پرورش کرنیوالا اور حسن و احسان کائنات کا اس کے عطا اور قدرت بخشے سے ہے۔ (وَمَا اَصَابْکُمْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ) پس جو کسی مخلوق کو سراہتا ہے اور تعریف کرتا ہے۔ درحقیقت اس کے مالک و خالق کی حمد بجالاتا ہے۔ وَلِنَعْمَ مَا قَبِلَ

حمد را با تو نسبتے ست در ست بر در ہر کہ رفت بر در تست

جب نمازی اس مضمون کو تصور کرتا ہے۔ ہیبت و عظمت اس ذوالجلال و الکبریا کی جس کے بادشاہان مجاز محتاج و دست نگر ہیں۔ اس درجہ دل میں پیدا ہوتی ہے۔ کہ ہیبت سلاطین دنیا کی جو ان کے دربار میں بنظر انکی شوکت و قدرت و جاہ و عظمت کے عارض ہوتی ہے۔ اس سے کچھ نسبت نہیں رکھتی لہذا اس آیت کے بعد فرمایا۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اگرچہ میں سب بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ اور تمام جہاں کا مالک و پروردگار ہوں۔ مگر میری سرکار کو

بادشاہان مجازی کے دربار پر قیاس نہ کرو۔ وہاں قہر محض ہے۔ تھوڑی بات میں ناراض ہوتے ہیں۔ کہ پھر کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ اور گناہگار کا عذر قبول نہیں کرتے اور ہر کس و ناکس کی بات نہیں سنتے۔ یہاں مہربانی و رحمت قہر و غضب سے زیادہ ہے۔ فَاِنَّمَا رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَعَفْوِي سَبَقَ عِقَابِي وَاِنْ رَحْمَتِي لَوْ سَعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافرو گبرو بت پرستی باز آ
 ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
 جو عرض کرنا ہے۔ عرض کر کہ سنا جائے گا۔ اور مانگنا ہے۔ مانگ کہ دیا جائے گا
 یہاں تیرے گناہ و بے لیاقتی پر نظر نہیں۔ بلکہ اپنی رحمت کاملہ شاملہ پر نظر ہے۔ اور مزید
 اطمینان و تسلی کے واسطے ارشاد ہوتا ہے۔ مالک یوم الدین ۵ مالک انصاف کے روز کا گویا
 اس طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ کہ آخر ایک روز ہمارے حضور کھڑا ہونا اور بے واسطہ کسی کے
 ہم سے سوال و جواب کرنا ہے۔ آج کون مانع ہے۔ اے عزیز جس طرح مضمون اس آیت
 کا کمال خوف و ہیبت بندے کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ کہ چور کے حق میں اس سے زیادہ
 کوئی مصیبت سخت تر نہیں کہ اسے حاکم جبار و قہار کے پاس جس کے خوف سے بڑے بڑے
 مقرب بید کی طرح لرزتے اور کانپتے ہیں۔ اور وہ اس کی چوری سے واقف و خبردار اور تصور
 کا خود گواہ ہے۔ لے جائیں اور یہ بھی جانتا ہو کہ اس نے حکم عام دیا ہے۔ کہ جو چوری کرے
 گا۔ سخت سزا پائے گا اسی طرح امید نجات کو قوت دیتا ہے کہ جب کوئی گناہگار کسی حاکم غفار
 کے پاس گرفتار آتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ وہ اپنے رحم و کرم سے میرا گناہ معاف فرمائے گا۔ اور
 بمقتضائے ستاری رسوائی سے بھی نجات بخشے گا۔ اگر میری تفسیح و رسوائی منظور ہوتی حساب و
 کتاب دوسروں کے تعلق کرتا۔

ایک اعرابی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز بندوں کا حساب کون لے گا۔ فرمایا۔ اللہ جل جلالہ خود اپنے
 بندوں کا حساب لے گا۔ اعراب یہ سن کر خوش ہوا۔ اور کہا خدائے تعالیٰ کریم ہے اور کریم
 جب قدرت پاتا ہے۔ معاف فرمادیتا ہے۔ اور جب حساب لیتا ہے سختی نہیں کرتا۔ آپ نے
 فرمایا اعرابی فقیہ ہے۔ سچ کہتا ہے۔ خدا سے زیادہ کوئی کریم نہیں کسی نے بعض اکابر دین
 سے عرض کیا قیامت کو جب آپ سے سوال ہوگا۔ یا ایہا الانسان ما غرک بربک

الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّلَكَ اے آدمی کس نے مغرور کیا تجھے اس کرم والے پروردگار کے ساتھ جس نے تجھے پیدا کیا۔ سو ٹھیک بنایا تو آپ کیا جواب دیں گے۔ فرمایا میں کہہ دوں گا۔ پروردگار تیرے کرم نے وَلِيْعَمَ مَا قِيْلَ۔

الہی تا غفور است شنیدم گنہ را مست شادی مرگ دیدم شرمندہ از انیم کہ در دار مکافات اندر خور عفو تو نکردیم گنا ہے یعنی ہم اس سے شرمندہ ہیں۔ کہ دنیا میں تیری معافی کے لائق کوئی گناہ نہیں کیا۔

خلاصہ یہ کہ جب اپنے مالک کے کمال رحم و کرم پر نظر کر کے سمجھتا ہے کہ اس کے دربار میں عرض معروض کی گنجائش ہے۔ بیباکانہ غیبت سے خطاب کی طرف التفات کرتا ہے۔ اور اپنے عرض حال پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا کہ تازیانہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے۔ مبادا غیب سے ندا ہو۔ اے کاذب خموش صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اور ہماری عبادت کا دعویٰ کرتا ہے۔ بندہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے۔ کسی سے کام نہ رکھے۔ جو فرمائیں بجالائے اور جس سے روکیں باز آجائے۔ اپنی خواہش کو دخل نہ دے۔ ہماری تقدیر پر راضی و شاکر رہے۔ اسی طرح استعانت ہم سے یہ ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف رجوع کرے۔ اور جو مانگے ہم سے مانگے۔ جس طرح دودھ پیتا بچہ ماں کے سوا کسی سے التجا نہیں کرتا۔ اور دوسرے کے پاس آرام نہیں پاتا۔

ما عيال حضرتيم و شير خوار گفت الخلق عيال " لِلّٰه

نہ یہ کہ بادشاہوں کے دربار میں رزق کیلئے جاوے۔

از برائے رزق تو رنجیدہ و فی السماء رزقکم نشیدہ اور حاکم کے پاس داد خواہی اور طبیب کے گھر علاج کے واسطے جائے اور ہر معاملے میں مالک حقیقی کو چھوڑ کر غیر سے التجا کرے۔ قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف اور غنی کو چھوڑ کر مفلس کی طرف رجوع کرنا خلاف عقل ہے جب کہ خدائے تعالیٰ قوی اور غنی ہے۔ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ اور اس کے سوا سب ضعیف و مفلس ہیں۔ تو قوی کو چھوڑ کر ضعیف کی طرف دوڑنا اور غنی سے منہ موڑ کر مفلس سے مانگنا خلاف عقل ہے۔ اور شرمندگی کی بات ہے۔ بلکہ

چاہیے۔ جو کچھ طلب کرے خدا سے کرے۔ اور اسی سے ڈرے اور ضعیف اور مفلسوں سے نہ

ڈرے۔ اور لَا تَتَّخِزْ ذَرَّةً إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ پر نظر رکھے۔ ولنعلم ما قبل۔

گر بسوزد جان زمین اندر ستر جز خدا دیگر نہ از من خبر
گرزند او گردنت تو دم مزن ز حکمش ضرور سر پوشند سر دھد عاشق حضور
جو مانگے خدا سے مانگے اور جو عبادت کرے خدا کی رضا کیلئے کرے نہ کہ خوف

عذاب دوزخ و طلب بہشت کیلئے۔

دانی مرا بصیر و خطائے تو بر ملا
در خوانیم خبیر چرا میکنی خطا
خلق ارجرم کنند چہ منت بری زما
خلقند خواجہ تو چو واصل شود عطا
روزی من بری و کشی منت کیا
کہ چوں گس قرارت برخوان اغنیا
گاہے ز روئے حیلہ کنی پیرہن قبا
تا کہ کنی بمعذرت جبر اکتفار
دانی کہ جرم داری و شرمت نہ از خدا
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

خوانی مرا خبیر و خلاف تو آشکار
گردانیم بصیر چرا می کنی گنہ
ماگر عطا کلیم چہ خدمت کنی بخلق
مایم خالق تو چو حاصل شود تعب
اجرائے من خوری و کنی خدمت امیر
کہ چوں عسست مدارت از خون بکیساں
گاہے چو کرم پیلہ کشی طیلسان بر
تا کہ شوی برھکذر جرم رہ پر
گوئی کہ جبر باشد و باکت نہ از گناہ
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ

آدم بر سر مطلب ناچار اس قول کو خلاف فعل سمجھ کر خواہاں حقیقت ہوتا ہے اور دعویٰ
سے دعا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ دکھا ہم کو سیدھی راہ کہ دہنے
بائیں سے کام اور غیر سے علاقہ نہ رکھیں صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ ان کی جن پر تو
نے احسان کیا کہ انہیں ہر طرف سے روک کر اپنا کر لیا۔ اور اپنے شوق و محبت میں تمام عالم
سے بیگانہ کر دیا۔ (مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ
رَفِيقًا) غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ نہ راہ انکی جن پر غصہ ہوا۔ اور نہ راہ
گمراہوں کی کہ تیرا دامن چھوڑ کر اوروں کی طرف جھکے اور بمصداق غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا مورد عذاب و لعنت ہوئے۔ آمین خدایا! اپنے بندے کی عرض

قبول فرما اور جو طلب کرتا ہوں اپنے فضل و کرم سے عطا کر
خداوند! مگر دانی بلا را ازیں آفت نگہداری تو مارا
حق آں دو گیسوئے محمد ﷺ زبوں گرداں زبردستان مارا

ثم آمین

یا رب محمد ﷺ و علی و زہرا یا رب حسین و حسن آل عبا
از لطف برآر حاجتم در دوسرا بے منت خلق یا علی الاعلیٰ
صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے
نماز اپنے میں اور اپنے بندے میں نصفاً نصف تقسیم کی ہے۔ اور میرے بندے کیلئے ہے وہ
جو کچھ مانگے۔ جب بندہ کہتا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللہ فرماتا ہے میرے بندہ نے
میری حمد کی۔ اور جب کہتا ہے الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف
کی۔ اور جب کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی یعنی
یہ تین آیتیں خاص میرے لئے ہیں اور ان میں میری محمد و ثناء تجید ہے۔ اور جب بندہ عرض
کرتا ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَايَّاكَ نَسْتَعِينُ ارشاد ہوتا ہے یہ میرے اور میرے بندہ کے
درمیان ہے۔ (یعنی کہ عبادت خدا کیلئے ہے۔ اور استعانت بندہ کا مطلب) اور میرے
بندے کیلئے ہے جو کچھ مانگے۔ اور جب دعا کرتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ
الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فرماتا ہے یہ سب میرے
بندہ کیلئے ہے۔ اور میرے بندہ کیلئے وہ جو کچھ مانگے۔

اے عزیز یہ عنایت مولیٰ کی بندے کے حق میں کافی و وافی ہے۔ مگر اس سورت کے
پڑھنے سے محبوب کی باتوں کا شوق دل میں بڑھتا ہے۔ لہذا بقدر اقتضائے حال ایک وقت
تک اس کلام پاک کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے۔ اور اس کی بلاغت و لطافت و حسن و
خوبی پر نظر کر کے (رکوع) بکمال خشوع و خضوع عظمت جل مجدہ کے سامنے جھک جاتا
ہے۔ اور کہتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پاکی بولتا ہوں اپنے بڑے رب کی۔ قول عنایت
الہی و لطف ربانی و کرم یزدانی کہ بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ دَرَجَاتٍ اور بیچارگی کو
لازم ہے۔ دستگیری فرما کر سر اس کا اٹھاتی ہے۔ اس وقت امید بندہ کی قوی ہوتی ہے۔ اور
سمجھتا ہے کہ رب العالمین نے میری تسبیح و تحمید قبول فرمائی۔ اور میرے عجز و نیاز پر نظر فرما کر

یہ رفعت و بلندی بخشی۔ لہذا اس مضمون کی طرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ سے اشارہ کر کے اسکی عنایت بے غایت کا شکر بجالاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ خدایا تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں۔ کہ مجھ سے ناچیز کو اپنے حضور میں جو قدسیوں کا سجدہ گاہ ہے بلایا اور اپنے دربار میں جگہ دیکر طرح طرح کے لطف و عنایت سے سر بلند فرمایا اس رحم و کرم کے مقابلہ میں بندہ ناچیز سے سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہے۔

(سجدہ اولیٰ) کہ سر عبودیت و بندگی زمین نیاز پر جھکائے اور عجز کو کہ موجب مزید عنایت ہو۔ زیادہ ظاہر کرے۔ لہذا سر سجدہ ہو کر عرض کرتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى میرا برتر پروردگار سب عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے جب بندہ یہ عبادت کہ کمال تواضع و عنایت تذلل ہے بجالاتا ہے رحمت الہی جوش فرماتی ہے۔ اور اجازت (جلسہ) بیٹھنے کی جس سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں حاصل ہوتی ہے۔ گویا ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ہم عوض اس تواضع و عجز و نیاز کے تجھے وہ مرتبہ جو تیرے حوصلہ سے باہر ہے۔ بخشتے ہیں اور اپنے حضور بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جس وقت بندہ اس تشریف سے سرفراز ہوتا ہے۔ بدیں خیال کہ مبادا نفس سرکش کمال قرب پر مغرور ہو کر کبر و عجب کی بلا میں مبتلا کرے۔ عظمت الہی بیان کرتا ہوا۔

(سجدہ ثانیہ) پھر سجدہ میں جھک جاتا ہے اور زبان حال سے کہتا ہے اے دون ہمت کہیں مغرور نہ ہو جانا۔ اور اصل و حقیقت اپنی کہ خاک ذلیل و نطفہ ناپاک ہے بھول نہ جانا یہ قرب و منزلت اسکے فضل و کرم سے ہے نہ تیری استعداد و عمل سے کارخانہ الہی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ خوار و ذلیل نہیں۔ رفعت و بلندی کا اقتضا اس میں کہاں مگر مالک اپنے ملک میں مختار ہے جس بندہ خوار و ذلیل و ذرہ بے مقدار کو چاہے تشریف کرامت سے مخصوص فرما کر اپنی درگاہ میں بلاوے اور بیٹھنے کی اجازت دے ایسے مہربان و رحیم مولیٰ کا شکر اور اس کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر خدمت بجالانا اور ان افعال کو جو موجب اس قرب و رفعت کے ہوئے مکرر ادا کرنا فرض ہے۔ عِ الْمَسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ، يَتَضَرَّعُ (رکعت آخری)

لہذا پھر دست بستہ کھڑے ہو کر وہ افعال دوبارہ ادا کرتا ہے۔ اس بار جو یہ سجدہ میں گیا۔ اور جس قدر تعظیم و تذلل اس کے حیثہ قدرت میں تھی بجالایا۔ اب نظر عنایت اور زیادہ ہوئی گویا بندہ نوازی اسکے پردہ غیب سے آواز دیتی ہے اب سر نیاز خاک سے اٹھا اور تاج کرامت سر پر رکھ کر ہمارے حضور باطمینان تمام بیٹھ اور اپنا مطلب عرض کر۔ بندہ اس انعام

کو دیکھ کر اپنا مقصد و مطلب گم کر کے مالک کی حمد و ثناء میں مشغول ہوتا ہے۔ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ سب تعظیمیں اور نمازیں اور پاکیاں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ جس کا فضل و
کرم ذرہ بے مقدار کو خورشید پر انوار بناتا ہے اور بلا استحقاق و سابقہ خدمت معتد بہا اپنے
بندے کو ایسے عمدہ مقامات عطا فرماتا ہے۔ اب کہ یہ ثنا و تحیت خسروی ادا کر چکا۔ ناگاہ عرش
سلطانی کی ذہنی جانب نظر آیا کہ گویا وزیر اعظم و دستور محترم بہزاران جاہ و جلال کرسی عزو
اقبال پر جلوہ افروز ہے۔ لہذا ادھر متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سلام تم پر اے بنی اور خدا کی مہربانی اور اس کی افزونیاں یہ کلمہ ہر چند
معنی انشا ہے مگر مثل کلمہ سابقہ کے اسے اخبار قرار دینا بھی ممکن ہے یعنی بادشاہان جلیل کے
دربار میں جس قدر قرب زیادہ اسی قدر خوف عتاب و ترس زوال منصب بیشتر ہے۔ اور
وہاں ہر ایک کیلئے ایک مرتبہ معین ہے جس سے آگے تجاوز نہیں کر سکتا۔ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ
مقام "مَعْلُومٌ" مگر تمہیں اس دربار میں وہ وجاہت و علوم مرتبت حاصل نہیں جسکے زوال کا کبھی
اندیشہ ہو۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ حضور اس خوف و ترس سے مامون ہیں۔ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ اور بادشاہ حقیقی آپ پر اس قدر مہربان ہے کہ کبھی عتاب نہ فرمائے گا۔ وَبَرَكَاتُهُ اور
اس بارگاہ میں حضور کا مرتبہ متناہی نہیں۔ بلکہ بعنایت خسروی یوماً فیوماً در تزايد و کمال ترقی پر
ہے وَ لِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰٓئِی (ہر پچھلی ساعت آپ کیلئے پہلی سے بہتر ہے) بعدہ
حاضرین دربار و مقربان بارگاہ کو سلام اور بنظر عموم رحمت سلطانی اپنے نفس کو بھی اس میں
شریک کرتا ہے۔ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک
بندوں پر اب تو الطاف شاہنشاہی اس پر متواتر نازل ہوئے اور عنایات سلطانی سے بے
نہایت شرف حاصل ہوئے کبھی اس دربار والا جاہ میں بیٹھنا پایا کبھی پایہ بوس عرش خسروی
ہاتھ آ یا کبھی بلا وساطت غیر وزیر اعظم سے دولت خطاب ملی کبھی مقربان حضرت کیساتھ
نعمت سلام میں شرکت ہوئی۔ ان باتوں پر لحاظ کر کے کثرت سرور و نشاط سے بے اختیار ہو کر
پکار اٹھتا ہے کہ اَشْهَدُ مَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ میں گواہی
دیتا ہوں کہ پرستش و عبادت کے قابل یہی بادشاہ عالم پناہ ہے جس کی رحمت عام شامل ہے
اور بندہ نوازی اس کی نہایت نہیں رکھتی۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اسکے خاص بندے
اور سچے رسول ہیں۔ جنہوں نے اس کے حکم سے مجھے اس عبادت کے طریقے بتائے۔ جو

موجب ان توقیرات کے ہوئے اور اس کے وسیلہ سے وہ عزت پائی۔ جو میرے حوصلہ سے باہر تھی۔

اس مضمون کو خیال کر کے دل چاہتا ہے کہ ان کے احسانات کا کچھ شکر ادا کرے مگر اپنے میں اس قدر قدرت نہیں پاتا اور ان کے انعام بے غایت و بے نہایت نظر آتے ہیں۔ لہذا اسی بادشاہ کی طرف التجالاتا ہے جس نے انہیں یہ فضائل و کمالات عنایت کئے۔ اور تمام جہان کیلئے رحمت اور قاسم خوان نعمت فرمایا کہ **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ** گویا یہ مضمون ادا کرتا ہے۔ خدایا تیرے رسول کا احسان اس عاجز ناچیز بندے پر ایسا نہیں جس کا شکر و عوض و بدلہ ادا کر سکے۔ تو ہی اپنے فضل و کرم سے انہیں اسکی جزائے خیر عطا کر اور اپنی رحمت کا صلہ ان پر اور ان کی آل پر جو واسطہ وصول ہدایت ہوئے نازل فرما۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اے شہ ہر دوسرا برتو ہزاراں درود شافع روز جزا برتو ہزاراں درود
مظہر نور خدا برتو ہزاراں درود شمع ایوان رضا برتو ہزاراں درود
پھر اپنے اور اپنے والدین اور مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت اور حاضران دربار کو
سلام کر کے رخصت ہوتا ہے۔ **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. وَنَسْأَلُ تَوْفِيقَ الْعَمَلِ
مِنَ اللّٰهِ فَانْدِهِ۔** قولہ حاضران دربار کہ اہل جماعت اور ملائکہ سے جو کتابت اعمال و حفظ
انسان پر مامور ہیں۔ عبارت ہے اور بعض کے نزدیک کل ملائکہ اور صالحین جن و انس حاضر
ہوں۔ یا غائب زندہ ہوں یا مردہ ارادہ کرنا چاہیے۔ اس بات کو سب عالم نے ترک کر دیا
ہے۔ شاید کوئی آدمی سلام کے وقت کچھ ارادہ کرتا ہو۔ مناجات۔

اے فضل تو دگیگر من دستم گیر سر آمدہ ام زخویشتن دستم گیر
تاچند کنم توبہ دتا کے شکنم اے توبہ دہ توبہ شکن دستم گیر

فصل چہارم متفرقات

فرضیت صلوات خمسہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور اجتماع امت مرحومہ اور قیاس سے ثابت ہے۔ نماز فرض عین ہے۔ منکر اس کا کافر ہے۔ اور تارک الصلوٰۃ فاسق مردود الشہادۃ اور سخت گنہگار اور منحوس اور مقطوع البرکت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اَقِمْوْا الصَّلٰوةَ وَاَتُوا الزَّكٰوةَ وَاذْكُرُوْا مَعَ الرَّاٰكِبِيْنَ نَمَازٍ قَائِمًا كَرَدًا اَوْ زَكٰوةً دُوًّا اَوْ رُكُوْعًا كَرَنًا وَاَلُوْا كَيْسًا تَهْ نَمَازٍ پڑھو۔ (یعنی باجماعت نماز ادا کرو۔ اقیمو صیغہ امر ہے جو کہ وجوب کا مقتضی ہے۔ اور مراد اقامت سے ادا کرنا نماز کا اسکے اوقات میں مع نگہبانی تمام ارکان کے) قولہ تعالیٰ يٰقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ نَمَازٍ قَائِمًا كَرْتُمْ هِيْنَ۔ اِيْ يٰقِيْمُوْنَ بِهَا بِحَقُوْقِهَا (جلالین) اور بیضاوی میں ہے۔ اِيْ يَغْدِلُوْنَ اِرْكَانَهَا وَيَحْفَظُوْنَهَا مِنْ اَنْ يَّقَعَ زَيْغٌ فِىْ اَفْعَالِهَا تَفْسِيْرُ خَازِنِ شَرِيْفٍ مِّثْلٍ هِيْ۔ اِيْ يَدَاوِمُوْنَ عَلَيْهَا فِىْ مَوَاقِيْتِهَا بِحُدُوْدِهَا وَاَتِمَامِ اِرْكَانِهَا وَحِفْظِهَا مِنْ اَنْ يَّقَعَ فِيْهَا خَلَلٌ فِىْ فِرَائِضِهَا وَسُنَنِهَا وَاَدْبَابِهَا، يُقَالُ قَامَ بِالَا مَرُوْا اِقَامَ الْاَمْرَ اِذَا اَتَى بِهِ مَعْطَى حَقُوْقِهَا اَوْ مَدَارَكَ مِيْلٍ هِيْ۔ وَيَقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اَيُّ يَتَمُوْنَ الصَّلٰوةَ الْخَمْسَ بُوْضُوْنِهَا وَرُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا وَمَا يَجِبُ فِيْهَا مِنْ مَوَاقِيْتِهَا مَنْدَرَجَةً بِالَا تَمَامِ عِبَارَاتٍ كَا خَلَاصَهُ مَطْلَبٌ مُطَابِقٌ اِنْ اَتَيْتُمْ كَيْ (اَلَا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ ۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ) كَيْ يَهْ كَيْ لِيْعْنِيْ سِيْدَهَا كَهْرًا كَرَنًا لِيْعْنِيْ تَعْدِيْلُ اِرْكَانِ اَوْ نِهَآئِيْ خُضُوْعٌ وَخُشُوْعٌ اَوْ حُضُوْرٌ قَلْبٍ سَيِّ نَمَازٍ اِدَا كَرَنًا هَرَجَكَ قُرْآنِ شَرِيْفٍ مِيْلٍ نَمَازٍ كُوْ بَلْفِظِ اِقَامَتِ (يَقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ) طَلَبٌ كَيْ هِيْ كَيْ جَكَ قُرْآنِ شَرِيْفٍ وَحَدِيْثِ شَرِيْفٍ مِيْلٍ بَلْفِظِ فَاَقْرُوْا الصَّلٰوةَ يَا اِدَا الصَّلٰوةَ نِهَيْسَ فَرَمَا يَا۔ تَا كَيْ يَهْ رَا زِ مَعْلُوْمٌ هُوْ جَا يَّ كَيْ نَمَازٍ پڑھنا اور چیز ہے اور اس کو قائم کرنا اور بات ہے۔ يَهْ هِيْ تَفَاوُتٌ رَا هِ اَزِ كِبَاسَتِ تَا كِبَآ۔ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِيْتِيْنَ اَوْ رِ مَوْلٰى تَعَالٰى كَيْ حُضُوْرٍ مِيْلٍ كَهْرًا رَهُو۔ اِسْ اَيَّتِ سَيِّ نَمَازٍ مِيْلٍ كَهْرًا هُوْنَا ثَابِتٌ هِيْ۔ حَافِظُوْا عَلٰى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تَمَامِ نَمَازٍ اَوْ خُصُوْصًا نَمَازِ (عَصْرٍ) كَيْ نِهَبَانِيْ رَهُو۔ الصَّلٰوةَاتِ صِيْغَةٌ جَمْعٌ هِيْ۔ جُو كَيْ مَجْمَلًا صَلٰوةَاتِ خَمْسَةٍ پَرِ دَلَالَتِ كَرْتَا هِيْ جِسْ كَيْ تَفْصِيْلٌ بِمَصْدَاقِ وَالْقُرْآنِ يَفْسِرُ بَعْضُهُ بِبَعْضِ ذِيْلِ كَيْ اَيَّتِ كَر رَهِيْ هِيْ كَيْ اِسْ سَيِّ مَرَادِ پَانْجِ نَمَازِيْنَ هِيْنَ وَهْ يَهْ۔ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمَسُّوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهْ

بڑھاپے سے مناسب اس وقت عصر اور چہارم غروب گویا موت ہے۔ اس وقت مغرب اور پنجم بعد غائب ہونے شفق کے کہ وقت فنا کے کامل و زوال آثار سے مشابہ ہے۔ نماز عشا فرض ہوئی۔

طلوع فجر ایک عمدہ نعمت ہے کہ انسان اس وقت رات کی تاریکی اور نیند کی غفلت سے جو بمنزلہ موت ہے نجات پاتا ہے اور دن کی روشنی اور بیداری کے فائدوں سے بہرہ مند اور اثر آفتاب کا عمدہ مظاہر قدرت باری سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت عبادت مولیٰ کریم بنظر اس نعمت اور اسکے فوائد اور بحیال اس امر کے بجالاتا نہایت مناسب ہے کہ آفتاب بے توقع ثواب اپنے مالک کی خدمت میں سرگرم و مستعد ہے

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکاند

وائے نادانی کہ میں باوجود امید ثواب و خوف عذاب اس کی عبادت میں قصور کروں اور وقت زوال ایک حالت مشابہ رکوع کے آفتاب کو عارض ہوتی ہے۔ جس کے دیکھنے سے خدا کی کمال قدرت و عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اور بندہ بنظر اس کی قدرت اور تمام عظمت کے خدمت اس کی بجالاتا ہے۔ اور اس کے حضور سر جھکاتا ہے۔ یہ وقت ظہر کا ہے جب آفتاب بہت نیچا ہوتا ہے۔ اور ہیبت مناسب سجدہ کے اسے لاحق ہوتی ہے۔ انسان کے دل میں بھی رغبت سجدہ اور اپنے مالک کی بندگی کی پیدا ہوتی ہے اور نماز عصر ادا کرتا ہے۔ بعد غروب کے زمانہ کا رنگ بدل جاتا ہے۔ اور ایک نئی قدرت حضرت رب العزت جل جلالہ کی ظاہر ہوتی ہے۔ اس وقت نماز مغرب فرض ہوئی۔ اور جب رات کی تاریکی زیادہ ہوتی ہے اور ستارے آسمان پر اچھی طرح ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ایک اور جلوہ اسکی قدرت کا نظر آتا ہے۔ اس وقت بندہ نماز عشاء ادا کرتا ہے۔ اور اس قادر مطلق کی کہ تمام آسمان و زمین جس کے قبضہ میں ہے بندگی بجالاتا ہے سُبْحَانَہ مَا اَعْظَمَ شانہ

کہتے ہیں جب آدم علیہ السلام بہشت سے دنیا میں آئے عالم ان پر تاریک ہوا اور رات کی ظلمت اس پر مزید تھی۔ ناگاہ صبح روشن ہوئی۔ آپ نے دو رکعت نماز اس نعمت کے شکر میں ادا کی وہی دو رکعت ہم پر فرض ہوئی۔ تاکہ گناہوں کی تاریکیاں زائل ہوں اور انوار طاعت حاصل ہوں۔ اور زوال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذبح سے نجات دی۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت چار رکعت نماز پڑھی کہ چار

نعمتیں انہیں عطا ہوئیں۔ ۱۔ فرزند قتل سے رہا ہوئے ۲۔ خدا کے حکم پر راضی اور جان دینے پر ثابت قدم رہے۔ ۳۔ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہوا ۴۔ اور فدیہ عنایت فرمایا ہمیں بھی بعد زوال چار رکعت نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ کہ ہم کو خدائے کریم نے اپنے فضل عمیم سے بطفیل رسول رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوزخ سے کہ ہلاک حقیقی ہے آزاد کیا اور ہم سے بھی راضی ہوا۔ اور ایمان پر ثابت قدم رکھا۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی الْاِيْمَانِ اور قیامت کے روز انشاء اللہ یہود و نصاریٰ کو ہمارا فدیہ کرے گا۔ عصر کے وقت حضرت یونس علیہ السلام نے چار تارکیوں سے نجات پائی ظلمت ذلت ظلمت شب شب ظلمت آب ظلمت شکم ماہی اس کے شکر میں چار رکعت پڑھیں۔ وہ چار ہم پر بھی فرض ہوئیں کہ تاریکی معصیت تاریکی قبر تاریکی صراط تاریکی جہنم سے نجات پائیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وقت مغرب تین رکعت ادا فرمائیں۔ دو اپنی اور اپنی ماں سے الوہیت کی نفی اور تیسری خدا کے ثابت کرنے کے شکر میں ہمیں بھی حکم ہوا کہ تین رکعت پڑھا کریں کہ حساب حشر سہل ہو اور آتش دوزخ سے نجات اور خوف قیامت سے امن حاصل ہو۔ نماز عشا چار رکعت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی کہ راہ گمشدہ ہاتھ آئی۔ عورت کے غم سے نجات ہوئی۔ رنج سے رہائی پائی۔ بارون عالیہ الصلوٰۃ والسلام کو مرتبہ وزارت و نبوت حاصل ہوا۔ اور بسبب وعدہ نصرت الہی کے خوف فرعون زائل ہوا۔ ہم پر بھی چار رکعت مقرر ہوئیں کہ ہمیں خدائے تعالیٰ نے راہ حق دکھائی اور غم آخرت سے بامید رحمت و شفاعت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہائی ملی اور ہم میں اولیا و اقطاب کہ ناسبان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں پیدا کئے دشمنان دین بر بمصداق وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ غلبہ عطا فرمایا: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ فائدہ۔ قاسم بن جعفر کی روایت میں ہے۔ آدم علیہ السلام نے نماز فجر اور اسحق علیہ السلام نے ظہر اور عزیز علیہ السلام نے عصر اور داؤد علیہ السلام نے نماز مغرب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا ادا کی۔ اس تقدیر پر عشا خصائص امت مرحومہ سے ہے۔ اور پر تقدیر اول اجتماع نماز پنجگانہ واللہ اعلم بالصواب

امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آٹھ پہر میں جاگنے کی سترہ ساعت ہیں۔ نہار معتدل بارہ ساعت کا ہوتا ہے۔ اور اکثر آدمی اول شب تین اور آخر شب دو ساعت بیدار رہتے ہیں۔ بعد آٹھ آن سترہ ساعت کے سترہ رکعت فرض ہوئیں۔ تاکہ بندے

ہر ساعت کے مقابل ایک رکعت کی قدر تو اپنے مولیٰ کی عبادت و بندگی میں صرف کریں۔ حکمت۔ بنا اس دین متین کی مستحکات عقلیہ و مرضیات عرفیہ پر ہے۔ فطرۃ اللہ الّٰتی فطر الناس علیہا اور دستور ہے جب بادشاہوں کے دربار کا قصد کرتے ہیں۔ اطراف بدن دھوتے ہیں۔ لہذا نماز سے قبل وضو فرض ہوا۔ کہ نماز بادشاہ حقیقی کا دربار ہے۔ اور نیز وجہ تخصیص ان اعضا کی یہ ہے۔ کہ جب تمام بدن کا دھونا بوجہ حرج فرض نہ ہوا۔ تو یہ اعضاء کہ اطراف بدن میں قائم مقام اس کے ہوئے اور نیز احادیث میں وارد ہے۔ کہ وضو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور ان اعضاء کو اکتساب ذنوب اور گناہ کرنے میں یہ نسبت باقی بدن کے زیادہ مداخلت ہے اور بھی اس فعل کو تطہیر باطن سے وہ نسبت ہے۔ جو کلمات نیت نماز کو نیت سے اور اقرار لسانی کو تصدیق سے اسی لحاظ سے کہتے ہیں۔ وضو میں ہاتھ دھونا دنیا سے ہاتھ دھونے سے اور کلی لذت طعام و شراب سے اور ناک میں پانی ڈالنا لذت مشروبات سے دست برداری اور منہ دھونا توجہ الی الغیر ترک کرنا اور پاؤں دھونا غیر کی طرف جانے کو ترک کرنے اور مسح سر تزکیہ خیال کی طرف اشارہ ہے۔ اور دستور ہے کہ جب آدمی بادشاہ کے حضور جانا چاہتا ہے۔ منہ ہاتھ پاؤں دھوتا ہے۔ نہ مقعد (دبر و کون) اور تجربہ سے ثابت ہے۔ کہ ان اعضاء کا دھونا دفع نیند اور تفریح قلب میں پورا اثر رکھتا ہے۔ موضع حرث (دبر) دھونے کو اس جگہ میں اصلاً دخل نہیں پس ثابت ہوا کہ بعض نرے بیدنیوں کا اعتراض کہ ایجاب وضو اور عدم ایجاب غسل مقعد کہ محل خروج ریح ہے۔ محض بے قیاس و بے بنیاد ہے۔ یعنی بعض لوگ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ہوا خارج ہونے سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ اور ہوا نکلنے کی جگہ دھونے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ حالانکہ وہ ریح نکلنے کی جگہ ہے۔ چاہیے تھا کہ اول وہ جگہ دھوئی جاتی۔ یہ اعتراض باطل محض ہے۔ کیونکہ خروج ریح سے بدن پر ظاہری نجاست نہیں لگی۔ جس کا دھونا ضروری ہوتا۔ اور جو فائدہ اعضاء ثلاثہ کے دھونے پر مرتب ہے۔ (دفع نوم و تفریح قلب ہے) وہ اس میں نہیں۔ لہذا کوئی دانا لایعنی کام میں تضحیح اوقات نہیں کرتا۔ ہاں البتہ مسح سر کی حکمت کما حقہ سمجھ میں نہیں آتی اور ہماری عقل ناقص اسے ادراک نہیں کر سکتی۔ سوا اس کے کہ ایجاب امور تعبدیہ وغیر معقول المعنی کا واسطے امتحان بندگی کے ہے۔ کہ کون ہمارے حکم کو اس خیال و نظر سے کہ حکم مولیٰ کریم ہے بلا پس و پیش و تردد انکار تعمیل کرتا ہے اور کون اپنی دانائی کو دخل دیکر قیل و قال و چون و چرا کرتا ہے۔ سوا

اسکے پروردگار تعالیٰ حکیم اور بمصداق فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمة حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں کہ فضول و عبث اس کے سراپردہ حکمت کے پاس نہیں آسکتا۔ تعالیٰ اللہ علواً کبیراً یہ ضرور ہے کہ جس بات کا بھید ہماری سمجھ میں نہ آئے اس میں کوئی راز نہ ہو وہ فضول ہو۔ یا جس کی حکمت تک ہمارا ذہن نہ پہنچے اس میں کچھ حکمت نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو خدا کی ندا سے یقین جان کہ تجھے کسی بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔ اور کسی برائی سے روکتا اور بچاتا ہے۔ انسان جس کی دانائی کا معتقد ہو جاتا ہے۔ اور اس کے کاموں کی خوبی تجربہ سے سمجھ لیتا ہے۔ اس کے ہر کام کو اچھا جانتا ہے گو فائدہ اس کا سمجھ میں آوے یا نہ آوے اور بمصداق

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا یقین کرتا ہے کہ اس نے ضرور کچھ فائدہ تجویز کیا ہوگا۔ گو میری عقل اسے دریافت نہیں کر سکتی۔ کیا خداوند کریم کی نسبت اس قدر اعتقاد بھی نہیں جو اس کا حکم بے چون و چرا قبول کرتا۔ حکمت۔ ارکان وضو پر مضمضہ و استنشاق مقدم ہوا کہ طہارت آب میں وصف معتبر ہے رنگ نظر سے معلوم ہو جاتا ہے اور مزہ ذائقہ سے اور سونگھنے سے دریافت ہوتی ہے۔ اور وجہ تقدیم مضمضہ استنشاق پر ظاہر ہے کہ منہ ناک سے شریف تر ہے۔ فائدہ۔ مشروعیت استقبال کعبہ میں چار نکتے ہیں۔ اول زمین مبداء انسان ہے۔ اور کعبہ شریف وسط و افضل بقاع ارض ہے۔ پس وہی اس کا قبلہ مقرر ہوا کہ اپنی حقیقت کو یاد رکھ کر تکبر و تعلیٰ سے باز رہے۔ اور تواضع و انکسار کہ مناسب جوہر خاک اور لب لباب نماز ہے پیش رکھے۔ دوم حکما کہتے ہیں۔ انسان کیلئے دو قوتیں ہیں۔ عقلیہ متخیلہ یہ قوت جب عقلیہ کی مدد کرتی ہے۔ فعل اسکا قوی ہو جاتا ہے اس لئے مہندس جب کوئی حکم احکام مقادیر سے دریافت کرنا چاہتا ہے۔ مطابق اسکے ایک صورت عالم اجسام میں وضع کرتا ہے۔ اور جو شخص دربار بادشاہی میں جاتا ہے۔ بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس کی خدمت بجالاتا ہے لیکن اس دربار میں مقابلہ اور مواجہ کی گنجائش نہیں۔ تعالیٰ عن ذلک علواً کبیراً لہذا استقبال کعبہ اس کے قائم مقام ہوا۔ جس طرح قرأت و ذکر و تسبیحات جاری مجرئی ثنائے سلطان اور رکوع و سجود بمنزلہ خدمت شاہی ہے۔ سوم۔ روح عبادت کی خشوع ہے۔ اور ایک جہت کی طرف استقبال اس کی موید ہے کہ ہر طرف منہ کرنے اور ادھر ادھر دیکھنے سے خشوع خلل واقع ہوتا

ہے اور وجہ تخصیص کعبہ کی ظاہر ہے۔ کہ اسے مالک حقیقی عز اسمہ نے اپنا گھر فرمایا ہے۔ چہارم۔ یہود اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جانب غربی سے ندا آئی۔ جانب غربی کو استقبال کرتے ہیں۔ اور نصاریٰ اس نظر سے کہ حضرت مریم پر تجلی روح القدس علیہا السلام کی مکان شرقی میں ہوئی۔ اس کی طرف استقبال کرتے ہیں۔ کعبہ کہ تعمیر کردہ حضرت خلیل و مولد حبیب جلیل ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اہل اسلام کا قبلہ مقرر ہوا۔ نکتہ رفع یدین نفی کبریائی غیر خدا اور جمیع ماسوائے مولیٰ سے دست برداری کی طرف اشارہ ہے۔ اور تکبیر تحریر اثبات عظمت حضرت حدیث ہے۔ اثبات قوی و نفی فعلی کے ملانے سے یہ مضمون حاصل ہوتا ہے۔ کہ عظمت و کبریائی خاصہ جناب الہی ہے۔ لہذا تمام ماسوا سے انقطاع کر کے اسی کی طرف جھکتا ہے۔ اور اسکی صفت و ثناء بجالاتا ہے۔ حکمت۔ برخلاف اور ارکان کے دو سجدے ہر رکعت میں فرض ہوئے۔ (۱) کہ سجدہ بمنزلہ شاہد دعویٰ ایمان ہے۔ حدیث میں وارد ہے سجدہ کا نشان قیامت کے روز پیشانی پر چمکے گا۔ اور ثبوت دعویٰ کیلئے شرع شریف میں دو گواہ عادل مقرر ہیں۔ (۲) یا ایک سجدہ سے عبادت جسم اور دوسرے سجدہ سے عبادت روح کی طرف اشارہ ہے۔ (۳) یا پہلا بنظر عظمت و جلال مولیٰ اور دوسرا اظہار اپنے بجز و ذلت کا ہے۔ (۴) یا پہلا شکر معرفت اور دوسرا اظہار خدمت (۵) یا پہلے سے اس مضمون کی طرف کہ آدمی زمین سے پیدا ہوا اور دوسرے سے اس بات کی طرف بمصداق آیہ کریمہ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَ فِيهَا نُعِيدُكُمْ کہ انجام کار زمین میں جائے گا۔ اشارہ ہے گویا نمازی دونوں سجدہ سے آیہ کریمہ کے مضمون کا اقرار کرتا ہے۔ (۶) یا پہلا امتثال امر ہے اور دوسرا ترغیم شیطان ہے کہ اس نے سجدہ سے تکبر کر کے تمام محنت و ریاضت اپنی برباد کی۔ (۷) مبسوط میں ہے۔ دونوں سجدے شیطان کی ترغیم اور اسکے جلانے اور خوار و ذلیل کرنے کے واسطے ہیں۔ کہ اسے سجدہ کرنے کا حکم ہوا تعمیل نہ کی۔ ہم اس فعل کو بار بار کرتے ہیں۔ اور اعتراض امام سروجی رضی اللہ عنہ کا ان دونوں وجہ پر کہ شیطان نے خدائے تعالیٰ کو لاکھوں کروڑوں سجدے کئے۔ انکار اس کا سجدہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخصوص ہے۔ ساقط ہے کہ اس نے اگرچہ لاکھوں بار سجدہ کیا۔ مگر سجدہ ہی کے انکار سے ملعون ہوا۔ جب ہم اس فعل کو بہ تکرار کریں گے۔ اور اس کی عوض ثواب عظیم پائیں گے۔ بالضرور اس کافر ملعون کو ندامت اور اپنے انکار پر حسرت ہوگی۔ چنانچہ یہ مضمون بعینہ حدیث شریف میں موجود ہے کہ جب بندہ سجدہ تلاوت کرتا ہے۔

شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اے خرابی اسے سجدہ کا حکم ہوا بجالایا۔ بہشت کا مستحق ہوا میں نے انکار کیا اور دوزخی ہوا۔ اور سجود سہو کی نسبت ارشاد ہوا *هُمَا تَرْغِيْمَتَانِ لِلشَّيْطَانِ* (۸) اور شیخ الاسلام تکرار سجود میں یہ نکتہ لکھتے ہیں۔ کہ جناب باری نے جب بنی آدم سے میثاق لیا تو اس وقت سجدہ کا حکم فرمایا۔ تاکہ فعل مطابق قول کے ہو۔ مسلمان سجدہ میں گئے۔ کافر نہ کر سکے۔ جب مسلمانوں نے سجدہ سے سر اٹھایا۔ اور اپنے کو اس دولت عظمیٰ سے مخصوص پایا۔ توفیق الہی کا شکر سجدہ سے ادا کیا۔ وہی دو سجدے نماز میں مقرر ہوئے۔ حکمت۔ شرکت جماعت میں یہ راز ہے کہ کسی کی نماز میں مثلاً خشوع ہے۔ اور کسی کی نماز میں خضوع اور کسی کی نماز میں ذوق و شوق اور کسی کی رعایت امتثال و بندگی اور کسی کی ہیبت و قار زیادہ ہے۔ ان سب کیفیات کے ملنے سے ہیئت اجتماعی خم معجون مرکب کا پیدا کرتی ہے۔ اور یہ بات علیحدہ علیحدہ میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ علماء کرام فرماتے ہیں۔ نماز جماعت میں چار فائدے ہیں۔ اول نمازیوں میں باہم دوستی و محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوتا رہتا ہے۔ دوم نفس پر تنہا عبادت شاق ہے اوروں کو اس میں مصروف دیکھ کر یہ رغبت و نشاط و دل کی خوشی سے بجالاتا ہے۔ اور شیطان بھی بمصداق حدیث شریف *فَاتِمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ الْقَاصِيَةَ* تنہا پر حملہ کرتا ہے۔ سوم برکت کامل کی ناقص اور حاضر القلب کی غافل کے دل پر اثر کرتی ہے۔ اور اسے کمال کی طرف کھینچتی ہے۔ *هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ* وہ ایسی بابرکت جماعت ہے۔ جس کا ہم نشین بے بہرہ نہیں رہتا۔ می پذیر بدایں را بطفیل نیکاں۔ شعر

شنیدم کہ در روز امید و بیم بدان را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
روایت ہے کہ حضرت وہب بن مہبہ جماعت کے وقت کچھلی صف میں کھڑے ہوتے اور کہتے میں نے تو روایت شریف میں دیکھا ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض لوگ جب سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں جو آدمی ان کے پیچھے ہوتے ہیں۔ بخشے جاتے ہیں۔ چہارم۔ اجتماع مسلمین باعث برکات و موجب نزول رحمت *يَذَلُّهُ فَوْقَ الْجَمَاعَةِ* اور بے شوقوں کو اہل محبت کا شوق دیکھ کر خدا کی بندگی کا شوق اور خاشی کے خضوع و خشوع دیکھنے سے اوروں کے دل میں بھی خوف پیدا ہوتا ہے۔ اور بیباک لوگ اہل احتیاط کی احتیاط دیکھ کر بے احتیاطی و بے باکی سے باز آتے ہیں۔ اور نماز جلد پڑھنے والے صابروں

اور باوقار لوگوں کی نماز دیکھ کر اپنی ناشائستہ حرکات پر نادوم ہوتے ہیں۔ اور نماز ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اے عزیز جماعت بڑی دولت ہے۔ ”احیاء العلوم“ میں مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ جس کی تکبیر تحریمہ چالیس روز فوت نہ ہو۔ نفاق اور دوزخ سے محفوظ رہے اور یہ بھی حدیث شریف میں ہے۔ ایک گروہ قیامت کے روز چمکتے تاروں کے مانند حشر میں ظاہر ہوگا۔ فرشتے کہیں گے۔ تم کیا عمل کرتے تھے۔ کہیں گے اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ کر طہارت میں مشغول ہو جاتے۔ دوسرے گروہ کے منہ چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ فرشتے ان سے ان کا عمل دریافت کریں گے۔ وہ خدا کے بندے جواب دیں گے۔ ہم وقت سے پہلے طہارت کر لیتے۔ تیسرے کے منہ آفتاب کی طرح روشن ہوں گے۔ وہ کہیں گے۔ ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جاتے۔ یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ كَمَا بَدِيَ لَهَا يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهُ كَمَا بَدِيَ لَهَا۔ صحیح حدیث میں ہے۔ جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اسے عرش کے سایہ میں کھڑا کرے گا۔ جس دن سوا اس کے کہیں سایہ نہ ہوگا۔ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ اور فرماتے ہیں ایک نماز جماعت سے ستائیس نماز تنہا کے برابر ہے۔ محیط رضی الدین میں ہے جماعت سنت موکدہ ہے۔ اگر تمام اہل شہر ترک جماعت کریں اور سمجھانے سے باز نہ آئیں۔ ان پر جہاد کرنا چاہیے۔ کہ جماعت شعار اسلام ہے۔ امام محمد رضی اللہ عنہ تارکین اذان پر جہاد جائز کہتے ہیں۔ جب ترک اذان پر کہ وسیلہ جماعت ہے۔ اور اس کی طرف ندا سے عبارت ہے۔ جہاد جائز ہوا تو ترک جماعت پر کس طرح جائز نہ ہوگا۔ غلیۃ البیان و اجناس میں ہے۔ تارک جماعت کی گواہی مقبول نہیں۔

جب کہ تارک جماعت کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔ تو تارک الصلوٰۃ کے متعلق کیا فیصلہ ہوگا۔ پس بلحاظ حدیث شریف کے تارکین نماز کے گھر جلانے چاہئیں تاکہ بے نماز درمیان میں زندہ آگ میں جلیں۔ اور وَلَهُمْ خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کے ٹھیک مصداق ہوں۔ اور بعض کتب فقہ میں مذکور ہے کہ تارک جماعت پر تعزیر ضرور ہے۔ اور ہمسایوں پر اسے نصیحت کرنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر سکوت کریں گے۔ تو گنہگار ہوں گے اور بدائع میں اکثر مشائخ سے جماعت کا وجوب نقل کیا ہے۔ اور بعض فقہا نے اسے ارنج اور اصح لکھا۔ اور کرنی نے اسے سنت موکدہ سے تعبیر کر کے وجوب کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ ۵ نماز جامع جمیع عبادات ہے۔ تکبیر و تسبیح و تہلیل و تحمید و قرأت و درود شریف

و تشہید و دعا و غیرہا عبادات قولی ہیں۔ اور طہارت و رفع یدین و استقبال قبلہ و قیام و قعود و رکوع و سجود و جلسہ و قومہ و تعدیل ارکان۔ عبادات فعلی۔ اور ستر عورت کپڑوں کی پاکیزگی عبادات مالی کھانا پینا جماع ترک کرنا بمنزلہ صوم ہے۔ اور تکبیر تحریمہ بجائے احرام ہے۔ اور استقبال قبلہ قائم مقام طواف ہے۔ اور قیام بمشابهہ وقوف عرفہ ہے۔ اور تعوذ جاری مجری رمی جمار ہے اور مال خرچ کرنا ستر عورت و آلات طہارت میں مثل زکوٰۃ ہے۔ اور قعدہ شبیہہ اعتکاف ہے۔ اور رکوع و سجود تواضع و تذلل ہے کہ اصل عبادات و ملاک حسنات ہے۔ اور نیز قعدہ مثل عبادت جمادات اور رکوع بمنزلہ عبادت حشرات الارض اور قیام بجائے عبادت اشجار و نباتات اور ذکر تسبیح عبادت طیور و جن و ملائکہ ہے۔ اور دعا کہ الدُّعَاءُ مَسْحُ الْعِبَادَةِ مفتاح ہر مدعا ہے۔ اس عبادت کالب لباب و خلاصہ ہے۔ اور نیز وضو مانند زرہ کے ہے۔ اور امام مثل مبارز اور قوم لشکر صف آرا اور گروہ شیطین غنیم لئیم اور محراب موضع حرب ہے۔ جہاد میں کافروں کو قتل کرتے ہیں۔ نماز میں ان کے رئیس و سردار کو ہزیمت دیتے ہیں۔ جہاد میں فتح کے بعد مال تقسیم کرتے ہیں۔ نماز میں بعد سلام فضل و رضا مندی ذوالجلال سے بہرہ دانی پاتے ہیں۔ لطیفہ: صلوة صلی بالضم و الکسر کہ بمعنی سوختن ہے۔ ہم اشتقاق ہے۔ پس بندہ مصلیٰ کو چاہیے کہ جب نماز میں داخل ہو پروانہ وار من ایستادہ ام تا بسوزم تمام۔ شمع حقیقت پر اس طرح جل بھن جاوے کہ سوز و گداز ظاہر نہ ہونے پاوے۔

خلاف شرع کام کرنا گمراہی ہے

انسان اگرچہ توحید میں کتنا ہی غرق ہو جائے۔ ظاہری حالت خلاف شرع نہ ہونا چاہیے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عین الفقر میں لکھتے ہیں۔ فقر میراث محمدی ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس لئے کہ فقیر کی ابتداء شریعت ہے۔ اور اس کی انتہا بھی شریعت ہے۔ یہی فقیر کامل و مکمل ہے۔ سرد اسرار خال و احوال سکر و مستی قبض و بسط عشق و محبت کسی وقت میں شریعت سے قدم باہر نہیں رکھتا۔ اور اگر کسی وقت بھی شریعت غرا سے باہر ہو جائے۔ تو مراتب خاص اس سے سلب ہو جاتے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَطْبُؤُ فِي الْهَوَاءِ أَوْ يَحْشِي فِي الْمَاءِ وَتَرَكَ سُنَّةَ مَنْ سُنَّتِي فَاضْرِبْهُ بِالنُّعْلَيْنِ۔ جب تو کسی شخص کو ہوا میں اڑتا ہو یا پانی پر چلتا ہو دیکھے اور

تجھے معلوم ہو کہ میری سنت پر عمل نہیں کرتا۔ تو اسے جوتے مار یعنی اس کی خداوند کریم کے نزدیک کوئی عزت و قدر و منزلت و مرتبت نہیں۔

کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند برفتند بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیہر کے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
حال ست سعدی کہ راہ صفا تو اوں رفت جز در پے مصطفیٰ
شیطان لعین لئیم کو خدائے تعالیٰ نے اس سے زیادہ قدرت دی ہے۔

نماز دائمی با وقت پندار کے وقتے نخواہد پس گنہگار
نماز ہمیشہ اپنے وقت پر پڑھتا رہ۔ اور جو شخص ایک وقت بھی نہ پڑھے۔ تو وہ گنہگار
بدکار ہے۔ تنبیہ اور یاد رکھنا چاہیے۔ کہ نماز سے وہی نماز مراد ہے۔ جس کی مولیٰ کریم نے
اقِمِ الصَّلَاةَ وَاَقِمُوا الصَّلَاةَ سے حضرت نبی کریم فداہ ابی دامی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم
فرمائی۔ اور پھر حضور نے یہی نماز پڑھی اور پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اور آپ کے مدرسہ کے درس
حاصل کرنیوالوں نے بھی اس پر مد لومت فرمائی۔ اور دوسروں کو ہمیشہ پڑھنے کا حکم سنایا اور
وہ نماز کوئی ایسی نماز نہ تھی۔ جو کہ خلوت خانہ تنہائی میں پڑھی جاتی جس کی حقیقت عوام الناس
پر عیاں نہ ہوتی اور پردہ خفا میں رہ کر قیامت تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی چلی جاتی۔ جس طرح
بعض ملاحظہ کا خیال ہے۔ یہ عقیدہ محض باطل اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ بلکہ وَاَرْكَعُوا مَعَ
الرَّاكِعِينَ اس کی شان ہے۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند مخفلیا

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ

طریقت۔ منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے۔ بعض جاہل صوفیاء جو
یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ طریقت اور ہے اور شریعت اور محض گمراہی اور بددینی اور بے ایمانی
ہے۔ اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد ہے۔
فَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اپنے دعویٰ کی سچائی میں دلیل اور مسلم کو مسلم بہ سے دلیل
پیش کرنا ضروری ہے اور مومن کو مومن بہ سے ما اتاکم الرسول فخذوه و ما نهی عنہ
فانتھوا کہ منہا بلے میں عقل بے عقل ہے۔ احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم
اور بڑا ہو سبدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض ”عوام اولئک کا انعام“ جو یہ بک دیتے ہیں۔ کہ شریعت

راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے۔ مولف کہتا ہے۔ واقعی یہ لوگ اُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ کے درجہ تک پہنچ گئے۔ جہاں جا کر خدائے تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور برگزیدہ بندوں میں اس مرتبہ والے کو پہچان نہیں رہ جاتی۔ اور نہ ہی حلال و حرام کا سوال باقی رہ جاتا ہے۔ جو عین ابلیس اور اسکے عسکر ملعونہ کا مذہب ہے۔ سید الطائفہ صوفیہ صافیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان گمراہوں کو فرمایا۔ صَدَقُوا لَقَدْ وَصَلُوا وَلَكِنْ اِلَىٰ اَيِّنَ اِلَى النَّارِ وَهِيَ كَذٰلِكَ تَصٰدِقُ الْبَاطِلَ اِنْ كَانَتْ اِلَىٰ الْغَايَةِ تَسٰوٰتٍ مِّنْهُ لَئِنْ لَّمْ يَلْمِزْهُ عَشْرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْفِذًا وَلَئِنْ لَّمْ يَلْمِزْهُ عَشْرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْفِذًا وَلَئِنْ لَّمْ يَلْمِزْهُ عَشْرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْفِذًا

بمصدق حدیث صحیح رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ النَّائِمِ حَتَّىٰ سَتَيْقِظَ وَعَنْ الصَّبِيِّ حَتَّىٰ يَبْلُغَ وَعَنْ الْمَعْتُوهِ حَتَّىٰ يَعْقُلَ اٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہوگا۔ اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی۔ شریعت کا مقابلہ ہرگز نہ کرے گا۔ اور بھجوائے مَا تَخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا قَطُّ ولایت بے علم کو ہرگز نہیں ملتی۔ یہ حصہ صاحب علم کا ہے۔ خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ نے بمصدق وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمَا اس پر علوم منکشف کر دیئے ہوں۔ تمام اولیاء اولین و آخرین سے اولیاء محمدی صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں۔ اور تمام اولیائے امت مرحومہ میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الہی میں خلفائے اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان میں ترتیب وہی افضلیت ہے۔ سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہے۔ پھر فاروق پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ عنہم ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا۔ اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت و ولایت پائی ہے۔ اور انہیں کے دست نگر تھے ہیں اور رہیں گے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شریعت ہیں۔ اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ طریقت ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حقیقت اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ معرفت ہیں۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم برہن ہیں۔ اور حضرت ابو بکر صدیق صدق ہیں۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عدل ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیا اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جو دو کرم اور جناب رسول کریم فقر ہیں۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا کی طرح ساتھ ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آگ کی طرح تیز مزاج ہیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پانی کی طرح رقیق القلب ہیں اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ خاک کی طرح منکسر المزاج ہیں۔ اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ اربعہ عناصر کے انسان کامل ہیں۔ الانسَانُ سِرِّي وَاَنَا سِرُّهُ جناب رسول کریم انسان کامل ہیں۔ اور باقی لوگ علی حسب مراتب تقرب رکھتے ہیں۔

صدیق صدق و عمر عدل بحر حیا عثمان بود

گوئی فقرش ز پیغمبر شاہ مرداں مئی بود

فقیر اس مقام پر پہنچ کر دونوں جہاں سے دست بردار ہو جاتا ہے اور اسی مرتبہ کے

بیان میں فرمایا گیا ہے۔ اَمْشِي عَلَى عَلِي الْعَرْشِ بِذَوْنِ الْاَقْدَامِ ط

بے سرش سیرے کند در لامکان کے تواند کرد وصف عاشقان

انسان تین قسم کے ہیں۔ اول اہل حجاب حیوان ناطق ہیں۔ دوم اہل جذب احمق و

مجنون ہیں۔ سوم اہل محبوب مقام محمدی کو طے کئے ہوتے ہیں۔ فقیر ہم نشین اہل اللہ ہے۔

اہل علم خوشبو کی مانند ہیں اور اہل دنیا مردار کی بدبو کی مانند ہیں۔

چست دنیا از خدا غافل بدن

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

فقیر کی چار قسمیں ہیں۔ صاحب وطن۔ صاحب باطن (جس کا دل اول آخر ایک

ہوتا ہے۔ صاحب معنی صاحب لطن اور چار قسمیں اور ہیں صاحب حیرت صاحب جرم دگریہ

صاحب عشق صاحب شوق و قلب و ذکر و فکر و وحدت و وجد۔ فقیر صاحب لطن حیوانوں کی طرح

شکم پری کرتا ہے اور باطن سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ آخر کو اپنا انجام خراب کرتا ہے۔ اور

صاحب باطن بقدر ضرورت کھاتا ہے۔ اور اس سے دو چند اس کے وجود میں نور کا ظہور ہوتا

ہے۔

این خورد گردد پلیدی زوجدا وان خورد گردد ہمہ نور خدا

این خورد زاید ہمہ بخل و حسد وان خورد زاید ہمہ نور احد

این زمین پاک و آں شورست و بد این فرشتہ پاک و آں دیوست و ود

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است
 شکم فقیر تنور ہے اور ان کا قلب بیت المعمور ہوتا ہے۔ اور ان کی خواب حضور اور
 بیداری ہوتی ہے۔ زاہد طالب جنت ان کے نزدیک مزدور ہے۔ مگر اس کی آخرت مغفور
 ہے۔ صاحب زرد صاحب نظر۔ مرشد کی دو قسمیں ہیں۔ مرشد صاحب زرد مرشد صاحب
 نظر۔ اور مرشد فصلی سالی اور مرشد وصالی لایزالی سے بھی یہی مراد ہے۔ مرشد کامل پھل دار
 اور سایہ دار دونوں درختوں کی خاصیت رکھتا ہے۔ اور جس طرح لوگ ثمر دار میوہ دار درخت
 سے پھل کھاتے ہیں۔ اور سایہ دار درخت سے آفتاب کی تپش سے آرام پاتے ہیں۔ اسی
 طرح مرشد کامل طالب کو ہر زمانہ میں فیض پہنچاتا ہے۔ اور جس طرح مرشد کو دشمن دنیا اور
 دوست دین ہونا چاہیے۔ اسی طرح طالب کو بھی صاحب یقین ہونا چاہیے کہ مرشد سے اپنے
 جان و مال میں کچھ دریغ نہ کرے۔ حدیث شریف میں وارد ہے تَرَكَ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ
 عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ جس طرح ترک دنیا تمام عبادتوں کی جڑ ہے۔ اسی
 طرح حب دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اور مرشد طالب کیلئے وسیلہ ہوتا ہے۔ اور وسیلہ
 فضیلت سے افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ فضیلت گناہ سے خارج نہیں ہوتی۔ اور وسیلہ گناہ سے
 خارج ہوتا ہے۔ اور گناہ سے بچاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زینب
 کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی نشانی دکھائی اور وہ اپنے قصد سے باز رہے۔ اور
 جیسا کہ وارد ہوا ہے الشَّيْخُ فِي قَوْمٍ كُنِّي فِي أُمَّتِي (شیخ قوم میری امت میں بمنزلہ نبی کے
 ہوگا) اور مرشد کامل ایک نظر سے طالب کے ظاہری علوم بھلا دیتا ہے۔ اور طالب جاہل کو
 اس سے آگاہ کر دیتا ہے۔

گر ترا علم است یا حلم است یا دانش عظیم

بے وسیت سے رساند مر ترا را ہے رجم

اگرچہ تجھے علم و حلم اور عقل ہو۔ تب بھی بے وسیلہ کے گمراہی میں پڑ جانے کا خوف

ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ الْوَسِيلَةُ دَرَجَةٌ (وسیلہ ایک درجہ عظیم ہے) اور اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہے۔ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (تم اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو) اور مرشد صاحب

زر خلق خدا کو گمراہ کرتا ہے اور اپنی دکانداری کو فروغ دیتا ہے۔ اور جس طرف دنیا کا رخ

دیکھتا ہے اسی طرف اپنے طالبوں کو متوجہ کر کے اپنا الو تو سیدھا کرتا ہے۔ اور

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہ ہر دست نباید داد ست
 کا مصداق ہوتا ہے۔ O الحذر لطیفہ مرشد میں چار حرف ہیں۔ (م) مروت کی ہے اور
 (ر) ریاضت کی۔ اور (ش) شوق کی اور (د) ورد کی پس مرشد صاحب تجربہ اور صاحب
 مروت و صاحب ریاضت و شوق و ورد ہونا چاہیے اور یُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کا مصداق ہونا
 چاہیے۔ مرشد سے ایک نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے۔ اور انحصار انحصار کا مقام ہے۔ جو مرتبہ عام و
 خاص اور خاص الخاص سے بڑھ کر ہے اور مقام انحصار مقام سر ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں
 چار مرشدوں کا ہاتھ پکڑنا چاہیے۔ مرشد شریعت، مرشد طریقت، مرشد حقیقت، مرشد معرفت،
 مرشد شریعت بنائے اسلام کلمہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر قائم رہتا ہے۔ اور مرشد طریقت گردن
 میں بندگی کا طوق ڈال کر دونوں جہاں سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اور مرشد حقیقت نفس کشی اور
 اس کی سرکوبی میں جانبازی کرتا ہے۔ اور مرشد معرفت سراسرار پر مطلع ہو کر صاحب راز ہوتا
 ہے۔ جو شخص کہ طالب اللہ کو ان مراتب تک نہ پہنچا سکے۔ وہ مکار و دغا بازی فریبی کاذب
 دکاندار ہے۔ اسی طرح جو شخص کہ زہد و تقویٰ میں رہتا ہے۔ اور ریاضت و چلہ کشی بہت کچھ
 کرتا ہے مگر باطن سے بے خبر ہے وہ بھی گمراہی کے بیابان میں پڑا ہوا ہے الْحَذَرُ الْحَذَرُ
 الْحَذَرُ۔

اللہ کے نام پر الف ہے۔ اور انسان اور احد پر بھی الف ہے۔ پس انسان اہل سرکو
 کہتے ہیں۔ الانسان سری وانا سرہ (انسان کامل میرا ایک راز ہے اور میں اس کا راز ہوں)
 اور دیکھو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان ہیں۔ تو اب دوسرا شخص بھی انسان
 جب ہو سکتا ہے کہ آپ کا تابعدار اور پیرو بنے۔ ورنہ ظاہری صورت سے آدمی انسان
 کہلانے کا حق دار نہیں ہوتا۔ اور جو ظاہر انسان نظر آتا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا تابعدار نہیں ہے۔ وہ درحقیقت خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ جِيسًا كَبُرَ نَمَازُكَ مَتَعَلِّقٌ حَضُورُكَ فَرَمَايَا كَبُرَ نَمَازُكَ
 سے بھی بدتر ہے اور جو ایمان سے خالی ہو اس کا کیا حال ہوگا۔

چند صورت آخر اے صورت پرست جان بے معنی ست از صورت تراست
 گر بصورت آدمی انسان بدے احمد و بوجہل خود یکساں بدے
 (اگر آدمی (صرف) صورت کی بدولت انسان کہلانے کا مستحق ہوتا۔ اور باطن کا

کچھ لحاظ نہ ہوتا۔ تو معاذ اللہ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل برابر ہوتے۔
احمد و ابو جہل در بت خانہ رفت زین شدن تا آن شدن فرقیست زفت
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل دونوں بت خانے میں گئے مگر آپ
کے جانے میں اور ابو جہل کے جانے میں بڑا فرق ہے۔

ایں در آید سر نہند آں رابتان واں در آید سر نہند چوں امتان
آپ آتے ہیں۔ تو بت آپ کے آگے منہ کے بل اوندھے گر جاتے ہیں۔ وہ لعین
آتا ہے تو خود ان بتوں کے آگے پجاریوں کی طرح ماتھا ٹیکتا ہے۔

بہ لاقامت لات بشکت خورد با عزاز دین آب عزئی برد
نہ از لات و عزئی بر آورد گرد کہ تواریت و انجیل منسوخ کرد
روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف تشریف لے
گئے۔ جس کے اندر باہر بتوں کی دنیا آباد تھی۔ تو آپ ہر بت کی طرف چھڑی سے اشارہ
فرماتے اور یہ آیت پڑھتے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (حق آ گیا
اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل مٹنے والا تھا) تو وہ بت منہ کے بل گر جاتا۔

نقش بر دیوار مثل آدم است بنگراز صورت چہ چیز اورا کم است
(دیوار پر کی تصویر بظاہر آدمی کی سی ہے۔ دیکھ کونسی چیز اس کی صورت میں کم ہے)

جان کم است آن صورت بے تاب را

رو بجوآں گوہر نایاب را

(اس بے طاقت تصویر میں جان کی کمی ہے۔ جاؤ اس گوہر نایاب یعنی جان کو تلاش کرو۔)

شد سر شیران عالم جملہ پست

چوں سگ اصحاب را دادند دست

جب کارکنان قضاء قدر نے اصحاب کہف کے کتے کو غلبہ معنوی عطا فرمایا۔ تو تمام

شیران عالم کا سر اس کے سامنے پست ہو گیا۔

سگ اصحاب کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت و مردم شد

یہ برتری باطن کی تیسری مثال ہے۔

چہ زیانتش ازان نقش نفور چوں کہ جانش غرق شد در بحر نور

(بھلا اس اصحاب کہف کے کتے کو اس قابل نفرت صورت سے کیا نقصان ہے۔
جب کہ اس کی جان دریائے نور میں غرق ہو چکی۔

سگ از ہرا ہی اصحاب کہف از شیر مردان شد
ندارم گرچہ حالے گرد اہل حال میگروم
اب چوتھی مثال کمالات باطنی کی بیان کرتے ہیں۔ کہ صرف باطن ہی قابل لحاظ
ہے نہ کہ ظاہر

وصف صورت نیست اندر خامہا عالم و عادل بود در نامہا
یعنی خطوں میں جو لوگوں کو عالم و عادل لکھا جاتا ہے۔ تو قلم یہ ان کی صورت ظاہری
کی تعریف نہیں لکھتا۔ بلکہ یہ ان کے روحانی اوصاف ہیں۔

عالم و عادل ہمہ معنی است و بر کش نیابی در مکان و پیش و پس
اور عالم و عادل وغیرہ اوصاف جن کو قلم لکھتا ہے سب محض معانی ہیں جن کو کسی
مکان میں متغیر اور آگے یا پیچھے کی سمت سے منسوب نہ پاؤ گے۔

مے زند برتن زسویے لامکان نے گنج در فلک خورشید جان
یہ معانی لامکان سے بدن پر وارد ہوتے ہیں۔ اور وہ اس آفتاب روح کی صفات
ہیں۔ جو آسمان میں نہیں سا سکتا۔ مطلب عالم و عادل وغیرہ روح کی صفات ہیں۔ اور روح
لامکانی ہے۔ یعنی عالم امر سے تعلق رکھتی ہے اور مجردات میں سے ہے۔ اس لئے یہ صفات
بھی لامکانی ہیں جسمانیات میں سے نہیں ہیں۔

گوش خر بفروش دیگر گوش خر کیں خن را در نیا بد گوش خر
مگر ایک گدھے اور بیوقوف آدمی کے (غیر متوجہ) کان فروخت کر ڈالو اور دوسرے
کان خرید لو۔ کیونکہ اس بات کو بیوقوفانہ کان نہیں سن سکتے۔

خاتم ملک سلیمان ست علم جملہ عالم صورت و جان ست علم
تمام جہان ایک مجسمہ ہے۔ اور علم اس کی جان ہے۔

آدمی رازین ہنر بیچارہ گشت خلق دریا باد خلق کوہ ددشت
تمام مخلوقات انسان کی بوجہ علم کے مسخر و تابع دار ہو گئی ہے۔

زوپلنگ و شیر ترساں ہچو موش زوشده پنہاں بدشت دکہ و حوش

تمام جہان کے خون خوار جانور بھی اس حضرت انسان سے ڈرتے۔
 زوہری و دیو ساحلہا گرفت ہر یکے در جائے پنہاں جا گرفت
 (جن وہری نے اس سے ڈر کر شہر چھوڑ دیئے اور ساحل سمندر پر رہنا اختیار کیا۔ ہر
 ایک نے کسی پوشیدہ مقام میں گھر بنا لیا۔)

آدمی را دشمن پنہاں بے ست آدمی باحذر عاقل کے ست
 گو تمام اشیاء اس حضرت انسان سے بوجہ اسکے علم کے ڈرتے ہیں۔ اور اسکے فرماں
 بردار ہیں لیکن تاہم انسان کو اپنے پوشیدہ دشمنوں سے محتاط رہنا چاہیے۔ بقول سعدی رحمۃ
 اللہ علیہ۔

ازان کز تو ترسد بترس اے حکیم و گربا چنو صدر آئی چنگ
 یعنی جو تجھ دے ڈرے۔ تو بھی اس سے ڈر۔ گو تو ایسوں پر غالب رہے دشمن پنہاں
 سے مراد شیاطین اور ارواح خبیثہ ہیں۔

آدم بر سر مطلب خدائے تعالیٰ نے اس انسان کو بڑی فضیلت دی ہے۔ کہ اسے
 رسالت سے ممتاز کیا۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَفَضَّلْنَاهُ عَلَى كَثِيرٍ مِّن مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا۔
 اور اسی طرح آدم پر بھی الف ہے۔ تو آدمی وہی ہے جو آدمیت حاصل کرے ورنہ حیوان
 لا یعقل ہے۔ اور جو شخص کہ خدا و رسول سے نزدیک ہوتا ہے۔ وہ لذت دنیاوی اور نفس و
 شیطان سے دور ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیائے دوں اور خواہش نفسانی اور حرکات شیطانی سے
 نزدیک ہوتا ہے۔ وہ خدا اور رسول سے دور ہوتا ہے۔ اے طالبان اخلاص و عبادت! پہلے تم
 پر علم فرض ہے کیونکہ اس پر دونوں جہاں کا دار و مدار ہے۔ اور جان لو کہ علم و عبادت دو جوہر
 ہیں کہ جن کے باعث اہل تصانیف اور معلموں کی تعلیم اور ناصحوں کی نصیحت سنتے اور دیکھتے
 ہو۔ بلکہ بمصداق بُعِثْتُ مُعَلِّمًا اور أَقْلًا أَكُونُ عَبْدًا شُكُورًا علم اور عبادت کیلئے کتابوں کو
 نازل فرمایا۔ اور رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان میں
 مخلوقات ہے۔ خدا نے پیدا کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی ان دو آیتوں میں اچھی طرح غور
 کرو۔ پہلی آیت اللہ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ
 لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اللہ کی ذات پاک
 ہے۔ جس نے سات آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا۔ اپنا حکم ان کے درمیان نازل فرماتا

ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور یقیناً اللہ کا علم ہر ایک چیز کو احاطہ کرنے
 خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (میں نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت ہی کیلئے

پیدا کیا ہے) یہ آیت پاک شرافت عبادت اور عبادت کرنے پر دلیل کافی ہے۔ لہذا علم اور
 عبادت کی نہایت ہی قدر کرو۔ کیونکہ دونوں جہاں کو پیدا کرنے کا یہی باعث ہے۔ بنا بریں
 بندے پر واجب ہے کہ ان ہی امور کو نظر میں رکھے۔ اور ان ہی میں مشغول رہے۔ اور جان تو
 کہ ان دو کے سوا باقی سب کام بے فائدہ اور لغو اور لاحاصل اور فضول اور لالیعنی اور نکمے ہیں۔
 إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا
 يَحْتَسِبُ ان دونوں آیتوں میں غور کرو۔ اور سمجھ لو کہ رزق دینا رازق مطلق نے اپنے ذمہ
 کر لیا ہے۔ اور صاف اور تاکید فیصلہ کر دیا گیا ہے کہ رزق کسی کے اپنے اختیار میں ہرگز
 نہیں کیونکہ آیت اولیٰ میں مبتداء معرفہ ہے۔ اور خبر معرفہ بالام ہے الخ اور آیت ثانیٰ اولیٰ
 کی تفسیر کرتی ہے۔

كَمْ عَاقِلٍ عَاقِلٍ عَاقِلٍ أَهَيْتُ مَذَاهِبُهُ
 وَكَمْ جَاهِلٍ جَاهِلٍ جَاهِلٍ تَلَقَّاهُ مَرزُوقًا
 وَهَذَا الَّذِي تَرَكَ إِلَّا وَهَامَ حَائِرَةً
 وَجَعَلَ عَالِمًا لِنَحْرِيَرٍ يَرِ زَنْدِيْقًا

بہت دانا جو کہ اپنی زندگی بے تنگ آگئے ہیں۔ اور بہت سنے جاہل جو کہ صاحب
 مال ہیں اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس نے عقلاء کی عقلوں کو متحیر کر دیا ہے۔ اور متحیر عالموں کو
 زندیق کر دیا ہے۔

اگر روزی بدانش برفزودے ز نادان تنگ تر روزی نبودے
 بخت و تخت بکا روانی نیست جز بتائید آسمانی نیست
 اگر رزق کسب اور دانائی پر موقوف ہوتا تو بے وقوف لوگ بھوک سے ہلاک
 ہو جاتے۔ دانائی پر رزق ہرگز موقوف نہیں۔ بلکہ فحوائے ما أصابکم من نعمة فمن الله جو
 کچھ فیض ہوتا ہے۔ مولیٰ حقیقی کی طرف سے ہوتا ہے۔

از برائے رزق تو رنجیدہ
وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ نَشِيدَةٌ

جب تم علم اور عبادت کی فضیلت جان چکے۔ تو اب یہ بات معلوم کرو کہ علم عمل نے شریف تر اور جوہر نفیس ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٌ مِّمَّنْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَمَنْ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا۔ اور اسی واسطے حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ عَلِيٍّ عَلَى أَذْنَاكُمْ کہ عالم کی فضیلت عابد پر اتنی ہے کہ جتنی میری فضیلت میری امت کے ادنیٰ آدمی پر اور نیز فرمایا۔ علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل۔

فضلے کہ دارد عالمے بر عابدان ہم زابدان
چوں فضل احمد مصطفیٰ بر کم مکینہ از بشر

اور نیز فرمایا: فقیہ "وَاحِدٌ" اشدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ ایک عالم شیطان پر

ہزار عابدوں سے بھی زیادہ زبردست ہے۔

با عالمان نسبت مکن عابد کہ تنہا خویش را
خوابد خلاصی از خدا عالم خلاصی صد نفر
شو خاکپائے عالماں تاجائے یابی در جناں
شو دور تراز جاہلاں تا تو نسوزی در سقر

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نظر عالم کی طرف کرنی خدائے تعالیٰ کے نزدیک ایک سو سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے اور نیز فرمایا۔ مَنْ نَظَرَ إِلَيَّ وَجْهًا الْعَالِمِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ تِلْكَ النَّظَرِ مَلَكًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جو عالم کی طرف ایک بار نظر کرے خدائے تعالیٰ اس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو قیامت تک اس کیلئے مغفرت مانگتا رہے گا۔ اور نیز فرمایا۔ میں تمہیں اہل بہشت میں سے شریف ترین لوگ بتاؤں۔ حضور کے اصحاب نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ ارشاد فرمائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ میری امت کے عالم ربانی ہیں۔ اب یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ عبادت کی نسبت علم نہایت شریف ہے۔ لیکن بندے کو بغیر عبادت کے چارہ نہیں ہے۔ ورنہ علم بغیر عمل بیکار محض ہے۔ کیونکہ علم بمنزلہ درخت ہے۔ اور عمل بمنزلہ پھل ہے اور شرافت درخت کیلئے ہے۔ جو اصل

ہے۔ لیکن درخت کے وجود سے فائدہ اور نفع پھل سے ہے۔ جب ایسا ہے تو بندے کیلئے لازم ہے کہ علم اور عمل میں حصہ ہو۔ حضور نے فرمایا: **الْعِلْمُ بِلا عَمَلٍ ضَلَالٌ وَالْعَمَلُ بِدُونِ الْعِلْمِ وَبِالْ** کہ علم بغیر عمل گمراہی ہے اور عمل بغیر علم وبال ہے۔ اور نیز فرمایا: **الْعِلْمُ بِلا عَمَلٍ كَالْقَوْسِ بِلا وَتَرٍ** کہ علم سوائے عمل کے مثل قوس کے ہے بغیر وتر (چلہ) کے۔

مقصود از علم ست عمل درس و قضا مقصود نے

عالم کہ باشد بے عمل دانی کمانے بے وتر

علمی کہ حاصل شد ترا ترس از خدا تقویٰ بکن

ورنہ تو باشی دزد دین ہم رہزن و ہم حیلہ گر

اور نیز فرمایا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **الْعِلْمُ غُرِيَانٌ** ولباسہ التقویٰ

وَزِينَتُهُ الْحَيَاءُ وَثَمَرَتُهُ الْعَمَلُ کہ علم ننگا اور برہنہ ہے۔ اور اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کی

زینت حیا ہے اور اس کا پھل عمل ہے۔ اس واسطے حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے

ارشاد فرمایا ہے۔ علم کو اس طرح طلب کرو کہ عبادت میں روکاوت نہ ہو۔ اور عبادت کو اس

طرح کرو کہ تحصیل علم میں رکاوٹ نہ کرے۔ لہذا علم کو طلب کرو اور بے عبادت نہ رہو اور

عبادت کرو۔ اس طرح کہ علم کے حصول میں خلل نہ ہو۔

جب معلوم ہوا کہ بندے کو علم اور عبادت کے بغیر چارہ نہیں۔ تو اب جان لو کہ علم کو

عمل پر مقدم رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ علم اصل اور رہبر ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم عمل کا امام ہے۔ اور عمل علم کا تابعدار ہے۔ علم اصل اور

امام ہے۔ اور عبادت ہر دو طرح سے مقدم ہے۔ اول یہ عبادت کرنے سے پہلے معبود کی

شناخت واجب اور ضروری ہے۔ جس ذات کی شناخت نہیں اور اس کا نام اور صفت نہیں

جانتے ہو۔ اس کی عبادت کس طرح کر سکتے ہو۔ اس کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھو گے؟

اور کس چیز پر اعتقاد رکھو گے؟ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ تم کسی چیز کا اعتقاد اس کی ذات اور

صفت میں کر لو۔ حالانکہ وہ اعتقاد حق کے خلاف ہے۔ اس باعث سے تمام عبادت کی کرائی

ضائع ہوگئی لہذا ضرور ہے کہ شرع شریف میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم ہے اور جس

طرح سے بجالانے کا امر ہے۔ پہلے اس کو جان لو۔ اور یہ بھی جان لو کہ کون سی چیز کا

ترک واجب ہے۔ اور ممنوعات میں سے ہیں۔ تاکہ ان کی ترک کرو۔ اس بات کو بھی جان

لو کہ عبادت کیلئے کس طرح فارغ ہو سکتے ہو تا وقتیکہ یہ نہ جانو کہ کیا ہے؟ اور کس طرح ہے؟ اور کس طرح بجالانا ہے اور گناہ سے کس طرح پرہیز کرو گے جب تک کہ نہ جان لو کہ یہ گناہ ہے۔ اور اس سے کس طرح پرہیز کرو گے۔ جب تک کہ نہ جان لو کہ یہ گناہ ہے۔ اور اس سے کس طرح بچنا ہے۔ لہذا عبادت شرعی جیسے طہارت اور نماز وغیرہ تمام شرائط اور احکام کے ساتھ سیکھو۔ تاکہ ان پر قائم رہو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تم ایک چیز کے کرنے پر تیار ہو حالانکہ وہ عبادت کو فاسد کرنے والی ہے۔ یا سنت طریق کے مخالفت ہے۔ اور تم کو اس کی اطلاع نہیں۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ تم کو عبادت میں کوئی مشکل پیش آئے جس کو تم نہ خود جانتے ہو اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہے کہ جس سے دریافت کر سکو۔ پھر اس بات کو یاد رکھو کہ عبادت ظاہری کا دارو مدار عبادت باطنی پر ہے جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ اس کا سیکھنا بھی تم پر فرض عین ہے۔ جیسے توکل۔ رضا۔ صبر۔ توبہ۔ اخلاص وغیرہ۔ ان چیزوں کا تفصیلی بیان کتاب ”ریاض السالکین“ مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ میں مطالعہ کرو۔

سنو جسم کا پاک رکھنا اور جسم کی عبادت ایک حصہ عبادت کا ہے۔ اور دل کو پاک رکھنا۔ اور دل کی عبادت ۹۹ حصے عبادت کے ہیں۔ لہذا عبادت باطنی کے ارکان و احکام کی ضدوں کا بھی جاننا تم پر فرض ہے۔ جیسے عدم توکل درازی امید حسد بغض بخل ریاء تکبر عجب کینہ وغیرہ۔ تاکہ تم ان چیزوں سے پرہیز کرو اور ان امور کا علم اور عمل از روئے حکم قرآن مجید فرض عین ہے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَعْلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (اگر تم ایمان والے ہو تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھو) وَاشْكُرْ اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (اگر تم خاص اللہ ہی کی عبادت کرتے ہو تو اس کا شکر بھی کرو)۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ (آپ صبر کریں۔ اور آپ کا صبر نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کیساتھ) اور ارشاد فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوَبُّوا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا (اے ایمان والو! خدا کی طرف خالص رجوع کرو) اور ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَا اَمْرُؤَا اِلَّا لِيَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (انہیں تو صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اخلاص سے عبادت کریں)۔ اور ارشاد فرماتا ہے۔ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (سب سے قطع تعلق کر کے اللہ ہی کیساتھ ہو جاؤ) ان کے علاوہ اس بیان میں اور آیات قرآنی بھی ہیں۔ جیسے کہ نماز و روزہ کی فرضیت میں ہیں۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ نماز اور روزہ و زکوٰۃ کو فرض

جانتے ہو اور ان باطنی فرائض کو ترک کرتے ہو؟ حالانکہ دونوں کا فرمانیوالا ایک ہے۔ اور دونوں حکم فرضیت میں برابر ہیں۔ اور قرآن مجید بھی ایک ہے۔ بلکہ تم ان فرائض سے بالکل غافل ہو۔ اور ان کے نام تک نہیں جانتے ہو۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کس شخص کے فتویٰ پر اعتقاد کر رکھا ہو۔ مگر ایسے شخص کے فتوے پر کہ جس کی ہمت کا دارو مدار محض دنیا ہی ہے۔ کہ نیک کو بد سمجھتا ہے اور بد کو نیک اور جن علوم کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نور و حکمت و ہدایت نام رکھا ہے۔ ان کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ کہ اس کا مفہوم یہ نہیں ہو سکتا کہ (اَفْتُوْا مِّنْ بَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بَعْضٌ) بعض قرآن کو مان لینا اور بعض سے انکار کرنا یہ کون سا ایمان ہے؟ تم نے مال حرام جمع کرنے کی طرف کامل توجہ کر رکھی ہے۔ خدا سے ڈرو خوف کرو کہ ان فرائض کو ترک کر رہے ہو اور نماز روزہ نفلی میں لگے ہوئے ہو یہ تمہیں کچھ بھی فائدہ نہ دیں گے۔ اور بسا اوقات گناہ پر اصرار کرتے ہو۔ جو دوزخ میں لے جانے کا باعث اور سبب ہیں اور مباح چیزوں کو کھانے اور پینے وغیرہ کو ترک کرتے ہو۔ اور تمہارا خیال ہے کہ اس طرح خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور خدا راضی ہوتا ہے حالانکہ تم غلط راستے پر چل رہے ہو۔ اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ تم درازی امید میں مبتلا ہو۔ حالانکہ درازی امید محض گناہ اور مصیبت ہے اور اپنی جہالت کے باعث اس کو نیت خیر خیال کرتے ہو۔ باوجود کہ نیت خیر اور درازی امید میں بڑا فرق ہے۔ اسی طرح بھوک اور امن کے مارنے میں ہوتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ میں عاجزی اور انکساری کر رہا ہوں۔ اور اسی طرح صرف ریاکاری میں ہوتے ہو۔ اور گمان کرتے ہو کہ میں خدائے تعالیٰ کی حمد و تعریف کر رہا ہوں۔ یا گمان کرتے ہو کہ میں لوگوں کو نیکی کی طرف بلا رہا ہوں۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں گناہوں کو عبادت اور دردناک عذاب کی جگہ بہت بڑے ثواب کی امید رکھتے ہو۔ بنا بریں بہت بڑے غرور اور بھاری غفلت میں رہتے ہو۔ قسم بخدا۔ یہ فعل جاہل عابدوں کیلئے ایک بہت بڑی بھاری مصیبت ہے۔

اس کے بعد جان لو کہ اعمال ظاہری کو اعمال باطنی کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ کہ جس کے باعث درست ہو جائیں یا بگڑ جائیں۔ جیسے اخلاص اور ریا اترانا اور احسان کا ذکر کرنا وغیرہ۔ لہذا جو شخص اعمال باطن کو نہیں جانتا اور ان کی تاثیر اعمال ظاہری میں نہیں پہچانتا۔ اور پہنچنے کا طریقہ۔ اور اس سے اعمال کی حفاظت نہیں جانتا ہے۔ تو ایسے شخص کا کوئی

عمل اعمال ظاہر میں سے سلامت نہیں رہ سکتا ہے اور اس کی ظاہری اور باطنی عبادت سب فوت ہو جاتی ہے۔ اس کے ہاتھ میں سوائے رنج اور شقاوت اور بدبختی کے کوئی چیز نہیں رہتی وَذَلِكَ خُسْرَانٌ مُّبِينٌ اور یہ ظاہر نقصان ہے۔ اسی واسطے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جاہل کے نماز پڑھنے سے عالم کا سونا بہتر و افضل ہے۔ اور عامل بے علم صلاحیت کی نسبت خرابی زیادہ کرتا ہے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نیک بختوں کو علم الہام ہوتا ہے اور بدبخت علم سے محروم اور بے نصیب ہوتے ہیں۔ بدبختی اس سبب سے ہے کہ علم نہ سیکھا۔ اور بے علمی کی حالت میں عمل کیا۔ جو قیامت کو فائدہ نہ دے گا۔ اسی واسطے پہلے زمانے کے زاہداں رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے علم حاصل کرنے کے بارے میں سخت تاکید کی ہے۔ اور سب کاموں میں سے علم کو اختیار کیا ہے۔ کیونکہ عبودیت کا مدار علم پر ہے۔ جب تم نے یہ جان لیا کہ عبادت علم کے بغیر نہیں تو ثابت ہوا کہ علم عبادت پر مقدم ہے دوسری وجہ علم کے عمل پر مقدم ہونے کی یہ ہے کہ علم نافع و ہشت اور خوف خدا کا سبب ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (خدا کے بندوں میں سے صرف عالم ہی ڈرتے ہیں) یہ اس وجہ سے ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی شناخت نہیں کرتا ہے۔ وہ خدا سے نہیں ڈرتا ہے۔ جو ڈرنے کا حق ہے اور حرمت نہیں کرتا ہے۔ اور تعظیم نہیں کرتا ہے جو حق تعظیم کرنے کا ہے لہذا سب طرح کی عبادتوں کا ثمرہ ہیں۔ اور علم ہی بفضلہ تعالیٰ سب گناہوں سے بچانے والا ہے۔ ان دو کے سوا بندے کیلئے خدائے تعالیٰ کی عبادت میں اور کوئی چیز مقصود نہیں ہے۔ بنا بریں راہ آخرت کے سفر کرنے کیلئے تم پر علم ہی فرض ہے۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر علم طلب کرنا فرض ہے) کونسا علم ہے کہ جس کا طلب کرنا لازم اور فرض ہے اس کی حد اور مقدار کیا ہے؟ کہ بندے کو عبادت کے کام میں اس کو حاصل کرنا چاہیے۔

جواب جن علموں کا طالب کرنا ضروری اور فرض عین ہے۔ تین ہیں۔ ۱۔ علم توحید ۲۔ علم سز یعنی جس کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ ۳۔ علم شریعت۔

۱۔ علم توحید کی مقدار اس قدر واجب ہے۔ کہ جس سے دین کے اصول کی واقفیت

ہو جائے۔ یعنی خداوند تعالیٰ۔ علیم، قدیر، حی (زندہ کرنے والا) ارادہ کرنیوالا۔ متکلم کلام کرنیوالا۔ سمیع سننے والا۔ بصیر دیکھنے والا۔ واحد لا شریک صفات کمال کیساتھ موصوف ہے۔ حدوث (نوپیدگی) سے پاک ہے تمام چیزوں پر تنہا قدیم ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تمام چیزیں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امور آخرت کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ ان میں آپ صادق ہیں۔ اور وہ تمام چیزیں برحق ہیں۔

اور تم پر لازم ہے۔ کہ ایسی چیز پر اعتقاد نہ کرو۔ جب تک کہ اس کو قرآن مجید اور حدیث شریف سے معلوم نہ کر لو۔ حاصل یہ ہے کہ جس چیز کا نہ جاننا باعث ہلاکت ہے۔ اس کا سیکھنا فرض عین ہے۔ ۲۔ علم سر اس قدر سیکھنا فرض ہے۔ کہ جس سے واجبات اور ممنوعات جان سکو تا کہ حق تعالیٰ کی تعظیم اور اخلاص اور سلامتی عمل حاصل ہو۔

۳۔ علم شریعت پر جس قدر عمل کرنا فرض ہے اسی قدر اس کا سیکھنا بھی فرض ہے۔ تا کہ اسکے حق کے مطابق ادا کرو۔ جیسے طہارت و نماز و روزے کا علم۔ لیکن حج اور زکوٰۃ اور جہاد کا علم اگر یہ بھی تم پر فرض ہوں تو اسکا بھی سیکھنا فرض ہے۔ لیکن علم توحید کا اس قدر سیکھنا کہ جن سے اہل بدعت کو طرز قرار دے سکو۔ فرض عین نہیں ہے۔ بلکہ فرض کفایہ ہے۔ فرض اسی قدر ہے کہ جس سے اپنا اعتقاد درست رکھ سکو۔

یہی حالت علم سر کی ہے۔ عجائبات قلب کی بہت بڑی شرح ہے اس کے سب کی معرفت تم پر واجب نہیں ہے۔ بلکہ اسی قدر جو عبادت میں فائدہ دے۔ جاننا فرض عین ہے۔ تا کہ نقصان دینے والی چیزوں سے پرہیز کرو۔ اور جنگی سخت ضرورت ہے۔ جیسے اخلاص، توکل، حمد و شکر ان کو حاصل کرو۔ اسی طرح علم فقہ میں واجب نہیں کہ تم سب باب فقہ کے جیسے خرید و فروخت نکاح و طلاق وغیرہ سب کو یاد کرو کیونکہ سب کا جاننا فرض کفایہ ہے۔ فرض عین بقدر ضرورت ہے۔ حاصل کلام یہ کہ عبادت کی منزل کے سفر میں سات گھائیاں آتی ہیں۔ ۱۔ علم ۲۔ توبہ ۳۔ مانعات ۴۔ عوارضات ۵۔ باعثات ۶۔ قادحات ۷۔ حمد و شکر ان سب کا تفصیلی بیان کتاب ”ریاض السالکین“ مصنفہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ میں مطالعہ کرو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اللہم اغفر لنا والحقنا بالصالحین وجعلنا فی زمرۃ العارفين حتی یتہلک

ذاتنا فی ذاتک و صفاتنا فی صفاتک آمین ثم آمین ط

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم.

باب الترغیب

اَوْ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ بَعْدَ اِيْمَانٍ بِالْغَيْبِ يَعْنِي تَصَدِيقَ كَيْفِ مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ غَيْرِ تَمَامِ عِبَادَاتٍ بِرِجَالِهِمْ عَلَيْهِمْ السَّلَامُ
مقدم فرمایا۔ اور اس کو متقین کی صفت اولیٰ گردانا۔ اس کی تقدیم اس کی فضیلت کی دلیل ہے
۲ اِنِّي اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِي وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (میں ہی تو معبود ہوں میرے
سوا اور کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کیا کرو) اور میری ہی یاد کیلئے نماز پڑھا کرو۔ اس
آیہ مبارکہ میں بعد ایمان کے فاعبُدْنِي سے عبادت کا ذکر فرمایا۔ اور عبادت عام ہے۔ ذکر
ہو مراقبہ ہو دعا ہو حاجات میں پکار کر گریہ و زاری کرنا ہو زکوٰۃ و خیرات ہو۔ نماز ہو روزہ ہو۔
حج ہو غرضیکہ جملہ فاعبُدْنِي کا تمام عبادت کو شامل ہے۔ اس کے بعد تخصیص بعد تعمیم کے طور
پر اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي بالخصوص موكد فرمانا دلیل ہے اس بات پر کہ جو فضل و بزرگی نماز کو
حاصل ہے۔ دیگر کسی عبادت کو حاصل نہیں۔ ۳ اَتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاَقِمِ الصَّلَاةَ اِنَّ
الصَّلَاةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ (اگر یہ
جاہل و سرکش کافر نہ مانیں۔ تو آپ کتاب الہی کو جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ یعنی قرآن
مجید تلاوت کیجئے۔ کیونکہ اس میں نوح اور ابراہیم و لوط و موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امتوں کا
پورا بیان ہے۔ آپ کے دل کو تسکین ہو جائے گی۔ کہ پہلے بھی کافر اور بت پرستوں نے
اپنے انبیاء کیساتھ یہ کچھ کیا تھا جس کی وجہ سے برباد اور تباہ ہوئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اور
اسی لئے اتل فرمایا: اَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبِيٍّ فرمایا۔ اور نیز قرآن مجید میں دنیا کی بے ثباتی اور دار
آخرت کی ترغیب ہے۔ اس کے پڑھنے سے خواہ مخواہ دل کو تسلی اور روح کو تسکین حاصل ہو
جاتی ہے۔ اور حقیقتہً دنیا کو بے بقا اور بے وفا اور بے ثبات سمجھنے لگتا ہے۔ پھر کوئی رنج رنج
نہیں معلوم ہوتا ہے اور اب تک قرآن مجید کی تلاوت میں بھی برکت رکھی ہوئی ہے اور
تلاوت کا پہلے اس لئے حکم دیا کہ اس کو سننے والا بھی مستفیض ہوتا ہے اور یہ ہی نہیں کہ صرف
پڑھنے والے کو اس کا فائدہ پہنچے۔ اور اسی لئے بہ نسبت خفی پڑھنے کے اوسط درجہ کا جبر اولیٰ قرار
دیا گیا ہے۔ اس کا بیان آگے آئے گا۔ پس اگر اس سے بھی ان کو فیض نصیب نہ ہو۔ اَقِمِ
الصَّلَاةَ آپ نماز پڑھیں۔ کیونکہ اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ نماز برے اور

بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے کیونکہ نماز جامع جمیع عبادات ہے (چنانچہ) اس کا تفصیلی بیان پیچھے گزرا ہے) تکبیر و تسبیح و تہلیل اور قیام و رکوع و سجود و قعود وغیرہ تمام اشیاء نماز میں موجود ہیں۔ اور شرعاً نماز بھی اس عبادت کا نام ہے۔ جس میں تمام چیزیں پائی جاتی ہوں۔ اس کا خلاف شریعت غرا کا خلاف ہے۔ اور بعض جہال ملاحظہ کا جو یہ خیال ہے کہ نماز دل میں اللہ اللہ کرنے کا نام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَقِمْوُا الصَّلٰوَةَ فرمایا۔ کہ نماز قائم کرو نہ کہ فَاَقْرُؤُا الصَّلٰوَةَ کہ نماز پڑھو لہذا دل میں ہی اللہ اللہ کر لینا کافی ہے۔ یہ محض باطل ہے۔ یہ ”خوئے بدرا بہانہ بسیار“ کا مصداق ہے۔ ان کا جواب صرف یہ ہی کافی ہے۔

زاں کہ زد بقرآن و حدیث نہ رہی

جوابش آنکہ جوابش نہ ہی

(اور کیا ہی عجیب تعلیم ہے کہ اِذَا اَخَاطَبَ هُمْ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا جواب جاہلاں باشد خموشی۔ ان کے جواب میں مشغول ہونا توضیح اوقات ہے) اور دوسری بات یہ ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ شریف پڑھی جاتی ہے۔ جس کا ہر ہر جملہ انسان کی روحانی قوتوں کو ابھارنے والا ہے۔ پھر اس کا کھڑا ہونا۔ حمد و ثنا کرنا اسکے آگے سر رکھ کر اس کی حمد و ثنا کرنا روح کو تازہ کرتا ہے۔ اور جب روح پر تازگی آتی ہے۔ تو نفسانی قوتیں گھٹ جاتی ہیں۔ جو بے حیائی اور برے کاموں کی محرک تھیں۔ اور ذکر الہی نماز کے باہر بھی کیا کریں۔ کیونکہ وَلَذِكْرِ اللّٰهِ اَكْبَرُ خواہ ذکر قلبی ہو خواہ لسانی۔ جبری ہو خواہ سری۔ یہ بڑی چیز ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے نزدیکی ہوتی ہے۔ اور بمصداق اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ کہ خدا کی یاد میں دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے یہ تین قسم کی عبادت ہے تلاوت۔ نماز۔ ذکر۔ اگرچہ نماز میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر جداگانہ بھی ہر ایک جدا اثر رکھتی ہے۔ اسلئے ہر ایک کو جداگانہ ذکر فرمایا۔ اور اس ترتیب میں ایک نکتہ ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ میں اشارہ ہے کہ خلوص سے یہ کام کرو۔ ورنہ بمصداق

بر زبان تسبیح و در دل گاؤخر اس چیں تسبیح کے دارو اثر

دو شم ندا رسید ز درگاہ کبریا

کاسے بندہ کبر بہتر ازیں عجز باریا

خوانی مرا خیر و خلاف تو آشکار

دانی مرا بصیر و خطائے تو بر ملا

لا حاصل اور تضحیح اوقات ہے۔ وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ یہ تعلیم باطنی تھی۔ کہ تم ایسے ہو جاؤ تمہارے نور باطن سے لوگ خود بخود ہدایت پر آ جائیں گے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلْسَانِ لِيْ الْمُحْرُوْمِ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ يَوْمَ النَّيْنِ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِقُرُوْبِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنْ بَغَى وَّرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاٰمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ تَائِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ لِحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنَّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ بیشک آدمی موافق اپنی جبلت کے پیدا کیا گیا ہے۔ بے صبر اور حریص گھبر والا۔ ہلوع لغت عرب میں حریص اور بے صبر کو کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس لفظ کے معنی دریافت کئے گئے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کی تفسیر خود ہی فرما دی ہے۔ اور فرمایا: اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا جب بچے اس کو برائی جیسے مفلسی اور بیماری یا نقصان مال ہو یا اولاد یا کوئی دوسری مصیبت تو نہایت گھبر اؤے۔ اور مضطرب اور بے قرار ہووے۔ بخلاف دوسرے جانوروں کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کی سمجھ اور دانائی بہت قوی ہے۔ اور اس کی عقل اور فکر دور دور پہنچتی ہے۔ اس واسطے ہر مصیبت کے رنج و الم کی وجوہات کو خوب غور کر کے دریافت کرتا ہے۔ اور اس کے لوازمات کے انجام کے حال کو بہت دور سے دیکھتا ہے۔ پھر وہم کے غلبہ کے سبب سے ان سب کو واقع ہو جاتا ہے۔ اس بے قراری کے حال میں مغلوب ہو جاتا ہے اور اس مصیبت کے دفع کرنے کے واسطے طرح طرح کے حیلے اور تدبیریں بھی اس کے دلی میں آتی ہیں۔ اور کسی سے مطلب براری نہیں ہوتی ہے۔ پھر ایک تدبیر کو چھوڑتا ہے۔ اور دوسری تدبیر میں پڑتا ہے۔ اور اس انتقال میں یعنی ایک تدبیر کو چھوڑنے اور دوسری کو پکڑنے میں اسکے قویٰ کو بہت بے قراری حاصل ہوتی ہے اور ایک تدبیر کو تمام نہ کر کے دوسری تدبیر کے سامان کی فکر میں جا پڑتا ہے۔ وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا۔ اور جب پہنچتی ہے اس کوئی بھلائی جیسے دولت اور حکومت یا دوسری طرح کی

بھلائی تو نہایت بخیل ہو جاتا ہے۔ اور ہرگز نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کچھ فائدہ پہنچے اور جب خدا تعالیٰ اس پر ہر طرف سے خوشی اور ترقی کے دروازے کھولتا ہے تو اس کو ہر نعمت اور ہر مرتبے کی ترقی کی محافظت اور نگہبانی منظور ہوتی ہے۔ تاکہ دوسرے کو نہ پہنچے۔ اور میری ہی نسل اور خاندان میں یہ حکومت اور ثروت ہمیشہ باقی رہے۔ پھر اس سبب سے اس کا بخل روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قارون کا چھوٹا بھائی بن جاتا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ اور بخل اور نگہبانی اور مال میں ایسے شخص کو اگر قارون کا بڑا بھائی کہا جائے تو بھی بجا ہے کیونکہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بار بار کہنے پر قارون نے ادائے زکوٰۃ کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن مال زکوٰۃ کو بہت دیکھ کر رک گیا تھا۔ اور یہ بخیل راہ خدا پر خرچ کرنے کا خیال تک بھی کبھی نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ ارادہ کرے سو یہ بھی اس کی دانائی اور بزرگی ہے۔ کہ ہر نعمت کے نفع کی وجوہوں کو خوب غور کر لیتا ہے۔ اس کے لوازمات بعیدہ اور پوشیدہ خواصوں کو دور سے بوجھ سمجھ لیتا ہے۔ اور اس میں انتہا درجہ کی خواہش کرتا ہے۔ اور وہم کے غلبے کے سبب سے ہر ایک خواہش کو خوب بوجھتا سمجھتا ہے اور اسی نعمت کو تنہا اپنے ہی پاس رکھنے کے واسطے طرح طرح کی حیلے سازیاں اور تدبیریں کرتا ہے اور اس میں بہت فکر اور غور کرتا ہے۔ حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔

گر بریزی بحر را در کوزہ چند گنجد قسمت یک روزہ
کوزہ چشم حریصاں پر بند تا صدف قانع نشد پرور نشد
(حریص لوگوں کی بھوکی آنکھوں کا کوزہ کبھی پر نہ ہوا۔ جب تک سیپ نے قناعت نہ کی۔ موتیوں سے مالا مال نہ ہوا۔ ع

اگر جمعیت دل ہے تجھے قانع ہو
کہ اہل حرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں
ممکن نہیں بغیر قناعت فراغ دل ہر چند تودہ تودہ سیم وزر اٹلے
بند بکسل باش آزاد اے سپر چند باشی بند سیم و بند زر
چینا قید کو توڑ کر آزاد ہو جا۔ چاندی سونے کے خیال میں کہاں تک مقید رہے گا۔
ہر کرا جامہ ز عشق چاک شد
او ز حرص و عیب کلی پاک شد

جس شخص کا جامہ عشق سے چاک ہو گیا۔ وہ حرص اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہو گیا۔

کیا کام مجھے خوف ورجا سے کہ میرے پاس

ہے جاں سو بے جان ہے دل ہے سو غنی ہے

نہا وہ ایم بار جہان بر دل ضعیف

اس کاروبار بستہ بہ یک سو نہادہ ایم

عشق تمام روحانی امراض کا علاج ہے۔

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما

اے طیب جملہ علجائے ما

(اے عشق جو ہمارا اچھا جنون ہے اے ہمارے تمام (اخلاقی و روحانی امراض کے

طیب تو خوش رہے) عشق غرور کی دوا ہے۔

اے دوائے نخوت و ناموس ما اے تو افلاطون و جالینوس ما

اے عشق جو ہمارے تکبر اور عزت طلبی کی دوا ہے۔ اے وہ کہ تو ہمارا افلاطون اور

جالینوس ہے۔

بذل مال و جاہ و ترک نام و ننگ در طریق عشق اول منزل ست

مطلب نہ عشق بازی تحصیل خاکساری است افتادگی است حاصل از پختگی ثمر را

جسم خاک از عشق بر افلاک شد

کوہ در رقص آمد و چالاک شد

عشق گنج در دل ننگ و گنج در جہاں وین سخن در دل گنج عقل دور اندیش را

عشق جان طور آمد عاشقا

طور مست و خرموسی صاعقا

آدم بر سر مطلب غرض یہ ہے کہ یہ دونوں صفتیں یعنی بے صبری اور حرص کی زیادتی

اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب اور انبیاء علیہم السلام اور قرآن سے پھرنے اور انکار

کرنے کا سبب پڑتی ہیں۔ تو دوزخ کے بلانے کے قابل سب آدمی ہوئے۔ اس واسطے کہ

اس کی اصل پیدائش میں دوزخ کے بلانے کی استعداد پائی جاتی ہے۔ مگر آٹھ گروہ ایسے

ہیں کہ ان کو دوزخ نہ بلاوے گی۔ اس واسطے کہ ان کو اپنے آٹھوں دروازوں سے بہشت

بلاوے گی۔ اگر ان کو دوزخ بھی بلاوے تو آپس میں دوزخ اور بہشت کے جھگڑا اور مناقشہ لازم آئے گا اور دوزخ اور بہشت آپس میں خواجہ تاش ہیں۔ یعنی ایک ہی ہستی کے تابعدار ہیں۔ اور آپس میں صلح اور ملاپ ہے۔ ان میں جھگڑا فساد آپس میں ہو نہیں سکتا۔ اور ان گروہوں کی تفصیل یہ ہے۔ **إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ** مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر ہمیشگی کرتے ہیں۔ اور یہ ان کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ یہ زیادہ حریص اور بے صبرے نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔ ورنہ بنجوقتہ نماز کا ادا کرنا ان سے نہ ہو سکتا اور جو یہ رات و دن میں پانچ وقت اپنے خدا کی حضوری میں حاضر ہوتے ہیں۔ تو ان سے اپنے خدا اور مالک کے واسطے اپنے مال سے نذر و نیاز دینے میں انکار کب ہو سکتا ہے۔ یا جن کی تنوٰہ حق تعالیٰ نے ان پر اتاری ہے۔ ان کو نہ دیں اور حرص کی زیادتی ان کو اس مرتبے کو پہنچا دے کہ اسکے حق کو منع کریں۔ یہ ان سے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ اس جگہ پر جاننا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے نماز پڑھنے والوں کو گویا ان آٹھویں گروہوں کا سردار کر کے اس آیت میں سب سے پہلے ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کلام کے آخر میں بھی اس گروہ کا ذکر بنا کر کلام کو ختم کیا ہے۔

نماز ہر عبادت کی جڑ ہے

تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز ہی ہر عبادت کی جڑ ہے۔ اور نماز ہی ہر عبادت ہے۔ کوئی عبادت معتد بہ اور معتبر قرار نہیں دی جاسکتی۔ تا وقتیکہ نماز نہ پڑھی جاوے کیونکہ نماز اسلام کا رکن اعظم ہے۔ اور یہ ہی خصوصی عبادت ہے جو ہر فرد مسلم پر بلا امتیاز صغیر و کبیر امیر و غریب و مسافر و مقیم و مرد و عورت فرض ہے۔ اور جس سے کہ **بِمَصَدَقِ مَرْوَا ضَيِّقْتُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا كَانُوا سَبْعًا** اور **فَاضْرِبُوهُمْ إِذَا كَانُوا عَشْرًا** نابالغ بچے بھی مستثنا نہیں کئے گئے تا کہ بچپن ہی میں عادی ہو جائیں۔ اور بعد البلوغ بلا تکلف اس فریضہ کو ادا کر سکیں۔ سو ظاہر میں تکرار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت تکرار نہیں۔ اس کے کئی وجوہات ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت صحابی ہیں۔ اس آیت کے معنی دریافت کئے کہ نماز کی ہمیشگی سے کیا مراد ہے اس واسطے کہ ہمیشہ نماز میں رہنا آدمی کی طاقت سے باہر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ نماز کی ہمیشگی سے یہ مراد ہے۔ کہ نماز پڑھنے میں داہنے بائیں نہ دیکھے۔ اور دل بھی سوائے خدا

کی یاد کے دوسری طرف خیال نہ لگائے۔ اور ظاہر بھی یہ ہے کہ محافظت کا لفظ جو ان آیتوں کے آخر میں آتا ہے۔ اس کے آداب اور شرطوں کی رعایت کرنا اور وقت آنے سے پہلے وضو کر کے کپڑے پہن کے قبلہ کی طرف دریافت کر کے مستعد ہو کر بیٹھنا تا کہ نماز کا وقت آئے۔ تو اس وقت کسی شرط کے حاصل کرنے کی طرف دل متعلق نہ رہے اور اثناء نماز میں ظاہری اور باطنی عاجزی سے کھڑے ہونا۔ اور ریا سے بچنا۔ اسی طرح تمام آداب اور سنن کی رعایت کے ساتھ اول سے آخر تک نماز کو تمام کرنا اور نماز سے فراغت ہونے کے بعد بھی بیہودہ اور بری باتوں سے پرہیز کرنا یہ سب چیزیں التفات کے سوائے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مداومت سے مراد یہ ہے کہ پانچ وقت کی نماز ہمیشہ ادا کرنا اور ایک وقت کی بھی نماز کو دیدہ دانستہ ترک نہ کرنا اور محافظت سے دوسری چیزیں مراد ہیں۔ چنانچہ یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ پہلی آیت سے فرض نماز مراد ہے اور آخر کی آیت سے سوائے فرض کے دوسری نمازیں مراد ہیں۔ جیسے ہر روز کی سنن موکدہ اور چاشت اور اشراق اور دوپہر لوٹنے کی اور تہجد کی نماز چنانچہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ دوسرے وہ لوگ جن کے سب قسم کے مالوں میں سائل اور محروم یعنی بے سوال کا جو نہ مانگنے کی وجہ سے بے نصیب رہ جاتا ہے۔ حق ہے اور حق بھی کیسا معلوم کہ اس نے کھول دیا ہے کہ اس قدر دیا کروں گا۔ یہ نہیں کہ کبھی دیا اور کبھی نہ دیا۔ بلکہ ایک حصہ معین کر دیا ہے۔ اس حق معلوم میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض صدقات واجبہ جیسے زکوٰۃ وصدقہ الفطر و دیگر نفقات واجبہ مراد لیتے ہیں۔ (۲) بعض کہتے ہیں صدقات واجبہ کے علاوہ خیر و خیرات مراد ہے۔ خواہ صدقات واجبہ مراد ہوں یا نفلی بتانا تو اس امر کا مقصود ہے کہ یہ لوگ حریص نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے امول کو مصارف صرف میں خرچ کرتے ہیں۔ فی اموالہم جمع کا صیغہ بتا رہا ہے۔ کہ سب مالوں میں خیرات جاری رہے۔ زراعت۔ مویشی۔ تجارت نقد میں سے جس طرح ممکن ہو نفع پہنچاتے ہیں۔ مکان ہیں تو مفت ان میں مساکین و غرباء کو رہنے دیتے ہیں۔ مہمان کو اتارتے ہیں۔ ان کی گاڑی اور گھوڑوں کو حاجت والے مانگ کر لے جاتے ہیں۔ ان کے کپڑوں اور ہتھیاروں اور کتابوں اور دیگر اشیاء سے نفع اٹھاتے ہیں۔ یہ کریم النفس کہ نیکی سے دریغ نہیں کرتے۔ حق کا لفظ کہہ رہا ہے۔ کہ ایسے در ماندوں کا ان کے مال میں بڑا زور

ہے اور حصہ معین ہے۔ جیسا شریکوں کا ہوتا ہے۔ ان کے دامن ہمیشہ مسکینوں کے ہاتھ رہا کرتے ہیں۔ سائل سے مراد وہ آدمی ہے۔ کہ اپنی احتیاج کو اپنی زبان سے ظاہر کرے۔ یا کوچہ گرد فقیر جو خانہ بخانہ مانگتا پھرتا ہو۔ مگر محروم کے معنی میں علماء کے متعدد قول ہیں۔ (۱) تو وہی جو بیان ہو چکا ہے کہ مانگنے کی وجہ سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں۔ (۳) بعض کہتے ہیں کہ محروم سے جانور مراد ہیں اس واسطے کہ بے زبان ہیں ان پر رحم کرنا اور اپنے مال سے ان کو نفع پہنچانا چاہیے بعض کہتے ہیں محروم سے وہ مصیبت زدہ لوگ مراد ہیں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ انکو دینا زیادہ ثواب ہے۔ اور لَا يَسْتَلُونَ النَّاسَ الْحَافَاً کے عین مصداق ہیں۔

مسکین کون لوگ ہیں؟

حدیث شریف میں آیا لَيْسَ الْمَسْكِينُ الَّذِي تَرَدُّهُ الْأَكْلَةُ وَالْأَكْلَتَانِ وَالْتَمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمَسْكِينِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَا يُغْنِيهِ وَلَا يَسْتَلُّ النَّاسَ فَصَدَّقَ عَلَيْهِ لَيْعِنِ مسکین وہ نہیں ہے جس کے پاس ایک لقمہ عیا دو لقمے یا ایک خرما یا دو خرے نہ ہوں اور وہ در بدر مارا مارا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے کہ اپنی احتیاج کے دفع کرنے کی چیز نہیں رکھتا اور اپنی احتیاج کو کسی کے سامنے ظاہر کر کے سوال بھی نہیں کرتا تا کہ لوگ اس کی حاجت دریافت کر کے کچھ اس کو دے دیں۔ سو ایسے فقیر کو دینا بہت بڑا ثواب ہے باوجود اس کے سائل کو محروم پر مقدم کیا۔ اس لئے کہ یہ نفس الامر میں ہر جگہ پہلے پہنچا کرتا ہے۔ یعنی مانگنے والا نہ مانگنے والے سے ظاہر میں بھی مقدم ہے۔ افسوس ہے ان سائلوں پر جنہوں نے اس کو دائمی پیشہ بنا لیا ہے۔ ایسے سائلوں کو از روئے شریعت غرامحمد صلی اللہ علیہ وسلم دینا ناجائز ہے۔ اور اسکے ساتھ اظہار کرامت و ولایت کا بھی دعویٰ کرتے ہیں افسوس صد افسوس۔

عبادت بدنی اور روحانی

نماز بدنی و روحانی عبادت ہے۔ اس کے بعد مالی عبادت بھی ضرور ہے۔ اس لئے اس دوسرے جملہ کو اسکے بعد بیان فرما کر جتلا دیا کہ نری نماز باوجود قدرت مال خرچ کرنے کے کافی نہیں۔ مال میں سے خیرات و صدقات بھی دیا کرو۔

نیرزد بخیل آنکہ نامش بری دگر روزگارش کند چاکری
 مکن التفاتے بمال بخیل مبر نام مال و منال بخیل
 بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر
 بدگمانی کردن و حرص آوری کفر باشد پیش خوان مہتری
 ۳۔ یا وہ تاجر مراد ہے کہ اسکی اصل پونجی میں بہت نقصان آیا۔ یا اس کا مال بالکل
 غارت ہو گیا ہو۔ اس کو دینا اور اس کی مدد امداد بھی بڑا ثواب ہے۔

صدقات مصائب دفع کرتے ہیں

صدقات و خیرات کو دفع مصائب میں خصوصی تاثیر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ الصَّدَقَاتُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ صَدَقَاتُ بِلَاؤِ كُوْنَالْتِے ہیں بلکہ موت تک ٹل سکتی ہے اور دعا اور مناجات سے بھی ہر بلا و مصیبت دفع ہو سکتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جب بلا و مصیبت نازل ہو چکی ہو تو ادھر سے نماز پڑھنی شروع کر دی جائے اور ادھر سے صدقہ و خیرات کرنے شروع ہوں۔ اور اس وقت کی نمازیں اور صدقات و خیرات مفید ثابت نہ ہونگے۔ جب کہ پہلے سے تارک فرائض تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَانْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيْ اَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اٰخِرْتِنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصْدَقْ وَاَكُنْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ** (اور ہمارے دیئے میں سے اس دن سے پہلے دے لو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو پھر کہنے لگے۔ کہ اے رب مجھے ذرا تو مہلت دی ہوتی کہ میں خیرات دے لیتا۔ اور نمازی ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ تو کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا جب کہ اس کا وقت آ جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ خداوند کریم اس آیت پاک میں مال خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جو تمام آسائش دنیا اور جملہ غفلت کا ذریعہ ہے۔ اور تمام بے ہودہ خیالات کی جڑ ہے۔ اور جب کہ یہ مال مالک حقیقی کے نام پر خرچ کیا جاوے۔ تو یہ تمام امراض ظاہری اور خصوصاً امراض باطن کا مکمل علاج ہے۔ **انْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ** کہ ہمارے دیئے سے دو جس طرح ذکر اللہ میں نماز فرائض یا نوافل حج وغیرہ کی تخصیص نہ تھی بلکہ عام مراد تھی۔ نماز روزہ حج بھی ایسی ذکر و فکر و مراقبہ بھی ہو اسی طرح یہاں خرچ کرنے سے خاص زکوٰۃ و صدقات

واجبہ مراد نہیں بلکہ عام ہے پھر فرماتا ہے کہ کام بہت جلد کرو برسوں کے آنے والے سامانوں پر منحصر نہ رکھو کہ یوں ہوگا۔ اور اس قدر ہو جاوے تب دیں گے اور فرصت سے اللہ کو یاد بھی کیا کریں گے کس لئے کہ موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ ہر وقت کھٹکا لگا ہوا ہے۔ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں اجل لگائے ہوئے گھات ہر کسی پہ ہے

بہوش باش کہ عالم روا روی پہ ہے

پھر عمر بھر تو یاد الہی نہ کی۔ حتیٰ کہ نماز پنجگانہ سے بھی غافل پڑے رہے۔ اللہ کی راہ میں کوڑی تک نہ دی زکوٰۃ و صدقات واجبہ بھی نہ دیئے۔ اور خیالات میں بے فکر تھے۔ کہ موت کے سامان پیدا ہو گئے۔ اور یقین ہو گیا کہ اب ان رفیقوں کو چھوڑتے ہیں۔ ایسا کہ پھر کبھی یہاں آنا نہ ہوگا تو اب لگے حسرت و افسوس سے یہ کہنے کہ اے خدا مجھے ذرا مہلت دے کہ میں خیرات دے لوں۔ مگر اس وقت کسی کو ایک ذرہ بھر بھی مہلت اللہ تعالیٰ نہیں دیتا۔ اب تم کو مہلت بہت ہے جو کرنا ہو کر لو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (حقانی تفسیر سورہ منافقون)

مولائے روم فرماتے ہیں۔

چوں قضا آید نہ بنی غیر پوست

وز شاں را باز شناسی زد دوست

جب قضا آئے گی۔ تو تم سوائے ظاہری حالت کے کچھ نہ دیکھو گے دشمن و دوست میں تمیز نہ کر سکو گے۔

قضا شخصے ست پنج انگشت دارد چو خواہد از کسے کارے برآرد
دو بر دیدہ گزار دواں دو برگوش یکے برب نہد گو بد کہ خاموش
چوں چنین شد اہتال آغاز کن
نالہ و تسبیح و روزہ ساز کن

جب ایسا ہو تو خدا کی درگاہ میں عجز و نیاز شروع کرو۔ زاری و تسبیح اور روزے کا سامان کرو۔ یہاں روزہ وغیرہ سے نقلی عبادت مراد ہے جو عموماً مصائب و نوائب کے نزول کے وقت کی جاتی ہے۔ نہ کہ فرض بھی ابھی شروع کرے۔ پہلے کبھی بھول کر بھی نماز فرض نہ

پڑھی تھی۔ اور نہ ہی کبھی روزہ رمضان شریف کا رکھا تھا۔ ”چوچینس شد“ کے دو معنی ہیں جب ایسا ہے۔ (۲) جب ایسا ہو۔ اور اس لحاظ سے اس کا مطلب دو طرح ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ جب یہ بات ہے کہ قضا کے سامنے تدبیر کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ بلکہ انسان خود دشمن کے ہاتھ جا گرفتار ہوتا ہے تو مناسب ہے۔ کہ ایسے ناگہانی مصائب سے بچنے کیلئے خداوند کریم سے دعا و گریہ زاری و مناجات کریں۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب ایسا واقعہ ہو جائے۔ کہ انسان کی قضا آگئی ہے۔ اور وہ اپنے پاؤں سے نواب و مصائب کے منہ میں خود بخود جا رہا ہے۔ اور کوئی تدبیر سعی کارگر نہیں ہوتی تو یہ وقت ہے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کرے۔ اور صدقہ و خیرات اور صوم و صلوة وغیرہ ظاہری و باطنی عبادتوں کے ساتھ استمداد کرے۔

جب الجھنے لگے سر رشتہ تدبیر تیرا

جب نشانے سے رہے دور ہر اک تیر تیرا

لوگ جب تجھ سے بگڑنے لگیں بے جرم و قصور

ہر طرف سے تجھے جب گھیر لیں آفات و شرور

الغرض جب ہو زمانے کی ہوا تیرے خلاف

جب ہو سب دائرہ ارض و سما تیرے خلاف

چھوڑ دے پروائے کواکب نہ ہو پابند فلک

ہاتھ اٹھا بہر دعا پیش خداوند فلک

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر

فرماتے ہیں۔ وَرُبَّمَا يَكُونُ الْعَبْدُ قَدْ أَحْيَطَ بِهِ وَقُضِيَ بِهِلَاكِهِ فِي عَالَمِ الْمِثَالِ

فَانْدَفَعَ إِلَى بَدَلِ أَمْوَالٍ خَطِيرَةٍ وَتَضَرَّعَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى هُوَ وَنَاسٌ "مِنَ الْمَرْحُومِينَ

فَمَحَا هِلَاكَهُ، بِنَفْسِهِ بِإِهْلَاكِ مَالِهِ وَهُوَ قَوْلُهُ، (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُرَدُّ

الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبُرَّ۔ اور بسا اوقات بندہ قضا کے پنجہ میں

آجاتا ہے۔ اور عالم مثال میں اس کی موت کا فیصلہ ہو چکتا ہے۔ (جس کو خواب وغیرہ کے

ذریعہ سے محسوس معلوم کر کے) وہ فوراً بہت سے اموال خیرات کرنے لگتا ہے اور وہ خود اور

کئی دوسرے مقبول لوگ مولیٰ کریم کی درگاہ میں گریہ و زاری کرتے ہیں تو اس کے مال کے خرچ کرنے سے اس کی موت ٹل جاتی ہے۔ اور یہی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک ہے کہ قضا کو دعا ہی لوٹاتی ہے۔ اور عمر کو صدقہ ہی بڑھاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دعا کے متعلق فرماتے ہیں۔ تاثیر دعا کے متعلق اسی کتاب میں خود اپنا ایک کشف بیان فرماتے ہیں۔ اِنَّ نَاسًا تَشَاجَرُوْا فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَتَحَاقَدُوْا فَالْتَجَاۗتْ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَاۤیْتُ نُقْطَةً مِّثَالِیَّةً نُّوْرَانِیَّةً نَزَلَتْ مِنْ حَظِیْرَةِ الْقُدْسِ اِلَی الْاَرْضِ لِیَعْنِیْ چند آدمی باہم جھگڑنے اور بغض و عداوت کرنے لگے۔ میں نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی تو مجھے ایک نقطہ مثالی نورانی نظر آیا۔ جو حظیرہ قدس سے زمین پر نازل ہوا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ پھیلنے لگا۔ اور جوں جوں پھیلتا جاتا تھا ان لوگوں کا بغض و کینہ دور ہوتا جاتا تھا۔ ابھی ہم اس نشست میں ہی تھے کہ وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ نرمی سے پیش آنے لگے۔ اور ہر ایک کے دل میں وہی الفت پیدا ہو گئی۔ جو پہلے تھی اور یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی ان عجیب نشانیوں میں سے تھا۔ جو مجھ پر منکشف ہوئیں۔ اس سے ذرا آگے چل کر فرماتے ہیں۔ وَقَدْ بَيَّنَّتِ السَّنَةُ بَيَانًا وَّاضِحًا اِنَّ الْحَوَادِثَ يَخْلُقُهَا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ تُحْدِثَ فِی الْاَرْضِ خَلْقًا مَّا ثُمَّ يَنْزِلُ فِیْ هَذَا الْعَالَمِ فَيُظْهِرُ فِيْهِ كَمَالَ خَلْقِ اَوَّلِ مَرَّةٍ سَنَةً مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ يَمْحُو الثَّابِتَ وَیُبْتِ الْمَعْدُوْمَ بِحَسَبِ هَذَا لَوْجُوْدِ قَالِ اللّٰهُ تَعَالٰی يَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُبْتِ وَعِنْدَهُ اُمُّ الْکِتَابِ مِثْلُ اَنْ یَخْلُقَ اللّٰهُ الْبَلَاءَ خَلْقًا مَّا فِیَنْزِلُهُ عَلَی الْمَبْتَلِیِّ وَیَصْعَدُ الدَّعَآءُ فِیْرُوْدُهُ وَقَدْ یَخْلُقُ الْمَرْتَ فِیْصَعْدُ الْبِرُّ وَیُوْرُوْدُهُ۔ یعنی احادیث شریفہ سے یہ بات پوری طرح روشن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام حوادث کو ان کے زمین پر حادث ہونے سے پہلے کسی پیدائش کے ساتھ پیدا کرتا ہے اسکے بعد ان کو اس عالم میں نازل کرتا ہے۔ پھر وہ یہاں اس طرح ظہور میں آتے ہیں جس طرح پہلے کسی سنت اللہ کے ماتحت پیدا کئے گئے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس وجود کے لحاظ سے ان میں سے کسی ثابت کو معدوم کرتا ہے۔ اور کسی معدوم کو ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے یعنی لوح محفوظ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک بلا کو کسی طرح کی پیدائش سے پیدا کرتا ہے۔ ادھر سے دعا اور چڑھتی ہے۔ تو وہ اس بلا کو لوٹا دیتی ہے اور کبھی موت کو پیدا کرتا ہے۔ تو نیکی اور چڑھتی ہے اور اس کو لوٹا دیتی ہے۔ الخ

مصائب ٹالنے کا طریقہ

مذکورہ بالا مصائب و نوائب و موت جن کو دعایا صدقات وغیرہ بفضلہ تعالیٰ و بکرمہ رد کرنے کے باعث ہوتے ہیں۔ ان سے مراد قضائے معلق محض اور معلق شبیہ بہ مبرم ہے۔ کیونکہ قضائے مبرم حقیقی کہ علم الہی میں کسی شے پر معلق نہیں (۲) اور معلق محض کہ صحف ملائکہ میں کسی چیز پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔ کہ اگر فلاں بن فلاں بیمار ہو جائے اور فلاں مال سے صدقہ دے۔ یا فلاں نیکی کرے۔ تو اس مصیبت کو اس سے ٹال دیا جائے گا۔ (۳) اور معلق شبیہ بہ مبرم کہ صحف ملائکہ میں اسکی تعلیق مذکور نہیں اور علم الہی میں تعلیق ہے۔ وہ جو مبرم حقیقی ہے اسکی تبدیل ممکن نہیں۔ اکابر محبوبان خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں۔ تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں قرآن مجید و احادیث شریفہ میں بکثرت موجود ہیں۔ مثلاً نمونہ از خردارے ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ جب ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کافروں کے بارے میں اتنے دیگر ہوئے۔ کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ** ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ہو۔ چونکہ یہ عذاب قوم لوط پر قضائے مبرم حقیقی تھا۔ تو انہیں ارشاد ہوا۔ **يَا اِبْرَاهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هَذَا اِنَّهُمْ اَتَيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ** اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑو۔ بے شک ان پر وہ عذاب آنے والا ہے۔ جو ٹلنے کا نہیں۔ اور وہ جو ظاہر قضائے معلق ہے۔ اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے۔ انکی دعا سے انکی التجا سے وہ ٹل جاتی ہے اور حضرت مولائے روم کے اس شعر

اولیاء راہست قدرت ازالہ تیرجستہ . باز گرداند زراہ
 کا بھی یہی مطلب ہے کہ اولیاء کرام تیرجستہ کو باز رکھتے ہیں۔ اور وہ جو متوسط حالت میں ہے۔ جسے صحف ملائکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کر سکتے ہیں۔ اس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم اس کو فرماتے ہیں۔ میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں۔ اور اسی کی نسبت حدیث شریف میں ارشاد ہوا۔ **اِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ** بے شک دعا قضاء مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

نالہ میکن کائے تو علام الغیوب
زیر سنگ مکر بد مارا مکوب

رورود کا کرو کہ اے غیب کہ جاننے والے ہم کو کسی برے بیدین آدمی کے سنگ
مکر سے صدمہ نہ پہنچا ہوتے

نگہ دار از رخنہ رہزنان مکن شاد برمن دل دشمنان
مولائے روم

یا کریم العفو ستار العیوب انتقام از ماکش اندر ذنوب
مولائے جامی

گناہانم اگر از حد بیرون ست ہزاراں بارازان فعلت فزون ست
اگر باشد دو صد خرمن گناہم توانی سوختن از برق آہم
اگر باشد عصیاں صد کتابم توانی شستن از چشم پر آہم
آنچہ در کونست ز اشیاں آنچہ ہست ، وانما جانرا بہر حالت کہ ہست
ترجمہ: اس شعر کا بمصداق قول قائل کے کہ اللہم ادرنا حقائق الاشیاء کماہی الہی
اشیاء عالم کے اصلی حقائق جو کچھ ہیں ہم کو دکھا دے جس سے یہ مقصد ہے کہ ہم خیر و شر اور
نفع و ضرر میں تمیز کر سکیں۔

گر سگی کردیم اے شیر آفریں شیر را مگمار بر مازیں کہیں
آب خوش را صورت آتش مدہ اندر آتش صورت آبے منہ
خوشگوار پانی کو آگ کی شکل میں نمایاں نہ کر اور آگ میں پانی کی صورت نہ رکھ۔
یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم نفس کے دھوکے سے کسی مفید چیز کو معز سمجھ کر چھوڑ بیٹھیں۔ اور کسی مضر چیز
کو مفید سمجھ کر اختیار کر لیں۔ جامی علیہ الرحمۃ

میان نیک و بد تخلیط کردیم گہے افراط و گہے تفریط کردیم
راہ فرمودنی ہاکم سپردیم بنا فرمودہ نہما پافرریم
نزا کوشیدن خود در خروشم بدہ توفیق کو شش تا بکوشیم

مولائے روم رحمۃ اللہ علیہ

از شراب قہر چوں مستی دہی عیستہارا صورت ہستی دہی

الہی جب تو اپنے قہر کی شراب سے کسی کی عقل زائل کر دیتا ہے۔ تو بے اصل وغیر موجود چیزوں کو اسکی نظر کے سامنے موجود چیزوں کی صورت دے دیتا ہے۔ یعنی ان لوگوں کی نگاہ میں راست بنی و حقیقت شناسی کی صلاحیت نہیں رہتی۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سمجھتے ہیں کچھ اور پیش آتے ہیں کچھ اور وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ اِذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا کا بھی یہی مطلب ہے کہ انکی آنکھیں تو ہیں لیکن ان سے دیکھ نہیں سکتے۔ اور ان کے کان موجود ہیں ان سے سن نہیں سکتے یہ حالت ان لوگوں کی شقاوت اور بدبختی اور ان پر قہر الہی کے نزول کی علامت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَاِرْزُقْنَا اِثْبَاعَهُ وَالْبَاطِلَ بَاطِلًا وَاِرْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ

چو خواہد قضا سرنگوت کند بکردار بد رہنموت کند
کے راکہ بدگشت روز بھی نگرود نصیپش بجز گم رہی
چیت مستی؟ بند چشم ازدید چشم
تا نماید سنگ گوہر شیم شیم

مستی کیا ہے؟ تمیز کی آنکھ کا بصارت سے بند ہو جانا۔ یہاں تک کہ اسکو پتھر بصورت مروارید اور شیم بصورت سنگ شب دکھائی دینے لگے۔ مستی سے مراد یہ ہے کہ انسان کی قوت تمیز نہ رہے۔ اور مضر اشیاء کو مفید سمجھنے لگے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وَالْاَلْتَامُ رَبَّمَا تَشْتَبِهُ بِمَا لَيْسَ بِاَيْمٍ كَمَا قَالَ الْمُشْرِكُونَ اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرَّبْوِ اِمَّا لِقُصُورِ الْعِلْمِ اَوْ لِعَرُضِ دُنْيَوِيْ يَفْسِدُ بَصِيْرَتُهُ، یعنی گناہوں پر کبھی مباحات کا شبہ پڑنے لگتا ہے۔ جیسے مشرکوں نے کہا تھا۔ کہ بیع تو بالکل ربا کی سی ہے۔ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرَّبْوِ اِحَالَاتُكَ مَوْلَى تَعَالَى نِي بَيْعٍ كُو حَلَالٌ كِيَا اُو ر ر ب و (سود) بیا ج کو حرام کیا ہے۔ مشرکین کی بصیرت اور بصارت زائل ہو چکی ہے۔ ان میں مادہ تمیز نہیں رہ گیا۔ جس کے ساتھ حل و حرمت میں تمیز کر سکیں۔ اور یہ ایشاہ یا تو کم علمی کے سبب سے ہوتا ہے یا کسی دنیوی غرض سے جو اس کی بصیرت کو خراب کر دیتی ہے۔ مولائے روم۔

چیت مستی؟ حساب مبدل شدن چوب ہگز اندر نظر صندل شدن
(مستی کیا ہے؟ ادراک باطنی کا بدل جانا۔ اور جھاؤ کی لکڑی کا صندل دکھائی دینا۔

یعنی غیر مفید چیزوں کا مفید سمجھنا اور اس سے بصارت چشم کا زوال مراد نہیں۔ بلکہ بصیرت قلب کا زوال مراد ہے۔ اور اس حالت میں بصارت بھی غیر مفید ہو جاتی ہے۔

گر شود بنیش دو چنداں بے بصیرت را چہ فیض

میشد احوال دو میل سرمہ چشم خویش را

تہی دستان قسمت را چہ سوزاز رہبر کامل کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

سوئم چہلم ختم قرآن قرآن سے ثابت ہے

صرف یہی نہیں کہ صدقات و خیرات اور دعا سے زندوں ہی سے مصائب و آلام ٹلتی ہیں۔ بلکہ یہ اشیاء بمصداق احادیث صحیحہ کے ان لوگوں سے بھی آفات و بلیات کو ٹال سکتی ہیں۔ جو کہ اس دار بقا اور بے وفا سے روپوش ہو چکے ہیں۔ اسی لئے فاتحہ اور گیارہویں تہجد و برسی و چہلم و ختم قرآن شریف وغیرہ مسلمانوں میں قدیم سے رائج ہے۔ اور احادیث صحیحہ سے یہ امور ثابت ہیں۔ ان کا منکر گمراہ و بے دین ہے۔ (۳) وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ اور تیسرے وہ لوگ جو سچا جانتے ہیں جزا کے دن کو۔ اس میں سب نیکیوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور ہر قسم کی برائی جیسے حرص۔ بے صبری حسد و بغض و کینہ چوری و زنا وغیرہ سے بچنے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ جو شخص روز جزا کا صحیح عقیدہ رکھتا ہوگا۔ وہ جو نیکی کرے گا۔ دل کھول کر کر لے گا۔ غرباء کو دینا اقارب و ضعفاء پر رحم و شفقت کرنا سب کے عوف کی یقینی امید ضرور تحریک کرتی ہے۔ اسی طرح ہر قسم کے ظلم و ستم اور ناحق شناسی سے روکنے کو بھی یہ یقین سد قوی ہے۔ یہ جملہ اور اسکے بعد کا جملہ پہلے اور آئندہ احکام کیلئے تاکید کا فائدہ بخشتا ہے۔ (۴) وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ چوتھے وہ لوگ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرا کرتے ہیں۔ کس لئے کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ان کے رب کے عذاب کا کچھ ٹھیک نہیں۔ کہ کب اور کس وقت نازل ہو جائے اس سے نڈر رہنا نہ چاہیے۔ پہلا جملہ عذاب اور ثواب آخرت کے خوف و امید کی وجہ سے نیکی پر ابھارنے والا بدی سے روکنے والا تھا۔ مگر انسانی حرص و طمع و شہوت کبھی اس قدر دور و دراز کی سزایا جزا سے غافل کر کے بدی میں ڈال دیتے ہیں۔ مگر جب اس کو برے کام پر دنیا ہی میں تازیانے پڑنے کا خوف دلایا جاتا ہے۔ کہ آخرت تو آخرت دنیا ہی میں ایسے بد کاموں کی سزا مل جاتی ہے۔

بیماری تنگدستی بے عزتی کوئی ناگہانی مصیبت اراضی و سماوی عامہ یا خاصہ قحط و باتسلط حکام ظالم و غلبہ اعداء یا موت لخت جگر و خانہ خرابی وغیرہ۔ تو بہت جلد متنبہ ہو جاتا ہے۔ اسلئے اسکے بعد اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَا مُنَّوْنَ بھی سنا دیا اور دنیا میں اعمال بد پر سزا آنا یقینی بات ہے۔ بارہا مشاہدہ ہوا ہے اور ہر روز ہوتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی کور باطن اس سزا کو من اللہ نہ سمجھے اور اسباب کی طرف منسوب کرے۔ مگر عاقل جب غور کر کے دیکھے گا تو اسباب کا سلسلہ بھی اسی مسبب الاسباب کے ہاتھ میں دیکھے گا۔

ہم نے یہاں تک یہ چار اوصاف بیان کئے ہیں۔ ان میں دو پہلے قوت عملیہ کی تکمیل کیلئے تھے۔ اور چونکہ مقصود تر تھے اسلئے انکو مقدم کیا۔ اور یہ دونوں آخر قوت نظریہ کی تکمیل کیلئے ہیں اور یہ دونوں ان دونوں کیلئے محرک ہیں۔ اور یہ چاروں فرقتے جو مذکور ہوئے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے نے بدنی اور مالی عبادت ادا کرنے پر صبر کیا۔ اور مصیبت اور بلاؤں کو جھیل لیا۔ اور اپنی حرص کو جو طاعت کے مخالف تھی ترک کیا تھا۔ اور گناہ اور شہوتوں کی خواہش کو بالکل موقوف کیا تھا۔ اب ان لوگوں کا حال بیان فرماتے ہیں۔ جن سے ایسے کاموں میں صبر اور قناعت ظاہر ہوتے ہیں۔ سو وہ بھی چار فرقتے تھے۔ پہلا فرقہ وہ ہے۔ جو اپنی شرمگاہوں کی شہوت اور عورت سے صحبت کرنے کی لذت پر حرص نہیں کرتا ہے۔ بلکہ صبر کرتا ہے اور یہ چیز ہے۔ جو اکثر خلق اللہ کی خرابی کا باعث ہوتی ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے جو خدا کی مخلوق کے حق میں جیسے امانت ہے یا عہد حرص نہیں کرتا بلکہ اس کے ادا کرنے میں صبر کرتا ہے۔ تیسرا فرقہ وہ ہے جو خلق اللہ کے حقوق کو ظاہر کرنے کے سزاوار ہیں۔ انکے چھپانے پر حرص نہیں کرتا بلکہ اسکے ظاہر کرنے پر صبر کرتا ہے۔ چوتھا فرقہ وہ ہے جو نفل عبادات میں جو اپنے ذمہ پر لازم کر لی ہیں۔ خصوصاً نماز نفل جو دن رات میں اپنے پر مقرر کر لی ہے۔ اسلئے ادا کرنے پر صبر کرتا ہے اور کھیل کود اور آرام و چین کی لذت میں اپنے وقت کو گزارنے میں حرص نہیں کرتا اور ان فرقوں کو اس ترتیب سے بیان کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ عبادات بدنی جو حق تعالیٰ کے واجب کرنے سے بندے پر لازم ہوتی ہیں۔ وہ اسی ترتیب سے بزرگی و فضیلت رکھتی ہیں۔ سب سے اعلیٰ بیخ وقتہ نمازین ہمیشہ ادا کرنے پر صبر کرنا اور انکے ترک پر حرص نہ کرنا اعلیٰ درجے کی نزدیکی اور قرب کا سبب ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ مَا تَقْرَبُ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ مِمَّا اَفْرَضْتُ

عَلَيْهِ كِه جس قدر قرب اور نزدیکی بندہ کو فرائض ادا کرنے میں حاصل ہوتی ہے۔ دیگر نوافل عبادات سے نہیں ہوتی۔ اور دوسری عبادتوں سے نماز میں زیادہ خصوصیت ہے۔ اس واسطے کہ نماز جامع ہے سب عبادتوں کو اور انتہا درجے کی حضوری اور قرب کو جو سرگوشی اور کلام کی حد کو پہنچے۔ بلا واسطہ پہنچا دیتی ہے۔ پھر اس کے بعد فرض زکوٰۃ ادا کرنا اور اپنے ذمے کے واجب نفقے دینے میں خلق اللہ کی منفعت اور خدا کے بندوں کی پرورش منظور رکھنا کیونکہ یہ بھی مولیٰ کریم کی خوشنودی کا سبب بنتی ہے۔ پھر اسکے بعد گھبراہٹ اور بے صبری اور حرص کو ترک کرنا بلا اور مصیبت کے وقت میں فوت شدہ چیز پر ثواب کی امید سے نہایت بڑا مرتبہ ہے۔ اس ترک سے جو عذاب کی دہشت سے ہو پھر اسکے بعد نامشروع چیز پر حرص نہ کرنا اور جو شرع میں جائز ہے۔ اسی قدر پر اکتفا کرنا خصوصاً شرم گاہ کی شہوت کے معاملہ میں بہت ہی بڑا اور سخت صبر ہے۔ سو وہ یا انکے حقوق اللہ ہیں۔ جو اسکے ذمہ پر ہیں۔ جیسے عہد اور پیمان کا پورا کرنا اور امانت کا ادا کرنا یا انکے حقوق کو ظاہر کر دینا کہ اس میں انہوں کے مالوں کا زندہ کرنا ہے۔ اگرچہ اپنے ذمہ پر کچھ لازم نہیں آتا ہے۔ اور جب حقوق کو ترک حرص اور صبر کرنے سے مضبوط کیا۔ تو اب اسکے ذمہ کچھ باقی نہ رہا۔ مگر نذر و نذور جو اپنے ذمے ہو لازم کر لی ہو۔ جیسے نفل عبادت خصوصاً نماز سوا انکا ذکر آخر میں کیا گیا ہے۔ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَعْتَابِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ اور پانچویں وہ لوگ جو اپنے ستر خاص کو محفوظ رکھتے ہیں۔ کسی پر نہیں کھولتے۔ یعنی جماع نہیں کرتے۔ مگر اسی قدر پر بس کرنا انسان کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ دہرنا تھا۔ کس لئے کہ انسان میں یہ ایک ایسی قوت رکھی ہے۔ کہ اس کو مجبور و مقہور کر دیتی ہے۔ اور اس کے حواس و عقل میں اپنے غلبہ کے وقت فتور ڈال دیتی ہے۔ اور اسی لئے اس تجرد کو اسلام نے لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ کا حکم کا حکیم بنا کر باطل کر دیا ہے گو عیسائیوں کے راہبوں اور ہنود کے کشائیوں جو گیوں میں عمدہ عبادت اور نفس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کا مقابلہ ہے۔ اس لئے اسکے بعد اس حکیم مطلق نے دو جگہ کیلئے اجازت دے دی۔ (۱) إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ اول بیوی کیلئے۔ مرد کو اپنی بیوی سے جماع جائز ہے۔ کس لئے کہ بیوی کو زوج اس کا جوڑا کہتے ہیں۔ جو دونوں کے ملنے سے امور خانہ داری سرانجام پاتے ہیں۔ اس کے اندر بھی خداوند کریم نے یہ مادہ رکھا ہے۔ اگر مرد اس پر ازار نہ کھولے تو اس کی حاجت روانہ ہوگی۔

اس کے لئے فتنے میں پڑنے کا خوف ہے۔ پھر باہم اتحاد قائم نہ رہے گا۔ دوم عورت کی محبت باہمی کا جس پر تمام خانہ داری موقوف ہے۔ بیشتر اسی اختلاط پر مدار ہے۔ بیوی کون ہے۔ اور کیا شرطیں ہیں۔ اس کو عرف پر چھوڑ دیا اور قرآن مجید میں متعدد جگہ بتلایا گیا۔ سوم نسل انسانی کا بقا منشا خداوندی اور وہ بجز اس کے عاۃً ہو نہیں سکتا۔ (۲) اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ لَوْنِیُوں پر جو مردوں کے ہاتھ کا مال ہیں۔ یہاں بھی جماع کرنا جائز ہے۔ اس مقام پر دیگر مذہب والے لوگ اور خصوصاً عیسائی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ غلام بنانے کا مسئلہ جو مسلمانوں میں رائج ہے۔ یہ عقل سلیم کے ایک دم خلاف ہے۔ سو اس کے دو جواب ہیں۔ اول یہ کہ کتب سابقہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ لونڈی غلام بنانے کا دستور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت میں بھی پایا جاتا ہے۔ تو رایت میں لونڈی غلاموں کے احکام مذکور ہیں۔ دیکھو کتاب استثنیٰ کا ۲۱ باب ۱۰ درس میں کتاب مذکور ۲ باب ۱۳ درس اور جب خداوند تیرا خدا سے تیرے قبضے میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر۔ (۳) مگر عورتیں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہوا اس کی ساری لوٹ اپنے لئے لے۔ کتاب مذکورہ کا ۱۵ باب ۱۲ تا ۱۷ جملہ جس میں غلام لونڈیوں کے رکھنے اور آزاد کرنے کا صاف حکم ہے۔ اور ۲۱ باب میں صحبت کرنے کی اجازت ہے۔ دوسرا جواب یہ کہ لونڈی اور غلام بنایا ابتداء اللہ تعالیٰ کا قانونِ فطرت ہے اس معنی کر کے کہ یہ جزاء کفر ہے۔ کیونکہ جب کہ کافروں نے خدا کی عبادت سے غیرت کی اور سوائے خدا کے اور معبود بنانے اور توحید کی نشانیاں ملاحظہ نہ کیں اور اپنے نفوس کو ملحق باہام والجمادات کر دیا۔ لہذا ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ جزا دی۔ دنیا میں کہ ان کو اپنے بندوں کے بندے گردانا۔ مملوک مال کی طرح اسی واسطے مسلمان غلام نہیں بنایا جاسکتا ہے اور انتہاء یہ حق عبد ہو جاتا ہے۔ اسی معنی کر کے یہ شارع نے اس کو مملوک کر دیا ہے۔ قطع نظر عقوبت اور جزاء سے فائدہ یہ ہے کہ یہ مملوک ہی رہے گا۔ گو مسلم متقی کیوں نہ ہو جائے۔ نامی شرح جسامی کی اس عبارت (کہ الرق حق اللہ تعالیٰ ابتداء بمعنی انہ جزاء الکفر حیث استنکف الکفار عن عبادتہ واتخذوا الہا من دونہ ولم یفکر وافی آیات التوحید والحقو نفوسہم بالہاتم والجمادات فی ذلک فجازا ہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا بجعلہم عبید عبیدہ متملکین مبتذلین ولہذا لم یثبت الرق علی المسلم ابتداء وحق

العباد انتهاءً وبقا بمعنی ان الشارع جعله ملكاً مع قطع النظر عن جهة العقوبة والجزاء حتى انه يبقى مملوكاً وان اسلم واتقى عبارت کا بھی یہی مطلب ہے۔ آج کل کی عیسائی قومیں اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور اہل اسلام پر عیب لگاتی ہیں۔ مگر ان کو معلوم رہے کہ اسلام میں لونڈی غلاموں کے حقوق عیسائی آزاد رعیت سے زیادہ ملحوظ ہیں۔ لونڈی جب مرد کا مال ہے اور گھر میں رہ کر کاروبار کر سکتی ہے۔ اگر اس کا کسی سے نکاح نہیں کیا گیا تو اسکے ساتھ ہم بستری کرنا بھی اس پر حرم اور اپنی اولاد کی ماں کہلاتے کیلئے عزت دینا ہے۔ فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَاولٰئِكَ هم العادون ط جو ان دو طریقوں کے سوا قضاء شہوت کیلئے اور طریقہ عمل میں لاوے وہ حد سے تجاوز کرنے والا سرکش اور خدا کا نافرمان باغی ہے۔

متعہ کی حرمت

متعہ کی ہوئی عورتیں بھی اس آیت سے حرام ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ نہ بیوی ہے۔ کوئی حق زوجیت کے طور پر میراث و نان و پارچہ وغیرہ اس کیلئے ثابت نہیں۔ نہ لونڈی ہے۔ اور اسی طرح وطی فی الدبر بھی ممنوع ہے۔ خواہ لڑکے سے ہو (خواہ غیر عورت سے ہو خواہ اپنی بیوی یا لونڈی سے ہو۔ کیونکہ وہ نہ بیوی ہے نہ لونڈی اور جلق لگانا عورت کو عورت سے مساحقت کرنا اور عورت کو اس کام کیلئے نوکر رکھنا۔ یا مخفی پوشیدہ آشنائی دوستی کرنا یا اجرت دے کر یہ فعل کرنا سب ممنوع ہیں۔ وَالَّذِينَ هم لا ماناتهم وعہدہم راعون اور چھٹے وہ لوگ ہیں۔ جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں۔ امانت کی کئی قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی امانت اسکے عطا کردہ قوی اور احوال ہیں۔ ان کو بے جا صرف نہ کرنا چاہیے۔ (۲) بات کی امانت آقا اور میاں کے مال کی امانت۔ (۳) علماء کے پاس علم امانت ہے اس کو نہ چھپائیں۔ اسی طرح عہد بھی کئی قسم کا ہے۔ خدا کا عہد کہ اس کی عبادت کریں گے۔ باہمی بندوں کے جائز عہد خاوند و بیوی کا باہمی مودت و حسن معاشرت کا عہد جو لفظ نکاح سے قائم ہوتا ہے۔ وَاخِذْنَ مِنْهُمْ مِّثَاقًا غَلِيظًا سب کی رعایت بمصداق اَنْ تُوَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اٰھلہا بِالْفَلْيُوْدِ الَّذِي دَاوْتُمْنْ اَمَانَتَهُ وَالْبَيْتِ اللّٰہِ رَبِّہٖ (آیت اولی عام ہے۔ اور ثانیہ خاص ہے) لازم و فرض ہے۔ وَالَّذِينَ هم بشہاداتہم قاتمون اور ساتویں وہ لوگ ہیں

جو اپنی گواہی پر قائم ہیں۔ یعنی گواہی ادا کرنے میں نہ کسی کی رعایت کرتے ہیں نہ کسی سے ڈرتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوَّلَ الدِّينِ وَالْآقْرَبِينَ أَنْ يَكُنْ غِيْبًا أَوْ فَكِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَدَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوْا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا** پ ۵ سورہ النساء زکوع ۲۰ (مسلمانو! انصاف پر قائم رہو خدا سے ڈر کر گواہی دو یعنی سچی بات کہو اگر خود تمہارے ماں باپ یا عزیزوں کے خلاف کو چھوڑ کر (شس کی) خواہش پر مت چلو۔ اور اگر گواہی میں سچ کرو گے یا بچا جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔) اس سے انتظام عالم کا قیام اور حقوق العباد کا تحفظ تام ہے۔ لفظ قائم بتلا رہا ہے کہ نہ تو گواہی چھپائی جائے کہ کہہ دے میں نہیں جانتا۔ اور نہ حیلہ بہانے سے کنارہ کشی کرے۔ اور اشارہ اس بات کی طرف بھی ہے۔ کہ گواہی کو بلا کم و بیش بیان کر دینا چاہیے۔ اس واسطے کہ کم اور زیادہ کرنے میں قیام اس گواہی پر ثابت نہیں ہوتا۔ اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اس میں حقوق العباد تلف ہوتے ہیں۔ اور یہ سب سے زیادہ گناہ ہے کہ جھوٹی گواہی دے۔ حقوق العباد کی شہادت کے سوا توحید و رسالت کی گواہی بھی ہر ایماں دار پر فرض ہے۔ **وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ** اور آٹھویں وہ لوگ جو اپنی نماز کی نگہبانی میں رہتے ہیں۔ تاکہ اس کا ثواب جاتا نہ رہے۔ ہمیشہ پڑھنا جو پہلے مذکور ہوا تھا اور بات ہے۔ اور محافظت رکھنا جو یہاں مذکور ہے اور بات کیونکہ محافظت کے معنی شرائط و ارکان کی بجا آوری اور مفدمات و مکروہات سے بچنا ہے۔ اور اہتمام کرنا اور حضور قلب سے ادا کرنا ہے۔ جس طرح پانچ وقت نماز پر قائم رہنا نہایت شاق اور گراں ہے اور نہایت صبر اور بے حرصی کی دلیل ہے۔ اسی طرح مفدمات اور مکروہات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا بھی بہت شاق اور گراں ہے اور کمال صبر اور بے حرصی کی دلیل ہو سکتی ہے۔ اسی واسطے ان دونوں چیزوں کو باوجود اس بات کے کہ ایک ہی چیز سے تعلق رکھتی ہیں جدا جدا بیان فرمایا۔ اور شروع ایک فعل سے کیا یعنی مدامت سے اور دوسرے پر تمام کیا۔ یعنی نقصان کی چیزوں سے بچنا تاکہ نماز کی فضیلت اور اس کی اہمیت معلوم ہو جاوے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ تہذیب روحانی کیلئے بھی ایک رکن اعظم ہے۔ اور اسی پر صفات کا اتمام ہے۔ کہ ان آٹھوں فرقوں کے اول اور آخر نماز والے ہیں اور بیچگی کا ذکر پہلے اس واسطے کیا کہ نماز کے سبب

سے جتنی آفتیں بے صبری اور حرص کی زیادتی کی ہیں سب کم ہو جاتی ہیں۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی اس واسطے کہ نماز بے حیائی اور برائیوں سے باز رکھتی ہے۔ اور جب حرص کم ہوئی۔ اور صبر قوی تو نماز پر پیشگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس واسطے کہ نماز کی محافظت اور نگہبانی میں سب مشقتوں پر صبر کرنا اور تمام منافع کو چھوڑنا ضرور ہوتا ہے۔ اور سب لذتوں پر حرص کرنا محافظت کو منع کرتا ہے اسی واسطے محافظت پر ختم فرمایا ہے۔ اولئک یہ سب فرتے جو بے صبری اور بخل اور حرص اور برائیوں سے پاک ہیں۔ فی جنات قسم قسم کے باغوں میں ہوں گے۔ اپنے اپنے عملوں کے مرتبے کے موافق مُكْرَمُونَ تعظیم اور بزرگی کئے گئے۔ یعنی عزت سے وہاں ہوں گے۔ اس واسطے کہ سب اچھی عادات ان میں پائی جاتی ہیں۔ اور برائیوں سے بچے ہوئے ہیں۔ بزرگوں کی تعظیم واجب ہوتی ہے۔ جس طرح شریر نافرمانوں کی حقارت واجب ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کی بزرگی اس کے اخلاق حسنہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ وہاں کی عزت اور وہاں کی دائمی عیش قرآن مجید و احادیث صحیحہ میں مفصل مذکور ہیں۔ فَلْيَطَّلِعْ ثُمَّ

اے برادر گر خرداری تمام حرم و شیریں گوئے بامردم کلام ہر کہ باشد تلخ گوئی و ترشروی دوستاں ازوے بگردانند روی غل و غش بگذار چوں زر پاک شو پیش ازانکہ خاک گردی خاک شو حرص بگذار و قناعت پیشہ کن آخر ز مردن یکے اندیشہ کن ۵۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى کہ تحقیق فلاح پائی اس نے کہ جو پاک بن گیا۔ پاکی عام ہے اول جسم کی پاکی۔ نجاسات ظاہرہ گوہ۔ موت (پیشاب) وغیرہ سے اور نیز ناپاک کپڑوں سے عام ہے کہ وہ حقیقتاً ناپاک ہوں۔ کہ ان پر نجاستیں لگی ہوں۔ یا حکماً کہ مال حرام یا مشتبہ سے بنائے گئے ہوں۔ یا نامشروع ہوں۔ جیسا کہ مرد کیلئے ریشم اور زری گونا یا نیچا دامن اور فساق و بدکاروں کی وضع و تراش ہو۔ اور نیز جسم کی نجاستوں سے بھی پاک کیا ہو۔ جنابت یا حدث اصغر سے غسل اور وضو کے ساتھ۔ کیونکہ جسم کی پاکی کو روح کی پاکیزگی میں بڑا دخل ہے۔ اس کے بعد روح کی پاکیزگی ہے۔ اور یہی مقصد اصلی بھی ہے۔ اور وہ روحانی نجاستیں کیا ہیں۔ کفر و شرک یا دیگر عقائد باطلہ حق سبحانہ کی ذات یا کسی صفت کا انکار یا انبیاء علیہم السلام اور ان کے ارشادات اور کتب سماویہ اور عالم آخرت اور ملائکہ کا انکار یا ان میں کوئی خیال

باطل جیسا کہ گمراہ فرقوں کو ہوتا ہے ان سب سے تزکیہ ایمان لانا اور عقائد حقہ کا دل پر نقش کرنا ہے۔ اور یہ روحانی پاکی ہے۔ پھر افعال بد اور اخلاق قبیحہ سے پاکی حاصل کرنا ہے۔

زنا۔ چوری۔ جھوٹ بولنا۔ دغا بازی۔ کینہ۔ حسد۔

از حسد اول تو دل را پاک دار خوشن را بعد ازان مومن شمار
 طمع بے جا۔ عَزْمَنْ قَنَعَ وَذَلَّ مَنْ طَمَعَ۔ جب شہوات فاسدہ سے پاک کرنا ہے
 جس کیلئے توبہ و استغفار اور ندامت اور آنکھوں کے آنسو بڑا عمدہ صابن ہے۔ نہ کسی حوض
 کا پانی جیسا کہ عیسائی سمجھتے ہیں۔ فائدہ عیسائی پشمہ یعنی حوض میں غوطہ لگانے چھڑکا دینے
 کو پاکی روحانی خیال کرتے ہیں۔ اسی طرح عامہ ہنود گنگا جمنہ دریاؤں میں نہانا پاکی سمجھتے
 ہیں۔ یہ سب ان کے خیالات باطلہ ہیں اور نہ کسی دریا میں نہانا جیسا کہ ہنود خیال کرتے
 ہیں۔ اور اتلاف حقوق کی نجاست سے بھی پاکی حاصل کرے عام ہے کہ حقوق اللہ ہوں
 جیسا کہ اس کے فرائض و واجبات جن میں زکوٰۃ اموال و صدقات و خیرات بھی شامل ہیں۔
 یا حقوق العباد ہوں۔ مگر ان سب باتوں سے صرف ناپاکی دور ہوتی ہے۔ ابھی تک کوئی نیا
 رنگ نہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے نئے رنگ پیدا کرنے کیلئے ان جملوں میں ارشاد فرماتا ہے۔
 وَذَكَرْ اسْمَ رَبِّهِ کہ اپنے رب کا نام لے۔ عام کہ ذکر قلبی ہو یا ذکر لسانی ہو سر ہو یا جہر
 بشرطیکہ شرعی اور مسنون طریقوں سے ہو۔ ذکر الہی سے روح پر ایک ایسی نورانیت پیدا ہوتی
 ہے۔ جو اور کسی کام سے نہیں ہوتی۔ اسی لئے ایک اور جگہ فرمادیا۔ وَذَكَرْ وَاللّٰهُ ذَكَرًا كَثِيرًا اور
 فنا بھی ایسی کہ گویا کبھی آئے ہی نہیں تھے۔ برخلاف آخرت کے کہ وہاں کے عیش بے خار
 ہیں۔ اور اس پر باقی ہیں۔ فنا ہی نہیں۔ چونکہ یہ مضمون کہ آخرت کو دنیا پر فوقیت ہے۔ (اس
 لئے دل کو اس فانی اور کمتر چیز پر باقی اور بہتر کے مقابلہ میں بمصداق (ہرچہ نپاید دل بستگی
 را شاید نہ لگانا چاہیے) اکثر طبائع بنی آدم کے مخالف تھا۔ کیونکہ ان کی جبلت میں دنیا کی
 محبت اور آخرت سے نفرت اور غفلت ہے۔ اسلئے اس مطلب کے اثبات کیلئے پہلی کتابوں
 سے سند لائی گئی۔ جو اکثر طوائف عالم کے نزدیک بالخصوص عربوں کے نزدیک مسلم الثبوت
 ہیں فقال ان هذا کہ تحقیق یہ مضمون قد اقلخ سے لے کر اخیر تک لَفِي الصُّحُفِ الْاُولٰی
 پہلی کتابوں میں ہے۔ ہرگز منسوخ نہیں ہوا نہ ہوگا۔ بالخصوص صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوسٰی
 حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ

وہ ابوجہل جیسا ہے۔ اور اس وعید میں ابوجہل کا شریک ہے۔

نماز سے روکنے سے وہی روکنا مراد ہے۔ جو عبادت خالق و رازق کے ساتھ رابطہ اور اخلاص و نیاز پیدا کرنا ہے۔ یہ تہذیب نفس ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی حکمت ہے۔ یہ خاص حصہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا ہے۔ اور اس لئے اس کو حکمت نوامیہ کہتے ہیں۔ یہ وہ فن ہے کہ جس سے روح میں نور و سرور پیدا ہوا ہے۔ اور مرنے کے بعد اس کی روح عالم قدس کی طرف اس طرح دوڑتی ہے۔ اور اڑ کر جاتی ہے کہ جس طرح اوپر سے ڈھیلا یا پتھر نیچے اپنے چیز طبعی کی طرف میل کرتا ہے۔ اور اس فن کی طرف فقراء اہل کمال کو بڑا شوق اور رغبت ہوتی ہے۔ اور جس کو اس کی لذت نصیب ہو جاتی ہے۔ پھر وہ دوسرے مشغلوں میں مشغول ہونا ایک جبر سمجھتا ہے۔ اسی کیلئے مرتاضین جنگلوں اور پہاڑوں میں گوشہ نشینی کرتے ہیں۔ اور کیا کیا محنتیں اٹھاتے ہیں۔ مگر بغیر مرشد کامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منزل مقصود کو نہیں پہنچتے۔

خَلِيلِي قُطَاعُ الْفَيَانِي إِلَى الْحَمِي

كَثِيرٌ وَأَرْبَابُ الْوُصُولِ قَلِيلٌ

اے دوستو! چہرہ آگاہ تک جنگلوں کے راستے چلنے والے ہیں۔ اور منزل مقصود تک

پہنچنے والے قلیل ہیں۔

دور ست سرآب درین بادیہ ہمدار

تاغول بیاباں نفریت بسراربت

اس کو تزکیہ نفس بھی کہتے ہیں۔ اب اس کے دو اصول ارشاد فرماتا ہے۔ اول

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُنَ ۝ کہ خرابی ہے ان

نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔

گو بظاہر یہ آیات الترهیب ہیں۔ مگر درحقیقت ترغیب سے مستون ہیں (نماز ایک

ایسی عبادت ہے کہ اگر بحضور قلب اور مع شرائط ہو۔ تو روح کو ایسا جلد روشن کرتی ہے کہ پھر

بندہ کو خود بخود معاصی اور ہر قسم کی بدکاری سے نفرت ہو جاتی ہے اس لئے قرآن مجید میں

آیا ہے۔ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ پھر ایسے بد بخت کو چشم دل کے

اندھے جو نماز سے بے خبر ہیں۔ افعال ذمیرہ سے باز کس طرح آسکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں

ملکیت کا تقاضا جا کر بہمت و شیطانت کا تقاضا غالب آجاتا ہے۔ اس جملہ میں نہ صرف نماز ادا کرنے کی تاکید ہے۔ بلکہ ہمہ تن متوجہ ہونے کا بھی حکم ہے کس لئے کہ دکھلاؤے اور غفلت کی اور رسمی نماز نہیں۔ ایسا نمازی دراصل نماز سے بے خبر ہے۔ یہ تزکیہ نفس کا اول رکن ہے۔ جو اسلام میں پنج گانہ فرض ہے۔

فائدہ نماز سے سہو جیسا کہ آیت میں ہے۔ اور نماز میں سہو فرق رکھتا ہے۔ اول کے معنی ہیں۔ نماز میں سستی کرنا یا بالکل ترک کرنا اور شرائط سے وقت پر نہ پڑھتا۔ حضور دل سے ادا نہ کرنا۔ جیسا کہ مدینہ منورہ کے منافق کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ انکے حق میں فرمایا۔

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَى يُرَاوِنَ النَّاسَ كَمَا جَاءُوا فِي الْحَقِّ فِي الْغَيْبِ وَتَوَسَّطُوا فِي الْأَقْلَامِ كَمَا جَاءُوا فِي الْحَقِّ فِي الْغَيْبِ وَتَوَسَّطُوا فِي الْأَقْلَامِ كَمَا جَاءُوا فِي الْحَقِّ فِي الْغَيْبِ

یعنی فقط زبان سے نہ دل سے اور نماز میں سہو اس کی کسی چیز کو بھول جانا۔ پھر یہ کبھی استغراق کلی سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ بمصداق لَئِي مَعَ اللَّهِ وَقْتُ " لَا يَسْعُنِي مَلَكٌ مُّقْرَبٌ " وَلَا نَبِيٌّ " مُرْسَلٌ " حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں بھول گئے۔ اور درمیان کا قاعدہ کئے بغیر دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہو گئے اور پھر آخر میں سجدہ سہو کیا۔ اور اکثر اولیاء کرام کو بھی یہ پیش آیا ہے اور کبھی کسی اور وجہ سے بھی وقوع میں آتا ہے۔ مگر اس کا تدارک شرع میں سجدہ سہو سے کر دیا گیا ہے۔ بہر طور نماز میں سہو منافقین کی شان نہیں پیدا کرتا۔ اور یوں انسان کو بھول چوک لگی ہوئی ہے۔ مگر نماز سے سہو سخت بات ہے۔ دوم اب تزکیہ نفس کا دوسرا اصل الاصول بیان فرماتا ہے۔ ان الذین ہم یوائونہ کہ خرابی ان کا کہ جو کوئی نیکی بھی کرتے ہیں۔ تو لوگوں کو دکھانے اور نمود کیلئے کرتے ہیں۔ اس میں تعلیم ہے کہ خلوص نیت اور توجہ الی اللہ ہر کام کیلئے ہونی چاہیے۔ ہر ایک نیک کام جس کی بنیاد خلوص پر ہوگی۔ اس کا نیک پھل دنیا و آخرت میں ہوگا۔ ورنہ برباد ہو جائے گا۔ خلوص عجیب چیز ہے۔ تمام حسنات کی بنیاد یہی ہے۔ اور جو کام خلوص سے ہوتا ہے۔ روح میں اس سے نورانیت حاصل ہوتی ہے۔ مرنے کے بعد رفع درجات کا باعث ہوتا ہے۔ یہ ریا کاری کہ جس کی مذمت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہود کے فقیہوں کے سامنے بیان فرمائی۔ ایک روحانی مرض ہے اور بہت ہی برا مرض ہے۔ اگر کوئی شخص ذرا بھی عقل سلیم رکھتا ہو تو فوراً کہہ سکتا ہے۔ کہ رات بھر پیر اور مرشد اور کسی اور

بزرگ کہلانے کیلئے جاگنا روزے رکھنا۔ مال خرچ کرنا دنیا کی آسائش جائز چھوڑ کر زاہد بننا۔ زاہدوں کا لباس پہننا اور طرح طرح کی مشقتیں اٹھانا۔ مال نمود کیلئے صرف کرنا ایک لغو اور فضول حرکت ہے۔ آخرت میں تو کچھ ثواب نہیں۔ اس بات پر تو اس ریاکار کا دل بھی فتویٰ دیتا ہے۔ اب رہی دنیا کی نیک نامی۔ سو ایسا کون ہے جس کو سب نے مان لیا ہو۔ پھر بھی ہزاروں برا کہنے والے ہوتے ہی ہیں۔

قِيلَ اِنَّ الْاِلٰهَ ذُوْ وَٰلِدٍ
وَقِيلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ كٰهَنًا

اور جو کسی نے دھوکہ کھا کر اچھا بھی جانا۔ تو اس کو کیا ملا۔ صرف یہی بات کہ نفس خبیث خوش اور موٹا ہو گیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی جب کہ یہ جھوٹا ملمع اتر جاتا ہے۔ تو اتنا ہی رنج بھی ہوتا ہے اور سنت اللہ جاری ہے کہ وہ جھوٹے ملمع کو زائل کر ہی دیتا ہے۔ بہت سے نامراد ریاکاروں کی چند روز چمک ظاہر ہوئی مگر تھوڑے ہی دنوں بعد نیست و نابود بھی ہو گئے۔ نام رہا نہ نشان۔ قبروں پر گدھے کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور جو خلوص قلبی سے حسنت کرتے ہیں۔ نہ ان کو کسی کے اچھا کہنے کی پرواہ نہ برا کہنے کی پرواہ لَا يُخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ اور سات پردوں میں بھی اپنے آپ کو چھپاتے ہیں۔ مولیٰ کریم ان کو دنیا میں قبولیت عامہ عطا کرتا ہے۔ بنی آدم کے دلوں میں میلان و محبت پھونک دیتا ہے۔

تبسم کنان دست برب گرفت کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
تو ہم گردن از حکم داور میچ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو بیچ
رہ این است رواز طریقت متاب بنہ کام وکامے کہ خواہی بیاب
وہ دنیا میں عرصہ دراز تک نیک نامی سے یاد کئے جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ

نمی گنجد اندر خدائی خودی

جو خدائے جبار و جلیل سے بقا و کبریائی کا حصہ لینا چاہتا ہے تو غیرت الہی اس کو مٹا ڈالتی ہے جن کی بقاء اپنی ہستی مٹانے کے بعد ہوئی ہے وہ اسی کو بقاء سے ہمیشہ باقی رہا کرتے ہیں۔ ریاکار نماز میں خدا کو سجدہ نہیں کرتے بلکہ انہیں کو کرتے ہیں جن کو یہ سجدہ دکھانا چاہتے ہیں ہائے ہائے ان کا معبود اصلی اہل دنیا اور دنیا ہوتی ہے اور اسی طرح جو لوگ شہرت حاصل کرنے کیلئے کوئی دنیاوی کام کرتے ہیں اور فضول خرچی میں برباد ہو جاتے

ہیں۔ آخر ان کی شہرت بھی خاک میں مل جاتی ہے دو دن کے بعد ان کی فضول خرچی کا تذکرہ بھی نہیں ہوتا۔ الغرض شہرت اور نمود نہایت بیکار اور برباد چیز ہے جس کے کوئی فائدہ دینی و دنیاوی نہیں۔ ولنعیم ما قبل۔

دو شام ندا رسید ز درگاہ کبریا کائے بندہ کبر بہتر ازین عجز باریا
خوانی مرا خبیر و خلاف تو آشکار دانی مرا بصیر و خطائے تو برملا

کلید در دوزخ ست آن نماز

در روئے مردم گذاری دراز

اخلاص دارد کارہا در کارہا اخلاص کن کفرے بدال سمع دریانے از مرائی کس بہتر
پاک گرداری عمل را از ریاء شمع ایمان ترا باشد ضیاء
اور اس کی طلب امراض نفسانیہ میں سے بڑا سخت اور مہلک مرض ہے۔ اس مرض
اور جملہ امراض روحانیہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو شفا بخشی تھی اور
اس نجاست سے پاک کر دیا تھا۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت **وَيُؤْتِيهِمْ** میں موجود
ہے (تفسیر حقانی)

ریا کاری اور تکبر سے بچیں

مسلمان پر لازم ہے۔ کہ اپنے آپ کو دو چیزوں سے محفوظ رکھے۔ تاکہ اسکے اعمال
حسنہ کو باطل اور بے کار نہ کر دیں اور وہ چیزیں ایک دکھاو اور اترانا ہے۔
پہلے ریا کاری کا حال سنو۔ اس سے دو چیزوں کے باعث بچنا ضروری ہے۔ پہلا
سبب یہ ہے کہ اگر عبادت میں ریا کاری نہ کرو گے۔ تو قبول ہوگی۔ اور اس میں بہت سا
ثواب حاصل ہوگا۔ ورنہ تمہارے ہی منہ پر دے ماریں گے۔ لہذا سارے ثواب یا بہت
حصوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا
ہے کہ میں شرک کے بارے میں تمام غنیوں سے غنی ہوں۔ یعنی جو شخص کہ عمل کرے۔ اور
اس کے کسی حصہ میں غیر حق کو شریک بنا دے میں اسکے عمل کو ہرگز قبول نہ کروں گا مگر اس کو
جو میرے ہی لئے خالص ہے۔ اور روایت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ قیامت کے روز بندے کو
کہے گا جس وقت کہ بندہ عمل کا بدلہ چاہے گا کیا تجھ کو مجلسوں میں بلند جگہ پر نہیں بٹھایا تھا؟

کیا شجھ کو دنیا میں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا تیرے ہاتھ ارزاں چیزیں فروخت نہ ہوئی تھیں؟ دوسرا سبب یہ ہے کہ ریاکاری کا خطرہ سخت اور باعث ضرر عظیم ہے۔ بعض خطرات ریاکاری میں سے دو فضیحت اور دو مصیبت ہیں۔ پہلی فضیحت اور رسوائی یہ ہے کہ فرشتوں کے سامنے رسوائی ہے۔ جیسا کہ روایت کرتے ہیں کہ فرشتے بندے کے عمل کو ادھر لے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ۔ لے جاؤ اور اسے قعر جہنم میں ڈال دو۔ کہ اس کا مقصود اس عمل سے میری ذات نہ تھی۔ لہذا رسوائی ہوتی ہے۔

دوسری فضیحت قیامت کے روز سب مخلوق کے سامنے ہے۔ جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ریاکار کو قیامت کے روز چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ کافر، فاجر، مکار، ریاکار، تیری کوشش اکارت ہوئی۔ اور تیرا درجہ برباد ہوا۔ آج تیرا کچھ حصہ نہیں ہے۔ جس کے واسطے تو نے عمل کیا تھا۔ اس سے طلب کر۔ اور روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز منادی پکارے گا۔ اس طرح کہ سب لوگ سنیں گے۔ وہ لوگ کہاں ہیں؟ کہ جو لوگوں کی پرستش کرتے تھے انھیں اور ان سے اپنا اجر طلب کریں۔ کیونکہ میں ملاوٹ والے عمل کو قبول نہیں کرتا۔

اب دو مصیبتوں کا حال سنو پہلی مصیبت یہ ہے کہ بہشت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت کہتا ہے کہ میں بخیل اور ریاکار پر حرام ہوں۔

بخیل اور بود زاہد بخرد بہشتی نباشد بحکم خبر اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ ہے کہ بخیل سے دو شخص مراد ہے۔ کہ لا الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اور ریاکار سے وہ شخص مراد ہے۔ جو ایمان و توحید میں ریاکاری کرتا ہے۔ دوسرا مطلب اس سے بھی اعلیٰ ہے کہ ریاکاری اور بخل سے اپنے نفس کو پاک نہ کیا ہو۔ ایسے شخص کے ایمان کے زائل ہونے کا خوف ہے۔ لہذا کفر میں پڑے گا اور بہشت کافر پر حرام ہے۔

دوسری مصیبت یہ ہے کہ ریاکار دوزخ میں داخل ہوگا۔ اس واسطے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے روز پہلے ایک مرد کو لائیں گے کہ جس نے قرآن مجید پڑھا ہوگا اور دوسرے کو لائیں گے کہ جو راہ خدا میں مارا گیا ہوگا۔ اور تیسرے مال

دار کو لائیں گے۔ کہ جس نے راہ خدا میں مال خرچ کیا ہوگا۔ پھر خداوند تعالیٰ قرآن مجید کے قاری سے دریافت کرے گا۔ کہ میں نے تجھ کو وہ چیز سکھائی کہ جو میں نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری تھی؟ وہ عرض کریگا ہاں میرے رب۔ پھر حکم ہوگا۔ کہ تو نے جانتے ہوئے کا کیا کیا! وہ عرض کرے گا۔ میرے خدا میں نے رات اور دن تیرے ہی واسطے پڑھا۔ حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے کہ یہ جھوٹا ہے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ تیرا مقصود تو یہ تھا۔ کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی قرآن مجید پڑھا ہوا ہے۔ سو انہوں نے کہہ دیا ہے؟ پھر اس شخص کو لائیں گے جو راہ خدا میں مارا گیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ کہ میرے خدا تو نے مجھ کو جہاد کرنے کا حکم دیا۔ تیرے راستے میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ مارا گیا حکم ہوگا کہ جھوٹا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ کہے گا کہ تیرا مقصود تو یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی بڑا بہادر اور دلیر ہے۔ سو انہوں نے کہہ دیا ہے۔ پھر صاحب مال کو لائیں گے حکم ہوگا کیا میں نے تجھ پر نعمت فراخ نہ کی تھی؟ اور میں نے تجھ کو کسی کا محتاج نہ کیا تھا۔ وہ عرض کرے گا۔ ہاں میرے رب حکم ہوگا کہ ہمارے دیئے کو تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا۔ کہ میں نے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کیا۔ اور صدقات و خیرات بھی کی حکم ہوگا کہ تو جھوٹا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرا مقصود تو یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں آدمی نخی ہے۔ سو انہوں نے کہہ دیا ہے۔ پھر ان کو سب کے سامنے گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک بیان فرما چکے۔ تو آپ نے میرے زانو پر دست مبارک مارا۔ اور فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہی لوگ مخلوق خدا سے ہیں کہ جن کے ساتھ پہلے پہل دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ اور اہل دوزخ ریاکاروں سے فریاد کریں گے۔ حاضرین محفل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کس طرح فریاد کرے گا؟ فرمایا کہ اپنی گرمی سے کہ جو ان کو عذاب ہوگا۔ (تفصیل کیلئے ریاض السالکین ہے)۔

دوسری چیز خود پسندی اور اترانا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝۱

اس سے پرہیز کرنا دو چیز کے باعث ہے۔ پہلا سبب یہ ہے کہ خود پسند آدمی توفیق خیر سے

محروم رہتا ہے کیونکہ اترانے والا ذلیل ہے۔ اور جب بندے کو توفیق نہ رہے گی۔ تو جلدی برباد ہو جائے گا۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ ایک بخل کہ جس کا پیچھا کیا جائے۔

بخل شاخ از درخت دوزخ است
وآن بخیک از سگان مسلخ است

دوسرے خواہش کہ جس کا اتباع کیا جائے۔ اور تیسرے اپنے آپ پر اترانا ہے۔
خود ستائی پیشہ شیطان بود ہر کہ خود راکم زند مرداں بود
گفت شیطان من ز آدم بہترم تا قیامت گشت ملعون لاجرم
از تواضع خاک مردم می شود نور و نار از سرکشی گم می شود
دانہ پست افتد ز بردش کند خوشہ چوں سر برکشد پستش کند

خود پسندی سے اجتناب کریں

دوسرا سبب یہ ہے کہ خود پسندی عمل صالح کو برباد کرتی ہے اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے میرے حواریوں! کی جماعت بہت سے چراغوں کو ہوا گل کر دیتی ہے۔ اور بہت سے عابدوں کو خود پسندی نے خراب کر دیا ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ یٰبُنَّیْ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَیْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَلَا تَصْعِرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِیْ فِی الْاَرْضِ مَرْحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاَقْصِدْ فِیْ مَشِیْکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ الصَّوْتُ الْحَمِیْرِ ۝ اور چونکہ مقصود انسانی عبادت ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لَیَعْبُدُوْنَ اور یہ خصلت عبادت ہی سے بندے کو محروم کر دیتی ہے۔ اور اگر تھوڑی عبادت کر بھی لے تو خود پسندی اس کو ضائع کر دیتی ہے۔
لہذا ایسی خصلت سے بچنا واجب ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اللّٰهُ تعالیٰ ہی توفیق خیر عطا فرمانے والا ہے۔ (تفصیل کیلئے ریاض السالکین کا مطالعہ کریں)

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ

کوثر ایک حوض ہے۔ جسکی تہ مشک اور کستوری کی ہے۔ یا قوت اور موتیوں پر جاری ہے۔ دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ اور ان پر موتیوں کے بے نصب ہیں۔ اسکے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ چمکدار ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پئے گا۔ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ حضور اس سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَر

سورۃ کوثر میں مفسرین کے پندرہ اقوال ہیں۔ ایک قول میں نماز پنجگانہ ہے کہ خاص اپنے رب کیلئے نہ کسی غیر کیلئے نماز پڑھیں اور نماز کو کوثر سے کمال مشابہت بھی ہے۔ کیونکہ اس میں اپنے خالق سے مناجات و عجز و نیاز شہداء سے زیادہ شیریں ہے۔ اور جو اس میں انوار غیبیہ چمکا کرتے ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہیں۔ اور دل کو جو یقین و سرور اس میں حاصل ہوتا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سرد ہے۔ اور آداب و سنن نماز کے ان سرسبز درختوں اور جواہر کی پڑیوں سے مشابہ ہیں۔ جو حوض کوثر کے ارد گرد ہوں گے۔ اذکار و تسبیحات جو نماز کے ہر رکن میں مقرر ہیں۔ ان جواہرات کے آب خوروں اور پیالوں سے مشابہ ہیں ان سے بھر بھر کر شراب محبت الہی پی جاتی ہے۔ اور شوق کی پیاس کو بجھایا جاتا ہے۔ عبودیت کی دو ہی باتیں ہیں۔ اول تعلیم امر اللہ دوم شفقت بر خلق اللہ و آخر کا لفظ عرب کے محاورہ میں قربانی کے معنی میں مستعمل ہے۔ لہذا اس جگہ اسکے معنی قربانی کے ہیں بمصداق اقیموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ مراد ہیں۔ اور یہی بات قوی تر ہے۔ کیونکہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا اکثر جگہ قرآن مجید میں ذکر ہے۔ اور قربانی بھی ایک قسم کی زکوٰۃ ہی ہے۔ (تفسیر حقانی)

قولہ تعالیٰ: اقیموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ و لا تكونوا من المشرکین ط قوله علیہ الصلوٰۃ والسلام. الفرق بین العبد المومن و الکفر ترک الصلوٰۃ قوله علیہ الصلوٰۃ والسلام الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواه الترمذی وغیرہ)

احادیث میں نماز کے فضائل

اب ہم نماز کے بعض فضائل جو احادیث میں وارد ہیں۔ بیان کرتے ہیں تاکہ مسلمان اپنے پیارے رسول کے ارشادات بگوش دل سنیں۔ اور ان پر عمل کریں۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے چلے اور جہنم سے بچائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔ اور ماہ رمضان کا روزہ رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج کرو (ترمذی وغیرہ) (۲) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور ماہ رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ جو انکے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔ (رواہ مسلم)

(۳) ارشاد فرمایا بتاؤ کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گی۔ عرض کی نہ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو کر دیتا ہے۔ (بخاری) (۴) ایک صاحب سے ایک گناہ سرزد ہوا حاضر ہو کر عرض کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَ زُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي كَرِهْتَ نَمَازَ قَائِمٌ كَرُوْنَ دُنُوْكَ دُونَ كُنَارُوْنَ اَوْرَاتِ كِى كَچھ حصہ میں بیشک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے۔ نصیحت ماننے والوں کیلئے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّىْ خَاصَّةٌ اَمَّ لِلنَّاسِ عَامَّةً كِىَا كِىَا حَاصِ مِىْرَ لَئِىْ كِىَا۔ فرمایا میری سب امت کیلئے (رواہ الشیخان)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۵) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے۔ فرمایا وقت کے اندر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی۔ پھر کیا۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کی۔ پھر کیا۔ فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔ (رواہ الشیخان)

(۶) ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے پت جھڑ کا زمانہ تھا۔ دو ٹہنیاں پکڑ لیں۔ پتے گرنے لگے فرمایا۔ اے ابو ذر میں نے عرض کی۔ بلیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ مسلمان بندہ اللہ کیلئے نماز پڑھتا ہے۔ تو اس

سے گناہ ایسے گرتے ہیں۔ جیسے اس درخت سے یہ پتے۔ (رواہ الامام احمد) (۷) فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت وضو و غسل کر کے فرض ادا کرنے کیلئے مسجد کو جاتا ہے۔ تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے۔ دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو رکعت نماز پڑھے۔ لَا یَسْمُو فِیْہِمَا لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہُ فِیْہِمَا اور ان میں سہونہ کرنے۔ تو جو کچھ پیشتر اسکے گناہ ہوئے ہیں۔ اللہ معاف فرما دیتا ہے۔ یعنی صغائر (رواہ احمد) (۸) فرمایا۔ بندہ جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اسکے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں۔ جب تک نہ ناک شکے نہ کھکارے۔ (طبرانی) ۹۔ فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود

اولین پریش نماز بود

اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے۔ اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ وہ خائب و خاسر ہوا۔ (طبرانی) (۱۰) ایک روایت میں یوں ہے۔ اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائے گی۔ اور پوری نہیں کی۔ یعنی اس میں نقصان ہے (تو ملائکہ سے فرمائے گا۔ دیکھو میرے بندہ کے نوافل ہوں۔ تو ان سے فرض پورے کر دو)۔ پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا۔ پھر بعد میں باقی اعمال کا۔ (ابوداؤد وغیرہ) (۱۱) فرمایا جو مسلمان جہنم میں جائے گا۔ (والعیاذ باللہ) اسکے پورے بدن کو آگ کھائے گی۔ سوا اعضاء سجود کے اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے۔ کہ اپنا منہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔ (طبرانی) ۱۲۔ فرمایا کوئی صبح و شام نہیں۔ مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے۔ آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا۔ جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا اگر وہ وہاں کہے تو اس کے لئے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے (طبرانی) (۱۳) فرمایا۔ جنت کی کنجی نماز ہے۔ اور نماز کی کنجی طہارت ہے (مسلم) (۱۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کیلئے نکلا۔ اس کا اجر ایسا

ہے۔ جیسا حج کرنیوالے محرم کا۔ اور جو چاشت کیلئے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے۔ اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغو بات نہ ہو۔ علیین میں لکھی ہوئی ہے۔ (ابوداؤد) فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے۔ اس کیلئے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔ (کنز العمال) (۱۵) فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں۔ اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے۔ کہ اسے بخش دے۔ اور جس نے نہ کیا اس کیلئے عہد نہیں چاہے۔ بخش دیا جائے گا یا عذاب کرے گا۔ (ابوداؤد) (۱۶) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (رواہ الحاکم) (۱۷) فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی۔ جو توحید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی۔ تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا۔ ان میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں (رواہ ابویلیس) (۱۸) فرمایا۔ جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے۔ فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کیلئے یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَرْحَمُهٗ اَللّٰهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ اور متعدد احادیث میں آیا ہے کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے۔ اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ کا ذمہ توڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔ (طبرانی) (۱۹) فرمایا جو صبح نماز کو گیا۔ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ (ابن ماجہ) (۲۰) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَانَتْ مَامَ نِصْفِ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَانَتْ مَامَ صَلَّى اللَّيْلِ كُلِّهِ، کہ جو عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔ اور جس نے صبح کو نماز کو باجماعت ادا کیا۔ گویا اس نے تمام رات قیام کیا۔ (مسلم) (۲۱) فرمایا جس نے چالیس روز فجر و عشاء باجماعت پڑھی۔ اسکو اللہ تعالیٰ دو برأتیں ادا فرمائے گا۔ ایک نار سے دوسری نفاق

سے۔ (رواہ الخطیب) (۲۲) فرمایا رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ جب وہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے۔ کہاں سے آئے حالانکہ وہ جانتا ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم ان کے پاس گئے۔ تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ان میں نماز پڑھتی چھوڑ کر تیرے ہاں حاضر ہوئے۔ (رواہ احمد) (۲۳) فرماتے ہیں جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے۔ کہ رکعت اولی فوت نہ ہو اللہ اس کیلئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابن ماجہ) (۲۴) فرماتے ہیں سب نمازوں میں گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے۔ اور جو ان میں فضیلت ہے۔ اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل تھٹھے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا (متفق علیہ) (۲۵) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لَنْ يَلْجِ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا یعنی الفجر والعصر۔ صبح و عصر کی نماز پڑھنے والا جہنم میں ہرگز نہیں جائے گا۔ (رواہ مسلم)

باب التروہیب

قال اللہ تعالیٰ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا۔ عنقریب انہیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔ غی جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام سہیب ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کنویں کو کھول دیتا ہے۔ جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَهُمْ سَعِيرًا جب بجھنے پر آئے گی۔ ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔ یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو دکھ دینے والوں کیلئے ہے۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ خداوند کریم نے سب احکام اپنے حبیب پاک حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے۔ جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی۔ تو حضور کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا۔ اور شب اسرا میں یہ تحفہ عنایت فرمایا۔ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ خرابی ان نمازیوں کیلئے جو اپنی

نماز سے بے خبر اور غافل ہیں۔ وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔ جہنم میں ایک وادی ہے۔ جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ اس کا نام ویل ہے قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔ کُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَّكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمِ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ۔ ہر جی اپنے کئے میں پھنسا ہے۔ مگر داہنے ہاتھ والے باغوں میں ہیں۔ مل کر پوچھتے ہیں گنہگاروں کا احوال۔ تم کا ہے سے پڑے دوزخ میں وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور نہ تھے کھانا کھلاتے محتاج کو۔ تفسیر اس کی یہ ہے کہ ہر جان بدلے میں اس کے جو کمایا ہے برائی کے کرنے سے اور نیکی نہ کرنے سے رہینہ گرد ہوگی دوزخ میں اور دوزخ کے موکلوں کے ہاتھوں میں اور جو حاصل کرنے کے اسباب و آلات ہر نفس میں انیس چیزیں ہیں۔ اور دو پاؤں اور زبان اور دل اور پیشاب اور پاخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹھ اور حواس خمسہ یعنی باصرہ سامعہ۔ لامسہ۔ ذائقہ۔ شامہ اور فکر و عقل اور شہوت اور غضب اسی سبب سے دوزخ میں انیس فرشتے ان پر عذاب کریں گے۔ اور ایذا پہنچا دیں گے اور کوئی شخص ان چیزوں کے استعمال میں بے قصور نہیں بچا ہے۔ ہر شخص قصور والا ہے۔ یا ان چیزوں کے غیر محل میں صرف کرنے سے یا اس محل میں صرف نہ کرنے سے یہی سبب ہے کہ دوزخ کے موکلوں سے کسی شخص کو خلاص بھی متصور نہیں۔ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ مگر داہنی طرف والے جو میثاق کے روز حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے داہنی طرف سے نکلے تھے۔ اور دنیا میں بھی سیدھی چال چلے تھے۔ اور موقف بھی عرش کے داہنے طرف جدھر بہشت ہے۔ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اسی طرف روانہ بھی ہوئے اور ان کے نامہ اعمال بھی داہنے ہاتھ میں آئے تھے سو ان لوگوں نے البتہ حقوق واجبات وغیرہ کو ادا کر کے اس گروہ سے خلاصی کی۔ اور آپ بری الذمہ ہوئے۔ اور جہنم کے موکلوں کے ہاتھ سے نجات پا کر داخل ہوئے۔ فِي جَنَّاتٍ بَاطِنٍ فِيهَا نَضْرِبُ الْفَخْرَ فِيهَا سُرُورٌ فِيهَا يُكْرَمُونَ اور ان کو دوزخ کے موکلوں کے ہاتھ سے چھڑا لائے۔ اور یہ لوگ ان باغوں میں اس قدر بے خوف اور فارغ البال اور آرام و چین میں ہونگے۔ کہ آپس میں يتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ پوچھیں گے۔ گنہگاروں کے حال سے کہ وہ لوگ کہاں گئے اور کیا ہوئے۔ جو نظر نہیں آتے ہیں۔ گویا ان کو کچھ بھی ان کے حال کی خبر نہیں ہے کہ وہ لوگ کسی بلا اور مصیبت میں گرفتار

ہیں اور جب سنیں گے کہ گنہگاروں کو دوزخ میں داخل کیا۔ اور آگ میں جھونکا۔ تب ان گنہگاروں کی طرف متوجہ ہو کر تو بیخ یا تعجب سے سے خطاب کریں گے اور پوچھیں گے کہ ماسلکم فی سقرہ کونسی چیز لائی تم کو دوزخ میں ان چیزوں کو اپنے سے دور کرو۔ یعنی تو ائے حیوانیہ اور طبعیہ کی خواہشوں کو اپنی قوت روحانیہ کے زور سے اپنے سے دفع کرو تا کہ تم کو جہنم کے موکل فرشتے کہ وہ بھی مثل ان قوتوں کے ہیں کھینچ کر دوزخ میں نہ لے جاتے۔ اور اس سوال کے جواب میں گنہگار دوزخیوں سے یوں قالوا کہیں گے۔ کہ ہم سے علمی قوی کو عالم علوی کی طرف جذب کرنا اور کھینچنا نہ ہو سکا۔ اس واسطے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں سے) اگرچہ نماز کی فرض رکعتیں دن اور رات میں کل انیس تھیں۔ دو فجر کی اور چار ظہر کی اور چار عصر کی اور تین مغرب کی اور چار عشاء کی ہیں۔ سترہ رکعتیں فرض اصلی ہیں اور دو رکعتیں رات کی نماز سے جس میں طاق کی رعایت کے سبب سے ایک رکعت اور زیادہ کر کے وتر نام رکھا ہے۔ اس سبب سے بیس ہو گئیں۔ سو اگر ہم نماز پڑھنے والوں سے ہوتے تو وہ انیس رکعتیں آج کے دن ہمارے کام آتیں اور ان انیسوں دوزخ کے موکلوں سے ہم کو خلاص کرتیں۔ اور یہ بھی ہے کہ دن رات کی ساعتیں چوبیس ہیں۔ ان میں سے پانچ ساعتیں نماز کے واسطے مقرر ہیں۔ تاکہ باقی انیس ساعتوں کی یہ پانچوں ساعتیں کفارہ ہو جاویں۔ اور جو ہم سے ان پانچوں ساعتوں میں نماز ادا نہ ہوئی تو باقی انیس ساعتوں کا کفارہ بھی ہم کو حاصل نہ ہوا۔ اس واسطے ہر ساعت کی غفلت کے عوض میں ایک ایک موکل دوزخ کا ہم پر مسلط ہوا۔ اور یہ بھی ہے کہ نماز کے ارکان و شرط سب مل کر انیس چیزیں ہیں۔ بدن کی طہارت کپڑے کی طہارت اور حدث اصغر اور اکبر سے طاہر ہونا۔ استقبال قبلہ کا ستر عورت قیام رکوع سجود قعود تکبیر تحریمہ رفع الیدین کے ساتھ قرأت تشهد درود شریف دعا حضور دل کی نیت سلام ہر رکن میں اطمینان کلام اور عمل منافی نماز کو ترک کرنا۔ داہنے بائیں التفات کو ترک کرنا اور جو ہم نے نماز کو ترک کیا۔ تو یہ انیس چیزیں بھی ہم سے ترک ہو گئیں۔ سو اس سبب سے انیس موکلوں نے ہم کو گرفتار کیا۔ وَلَمْ نَكُ نَطْعَمِ الْمَسْكِينِ اور نہ کھانا کھلاتے تھے۔ ہم فقیر محتاج کو اس واسطے کہ اگر ایک وقت بھی پیٹ بھر مسکین کو کھانا کھلاتے تو ہم اس وقت انیس ساعت تک خاطر جمعی سے اس کو گذرتی اور حیوانیہ اور طبعیہ انیسوں قوتیں اس کو انیس ساعت تک زندہ

اور تازہ رہتیں اور اگر ان انیسوں ساعتوں میں ان اپنی انیس قوتوں سے کوئی کام بہتر کرتا تو ہمارے نامہ اعمال میں اس کا ثواب لکھا جاتا۔ اس واسطے کہ ہم ہی اس کے باعث پڑے تھے۔ اور یہ بھی ہے کہ پکا کر کھانا کھلانا تب اجر کامل کا باعث ہوتا ہے۔ جب یہ انیس چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ہل جوتنا۔ بیج چھٹکانا۔ سینچنا۔ کھیتی کی حفاظت کرنا جانوروں سے اور اس کا کاٹنا۔ اور منڈنی کرنا اور دانے کو بھوس سے علیحدہ کرنا۔ اور کھریاں کو بچانا۔ اور غلہ کو کھیت سے اٹھا کر آبادی یا گھر میں لانا۔ اور پیسنا اور چھلنی سے چھاننا آٹے کا۔ اور خمیر کرنا۔ اور پکانا اور نمک ڈالنا۔ اور روٹی کے ساتھ واسطے سالن بہم پہنچانا۔ اور اس کھانے کو اٹھا کے عزت سے مسکین کے سامنے جا رکھنا۔ اور اس کو پیٹ بھر کے کھانے دینا۔ جلدی نہ کرنا۔ اور پھر عزت اور حرمت سے اس فقیر کو رخصت کرنا اور اس کا احسان اس کے اوپر نہ رکھنا اور بار بار اس کو یاد نہ کرنا سوا اگر ایک فقیر کو بھی اس طرح سے کھانا کھلاتے ہم تو وہ انیس چیزیں یہاں ان انیسوں موکلوں سے ہم کو بچاتیں۔ اور ہمارے کام میں آتیں۔ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ اور تھے ہم دہنتے بد صحبتوں میں ساتھ دہننے والوں کے

ان صحبتوں میں انیس آفتیں اور برائیاں تھیں پہلی برائی بے ہودہ بکنا۔ جیسے عورتوں کے حسن و جمال کا ذکر کرنا۔ اور دولت مندوں کی عیش اور بادشاہوں کے تکبر اور ان کی شان اور تجمل کے اسباب اور صحابہ کی آپس میں جنگ و جدل پر گفتگو اور باطل مذہبوں کا چرچا اور فاسفوں کے فسق کا بیان کرنا۔ دوسری برائی آپس کے کلام میں نکتہ گیری اور عیب چینی کرنا اور اس کلام کے عیب کو بیان کرنا۔ ۳۔ برائی تعصب کی راہ سے مذہبوں میں اور مذہب کے اقوال میں لڑائی جھگڑا اور اپنی سخن پروری کرنا۔ اور شریعت کے حکم سے زیادہ اپنے حقوق کے لینے میں جھگڑا کرنا۔ چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور استعارہ اور خوش تقریری سے آراستہ کرنا اور اچھائی کی ہجو اور برائی کی تعریف کے اشعار پڑھنا اور اس ضمن سے لذت حاصل کرنا۔ (۵) برائی فحش بکنا جماع یا پیشاب یا پاخانہ کے مقدمہ ننگ کے ذکر سے یا پردہ نشیں عورتوں کا نام لے کر۔ (۶) چھٹی برائی آپس میں سخت گوئی کرنا جیسے بے حیا احمق جاہل وغیرہ کسی کو کہنا۔ (۷) ساتویں برائی گالی دینا اور کسی کی آبرو لینا۔ (۸) آٹھویں برائی لعنت کا استعمال کرنا۔ خصوصاً غیر مستحق پر۔ (۹) نویں برائی ہنسی مسخری کی زیادتی کرنا ہنسی کے انداز سے جو دوسرے کے رنج و ملال کا سبب بنے۔ (۱۰) دسویں برائی تہمت اور بہتان لگانا

اور بے گناہ کی طرف برائی کی نسبت کرنا (۱۱) گیارہویں برائی مسلمانوں کے حرکات و سکنات پر ہنسنا مسخری کی راہ سے اور مسلمانوں کے عیب بیان کر کے دوسروں کو ہنسانا۔ (۱۲) بارہویں برائی وعدہ خلافی کرنا۔ (۱۳) تیرہویں برائی جھوٹ بکنا پھر اس پر مبالغہ کرنا۔ (۱۴) چودھویں برائی آدمیوں کے چھپے رازوں کو کھولنا اور لوگوں کی گھر کی پوشیدہ باتوں کو سب کے سامنے کرنا۔ (۱۵) پندرہویں برائی بد دعا کرنا۔ (۱۶) سولہویں برائی نیت بد کرنا۔ (۱۷) سترہویں برائی ادھر کی ادھر لگانا۔ (۱۸) اٹھارہویں برائی منہ پر کسی کی تعریف کرنا۔ (۱۹) انیسویں برائی اپنا اور اپنی قوم کا اور اپنے بزرگوں کا فخر زور و شور سے بیان کرنا۔ سوان انیس آفتوں نے ہم کو ان انیس بلاؤں میں ڈالا۔ یعنی دوزخ میں انیس موکلوں کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ و کنا تکذب بیوم الدین۔

فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى وَلَكِنْ كَذَبَ وَتَوَلَّى ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ثُمَّ أُولَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدَىٰ تیرے پروردگار کی طرف ہے اس دن کھینچ لے جانا۔ جیسے بھاگے ہوئے کو اس کے مالک کے پیادے کھینچ لے جاتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ آخرت کی ابتداء اسی دن سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی موت کے دن سے اگرچہ انتہاء اس کی قیامت کے روز ہوگی۔ لیکن افسوس کہ آدمی اس آخرت کی نزدیکی کو نہیں بوجھتا۔ اور اپنے توشہ کی فکر سے جو سفر میں کام آئے (جو کہ ایک نہایت مشکل سفر ہے۔ غافل رہتا ہے۔ شعر۔

راہ پر خوف است و ذداں در زکیں راہمیر بر تانمانی بر زمین
اور ہدیہ اور سوغات سے جو اپنے خاوند مالک کے حضور میں مشرف ہونے کے بعد
اس کی سرخروئی اور مالک کی خوشنودی کا سبب بنے بالکل غافل ہے۔ فَلَا صَدَقَ سونہ سچا جانا
قرآن کی آیتوں کو اور خداوند کریم کے رسولوں کو تاکہ اس سبب سے اعتقاد تو درست اپنے
ساتھ لے جاتا۔ اور قرآن مجید اور پیغمبر اس کے شفیع ہوتے۔ وَلَا صَلَّى اور نہ نماز پڑھی اس
واسطے کہ حضرت رب العالمین کی حضوری میں سب سے پہلے اسی عبادت کی پرش ہوگی۔
چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ أَعْمَالِهِ الصَّلَاةُ پہلے
جس چیز سے کہ حساب کیا جائے گا بندہ۔ اپنے عملوں سے وہ نماز ہے۔
روزِ محشر کہ جاں گداز بود اولین پرش نماز بود

تاکہ فی الفور پہلی ہی پرش میں نخل اور شرمندہ ہو اور یہ بھی ہے کہ الْفَرْقُ بَيْنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ یہ عبادت نشان ہے جدائی کا کافر اور ایمان دار میں یعنی اگر نماز پڑھتا ہے تو ایمانداروں کے گروہ میں شامل وَالْأَفْلَاوَرْنَہ کافروں میں اور یہ بھی ہے کہ یہ عبادت توجہ الی اللہ کی صورت ہے۔ اور اس عبادت کا بجالانا گویا بھاگنے سے رجوع کرنا ہے۔ جس طرح کوئی غلام اگر اپنے مالک سے بھاگا ہو۔ لیکن جب اپنے خاوند و مالک کا مکان دیکھتا ہے۔ تو اس کو سلام کرتا ہے۔ اور اس کی تعظیم بھی کرتا ہے۔ تو یہ خاوند کے غضب کے جوش کو کچھ تھوڑا ہلکا کر دیتی ہے۔ اور اس شخص نے فقط اس عبادت کے نہ کرنے پر اکتفا نہ کیا۔ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ لَٰكِن جھٹلایا قرآن کی آیتوں کو اور پیغمبروں کو بجائے سچا جاننے کے۔ وَتَوَلَّىٰ اور پیٹھ دی اور منہ پھیرا عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے کے ثم پھر باوجود ایسی زبردست تقصیروں کے نام و پشیمان نہ ہوا بلکہ ذَهَبَ اِلَىٰ اَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ کیا اپنے گھر کی طرف اینٹھتا اور اکڑتا ہوا گویا قرآن اور پیغمبر کو جھٹلانے اور نماز کے ترک کرنے میں خدا تعالیٰ سے لڑائی اور مقابلہ کر کے جیت آیا۔ سو اپنی قوت بازو پر بھول رہا ہے۔ اور اکڑتا ہے۔ تو ضرور ایسے شخص سے مرنے کے بعد کہا جائے گا۔ کہ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی خِرَابِی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو۔ یہ دونوں خرابیاں قہر اور غضب کے عالم میں اس کے واسطے موعود ہیں۔ پہلے نہ سچا جانتے اور نماز کے ترک پر اور دوسرے جھٹلانے اور منہ پھیرنے پر ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی پھر قیامت کے دن خرابی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو یہ دونوں خرابیاں اس کے واسطے انہیں دونوں سببوں سے قیامت کے دن موعود ہیں۔ اور جو یہاں تک بیان کیا گیا۔ کہ آدمی اس طرح قیامت اور موت سے بے خبر اور غافل ہے کے ہرگز کسی کے خبردار کرنے اور نصیحت کرنے سے آگاہ نہیں ہوتا اور اس غفلت کی نیند سے ہوشیار نہیں ہوتا۔ تو اب جھڑکی سے اس سے پوچھتے ہیں۔ کہ تجھ کو ایسی غفلت کس سبب سے ہے۔ کون سے شے نے تیرے دل میں قرار پکڑا ہے۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًىٰ کیا گمان کرتا ہے کہ انسان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ جانوروں کی طرح کہ جو چاہتے ہیں سو وہ کرتے ہیں اور ان سے اس بات کی پرش نہیں ہے۔ نہ مرنے کے بعد حشر میں۔ سو آدمی کا یہ گمان غلط ہے۔ اور فساد اس کا ظاہر ہے۔ اس واسطے کہ اگر اپنی خلقت میں تامل اور غور کرے تو دریافت کر سکتا ہے کہ جب میں ہوا یعنی کرنے نہ کرنے کی مجھے تکلیف دی گئی۔ تو مجھ کو ہر عمل کی جزا کا چکھنا

اور ہر چیز کی پریشی مجھ سے ہونا ضروری ہوا۔ نہایت اس کی یہ ہے کہ اعمال کی پریشی مردوں کے مرنے اور بہت مدت ان پر گزرنے کے بعد زندہ کرنے پر موقوف تھی۔ اور یہ یعنی مدت دراز کا گذرنا اور پھر زندہ ہونا کچھ تردد اور انکار کی جگہ نہیں ہے۔ اس واسطے کہ اس کا سچا ہونا ادنیٰ غور سے اور تامل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّيْمِنِي يُمْنِي ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ۔ نظم

پاؤں سے کب ہو سکے ہے سر کا کام

جیہ کا کب لے سکے ہے آنکھ نام

کان کب دیدار کا پاوے مزا

کیا تیری قدرت ہے اے رب العلا

الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَيَّ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ

بلی^ط

تاریکین نماز کے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیں

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز عشاء سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ نہ سلوائے۔ (فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ، مَرَّتَيْنِ) (رواہ البززعن ابن عمر رضی اللہ عنہما) (۲) فرمایا جس کی نماز فوت ہوئی (فَكَانَتْ مَاتَ وَتَرَ أَهْلَهُ، وَمَالَهُ) گویا اسکے اہل و عیال جاتے رہے (رواہ الشیخان) (۳) فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی۔ دوزخ کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابونعیم) (۴) فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے۔ اللہ و رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔ (امام احمد) (۵) فرمایا جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ لآخر فی دین لیس فیہ رکوع۔ (رواہ الشیخان) (۶) فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ نماز دین کا ستون ہے (رواہ البیہقی) (۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ جس کیلئے نماز نہ ہو (رواہ البزار) (۸) فرمایا جس نے نماز پر محافظت کی قیامت کے دن وہ نماز اس کیلئے نور و برہان و نجات ہوگی۔ اور جس نے محافظت نہ کی۔ اس کیلئے نور ہے۔ نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ

ہوگا۔ (رواہ الدارمی وغیرہ) (۹) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبَطَ عَمَلُهُ) جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ (رواہ البخاری) (۱۰) حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے (كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ أَهَمَّ أُمُورِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ مِنْ حِفْظِهَا وَحَافِظَ عَلَيْهَا حِفْظَ دِينِهِ، وَمَنْ ضَيَعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ) اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم اور ضروری کام میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت و مداومت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کی بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (رواہ مالک) (۱۱) عبداللہ بن شفیق کہتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین لا یرون شیئا من الأعمال ترکھہ، کُفْرٌ غَيْرُ الصَّلَاةِ) کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔ سوا نماز کے (رواہ الترمذی) (۱۲) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم کرو۔ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ (رواہ ابوداؤد) (۱۳) فرمایا الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ جو عہد ہمارے اور کافروں کے درمیان ہے وہ صرف نماز ہے جس نے نماز کو چھوڑ دیا بے شک وہ کافر ہے۔ (رواہ الترمذی وغیرہ) (۱۴) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آ کر کہا۔ مسلمان کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے مسلمان پیدا کیا اور یہودی اور نصرانی نہیں پیدا کیا۔ یہودی کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے یہودی پیدا کیا۔ اور نصرانی کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے نصرانی پیدا کیا ہے۔ اور مجوسی نہیں پیدا کیا۔ مجوسی کہتا ہے خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے مجوسی پیدا کیا اور منافق نہیں پیدا کیا۔ منافق کہتا ہے۔ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے منافق پیدا کیا۔ اور مشرک پیدا نہیں کیا۔ مشرک کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے مشرک پیدا کیا اور بے دین نہیں پیدا کیا۔ بے دین کہتا ہے۔ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بے دین پیدا کیا۔ اور کافر نہیں پیدا کیا کافر کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے کافر بنایا کہ اس نے مجھے

سگ نہیں پیدا کیا سگ کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سگ پیدا کیا۔ اور سور نہیں پیدا کیا۔ سور کہتا ہے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سور پیدا کیا اور بے نماز نہیں پیدا کیا۔ (عین الفقر)

بہت احادیث ایسی آئی ہیں۔ جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کرنا کفر ہے۔ اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و الدرود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب تھا۔ اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک اور امام نخعی کا یہی مذہب تھا۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے۔ پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔

بے نمازوں کے غلط دعوے

لوگ بے نماز ہیں اور پھر دعویٰ کر دیتے ہیں کہ ہم حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز کے نزدیک منظور نظر ہیں۔ اور ان کی جناب میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ان کی نسبت کفر و قتل کا ہے۔ وہ ایسے شخص کو کیسا پیار کریں گے اور کب اس کا کہا مانیں گے۔ سب سے اول نماز کا پابند ہونا ضروری ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ راضی ہوں۔ بعدہ عرض معروض اس جناب میں کرنی ہوں کریں وہ منظور فرمائیں گے ورنہ کچھ نہیں۔ مفت کی گیارہویں پر پیسے ضائع نہ کریں۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے مکاشفہ میں حضرت ذوالنون مصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ اشعار پڑھے۔ اور امام المسلمین حضرت امام اعظمؒ کے سامنے کہا۔

لَقَدْ	زَانَ	الْبَلَادَ	وَمَنْ	عَلَيْهَا
إِمَامَ	الْمُسْلِمِينَ	أَبُو	حَنِيفَةَ	
فَمَا	بِالْمَشْرِقِينَ	لَهُ	نَظِيرًا	
وَلَا	بِالْمَغْرِبِينَ	وَلَا	بِكُوفَةَ	

اِمَامًا كَانَ لِلِاسْلَامِ بَحْرًا
اَمِينًا لِلنَّبِيِّ وَلِلْخَلِيقَةِ

(یعنی آپ نے جملہ ولایتوں اور ولایت والوں کو زیب دے دیا ہے سو اس کی نظیر نہ ولایت مشرق میں ہے۔ نہ ولایت مغرب میں اور نہ کوفہ میں۔ آپ اسلام کے سمندر ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ساری خلقت کے امین ہیں) ایک دن حضرت بایزید بسطامی خواب میں آپ کی خدمت میں ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم دیا کہ تاش کو صاف کر کے اس میں شہد بھر لاؤ۔ اور شہد پر ایک بال رکھ لاؤ۔ خادم حکم بجالایا۔ آپ نے اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ ان تینوں چیزوں کی تاویل بیان کریں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی بہشت اس تاش سے زیادہ روشن اور صاف اور اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ شیریں اور پل صراط سے گذر جانا بال سے زیادہ باریک ہے اس کے بعد حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اسلام اس تاش سے زیادہ روشن اور اہل اسلام ہونا شہد سے زیادہ شیریں اور اسلام کی حفاظت کرنی بال سے زیادہ باریک ہے۔ اس کے بعد حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علم دین اس تاش سے زیادہ روشن اور مسائل فقہ شہد سے زیادہ شیریں اور ان کی باریکیاں بال سے زیادہ باریک ہیں۔ اس کے بعد آپ کے خادم نے کہا مہمانوں کا منہ اس تاش سے زیادہ روشن اور ان کی خدمت کرنی شہد سے زیادہ شیریں اور ان کا دل خوش رکھنا بال سے زیادہ باریک ہے۔

فقیر باہو کہتا ہے کہ بہشت کی نعمتیں کھانا حظِ نفس کا کام ہے۔ علم پر عمل نہ کرنا بے خبر اور ناواقف کا کام ہے اور مہمان کا منہ دیکھنا پرخطر ہے۔ اور بے محنت محبت حق میں پہنچنا زور ہے۔ اور اسلام میں تصدیق کے قدم رکھنے میں ریا کا بھی خوف ہے۔ اور برزخ اسم اللہ اس تاش سے زیادہ روشن ہے۔ اور لذت مشاہدہ شہد سے زیادہ شیریں اور فنا فی اللہ اور وحدانیت میں غرق ہونا اور خودی سے نکلنا اور نفس کو مارنا بال سے زیادہ باریک ہے۔ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ (وہ لوگ ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خدا ہی کی یاد کرتے ہیں) لوگوں کو مسئلہ مسائل کی طرف جس قدر توجہ ہوتی ہے عمل کی طرف اتنی توجہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ مسئلہ مسائل سے لوگوں کے دلوں میں انکی وقعت زیادہ ہوتی ہے۔ اور دنیا بھی اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اور عمل اور ذکر خفی شمشیر کی طرح ہے جو نفس کو زیر کرتی ہے۔

رہے چسیت یعنی خود فنا
از علم خود می شود کبر و ریا
علم کثیر آمد و عمرت قصیر
آنچه ضروری ست بآن مشغول گیر

اللَّهُمَّ انى اعوذ بک ان ابوالى لک عدوا اوا عادى لک ولّیا او اسخط
لک رضا اور اض لک سخطا اوا قول لحق هذا باطل اوا قول لباطل هذا حق اوا
قول للذین کفروا هؤلاء اهدى من الذى آمنوا سیلاط اللَّهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِى الدُّنْیَا حَسَنَةٌ
وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وصى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله
واصحابه اجمعين۔

برحمتک یا ارحم الراحمین

کِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کا بیان

ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہلسنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں
نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اہمیت سے
مالا مال ہیں۔ جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی۔ قولہ تعالیٰ اقیموا
الصلوة واتوا الزکوٰۃ واکعوا مع الراکعین۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے
والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد
پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور
ماہ رمضان شریف کا روز رکھنا۔ (رواہ البخاری و مسلم)

مسائل فقہ

ہر عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ قاسق ہے۔ اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ ائمہ ثلاثہ امام مالک و شافعی و احمد رضی اللہ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سوائے عذر شرعی کسی طرح نماز چھوڑ نہیں سکتی۔ عذر شرعی سات ہیں۔ ۱۔ حیض و ۲۔ نفاس ۳۔ بیہوشی۔ ۴۔ غشی۔ ۵۔ نسیان۔ ۶۔ دیوانگی۔ ۷۔ نیند۔ ادنی مدت بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ برس ہے۔ اور لڑکی کے حق میں نو برس اور زیادہ کی حد دونوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے۔ مگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعویٰ بلوغ کر بیٹھیں۔ تو بلا قسم مقبول ہوگا۔ اور اگر نو برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعویٰ بلوغ کرے تو مقبول نہیں پہلے باعتبار برسوں کے پندرہ برس کی عمر میں فرض ہوگی۔ مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ ۷ برس کی عمر سے بچہ کو نماز پڑھوائیں۔ تاکہ نماز پڑھنے کی عادت ہو جائے۔ حدیث میں آیا ہے۔ جب بچہ سات برس کی عمر کا ہو۔ اس کو نماز پڑھنے کا حکم کریں۔ اور جب دس برس کا ہو۔ اس کو مار کر پڑھوائیں۔ (ابوداؤد وغیرہ) نماز خالص عبادت بدنی ہے۔ اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر دے۔ البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا۔ اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے۔ تو ادا کیا جائے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہے اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول و عفو ہے۔ (درمختار وغیرہ) فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الہی ہے۔ اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اول وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے۔ ادا ہو جائے گی اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز باقی ہے تو بھی جز آخر سبب ہے تو اگر کوئی مجنوں یا بے ہوش ہوش میں آیا۔ یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی۔ یا صبی (بچہ) بالغ ہوا۔ یا کافر مسلمان ہوا۔ اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہوگئی اور جنون و بے ہوشی پانچ وقت سے زائد مستغرق نہ ہوں۔ تو اگرچہ تکبیر تحریمہ کا بھی

وقت نہ ملے نماز فرض ہے قضا پڑھے۔ (درمختار) حیض و نفاس والی کی تفصیل یہ ہے کہ اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجائش کے وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائے گی۔ اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک ہوئی۔ یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے۔ غسل کر سکنے میں مقدمات غسل پانی لانا، کپڑے اتارنا داخل ہیں۔ نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی۔ اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا۔ تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔ یو ہیں اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا۔ پھر آخر وقت میں اسلام لایا۔ اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے۔ اگر چہ اول وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔ (درمختار) نابالغ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا۔ اس کو احتلام ہوا۔ اور بیدار نہ ہوا۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے۔ اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشاء کی نماز بالاجماع فرض ہے۔ (بحر الرائق) کسی نے اول وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت کوئی ایسا عذر پیش ہو گیا۔ جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ مثلاً آخر وقت میں حیض و نفاس ہو گیا یا جنون یا بیہوشی طاری ہو گئی تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی۔ اسکی قضا بھی ان پر نہیں۔ مگر جنون و بیہوشی میں شرط ہے کہ علی الاتصال پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں۔ ورنہ قضا لازم ہوگی (عالمگیری) یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی۔ بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا۔ نماز نہ ہوئی۔ اعادہ کرے۔ (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

اوقات نماز کیلئے اول ایک نقشہ دیا جاتا ہے جس میں اوقات صوم و صلوة کے علاوہ مقدار یوم بھی دی گئی ہے۔ اس کے بعد مسائل ضرور یہ اوقات خمسہ بیان ہوں گے۔ یہ نقشہ عرض ۳۱ شہر لاہور اور اس عرض کے ۹۱ بلاد و قصبات و مشہور قریات کیلئے ہے۔ اگرچہ بظاہر سات شہروں کے ہیں۔ مگر درحقیقت تقریباً چھ ہزار جگہوں کیلئے اوقات صوم و صلوة ہیں۔ آخر میں ایک جدول دے دی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ کس عرض میں کونسا شہر واقع ہے۔ یہ اوقات ریلوے ساعت سے دیئے گئے ہیں۔ آج کل اسی کا رواج عام ہے۔ اور اگر کوئی صاحب بلدی وقت بنانا چاہیں تو کتاب میں دیکھیں کہ ۱۵

اپریل ۱۵ جون یکم ستمبر ۲۵ دسمبر کو نصف النہار کا کیا وقت ہے بارہ بجے سے جو کچھ کمی یا زیادتی ہو۔ اس قدر منٹ زیادہ یا کم کر کے اوقات بلدی (لوکل ٹائم) بنا سکتے ہیں اور چونکہ مجدد وہ چند حضرات کے سوا عام طور پر لوگ گھڑی کی صحت کا التزام نہیں کرتے۔ دو چار منٹ کی کمی یا بیشی کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے۔ اسلئے جملہ اوقات میں پانچ منٹ کی احتیاط چاہیے۔ ابتداء وقت ۵ منٹ بعد سمجھیں۔ اور ختم وقت ۵ منٹ قبل یہ احتیاط نمازوں کیلئے ہے۔ اور روزہ کیلئے دس منٹ قبل سحری ختم کر دیں اور اسی قدر بعد کو افطار کریں۔ صبح صادق منہائے سحری اور ابتداء وقت فجر ہے۔ اور انتہائے فجر طلوع آفتاب۔ صبح کبری نصف النہار شرعی ہے۔ اس وقت سے نصف النہار تک کوئی نماز نہیں۔ رمضان یا روزہ نفل میں اس وقت سے پہلے نیت کر لے تو روزہ ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ نصف النہار ابتداء وقت عصر ہے۔ عصر منہائے ظہر و ابتداء عصر ہے۔ غروب آفتاب انتہائے وقت ظہر ہے۔ عصر منہائے ظہر و ابتداء عصر ہے۔ غروب آفتاب انتہائے عصر و ابتداء مغرب و وقت افطار ہے۔ اگر چہ عصر کی نماز غروب شمس تک پڑھ سکتے ہیں۔ مگر ۲۵ منٹ قبل غروب آفتاب پڑھ لینا چاہیے۔ ورنہ وقت مکروہ ہو جائے گا۔ عشاء انتہائے وقت مغرب غروب شفق سفید و ابتداء وقت عشاء بعد نماز عشاء وقت وتر ہے۔ اس وقت سے لیکر منہائے سحری تک نماز عشاء وتر درست ہے۔ مگر تہائی رات سے زیادہ تاخیر پسندیدہ نہیں۔

وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَهُوَ الْهَادِي

بیدار شوگر عاقلی دریاب گر صاحب دلی

شاید کہ نتواں یافتن این چنین ایام را

اوقات خمسہ کے متعلق ضروری مسائل

(۱) وقت فجر طلوع صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (منون)

صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب (مشرق) کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے۔ اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے۔ اور بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔ اور اس سے قبل سچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے۔ صبح

صادق اسکے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے۔ یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس کو صبح کاذب کہتے ہیں۔ اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ یہ جو بعض نے لکھا ہے کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے۔ محض غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔ (۲) مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی جم کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے۔ اور عشاء اور سحری کھانے میں اسکے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ (عالمگیری) صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے۔ نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ۔ اکیس مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے۔ پھر بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے۔ پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۲ ستمبر کو ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے۔ پھر بڑھتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۲۳ منٹ ہو جاتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ۱۲ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے۔ جو شخص وقت صحیح نہ جانتا ہو۔ اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے۔ خصوصاً جون جولائی میں اور جلاووں میں ڈیڑھ گھنٹہ رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ دسمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے۔ تو سحری ایک گھنٹہ چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا۔ اسکے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے۔ تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے۔ بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں۔ پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں۔ نہ یہ اذان ہوئی نہ نماز بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں۔ ماہ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے۔ اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے۔ اس وقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے۔ خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو۔ لہذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے۔ کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متذکرہ بالا کے اندر اندر اذان و فجر ادا کی جائے (از افادات رضویہ)

وقت ظہر و جمعہ

آفتاب ڈھلنے سے پہلے اس وقت تک ہے۔ کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے (منون) ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے۔ کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔ اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ دن جتنا گھٹتا ہے۔ سایہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور دن جتنا بڑھتا جاتا ہے۔ سایہ کم ہوتا جاتا ہے۔ یعنی جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خط استوا کے قرب میں واقع ہیں کم ہوتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں۔ جب آفتاب بالکل سمت راست پر ہوتا ہے۔ چنانچہ موسم سرما ماہ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض بلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب واقع ہے۔ ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے۔ اور مکہ معظمہ میں جو ۲۲ درجہ پر واقع ہے۔ ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے۔ اس سے زائد پھر نہیں ہوتا۔ اسی طرح موسم گرما میں مکہ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے یعنی سایہ جو شمال کو بڑھتا تھا۔ اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے۔ اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے یہاں تک کہ ۱۵ جولائی سے ۱۸ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے۔ بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (از افادات رضویہ) آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو۔ آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا۔ اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائیگا۔

جب کم ہونا موقوف ہو جائے تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا۔ اور اس وقت کا سایہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا۔ اور یہ دلیل ہے کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا۔ اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے۔ اس لئے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد نمایاں نہیں ہوتا۔ اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا یہ ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کا کھینچ دیں۔ اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں۔ کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں

ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو۔ ٹھیک دوپہر ہو گیا۔ جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا۔ ظہر کا وقت آ گیا۔

وقت عصر

بعد ختم ہونے ظہر کے یعنی ہوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے اسکی تفصیل یہ ہے۔ ۲۳ اکتوبر تحویل عقرب سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ۔ سال میں سب سے چھوٹا وقت عصر ہے۔ ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا۔ پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۴۳ منٹ دوسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ تیسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ۲۰ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۵۳ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ پھر ۲۲ مئی تحویل جواز سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ پر جون کے پہلے ہفتے میں دو گھنٹے ۳ منٹ۔ ہفتہ دوم میں دو گھنٹے چار منٹ ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک دو گھنٹے چھ منٹ۔ پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے پانچ منٹ دوسرے ہفتے میں دو گھنٹے چار منٹ۔ تیسرے ہفتے میں دو گھنٹے دو منٹ پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ۔ اسکے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے۔ پھر اگست کے پہلے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ دوسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ تیسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ۔ پھر ۲۳ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر اسکے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹہ ۴۶ منٹ دوسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ تیسرے ہفتے میں ایک گھنٹہ ۴۲ منٹ پھر ۲۳ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ۔ پھر اسکے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ہفتہ اول اکتوبر میں ایک گھنٹہ ۳۹ منٹ۔ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸

منٹ۔ ہفتہ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ۔ غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (از افادات رضویہ)

وقت مغرب

غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ (متون) شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے۔ جو جانب مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (ہدایہ شرح وقایہ عالمگیری افادات رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشاء و وتر

غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے اس شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ وہ جانب مشرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔ (۴) اگرچہ عشاء و وتر کا وقت ایک ہے۔ مگر باہم ان میں ترتیب فرض کہ عشاء سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں۔ البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لئے۔ یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی۔ اور وتر وضو کیساتھ۔ تو وتر ہو گئے۔ (درمختار۔ عالمگیری) (۵) جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے۔ کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے۔ (جیسے بلغاریہ کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس رکعتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشاء کا وقت آتا ہی نہیں۔ اور بعض دنوں میں سکندوں اور منٹوں کیلئے ہوتا ہے۔ تو وہاں والوں کو چاہیے۔ کہ ان دنوں کی عشاء و وتر کی قضا پڑھیں۔ (درمختار عالمگیری)

اوقات مستحب

حاجیوں کیلئے مزدلفہ میں نہایت اول وقت میں فجر مستحب ہے۔ فجر میں تاخیر مستحب یعنی جب خوب اجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے۔ شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد

اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے۔ اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔
(درمختار و عالمگیری)

مسئلہ حاجیوں کیلئے مزدلفہ کے اوقات مزدلفہ میں نہایت اول وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

چند مسائل

عورتوں کیلئے ہمیشہ فجر کی نماز غسل (اول وقت) یعنی اندھیرے میں مستحب ہے۔ اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں۔ جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں (درمختار) ۵ جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے۔ گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے۔ خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ۔ ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو۔ تو مستحب وقت کیلئے جماعت کا ترک جائز نہیں۔ موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے۔ اور خریف گرمیوں کے حکم میں (درمختار وغیرہ) ۵ جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے۔ جو ظہر کیلئے ہے ۵ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے۔ مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرصاً آفتاب میں زردی آجائے۔ کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے۔ دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (درمختار) ۵ بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھیں۔ اور عصر مثل ثانی کے بعد (غنیہ) ۵ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قبرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے۔ جب غروب میں ۲۰ منٹ باقی رہتے ہیں۔ تو اسی قدر وقت کراہت ہے۔ یوہیں بعد طلوع میں ۲۰ منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) ۵ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کہ دو حصے کئے جائیں۔ پچھلے حصہ میں ادا کریں ۵ عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی۔ مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا۔ تو اس میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

۵ روز ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے۔ اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرحل وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے۔ تو مکروہ تحریمی درمختار وغیرہ ۵ عشاء میں تنہائی رات تک تاخیر مستحب ہے۔ اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی۔ مکروہ

ہے کہ باعث ^{تقلیل} جماعت ہے۔ ۵ نماز عشاء سے پہلے سونا اور بعد نماز دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں اور تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ اسی طرح طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) ۵ جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو۔ اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے۔ ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے۔ پھر اگر پچھلے وقت کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے۔ وتر کا اعادہ جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ) ۵ ابر کے دن عصر و عشاء میں تعجیل مستحب ہے۔ اور باقی نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے۔ خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی اس قدر موخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرینکا گناہ باقی ہے۔ باں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورت جمع کرے۔ کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) ۵ عرفہ و مزدلفہ میں مغرب و عشاء وقت عشاء میں (عالمگیری)

اوقات مکروہ

طلوع آفتاب و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا نہ ادایوں ہی سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے۔ البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے۔ مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں اس کو منافق کی نماز فرمایا۔ طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے۔ جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے۔ اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے۔ ڈوبنے تک غروب ہے۔ یہ وقت بھی بیس منٹ ہے نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی ہے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے۔ جس کو ضحہ کبریٰ کہتے ہیں۔ یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اسکے برابر دو حصے کریں۔ پہلے حصہ کے ختم پر ابتداء نصف النہار شروع ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک استواء و ممانعت ہر نماز ہے (درمختار وغیرہ) ۵ مگر

بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی۔ آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔ ۵ جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا۔ تو اسی وقت پڑھیں۔ کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے۔ کہ پیشتر سے تیار موجود ہے۔ مگر دانستہ تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (عالمگیری) ۵ ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی۔ تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے۔ یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے۔ اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی۔ تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے (عالمگیری) ۵ ان اوقات میں نماز قضا ناجائز ہے۔ اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے۔ اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی۔ تو فرض ساقط ہو جائے گا۔ اور گنہگار ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) ۵ کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر کی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی۔ دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔ (درمختار)

۵ ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی۔ تو وہ واجب ہوگئی مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں۔ لہذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے۔ اور اگر پوری کر لی۔ تو گنہگار ہوا۔ اور اب قضا واجب نہیں یعنی ذمہ سے ساقط ہوگئی۔ ۵ جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی۔ اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے (درمختار) ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں افضل یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (درمختار)

نماز کیلئے اوقات ممنوعہ

مسئلہ۔ بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی ۶، ۱۲ میں فرائض و واجبات و نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔ (۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔ ۵ اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا۔ ایک رکعت پڑھ چکا تھا۔ کہ فجر طلوع کر آئی۔ تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے۔ اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں۔ اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی۔ اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں۔ تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی (عالمگیری) ۵ نماز فجر

کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگرچہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی۔ اور اب پڑھنا چاہتا ہو جائز نہیں (عالمگیری وغیرہ) ۵ فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے۔ یہ بھی جائز نہیں (عالمگیری) (۲) اپنے مذہب کی جماعت کیلئے اقامت ہوئی۔ تو اقامت سے تم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی۔ اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہو کہ سنت میں مشغول ہوگا۔ تو جماعت جاتی رہے گی۔ اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز اور گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں (درمختار وغیرہ) (۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے نفل نماز شروع کر کے تو زدی تھی۔ اس کو قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے اسکے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ) (۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک (درمختار) (۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کیلئے کھڑا ہوا۔ اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی (درمختار) (۶) عین خطبہ کے وقت خواہ کوئی خطبہ ہو جمعہ کا اول خطبہ ہو یا دوسرا ہر نماز حتی کہ قضا بھی ناجائز ہے۔ مگر صاحب ترتیب کیلئے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار) جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کیلئے ۲ اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کر لے (عالمگیری) (۷) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے۔ خواہ گھر میں پڑھے۔ یا عید گاہ و مسجد میں۔ (درمختار وغیرہ) (۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے۔ گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں (عالمگیری وغیرہ) (۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں۔ ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔ (۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کئے جاتے ہیں۔ فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں (عالمگیری وغیرہ) (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔ (۱۲) جس بات سے دل بٹے۔ اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کئے ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو۔ مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے۔ پھر پھیر لے (عالمگیری) یوں ہی کھانا سامنے آ گیا

اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے۔ خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

۵ فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں (بحر الرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھیں۔ اصلاً مکروہ نہیں۔

اذان کا بیان

قال الله تعالى وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا اللَّهَ وَعَمَلَ صَالِحًا وَقَالَ أَنِّي
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ اس سے اچھی کس کی بات جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ
 کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سات برس
 ثواب کیلئے اذان کہی۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے نار سے برأت لکھ دے گا۔ (ترمذی وغیرہ) فرمایا
 مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دو سو بیس جسٹہ زیادہ ہے۔ مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔ اور اگر
 اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے مگر وہ جو اسکی مثل کہے۔ فرمایا مومن کو بد بختی و نامرادی
 کیلئے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ظلم ہے اور پورا ظلم اور کفر ہے کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔ فرمایا
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ زنان جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو۔ تو
 جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ اللہ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا۔
 اور ہزار درجے بلند فرمائے گا۔ اور ہزار گناہ محو کرے گا۔ عورتوں نے عرض کی۔ یہ عورتوں
 کیلئے ہے۔ مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا مردوں کیلئے دونوں۔ (رواہ ابن عساکر)

مسائل اذان

اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کیلئے الفاظ مقرر ہیں الفاظ
 اذان یہ ہیں۔ اللَّهُ أَكْبَرُ ۴ بار أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲ بار أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
 اللَّهِ ۲ بار حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ۲ بار حَيَّ الْفَلَاحِ ۲ بار اللَّهُ أَكْبَرُ ۲ بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱ بار
 اذان کے معینہ کلمے پندرہ ہیں۔ اقامت اور فجر کی اذان میں دو کلمے اور زیادہ کئے جاتے
 ہیں۔ تو ان دونوں میں سترہ کلمے ہوئے۔ فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۚ ۲ مرتبہ اور زیادہ کیا جائے گا۔ اور اقامت میں جس کو عوام تکبیر کہتے ہیں۔ حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو بار کہا جائے گا۔

۵ فرض پنجگانہ کہ انہیں میں جمعہ بھی ہے۔ جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں۔ تو ان کیلئے اذان سنت ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے۔ کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہونگے یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں۔ تو میں ان سے قتال (لڑائی) کروں گا۔ اور اگر ایک شخص چھوڑ دے۔ تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔ (درمختار)

۵ مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

۵ قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے۔ اور اذان نہ کہے۔ تو کراہت نہیں۔ کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے اور اذان کہہ لینا بہتر ہے۔ (درمختار) ۵ گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان اور اقامت ہوتی ہے۔ تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے۔ جو شہر میں ہے۔ اور مسجد نہ ہو تو اذان اور اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔ (عالمگیری)

۵ اگر بیرون شہر و قریہ کے باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے۔ تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے۔ پھر اذان بھی کہہ لینا اچھا ہے۔ اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) ۵ لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی۔ اور وقت باقی ہے۔ تو اس مسجد میں جماعت سے پڑھیں۔ اور اذان کا اعادہ نہیں اور وقفہ طویل نہ ہو تو اقامت کی بھی حاجت نہیں۔ اور زیادہ وقفہ ہو تو اقامت کہے۔ اور وقت جاتا رہا تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کیساتھ پڑھیں۔ (عالمگیری وغیرہ) ۵ جماعت بھر کی نماز قضاء ہوگئی تو اذان و اقامت سے پڑھیں۔ اور اکیلا بھی قضا کیلئے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے جب کہ جنگل میں تنہا ہو ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے۔ لہذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے۔ اور پڑھے تو اذان نہ کہے۔ اور وتر کی قضا میں دعائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے۔ (اللہ اکبر کہنے کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے) ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی۔ جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلاء ہو گئے۔ تو اگر چہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں (عالمگیری)

۵ اہل جماعت سے چند نمازیں قضاء ہوئیں تو پہلی کیلئے اذان و اقامت دونوں کہیں۔ اور باقیوں میں اختیار ہے۔ خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں۔ اور دونوں کہنا بہتر ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک جگہ وہ سب پڑھیں۔ اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں تو ہر جگہ پہلی کیلئے اذان کہیں (عالمگیری) ۵ وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے قبل از وقت کہی گئی۔ یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور اثنائے اذان میں وقت آ گیا تو اعادہ کی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اذان کا وقت مستحب وہی ہے۔ جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشاء میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو۔ کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آ جائے۔ اور اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی تو بھی سنت اذان ادا ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ۔ فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً جنازہ و کسوف وغیرہما میں اذان نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بچے اور مغموم (غم والے) کے کان اور مرگی والے اور غضبناک اور بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو۔ اس وقت اذان مستحب ہے (ردالمحتار) وبا کے زمانہ میں بھی مستحب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ۔ عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ کہیں گی تو گنہگار ہوگی اور اعادہ کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے۔ اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔ (درمختار) کہ انکی جماعت خود مکروہ ہے (متون) کہتا فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ اور جنسی کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سمجھدار بچہ اور غلام اور اندھے اور ولد الزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح) مسئلہ۔ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کیلئے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اذان کہنے کا اہل وہ ہے۔ جو اوقات نماز پہچانتا ہو

اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں۔ جو مؤذن کیلئے ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد عاقل صالح پرہیزگار عالم بالسنۃ ذی وجاہت لوگوں کے اعمال کا نگران ہو اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں۔ ان کو زجر و تنبیہ کرنے والا ہو۔ اذان پر مداومت کرتا ہو۔ اور ثواب کیلئے اذان کہتا ہو۔ یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔ اگر مؤذن ناپینا ہو۔ اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے تو اس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا یکساں ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر مؤذن امام بھی ہو تو بہتر ہے (درمختار)

مسئلہ۔ ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اذان و اقامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے وہ نہ ہو تو اس کی اولاد اس کے کنبے والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام مقرر کیا جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے تو وہ ہی بہتر ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر اثنائے اذان میں مؤذن مر گیا یا اس کی زبان بند ہو گئی یا رک گئی اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ اور وضو کرنے چلا گیا۔ یا بیہوش ہو گیا تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے وہی کہے خواہ دوسرا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اذان کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے۔ اور اگر اذان کہتے میں مرتد ہو گیا تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے۔ اور اگر اسی کو پورا کر لے تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری) یعنی کوئی دوسرا شخص باقی کو پورا کر لے۔ نہ یہ کہ وہ بعد ارتداد اس کو تکمیل کرے۔ کہ کافر کی اذان صحیح نہیں۔ اور اذان متجزی نہیں۔ تو فساد بعض فساد کل ہے۔ جیسے نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو تو سب فاسد ہے (افادات رضویہ) مسئلہ۔ بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے۔ اگر کہی اعادہ کرے۔ مگر مسافر سواری پر اذان کہہ لے۔ تو مکروہ نہیں۔ اور اقامت مسافر بھی اتر کر کہے قبلہ رو کہے اور اسکے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اس کا اعادہ کیا جائے۔ مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ تو حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ اذان کہنے کی حالت میں بلاعذر کھنکارنا مکروہ ہے۔ اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کیلئے کھنکارا تو حرج نہیں (غنیہ) مسئلہ مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے۔ اور اگر کوئی چلتا جائے اور اس حالت میں اذان کہتا جائے۔ تو اعادہ کریں (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (صفیری) مسئلہ۔ کلمات اذان میں لحن حرام ہے مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزہ کو مد کیساتھ اللہ یا اکبر پڑھنا یو ہیں

اکبر میں بے کے بعد الف پڑھنا حرام ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یوہیں کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و نا جائز ہے۔ (درالمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے (بحر) مسئلہ۔ طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

۵ اذان مسیذ نہ پر کہی جائے۔ یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسجد میں اذان کہنی مکروہ ہے۔ (عالیۃ البیان فتح القدیر وغیرہا) یہ حکم ہر اذان کیلئے ہے۔ فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں اذان ثانی جمعہ بھی اس میں داخل ہے۔ امام اتقانی و امام ابن ہمام نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا۔ ہاں اس میں ایک بات البتہ یہ زاید ہے کہ خطیب کے محازی ہو یعنی سامنے مسجد بانی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے اسکی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں۔ حدیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے۔

مسئلہ۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ میں دونوں کے بعد سکتے کرے۔ درمیان میں نہیں اور سکتے کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے۔ اور سکتے کا ترک مکروہ ہے۔ اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم و تاخیر ہوگئی۔ تو اتنے کو صحیح کر لے سرے سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کئے اور نماز پڑھ لی۔ تو نماز کے اعادہ کی حاجت نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ حی علی الصلوٰۃ دہنی طرف منہ کر کے کہے اور حی علی الفلاح بائیں جانب اگرچہ اذان نماز کیلئے نہ ہو بلکہ بچے کے کان میں یا اور کسی لئے کہی۔ یہ پھیرنا فقط منہ کا ہے۔ سارے بدن سے نہ پھیرے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر منارہ پر اذان کہے تو دہنی طرف کے طاق سے سر نکال کر حی علی الصلوٰۃ کہے اور بائیں جانب کے طاق سے حی علی الفلاح (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اسکے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو (ردالمحتار) یہ وہیں ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے۔ بلکہ وہیں صرف منہ پھرتا ہو اور قدم ایک جگہ قائم۔ مسئلہ اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لے تو بھی اچھا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

اقامت کے مسائل

اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کیلئے بھی ہیں۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ اس میں بعد فلاح کے قد قامت الصلوٰۃ دوبارہ کہیں۔ اس میں بھی آواز بلند کرے مگر نہ اذان کی مثل۔ بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اسکے کلمات جلد جلد کہیں۔ درمیان میں سکتے نہ کریں۔ نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے۔ نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا۔ اور صبح کی اقامت میں الصلوٰۃ خیراً من النوم نہیں اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں۔ اگر امام نے اقامت کہی تو قد قامت الصلوٰۃ کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے (درمختار) مسئلہ۔ اقامت میں بھی حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے وقت داہنے بائیں منہ پھیرے (درمختار) مسئلہ۔ جس نے اذان کہی وہی اقامت پڑھے یا اس کی اجازت سے دوسرا بھی پڑھ سکتا ہے اگر مؤذن موجود نہ ہو تو دوسرا بلا کراہت پڑھ سکتا ہے۔ بہتر امام ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ جب و محدث کی اقامت مکروہ ہے۔ مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ اگر اذان کہیں تو اعادہ کریں۔ کہ تکرار اذان مشروع اور تکرار تکبیر غیر مشروع ہے۔ مسئلہ۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ بیٹھ جائے۔ جب حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں۔ وہ بھی بیٹھے رہیں اس وقت اٹھیں۔ جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلیٰ پر کھڑا نہ ہو۔ اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔ بلکہ بعض دیہات میں بعض ناسمجھ جاہل اقامت کے وقت بیٹھنے کو برا کہتے ہیں۔ مسئلہ۔ مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے۔ اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا۔ تو کراہت نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگر چہ تنہا ہو۔ یا اس کے ہمراہی وہیں موجود ہوں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بیرون شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی۔ اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے۔ اور اذان نہ کہی تو حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے۔ (خانہ) مسئلہ۔ مسجد محلہ یعنی جس کے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولیٰ قائم کرتا ہو اس میں جب جماعت بطریق مسنون ہو چکی تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے۔ اور بغیر اذان

اگر دوسری جماعت قائم کی جائے۔ تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور مسجد محلہ نہ ہو جیسے سڑک سٹیشن وغیرہ کی مسجدیں جن میں چند اشخاص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں پھر کچھ اور آئے اور پڑھی (علیٰ ہذا القیاس) تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں۔ بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے۔ ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ محراب سے مراد وسط مسجد ہے یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو جیسے مسجد حرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں۔ باہر مسجد صغیٰ یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے۔ اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی۔ مسئلہ۔ مسجد محلہ میں بعض اہل محلہ نے اپنی جماعت پڑھ لی۔ ان کے امام اور باقی لوگ آئے تو جماعت اولیٰ انہیں کی ہے۔ پہلوں کیلئے کراہت ہے۔ یو ہیں اگر غیر محلے والے پڑھ گئے۔ انکے بعد محلہ کے لوگ آئے تو جماعت اولیٰ یہی ہے۔ اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر کہی جائے۔ اور پہلی جماعت جماعت اولیٰ نہیں (قاضیخان)

مسئلہ۔ اثنائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے جس طرح اذان میں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اثنائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے۔ بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں (عالمگیری)

اذان کا جواب

مسئلہ۔ جب اذان سننے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذن جو کلمہ کہے۔ اسکے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔ مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے جواب میں لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور لگالے ماشاء اللہ کان و مالم یشاء کم یکن (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ الصَّلٰوَةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صدقت و بررت وبالحق نطق کہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو ان پر جواب نہیں (درمختار) مسئلہ۔ جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی

تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت موقوف کر دے۔ اور اذان کو غور سے سننے اور جواب دے یوں اقامت میں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے۔ اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ۔ راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سننے اور جواب دے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اقامت کا جواب مستحب ہے۔ اس کا جواب دے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اقامت کا جواب مستحب ہے۔ اس کا جواب بھی اس طرح ہے۔ فرق اتنا ہے۔ کہ قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اقامت اللہ و اذامہا ما دامت السموات والارض کہے (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر چند اذائیں سننے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر بوقت اذان جواب نہ دیا۔ تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو اب دے لے (درمختار) مسئلہ۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں۔ اسکے بعد یہ دعا

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ
الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ وَالذَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودِنِ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَرَزُقْنَا
شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ (غیہ وغیرہ) مسئلہ۔ جب مؤذن اَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ كَبَيْتِ تُو سَنِي وَاللَّهِ دَرُودِ شَرِيفِ پڑھے اور مستحب ہے۔ کہ انگوٹھوں کو
بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرْءَةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي
بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ (درمختار) مسئلہ۔ اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا جواب بھی دیا جائے
گا جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر اذان غلط کہی گئی مثلاً لحن کے
ساتھ تو اس کا جواب نہیں۔ بلکہ ایسی اذان سننے بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ تشویب

متاخرین نے تشویب مستحسن رکھی ہے۔ یعنی اذان کے بعد نماز کیلئے دوبارہ اعلان کرنا۔
اور اس کیلئے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کئے بلکہ جو وہاں کا عرف مثلاً الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ
يَا قَامَتْ قَامَتْ يَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مغرب
کی اذان کے بعد تشویب نہیں ہوتی (عنایہ) اور دوبارہ کہہ لیں تو حرج نہیں۔ (درمختار)

اذان کے متفرق مسائل

اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔ مگر مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی آیت کے برابر ہو۔ باقی نمازوں میں اذان و اقامت میں اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں۔ آجائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے۔ کہ وقت کراہت آجائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے۔ ان میں اولیٰ یہ ہے۔ مؤذن بعد اذان سنن و نوافل پڑھے۔ ورنہ بیٹھا رہے۔ (عالمگیری) مسئلہ رئیس محلہ کا اسکی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے۔ ہاں اگر وہ شریعہ ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو انتظار کر سکتے ہیں (درمختار) مسئلہ۔ متقدمین نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی تو اجازت دی۔ اور اب اسی پر فتویٰ ہے۔ مگر اذان کہنے پر اجادیت میں جو ثواب ارشاد ہوئے۔ وہ انہیں کیلئے ہیں جو اجرت نہیں لیتے خلاصاً اللہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دیدیں تو یہ بلا تفاق جائز ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔ اور یہ اجرت نہیں (غنیہ) جب کہ المعہود کا المشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)

باب نماز کی شرطوں کا بیان

صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) طہارت۔ (۲) ستر عورت۔ (۳) استقبال قبلہ۔ (۴) وقت۔ (۵) نیت۔ (۶) تحریمہ۔ طہارت یعنی نمازی بعد حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔ نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا (متون) شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے۔ کہ بغیر پاک کئے نماز ہوگی ہی نہیں۔ مثلاً نجاست غلیظہ ذرہم سے زائد اور خفیہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کو چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو۔ اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔ مسئلہ۔ کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی۔ بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا۔ نماز نہ ہوئی (درمختار) مسئلہ۔ نمازی اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے اگر اس میں

نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں۔ مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی۔ اور دوسرے سرے میں نجاست ہے۔ اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے۔ نماز نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی مسئلہ۔ اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے۔ جب بھی مکروہ ہے۔ پھر نجاست غلیظہ (سخت پلیدی) بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور اس سے کم خلاف سنت ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ چھت خیمہ سائبان اگر نجس ہوں اور نمازی کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں جب بھی نماز نہ ہوگی۔ (بقدر ادائے رکن لگیں) مسئلہ۔ اگر اسکا کپڑا یا بدن اثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہو گیا۔ اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا۔ نماز نہ ہوئی۔ اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا۔ یا کسی ناپاک چیز کو لئے ہوئے تھا۔ اور اسی حالت میں شروع کر لی۔ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جدا کیا۔ تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی (ردالمحتار) مسئلہ۔ نمازی کا بدن جب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا۔ یا انہوں نے اس کی گود میں سر رکھا۔ تو نماز ہو جائے گی۔ (ردالمحتار و درمختار) مسئلہ۔ جس جگہ نماز پڑھے اسکے ظاہر اور پاک ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک ہونا ہے۔ جس چیز پر نماز پڑھتا ہو۔ اسکے سب حصہ کا پاک ہونا شرط صحت نماز نہیں (درمختار) مسئلہ نمازی کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ نمازی کی آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا نماز نہ ہوگی۔ (ردالمحتار) اگرچہ نجاست زیر ہاتھ نہ ہو یعنی آستین وغیرہ جو کپڑا نمازی کے پہنے ہوئے ہے اسکے تابع ہے۔ فاضل نہ ہوگا۔ بخلاف دیگر دبیر کپڑے کے کہ اگر نجاست پر بچھا کر نماز پڑھے اور نجاست کی رنگت و بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ اگر سجدہ کرتے وقت دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو مضر نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جو ستر کے کام نہیں آسکتا۔ نماز نہ ہوئی (جسکے نیچے سے نجاست نظر آئے) اگر شیشہ پر نماز پڑھی۔ اور نیچے سے نجاست نظر آ رہی ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

بدن کے ستر کا مسئلہ

بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے۔ اس کو چھپانا ضروری ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔ فرمایا رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھو تہبند باندھو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (رواہ ابن عدی) مسئلہ۔ ستر عورت ہر حال میں واجب ہے۔ خواہ نماز میں ہو یا نہ ہو۔ تنہا ہو یا کسی کے سامنے بلا کسی غرض صحیح کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں۔ اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالا جماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان میں نماز پڑھی۔ اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو۔ اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی۔ بالا جماع نہ ہوگی۔ مگر عورت کیلئے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں۔ بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بالکل کوئی آدمی پاس نہ ہو جب بھی عورت کو تمام بدن کھولنا حرام ہے۔ عورت کو دوسری عورت کے سامنے بھی سوائے غرض صحیح کے سارا بدن کھولنا حرام ہے۔ ناف سے زانو تک عورت کو دوسری عورت سے بھی چھپانا فرض ہے اکثر عورتیں ایک دوسری سے پردہ ستر نہیں کرتیں۔ اور بہت ایسی ہیں جو کہ باہر نہروں کے کناروں پر برہنہ ہو کہ غسل کرتی ہیں۔ ایک عورت دوسری عورت کے سامنے برہنہ ہو کر غسل کرنے کو کوئی عیب نہیں سمجھتی! ایسی عورتوں پر خدا کی لعنت اترتی نازل ہوتی ہے۔ ان کو خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی فرض ہے۔ اور غیر محارم کے سامنے اور نماز کیلئے اگر تنہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو۔ تمام بدن کے سوا پانچ عضو (منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے) چھپانا فرض ہے۔ بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے (درمختار) مسئلہ۔ اتنا بار یک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو۔ ستر کیلئے کافی نہیں۔ اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوگی۔ اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ مسئلہ۔ دبیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چمکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی صورت معلوم ہوتی ہے۔ ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی۔ مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے۔ اور عورتوں کیلئے بدرجہ اولیٰ ممانعت بغض عورتیں جو بہت پست پا جامے پہنتی ہیں اور بار یک دوپٹے اوڑھتی ہیں اس مسئلہ سے سبق لیں۔ مسئلہ۔ اسکے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی۔ پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا۔ نماز نہ ہوئی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ غیر نماز میں اگر نجس کپڑا ضرورت کیلئے پہنا تو حرج نہیں بشرطیکہ خشک ہو ورنہ بلاوجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ مسئلہ۔ مرد کیلئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک عورت ہے۔

اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف داخل ستر نہیں اور زانو داخل ہیں (درمختار)

مسئلہ۔ بعض پیماک لوگ ایسے ہیں۔ کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے

رہتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ اور اس کی عادت ہے تو فاسق مردود الشہادت ہیں۔ جو لوگ

نکر پہنتے ہیں۔ جس سے کہ علاوہ زانو کے ران کا بھی کچھ حصہ برہنہ ہوتا ہے۔ یہ بھی حرام

ہے پہلوان اور کھیل کود کرنے والے معمولی طور سے آگے پیچھے عورت غلیظہ کا نصف نصف

چھپاتے ہیں۔ باقی سارا بدن کھلا رکھتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔ اور اس کی طرف دیکھنا بھی

حرام ارادہ سے دیکھنے والے گنہگار ہیں۔

مسئلہ۔ آزاد عورتوں اور خنثیہ مشکل کیلئے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی نکلی اور

ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیوں بھی عورت ہیں۔ ان کا

چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے۔ عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی

نہ ہوگی۔ جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔

(عالمگیری)

مسئلہ۔ جن اعضاء کا ستر فرض ہے۔ ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا۔ نماز

ہوگئی۔ اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا۔ اور فوراً چھپالیا۔ جب بھی ہوگئی۔ اور اگر بقدر ایک رکن

یعنی تین مرتبہ سجن اللہ کہنے کے برابر کھلا رہا۔ بالقصد کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا نماز فاسد ہوگئی۔

(عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اس حالت پر اللہ

اکبر کہہ لیا۔ تو متعقد ہی نہ ہوئی (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا۔ کہ ہر

ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے۔ مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے

زیادہ چھوٹا ہے۔ اس کی چوتھائی کے برابر ہے۔ نماز نہ ہوئی۔ مثلاً عورت کے کان کا نواں

حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے نماز

جاتی رہی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عورت غلیظہ (قبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ) اور

عورت خفیہ کے ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں۔ اس حکم میں سب برابر ہیں۔ غلظت اور خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے۔ کہ غلیظ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے۔ کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو زمی کیساتھ منع کر دے۔ اگر باز نہ آئے تو اس سے جھگڑا نہ کرے۔ اور اگر ران کھولے ہوئے ہے تو سختی سے منع کرے۔ اور باز نہ آیا تو مارے نہیں۔ اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہے تو جو مارنے پر قادر ہو مثلاً باپ یا حاکم وہ مارے (ردالمحتار) مسئلہ۔ ستر کیلئے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضاء پر نہ پڑے۔ تو اگر کسی نے صرف لمبا کرتہ پہنا۔ اور اس کا گر بیان کھلا ہوا ہے کہ اگر گر بیان سے نظر کرے تو اعضاء دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ادھر ادھر سے نہ دیکھ سکیں۔ تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضاء کو دیکھ لیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کسی مرد کے پاس ستر کیلئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اس سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے۔ البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے۔ اور اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی۔ اور اگر سر اس سے باہر نکال لے ہو جائے گی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں۔ تو بیٹھ کر نماز پڑھے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں (مرد مردوں کی طرح اور عورتیں عورتوں کی طرح) یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ اور یہ بہتر ہے۔ اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔ اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کیلئے افضل ہے۔ اور یہ بیٹھ کر پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل ہے۔ خواہ قیام میں رکوع و سجود کیلئے اشارہ کرے۔ یا رکوع و سجود کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جو شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا۔ کسی نے عاریتہ اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا نماز جائز رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا تھا۔ تو آخر وقت تک انتظار کرے جب دیکھے۔ کہ نماز جاتی رہے گی۔ تو برہنہ ہی پڑھ لے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے۔ اور غالب گمان ہے۔ کہ مانگنے سے دے دے گا۔ تو مانگنا واجب ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر کپڑا مول ملتا

ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں۔ تو اگر اتنے دام مانگتا ہو۔ جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں۔ تو خریدنا واجب۔ (ردالمحتار) یوہیں اگر ادھار دینے پر راضی ہو جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیے۔ مسئلہ۔ اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے۔ پورا نجس ہے۔ تو نماز میں اسے نہ پہنے۔ اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے۔ برہنہ جائز نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں۔ کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے۔ ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل (کمی) نجاست کرے (درمختار) مسئلہ۔ چند شخص برہنہ ہیں۔ تو تنہا دور دور نمازیں پڑھیں۔ اور اگر جماعت کی تو امام درمیان میں کھڑا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا بچھونا وغیرہ مل جائے۔ تو اسی سے ستر کرے ننگانہ پڑھے یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے (عالمگیری) مسئلہ اگر پورے ستر کیلئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے۔ اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ (آگا پیچھا) قبل دبر کو چھپائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے ایسی مجبور میں برہنہ نماز پڑھی تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں نماز ہوگئی (درمختار) مسئلہ۔ اگر ستر کا کپڑا یا اسکے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا بندوں کی جانب سے ہو تو نماز نہ پڑھے۔ پھر اعادہ کرے۔ (درمختار)

استقبال قبلہ

یعنی نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ حُضُورَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوْرَةِ يَاسْرَةَ مَا تَكُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ كِي طَرَفِ نَمَازِ پڑھی۔ اور حضور کو پسند یہ تھا کہ کعبہ شریف قبلہ ہو۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا۔ (جلالین) مسئلہ۔ نماز اللہ ہی کیلئے پڑھی جائے اور اسی کیلئے سجدہ ہو۔ نہ کعبہ کو۔ اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کیلئے سجدہ کیا۔ حرام و گناہ کبیرہ کیا۔ اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی۔ جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے (درمختار وغیرہ) استقبال عام ہے کہ بعدیہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ والوں کیلئے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کیلئے (درمختار) مسئلہ۔ کعبہ

معظمہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رخ چاہے پڑھے کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی مگر اسکی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ چھت کعبہ کو منہ ہو سکے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کی مواجہہ میں ہے۔ نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ۔ قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات (برابر) میں ساٹویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے۔ اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگی۔ یونہی اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کیا نماز ہوگی۔ کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی۔ گو عمارت کی طرف نہ ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے کہ کعبہ کی طرف رخ خود بدل نہ سکے۔ یا کوئی ایسا نہ ہو جو متوجہ کرے۔ یا اسکے پاس امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا ٹھیک اندیشہ ہے یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ متوجہ ہوگا تو ڈوب جائے گا۔ یا شریہ جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا۔ یا اتر تو جائے گا۔ مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا۔ یا یہ بوڑھا آدمی ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا۔ اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرادے تو ان سب سورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں۔ ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر نماز پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے۔ ورنہ جیسے بھی ہو سکے (مگر معافی نہیں) اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں۔ یونہی روان میں پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے۔ یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے۔ اگرچہ نماز نفل ہو (غنیہ) مسئلہ۔ مصلیٰ (نمازی) کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا۔ تو چوری ہو جائیگی۔ ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے اگرچہ با اجرت مثل استقبال فرض ہے (ردالمحتار) جب کہ وہ اجرت حاجت اصلیہ سے زائد اسکے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے۔ مگر حاجت اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر اجرت مثل سے بہت زیادہ طلب کرتا ہے تو اجیر کرنا ضرور نہیں یوہیں پڑھے (افادات رضویہ) مسئلہ۔ کوئی شخص قید میں ہے۔ اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں۔ تو جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لے۔ پھر جب موقع ملے وقت میں یا بعد تو اس کا اعادہ کرے۔ (ردالمحتار)

تحری کے مسائل

اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے نہ چاند سورج ستارے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے۔ تو ایسے کیلئے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جسے ادھر ہی منہ کرے) اس کے حق وہی قبلہ ہے (عامہ کتب) مسئلہ۔ تحری کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی ہوگئی۔ اعادہ کی حاجت نہیں (تنویر الابصار وغیرہ) مسئلہ۔ ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو۔ ہاں اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا بعد نماز یقین کیساتھ معلوم ہوا ہوگئی۔ اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اس کا قبلہ ہونا معلوم ہوا۔ اگرچہ یقین کیساتھ تو نماز نہ ہوئی (درمختار)

مسئلہ۔ اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے منہ کیا نماز نہ ہوئی۔ اگرچہ واقعہ میں وہی قبلہ تھا جدھر منہ کیا۔ اگرچہ بعد کو یقین کے ساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو (درمختار) مسئلہ۔ اگر کوئی جاننے والا موجود ہے۔ اس سے دریافت نہیں کیا۔ خود غور کر کے کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا۔ ہوگئی ورنہ نہیں۔ (درالمختار) مسئلہ۔ جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا۔ نماز ہوگئی اعادہ کی حاجت نہیں (مدیہ) مسئلہ۔ ایک شخص سوچ کر ایک طرف پڑھ رہا ہے۔ تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں۔ بلکہ اسے بھی سوچنے کا حکم ہے۔ اگر اس کا اتباع کیا تحری نہ کی اسکی نماز نہ ہوئی (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر سوچ کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی۔ تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے۔ اور پہلے جو پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا۔ کوئی بینا آیا۔ اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا جس سے قبلہ کا حال اندھا دریافت کر سکتا تھا مگر نہ پوچھا دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں۔ اور اگر کوئی ایسا نہ تھا۔ تو نابینا کی ہوگئی اور

مقتدی کی نہ ہوئی (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا۔ بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی۔ اور قبلہ کی طرف پھر گیا۔ تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے۔ کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی۔ اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی۔ تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے۔ تو اگر چہ تحری کرنے والوں میں نہ ہو اس کی اقتداء کر سکتا ہے (درمختار) مسئلہ۔ اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو سوچ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور امام نے نماز پوری کر لی۔ اور سلام پھیر دیا اب مسبوق و لاحق کی رائے بدل گئی۔ تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے (درمختار) مسئلہ۔ اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی پھر دوسری طرف کو رائے پٹی پلٹ گیا۔ پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی۔ جو پہلی مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ سوچ کر کے ایک رکعت پڑھی دوسری میں رائے بدل گئی۔ اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تو سرے سے نماز پڑھے (درمختار) مسئلہ۔ اندھیری رات ہے چند شخصوں نے جماعت سے سوچ کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے نہ مقتدی امام سے آگے ہے۔ نماز ہو گئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کی خلاف اس کی جہت تھی کچھ حرج نہیں۔ اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو تو نماز نہیں ہوئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مصلیٰ (نمازی) نے قبلہ سے بلا عذر قصد اسینہ پھیر دیا۔ اگر چہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی (مدیہ وغیرہ) مسئلہ۔ اگر صرف منہ قبلہ سے سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر مکروہ ہے۔ (مدیہ وغیرہ) چوتھی شرط وقت ہے۔ اس کے مسائل گذر چکے ہیں۔

نماز کیلئے نیت ضروری ہے

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمَا أَمْرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ انہیں تو یہ ہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اس کیلئے دین کو خالص رکھتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِيٍّ مَا نَوَىٰ أَعْمَالُ كَامِدَار

نیت پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہ ہے۔ جو اس نے نیت کی۔ (بخاری و مسلم)
 مسئلہ۔ نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں۔ محض جاننا نیت نہیں تا وقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ (تنویر الابصار) مسئلہ۔ نیت میں زبان کا اعتبار نہیں اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا۔ اور زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کونسی نماز پڑھتا ہے۔ تو فوراً بلا تامل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عرصہ کی تخصیص نہیں۔ فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو مثلاً نَوَيْتُ یا نیت کی میں نے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (مدیہ) مسئلہ۔ تکبیر سے پہلے نیت کی۔ اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا پینا کام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں۔ حائل نہ ہوں نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۔ وضو سے پیشتر نیت کی تو وضو کرنا فاضل اجنبی نہیں نماز ہو جائے گی۔ یونہی وضو کے بعد نیت کی اسکے بعد نماز کیلئے چلنا پایا گیا نماز ہو جائے گی۔ اور یہ چلنا فاضل اجنبی نہیں (غنیہ) مسئلہ۔ اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی اس کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر کے پہلے نیت کی نماز نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اصح یہ ہے کہ نفل وغیرہ میں مطلق نیت کافی ہے۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح و سنت میں نیت کرے (مدیہ) فرض کی یہ نیت ہے۔ اَصَلِّيْ فَرَضَ هَذَا الْوَقْتِ لِلّٰهِ تَعَالٰی یعنی میں فلاں وقت کی فرض نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پڑھتا ہوں۔ جس وقت کی نماز ہو۔ اس وقت کا نام لے کر نیت کر لے۔ اور سنت نماز کی نیت یہ ہے۔ اَصَلِّيْ سُنَّةَ هَذَا الْوَقْتِ لِلّٰهِ تَعَالٰی پڑھتا ہوں میں نماز سنت اس وقت کی اللہ تعالیٰ کیلئے نیت نماز عید کی اس طرح ہے اَصَلِّيْ هَذَا الْعِيْدَ لِلّٰهِ تَعَالٰی اِقْتَدَيْتُ بِهَذَا الْاِمَامِ پڑھتا ہوں میں نماز عید کی خدا تعالیٰ کیلئے اقتدا کی میں نے اس امام کی۔ اور نماز تراویح کی نیت اس طرح سے ہے کہ اَصَلِّيْ صَلْوَةَ التَّرَاوِيْحِ لِلّٰهِ تَعَالٰی بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھتا ہوں میں نماز تراویح کی اللہ تعالیٰ کیلئے بحکم جناب رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز جنازہ کی نیت یہ ہے۔ اَصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَاذْعُوْا لِهَذَا الْمَيِّتِ اِقْتَدَيْتُ بِهَذَا الْاِمَامِ (نماز پڑھتا ہوں میں خدا

تعالیٰ کیلئے اور دعا کرتا ہوں میں واسطے اس نیت کے تابعداری کی میں نے اس امام کی۔

مسئلہ۔ نفل نماز کیلئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔ اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔
 (درمختار) مسئلہ۔ فرض نماز میں نیت بھی ضرور ہے۔ مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں۔
 اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے مگر اس کی فرضیت علم میں نہیں۔ نماز نہ ہوگی۔ اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے۔ مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے۔ وہی میں بھی پڑھتا ہوں۔ تو یہ نماز ہو جائے گی۔ اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے تمیز نہ کیا۔ تو دو صورتیں ہیں اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے۔ تو نماز ہو جائے گی۔ مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں۔ اگر سنتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کر سکتا۔ کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا۔ مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں۔ تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا۔ کہ یہ فرض پڑھ چکا۔ دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی۔ تو نماز فرض ادا نہ ہوئی (درمختار) مسئلہ۔ فرض میں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے۔ یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے۔ مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (تنویر الابصار) مسئلہ۔ اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے۔ آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہو گیا ہو نماز ہو جائے گی خصوصاً اس کیلئے جس کو وقت خارج ہونے میں شک ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں جب کہ کسی نماز کو معین نہ کیا۔ مثلاً آج کی ظہر یا عصر (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا۔ مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا۔ نماز ہو جائے گی۔ (غنیہ) مسئلہ۔ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں۔ البتہ افضل ہے۔ تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی۔ مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں تعین یوم اور تعین نماز ضروری ہے۔ مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ اگر اس کے ذمہ ایک ہی قضا نماز ہو تو پھر تعین یوم کی ضرورت نہیں۔ فقط

اتنی نیت میرے ذمہ جو فلاں ظہر ہے کافی ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر کسی کے ذمہ بہت سی

نمازیں ہیں۔ اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس کیلئے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے (درمختار) مسئلہ۔ کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی اگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے۔ اور اس کی نیت سے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی ادا نہ ہوئی (غنیہ) مسئلہ۔ قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں۔ اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا تو نماز ہوگئی (مثلاً وقت ظہر باقی ہے۔ اور اس نے گمان کیا کہ وقت جاتا رہا۔ اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی۔ یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے۔ اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی اور اگر یوں نہ کیا بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی مگر اس دن کی ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی یونہی اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے۔ اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کیلئے ضروری نہیں۔ یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا۔ کہ میں فلان کا امام نہیں ہوں مگر اس نے اسکی اقتداء کی نماز ہوگئی۔ مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی۔ تو ثواب جماعت نہ پائے گا۔ اور ثواب جماعت حاصل ہونے کیلئے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں۔ بلکہ وقت شرکت بھی کر سکتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ایک صورت میں امام کو نیت امام بالا اتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی (برابر) کھڑی ہو جائے۔ اور وہ نماز نماز جنازہ نہ ہو۔ تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی۔ تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔ (درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے۔ بعد کو اگر نیت کر بھی لے صحت اقتدائے زن کیلئے کافی نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو امامت زنان کی نیت بالا جماع ضروری نہیں۔ اور اصح یہ ہے کہ جمعہ و عید میں بھی حاجت نہیں باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی تو عورت کی نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ امام نے امامت زنان کی نیت نہ کی ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر مقتدی نے نیت اقتدا امام نہ کی نماز نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ مقتدی نے نیت اقتدا کی مگر فرضوں میں تعین فرض نہ کی تو فرض ادا نہ ہوا (غنیہ) مسئلہ۔ جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی نماز ہوگئی۔ خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر۔ اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر شک ہو کہ امام تراویح میں

ہے یا فرض میں تو نیت فرض کرے۔ کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض ورنہ نفل ہو جائیں گے۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام جس وقت جائے امامت پر گیا۔ اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی۔ اگرچہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو اقتدا صحیح ہے۔ بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (غنیہ) مسئلہ۔ نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے۔ اقتدا صحیح ہے۔ اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو صحیح نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت تو یہ کہہ لے کہ امام کیساتھ نماز پڑھتا ہوں۔ جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر مرد کی نیت کی اور بعد کو معلوم ہوا کہ عورت ہے یا بالعکس جائز نہ ہوئی۔ بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ چند جنازے ایک ساتھ پڑھے۔ تو اسکی تعداد معلوم ہونا ضروری ہے۔ اگر اس نے تعداد معین کر لی اور اس سے زائد تھے۔ تو کسی جنازے کی نماز نہ ہوئی۔ (درمختار) جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو۔ اگر جنازوں کی طرف اشارہ کیا ہو تو ہو جائیگی مسئلہ۔ نماز واجب میں واجب کی نیت کرے نفل میں نفل نذر منت میں نذر کی نیت یونہی سجدہ تلاوت میں تعین ضرور ہے اور سجدہ شکر میں بھی نیت درکار ہے۔ اور سجدہ سہو میں بھی نیت کا تعین درکار ہے۔ (ردالمحتار) اگر متعدد نذریں ہوں تو ان میں بھی جدا جدا نیت کرے۔ اور وتر میں اگر نیت وجوب نہ کرے جب بھی کوئی جرم نہیں۔ ہاں نیت واجب افضل ہے۔ ایلتہ نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں (درمختار) مسئلہ۔ یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے کوئی ضروری نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے۔ اور بہ نیت نفل نماز پوری کی۔ تو فرض ادا ہوئے۔ اور اگر بہ نیت نفل شرع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا۔ اور اس گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی تو اگر تکبیر جدید کیساتھ ہے تو اول جاتی رہی اور دوسری شروع ہو گئی۔ ورنہ وہی پہلی ہے۔ خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے۔ ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی (ہندیہ) مسئلہ۔ ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی تو یہ وہی نماز

ہے۔ اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی۔ لہذا اگر قعدہ اخیرہ کیا۔ تو ہوگئی۔ ورنہ نہیں۔ ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی۔ اور وہ رکعت شمار میں نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔

اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی اور زبان سے کچھ نہ کہا۔ تو وہ بدستور نماز میں ہے (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی مسئلہ۔ نماز خلاصاً اللہ شروع کی۔ پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ پورا ریا یہ ہے۔ کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے نماز پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں۔ مسئلہ دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی۔ اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے۔ دوسری جنازہ تو فرض کی نیت ہوئی۔ (۲) اور دونوں فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا تو وقتی ہوئی۔ (۳) اور ایک وقتی ہے دوسری قضا اور وقت میں وسعت گنجائش نہیں جب بے وقتی ہوئی۔ (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی۔ (۵) اور دونوں قضا ہوں تو صاحب ترتیب کیلئے پہلی ہوئی۔ (۶) اور صاحب ترتیب نہیں تو دونوں باطل۔ (۷) اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہو۔ (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں۔ (۹) اور ایک نفل دوسری نماز جنازہ تو نفل کی نیت رہی (درمختار)..... اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کیساتھ پڑھتا ہے تو اسکو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اور ریا کا استحقاق عذاب بہر حال ہے مسئلہ۔ نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا نماز شروع کرنی چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار کرے (درمختار وغیرہ)

تکبیر تحریمہ

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ واذکر اسم ربہ فصلے اپنے رب کا نام لیکر نماز پڑھی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔ شروع فرمایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کو ساتھ تکبیر کے اور قرأت کو ساتھ الحمد للہ رب العلمین کے (رواہ مسلم) نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ فرض رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط (درمختار) مسئلہ۔ غیر

نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لئے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پہلے پھینک دے۔ نماز منعقد ہو جائے گی۔ یونہی بروقت ابتداء تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف تھا یا آفتاب خط نصف النهار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا یا قبلہ کو منہ کر لیا یا آفتاب ڈھل گیا۔ نماز منعقد ہو جائے گی (ردالمحتار) مسئلہ۔ فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے۔ مثلاً عشاء کی چاروں رکعتیں پورے کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کیلئے کھڑا ہو گیا۔ لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدہ آخر کر چکا تھا۔ اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا۔ اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں۔ تو یہ رکعت نفل ہوئی اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعت ہو جائیں تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی۔ لہذا مکروہ نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے۔ اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو۔ اور دونوں ہاتھ کان تک لیجائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں۔ اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے۔ اور نذاف کے نیچے باندھ لے یوں کہ ذہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور درمیان کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیاں کلائی کے اگل بغل۔ اور ثناء پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

ترجمہ۔ پاک ہے تو اے اللہ (اور میں تجھے یاد کرتا ہوں) تیری تعریف کے ساتھ

اور بڑی برکت والا ہے تیرا نام۔ اور عالی شان ہے تیری بزرگی۔ اور نہیں کوئی معبود عبادت

کے لائق سوا تیرے۔ پھر تعوذ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کے

پھٹکارے ہوئے شیطان سے) پڑھے۔ پھر تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (شروع اللہ

کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے) پھر فاتحہ پڑھے وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر قرأت شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور پڑھے۔

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سب بندگیاں زبان کی اللہ کو ہیں سب بندگیاں بدن کی اور سب بندگیاں پاک مال کی۔ سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے بندوں پر جو نیک ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ تعالیٰ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اور اسکو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لا کے قریب پہنچے دہنے ہاتھ کی درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھٹکیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے! اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو بطرز وہابیہ حرکت نہ دے اور کلمہ الا پر گرا دے۔ اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے جس طرح پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں فاتحہ شریف کے ساتھ سورت ملانا نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا۔ اس میں تشہد کے بعد درود شریف ابراہیمی علی نبینا وعلیہ السلام
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے اللہ رحمت بھیج سردار ہمارے حضرت محمد پر اور اسکی آل پر جیسے رحمت بھیجی تو نے سردار ہمارے حضرت ابراہیم پر اور اس کی آل پر تو ہی تعریف کیا گیا بزرگی والا۔ اے اللہ برکت دے سردار ہمارے محمد اور اس کی آل پر۔ جیسے کہ برکت دی تو نے سردار ہمارے ابراہیم اور اس کی آل پر۔ تو ہی تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ پروردگار ہمارے دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی۔ اور بچا ہم کو جہنم کی آگ سے۔

یا اور کوئی دعا ماثور پڑھے۔ اور اس کی بغیر اللہم کے نہ پڑھے۔ پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَبِهْ اور سلام میں اگر تنہا ہو تو دونوں طرف فرشتوں (نگہبان اور کرانا کاتین) کی نیت کرے۔ اگر امام ہو اور مقتدی ایک تو فقط ایک مقتدی کی اور حفظ کی نیت کرے۔ اور مقتدی زیادہ ہوں تو دونوں طرف نیت کرے۔ اور مقتدی فرشتوں کی اور دونوں طرف والے نمازیوں کی۔ جو اس کے ساتھ شریک ہیں اور اگر امام کے برابر پیچھے ہے۔ تو دونوں طرف امام کی نیت کرے ورنہ صرف ایک طرف نیت کرے یاد رہے کہ طریقہ مذکورہ میں بعض احکام عورت اور بعض دیگر میں مقتدی جدا ہیں۔ جس کا بیان آگے آئے گا۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ (۷) خروج بصیفہ تکبیر تحریمہ:-

یہ ہیئتہ شرائط نماز سے ہے۔ مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ۔ نماز کے مذکورہ شرائط (طہارت وغیرہ) تکبیر تحریمہ کیلئے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر اللہ اکبر کہہ چکا۔ اور کوئی شرط مفقود ہے نماز نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جن نمازوں میں قیام فرض ہے۔ ان میں تکبیر تحریمہ کیلئے قیام فرض ہے۔ تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا۔ نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا (تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائے) نماز نہ ہوئی۔ تنبیہ۔ بعض لوگ جلدی جلدی میں اس طرح کر گزرتے ہیں کہ امام کو حالت رکوع میں دیکھا تو فوراً شریک ہو گئے۔ ان کی نماز نہ ہوئی۔ اس کو پھر پڑھیں۔ اکثر تو رکوع ہی میں جا کر تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اور بجائے دو تکبیروں کے ایک ہی تکبیر کہتے ہیں۔ ان کی نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ گو وہ اپنے گمان میں اس کو

نماز سمجھیں ایسوں کو خیال رکھنا چاہیے حدیث شریف میں نماز میں دوڑ کر شریک ہونے کو منع فرمایا ہے مسئلہ۔ نفل کیلئے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی نماز نہ ہوئی۔ اور بیٹھ کر کہتا تو نماز ہو جاتی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر رکوع کی نیت کی۔ نماز شروع ہوگئی اور یہ نیت لغو ہے (درمختار) مسئلہ۔ اگر امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی اگر اقتداء کی نیت ہے۔ نماز میں شریک نہ ہوا۔ تو پھر کلمے (عالمگیری)

مسئلہ۔ امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی۔ پھر کہے ورنہ ہوگئی۔ احتیاط یہ کہ پھر تکبیر تحریمہ از سر نو کہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جو شخص زبان سے تکبیر کہنے پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہے یا کوئی دیگر وجہ ہے تو اس پر تلفظ واجب نہیں دل میں ارادہ کافی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا کسی اور وجہ سے کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی نماز نہ ہوئی (درمختار) مسئلہ۔ لفظ اللہ اکبر فی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ جل یا اللہ اعظم یا اللہ کبیر یا اللہ الاکبر یا اللہ الکبیر یا الرحمن اکبر یا اللہ الہ یا لا الہ الا اللہ وغیرہ الفاظ تعظیسی کہے تو ان سے بھی نماز شروع ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کوئی دعایا طلب حاجت کے الفاظ ہوں۔ مثلاً اللھم اغفر لی وغیرہ تو نماز شروع نہ ہوگی۔ یونہی اگر صرف اکبر یا اجل کہا۔ اسکے ساتھ لفظ اللہ نہ ملایا۔ جب بھی نہ ہوگی۔ یونہی اعوذ باللہ یا انا اللہ وغیرہ کہا تو منعقد نہ ہوئی۔ اور اگر صرف اللہ کہا۔ یا اللہ یا اللھم کہا ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ لفظ اللہ کو اللہ (بمذ الف ہمزہ) یا اکبر کو اکبر (بمذ الف ہمزہ) یا اکبار کہا۔ نماز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر اس کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصد ا کہے۔ تو کافر ہے (درمختار) مسئلہ۔ پہلی رکعت کا رکوع مل گیا۔ تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا (عالمگیری) تنبیہ۔ بعض لوگ ثواب تکبیر اولیٰ امام کیساتھ تکبیر کہہ لینے پر منحصر سمجھتے ہیں (اگر فوراً امام کے بعد تکبیر کہہ لے۔ تو ثواب تکبیر اولیٰ مل جائیگا ورنہ نہیں) ان کو اس مسئلہ سے سبق لینا چاہیے۔

دوم قیام:-

قیام کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔ اور قیام یہ کہ سیدھا کھڑا ہو (درمختار) مسئلہ۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قرأت ہے۔

(بقدر قرأت فرض۔ قیام فرض اور بقدر قرأت واجب واجب اور بقدر سنت سنت (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے رکعت اول میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریرہ بھی شامل ہوگی۔ اور قیام مسنون میں مقدار تعوذ اور ثناء و تسمیہ بھی (رضا) مسئلہ قیام و قرأت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اسکی ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا۔ ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قرأت کی سب فرض ہی ہے۔ فرض کا ثواب ملے گا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا نہ ہوگی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے۔ جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے۔ یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یونہی کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا۔ یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا۔ تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض کہ جنتی قادر ہو۔ کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر (درمختار) مسئلہ۔ اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کیلئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا۔ اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے۔ تو گھر میں پڑھے۔ جماعت میسر ہو تو جماعت ورنہ تنہا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں۔ بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے۔ یا سجدہ نہ کر سکے۔ یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے۔ یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے۔ یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قرأت سے مجبور محض ہو جاتا ہے یونہی کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے۔ یا دیر میں تندرست ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی۔ تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ اگر چہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے۔ تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے (غنیہ) تنبیہ ضروری آج کل

عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی۔ بیٹھ کر نماز شروع کر دی۔ حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے یونہی اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ مگر عرصہ وغیرہ کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوئیں۔ انکا پھیرنا فرض۔ اللہ توفیق دے آمین۔ مسئلہ۔ کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے۔ تو اس پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو۔)

سوئم قرأت:-

قرأت اسکا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے۔ اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضرور ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح تو کی۔ مگر اس قدر آہستہ کے خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا ثقل سماعت (بہرا پن) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ یونہی جس جگہ کچھ کہنا یا پڑھنا مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے یہی مقصد ہے کہ کم از کم اتنا ہو کہ خود سن سکے۔ مثلاً طلاق دینے آزاد کرنے جانور ذبح کرنے میں (عالمگیری) مسئلہ۔ مطلقاً (خواہ فاتحہ ہو یا کوئی دیگر سورت کی آیت ہو) ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ فاتحہ نہ آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی میں۔ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے (عامہ کتب) مسئلہ۔ فرض کی کسی رکعت میں قرأت نہ کی یا ایک میں کی نماز فاسد ہوگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں۔ پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے ص۔ ن۔ ق کہ بعض قراتوں میں ان کو آیت مانا ہے تو اسکے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ اگرچہ اسکی تکرار کرے۔ (عالمگیری) رہی ایک کلمہ کی آیت مُنْهَاتِنِ اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ مسئلہ۔ سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک پوری آیت ہے۔ مگر صرف اسکے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (درمختار) مسئلہ۔ بجائے قرأت آیت کے بچے کی نماز نہ ہوگی (درمختار)

چہارم رکوع:-

رکوع میں جھلنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔
(در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ مسئلہ۔ کوزہ پشت (کبڑا) (کبہ)
کہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو۔ رکوع کیلئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

پنجم سجود:-

حدیث شریف میں ہے کہ سب سے زیادہ قرب بندہ کو اس حالت میں ہے کہ سجدہ
میں ہو۔ لہذا دعا زیادہ کرو۔ مسئلہ۔ پیشانی کا زمین پر جتنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی
ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا۔ کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے
رہے۔ نماز نہ ہوئی۔ بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی۔ جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ
سے اکثر لوگ غافل ہیں۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر
نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی
ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔ (عالمگیری) تنبیہ۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ فقط پیشانی پر سجدہ
کرتے ہیں۔ اور ناک کو بچاتے ہیں اور بعض دیگر فقط ناک کی نوک پر۔ اور پیشانی کو جدا
رکھتے ہیں تاکہ خاک آلودہ نہ ہو جائے اور بعض معمولی طور سے دونوں کو زمین تک پہنچاتے
ہیں بعض فقط پگڑی کے بلوں پر کرتے ہیں۔ ان کو اس مسئلہ سے سبق لینا چاہیے۔ ایسوں کی
نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ جاہل متنسک سے مولیٰ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ مسئلہ۔ رخسارہ یا ٹھوڑی
زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا۔ گو عذر کے سبب ہو یا بلا عذر۔ اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے
(عالمگیری) مسئلہ۔ ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔ مسئلہ۔ کسی نرم چیز مثلاً گھاس۔
روٹی۔ قالین وغیرہ پر سجدہ کیا۔ اگر پیشانی جم گئی۔ یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دے۔
تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بعض لوگ جاڑوں میں مسجد میں پیال (پرالی) یا
گھاس بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ ضروری ہے۔ کہ اگر پیشانی خوب
نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی۔ اور ناک ہڈی تک نہ دبی۔ تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔
کمانی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ ریل کے بعض درجوں
میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدے ہوتے ہیں۔ اس گدے سے اتر کر نماز پڑھنی

چاہیے۔ مسئلہ۔ دو پہیا گاڑی یکہ وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا جو ایام نبل اور گھوڑے پر ہے۔ سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا تو ہو گیا۔ (عالمگیری) بہلی کا کھٹولا اگر بانوں سے بنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا ہو کہ سر ٹھہر جائے۔ دبانے سے اب نہ دبے ورنہ نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ جوار باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جسے سجدہ نہ ہوگا۔ البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جنہ سے مانع نہ ہو تو ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر کسی عذر مثلاً ازدحام کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے اور بلا عذر باطل ہے اور گھٹنے پر عذر بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ازدحام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اسکا شریک ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو۔ یا نماز میں تو ہے مگر اسکا شریک نہ ہو (دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں) (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے بیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے۔ سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے۔ تو سجدہ نہ ہوا۔ ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا تو ہو گیا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ عمامہ (پگڑی) کے بیچ پر سجدہ کیا۔ اگر ماتھا خوب جم گیا سجدہ چھو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا۔ یا سر کا کوئی حصہ لگا تو نہ ہوا (درمختار) مسئلہ۔ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچے ہے۔ سجدہ نہ ہوا ورنہ ہو گیا۔ (درمختار) مسئلہ۔ کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

ششم قعدہ اخیرہ

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔ (بہار شریعت)۔

مسئلہ۔ چار رکعت پڑھ کے بیٹھا۔ پھر یہ گمان کیا کہ تین ہی ہوئیں۔ کھڑا ہو گیا پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا۔ اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعہ بقدر تشہید ہو گیا فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گذر گیا بعد بیداری بقدر تشہید بیٹھنا فرض ہے۔ ورنہ نماز نہ ہوگی یونہی قیام۔ قرأت۔ رکوع۔ سجود میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا۔ تو یہ بعد بیداری اس کا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور

سجدہ سہو بھی کرے لوگ اس سے غافل ہیں۔ خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی۔ تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا۔ تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو۔ بیٹھ جائے۔ اور پانچویں کا سجدہ کر لیا۔ یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا۔ اور چوتھی کا سجدہ کر لیا۔ ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک اور ملائے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے۔ اور کر لیا۔ تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد بقدر تشہد بیٹھے۔ وہ پہلا قعدہ جاتا رہا۔ قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی (مدیہ) مسئلہ۔ سجدہ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا۔ مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا۔ تو فرض ادا ہو گیا۔ مگر گنہگار ہوا۔ اعادہ نماز واجب ہے (ردالمحتار)

ہفتم خروج :-

خروج یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو۔ بقصد کرنا۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصد پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر قادر ہوا۔ یا موزہ پر مسح کئے ہوئے تھا اور مدت پوری ہوگئی۔ یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا۔ یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بغیر کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہوگئی۔ یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لا کر دے دیا۔ جس سے نماز ہو سکے (بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے۔ یا یہ بھی نہیں مگر اسی کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے۔ یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے۔ اب رکوع و سجود پر قادر ہو گیا۔ یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے۔ اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی۔ یا امام کو حدث ہوا اور امی (بے پڑھے) کو خلیفہ کیا۔ اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی۔ یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا۔ یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا۔ یا عید میں نصف النہار شروع ہو گیا۔ یا پٹی پر مسح کئے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی۔ یا صاحب عذر تھا۔ اب عذر جاتا رہا۔ اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک

کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا۔ یا نجس (پلید) کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے۔ یا قضا پڑھ رہا تھا۔ اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی۔ اور آزاد ہو گئی۔ اور فوراً سر ڈھانکا۔ ان سب صورتوں میں نماز باطل ہو گئی۔ (علمہ کتب) مسئلہ۔ مقتدی امی تھا۔ اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہو گئی۔ تو نماز باطل نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر قیام کیا۔ تو وہ رکوع جاتا رہا۔ اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا۔ نماز ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ یونہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر بعد رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے۔ ان میں کا کوئی فعل امام سے پہلے ادا کر چکا اور امام کیساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع کر لیا۔ اور امام رکوع میں ابھی آیا بھی نہ تھا۔ کہ اس نے سر اٹھا لیا۔ تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہو گئی۔ ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی کیلئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو۔ اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نہ ہوئی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (درمختار)

۴۹ واجبات نماز

- (۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔ (۱۲) پوری الحمد شریف پڑھنا الحمد شریف میں ہر آیت مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔ (۹) سورت ملانا (ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں) (۱۱۱۰) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ (۱۳، ۱۴) الحمد اور اس کے ساتھ ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے (۱۳) الحمد کا سورت سے پہلے ہونا۔ (۱۵) ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار فاتحہ شریف پڑھنا (۱۶) الحمد و سورت کے درمیان کے اجنبی کا فاصلہ نہ ہونا۔ آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔ (۱۷) قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا (۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہوتا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصلہ نہ ہو۔ (۱۹) تعدیل ارکان (رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم

ایک بار بحسن اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (۲۰) یونہی قومہ (رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ (۲۱) جلسہ (دوسجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ (۲۲) قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو۔ (۲۳) اور فرض و وتر و سنن رواتب (مؤکدہ) میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔ (۲۴، ۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا۔ جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد پڑھنا واجب۔ ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا ترک واجب ہوگا۔ (۲۶، ۲۷) اور السلام دو بار اور لفظ علیکم واجب نہیں۔ (۲۸) اور وتر میں دعاء قنوت پڑھنا۔

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي
عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعِي وَنَخْفِذُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ
وَ نَخْشَى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیرا انکار نہیں کرتے۔ اور ہم الگ اور علیحدہ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ان کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ! تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تیری ہی نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم چلتے ہیں اور خدمت کو حاضر ہوتے ہیں اور امیدوار ہیں تیری رحمت کے اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے ضرور تیرا عذاب منکروں کو ملنے والا ہے۔

(۲۹) اور تکبیر قنوت۔ (۳۰ تا ۳۵) اور عیدین کی چھوٹی تکبیریں (۳۶) اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع (۳۷) اور اس تکبیر کیلئے لفظ اللہ اکبر ہونا۔ (۳۸) اور جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا (۳۹) اور غیر جہری میں آہستہ (۴۰) ہر واجب و فرض کا اسکی جگہ پر ہونا۔ (۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا (۴۲) اور سجود کا دو ہی بار ہونا (۴۳) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۴۴) اور چار رکعت میں دوسری پر قعدہ ہونا (۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا (۴۶) سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا۔ (۴۷) ۲ فرض یا ۲ واجب یا واجب و فرض کے درمیان تسبیح کا وقفہ نہ ہو (۴۸) امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (۴۹) سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

سجدہ سہو کے مقامات

کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے۔ تو سجدہ سہو واجب ہے (درمختار) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی۔ تو سجدہ سہو کرے (غنیہ) مسئلہ۔ سورت پہلے پڑھی۔ اس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک (تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر چپکا رہا۔ سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا۔ تو سجدہ سہو کرے (درمختار) مسئلہ۔ جو چیزیں فرض و واجب ہیں۔ مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ واجب کا تعارض (مقابلہ) نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے۔ مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا۔ تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی۔ کہ امام نے سر اٹھا لیا۔ تو یہ بھی اٹھالے (ردالمحتار) مسئلہ۔ ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا۔ تو جب یاد آئے کر لے۔ اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نماز نہ صادر ہوا ہو۔ اور سجدہ سہو کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا ۲ رکوع یا قعدہ اولی بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ الفاظ تشہد سے ان کے معانی کا قصد اور انشا ضروری ہے۔ گویا اللہ عزوجل کیلئے تحیت کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مد نظر ہو۔ (درمختار وغیرہ) جب کلمات تشہد انشاء تحیت و سلام ہوئے نہ محض حکایت واقعہ شب معراج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ شرک و بدعت کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ فرض و وتر و سنن مؤکدہ کے قعدہ اول میں تشہد کے بعد اتنا کہہ لینا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ يَا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا تو اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو کرے۔ عمداً ہو تو اعادہ نماز واجب ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے۔ اور کچھ نہ پڑھے۔ اور مسبوق (جو ایک دو رکعت پڑھے جانے کے بعد شریک نماز امام ہوا ہو) کو چاہیے کہ قعدہ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو۔ اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا۔ تو کلمہ شہادت کی تکرار کرے۔ (درمختار)

نماز کی اُناسی سنتیں ہیں

سنن نماز:-

(۱) تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا (۲) ہاتھ کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ (۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو ہونا (۴) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا۔ (۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا (۶) یوہیں تکبیر قنوت و تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں (بہار شریعت) مسئلہ۔ اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا۔ تو اب نہ اٹھائے۔ اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور موضع مسنون تک ممکن نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت کیلئے سنت یہ ہے کہ موٹھوں تک ہاتھ اٹھائے (ردالمحتار) مسئلہ۔ کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے۔ اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے۔ جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔ (عالمگیری) (۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر (۱۰) اور سمع اللہ لمن حمدہ (۱۱) اور سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی ضرورت ہو۔ اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی۔ تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے۔ کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے۔ اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو۔ بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نماز ہی نہ ہوگی یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو۔ اور جہر سے اعلان یونہی آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے۔ اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہوگی نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سمع اللہ لمن حمدہ یا ربنا لک الحمد میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مکبر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اسکی حاجت ہے۔ جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے یہاں سے تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا نیز یہ کہ

اگر مکبر نے تکبیر میں (لمبائی) کیا تو امام کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے بعد انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا۔ اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا نماز واجب الاعادہ ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ مقتدی اور منفرد (تہا پڑھنے والا) کو جہر کی حاجت نہیں۔ صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔ (رد المحتار وغیرہ) (۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے۔ چھٹکلیا اور انگوٹھا کلائی کے اگل بغل رکھے۔ اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر دہنی بچھائے اور عورت بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے زیر رکھ کر اسکی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے (غیتہ وغیرہ) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے کر لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھ لے (بہار شریعت) مسئلہ بیٹھے یا لیٹے ہوئے نماز پڑھے جب بھی یو ہیں ہاتھ باندھے (رد المحتار) مسئلہ جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔ (رد المحتار)

ثنا و تعوذ۔ و تسمیہ و آمین کہنا

ان سب کا آہستہ ہونا پہلے ثنا پڑھے پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے۔ وقفہ نہ کرنے تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے۔ اور ثناء میں وَجَلْ ثَنَاءُكَ غَيْرِ جَنَازَةٍ میں نہ پڑھے۔ اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں۔ (مثلاً قَوْمَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ يَا جَلْسَةً میں) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ) وہ سب نفل کیلئے ہیں۔ مسئلہ۔ امام نے بالجہر قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثناء نہ پڑھے۔ اگرچہ بوجہ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ عیدین میں کھچلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دور ہونے کے قرأت نہیں سنتے۔ (عالمگیری وغیرہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے (رد المحتار) مسئلہ۔ امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا۔ تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے

سجدہ میں پایا تو یہ بہتر ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں اعوذ و بسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں۔ لہذا تعوذ اور تسمیہ ان کیلئے مسنون نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے۔ اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے۔ فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی۔ تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا مستحسن ہے۔ قرأت خواہ سری رہو (آہستہ) یا جہری (اوپنی) مگر بسم اللہ شریف بہر حال آہستہ پڑھی جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا۔ اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے۔ کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا۔ یوہیں اگر ثناء پڑھنا بھول گیا۔ اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسبوق شروع میں ثناء نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھتا شروع کرے اس وقت پڑھ لے (غنیہ) مسئلہ۔ فرائض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد انتی وَجْهَتْ اِلٰی نَهْ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وانا اول المسلمین کی جگہ وانا من المسلمین کہے (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ عیدین میں تکبیر تحریرہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے۔ اور ثناء پڑھتے وقت ہاتھ بائیں لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں۔ اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ۔ کہ لا کی صورت میں الف کو با کی طرف مائل کریں (درمختار)

مسئلہ۔ اگر مد کیساتھ میم کی تشدید پڑھی۔ اور یا کو حذف کر دیا۔ (آمین یا قصر کے ساتھ تشدید (آمین) یا حذف یا ہو (آمین) تو ان تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام کی آواز اس کو نہ پہنچی۔ مگر اسکے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز سن لی۔ اگرچہ اس نے آہستہ کہی۔ تو یہ بھی آمین کہے۔ غرض یہ کہ امام کا ولا الضالین کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا۔ امام کی آواز سننے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو (درمختار) مسئلہ۔ سری نماز میں امام نے آمین کہی۔ اور یہ اسکے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی۔ تو یہ بھی کہے۔ (درمختار) (۲۴) اور رکوع میں تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا (۲۵) اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (۲۶) اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کیلئے ہے۔ (۲۷) اور عورتوں کیلئے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا ہے۔

(۲۸) اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے۔ تنبیہ۔ آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے (۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ تنبیہ۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں۔ یہ مکروہ ہے۔ (۳۰) رکوع کیلئے اللہ اکبر کہنا مسئلہ۔ اگر ظا ادا نہ کر سکے۔ تو سبحن ربی العظیم کی جگہ سبحن ربی الکریم کہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے۔ (جب رکوع کیلئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے) (عالمگیری) اس مسافت کو پورا کرنے کیلئے اللہ کے لام کو بڑھائے۔ اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے (عالمگیری) مسئلہ۔ آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی ثنا ہو تو افضل یہ ہے کہ قرأت کو تکبیر سے وصل کرے۔ جیسے وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کیساتھ ملانا ناپسند ہو تو فصل افضل ہے۔ (ختم قرأت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے اور دونوں نہ ہوں تو فصل و وصل یکساں ہیں) (ردالمحتار) مسئلہ۔ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی رکوع جزم پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول (لمبا) دینا مکروہ تحریمی ہے جبکہ اسے پہچانتا ہو (اس کی خاطر ملحوظ ہے) اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے۔ کہ نیکی پر اعانت ہے۔ مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا۔ تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو مقتدی پر واجب ہے کہ لوٹ جائے نہ لوٹے گا تو کراہت تحریمہ کا مرتکب ہوگا۔ گنہگار ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع میں پیٹھ خوب چھٹی رکھے۔ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (فتح القدر) مسئلہ۔ رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (ہدایہ) مسئلہ۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے (صرف) اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔ اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے (عالمگیری) مسئلہ۔ تین بار تسبیح ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی۔ اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو۔ ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ سے زیادہ سات بار کہے۔ اس سے زیادہ نہ کرے (سعایہ حاشیہ بر شرح دقایہ) (۳۳)

رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے۔ لٹکے ہوئے چھوڑ دے۔ (عالمگیری) مسئلہ (۳۵) سمع اللہ لمن حمدہ کی ہ کو ساکن (جزم پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے۔ نہ دال کو بڑھائے (عالمگیری) مسئلہ (۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کیلئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا۔ (۳۷) اور مقتدی کیلئے ربنا لک الحمد کہنا (۳۸) اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ مسئلہ۔ ربنا لک الحمد سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے۔ مگر داؤ ہونا بہتر ہے اور اللہم ہو اس سے بہتر۔ اور سب میں بہتر یہ کہ دونوں ہوں اللہم ربنا و لک الحمد (درمختار) مسئلہ۔ منفرد تحمید کہتا ہو اور رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اللہم ربنا و لک الحمد کہے (درمختار) مسئلہ۔ (۳۹) سجدہ کیلئے اور سجدہ سے اٹھنے کیلئے اللہ اکبر کہنا اور سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنا اور سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔ مسئلہ۔ سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے۔ پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے (پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے (عالمگیری) یہ ہی طریقہ حدیث میں مذکور ہے (سنن اربعہ) مرد کیلئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں۔ (۵۲) پیٹ رانوں سے (۵۳) اور کلائیوں زمین پر نہ بجھائے۔ مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گذر جاتا۔ (ابوداؤد) مسئلہ۔ عورت سمٹ کر سجدہ کرے (بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں زمین سے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے۔ اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے۔ پھر بایاں (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے۔ تو حرج نہیں۔ اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر عذر ہے مثلاً کنکریاں یا سردی گرمی تو مکروہ نہیں اور اگر دھول (غبار) ہو حرج نہیں۔ اور چہرے کو خاک سے بچانے کیلئے کیا تو مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ کوٹ وغیرہ پر نماز پڑھے تو اس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے (درمختار) مسئلہ۔ سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا ممنوع و مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ۔ دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا اور ہاتھوں کا رانو پر رکھنا سجدہ میں انگلیاں قبلہ رو ہونا۔ (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی

ہونا۔ مسئلہ۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے۔ اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب ہیں۔ اور دسوں قبلہ رو ہونا سنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ۔ جب دونوں سجدے کرے تو رکعت کیلئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے۔ ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ) اب دوسری رکعت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا۔ اور داہنا قدم کھڑا رکھنا (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کیلئے ہے۔ اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے۔ اور بائیں سرین پر بیٹھے۔ (۷۳) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا اور بایاں بائیں پر (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔ (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا جیسے کہ طریقہ نماز میں مذکور ہوا۔ (۷۸) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کیلئے اٹھے۔ تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر۔ ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (غنیہ) نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورہ فاتحہ شریف پڑھنا ہے۔ اور سبحن اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا تو بھی نماز ہو جائے گی۔ مگر سکوت نہ چاہیے (درمختار) (۷۹) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا اور افضل درود ابراہیمی ہے۔ جو مذکور ہوا (بہار شریعت) درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء طیبہ کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر اور باعث ترقی درجات ہے۔ (درمختار وغیرہ)

درود شریف کے فضائل و مسائل

درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں اور نص قطعی بالتاکید ناطق ہے۔ **إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.**

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم) علاوہ ازیں اس کی دس خطائیں محو

فرمائے گا۔ اور دس درجے بلند فرمائے گا (نسائی) ایک بار درود پڑھنے کا بدلہ ستر بار کی حدیث بھی آئی ہے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسکے اسی برس کے صغیرہ گناہ محو فرمادے گا۔ (درمختار) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ناک خاک میں ملے۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ الخ (ترمذی) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سوال اور آپ کے جواب ارشاد فرمانے سے (کہ ایسا ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا) معلوم ہوتا ہے کہ سوائے فرائض و واجبات سنن کے اگر نقلی عبادت کرنا چاہے تو درود شریف سب سے افضل عبادت ہے۔ اور درود شریف وہ عبادت ہے کہ جس کے بکثرت پڑھنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود روحانی طور سے اس شخص کی رہنمائی فرماتے ہیں (کتاب ذکر خیر) فرماتے ہیں جو درود شریف پڑھے اور یہ کہے اللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقْرَبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ واجبت له شفاعتی (رواہ احمد) اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق (ٹھہری) رہتی ہے۔ اوپر نہیں جاتی جب تک تو اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی) دعا قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کے اول و آخر درود شریف نہ پڑھا جاوے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کو نیست و نابود کرتا ہے۔ بہ نسبت ٹھنڈے پانی کے آگ کو۔ (جیسے ٹھنڈا پانی آگ کو بجھاتا ہے اس سے زیادہ درود شریف گناہوں کو مٹاتا ہے) اور فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے دن درود شریف بھیجنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ بہ نسبت اور دنوں کے کیونکہ جمعہ دنوں کا سردار ہے۔ اور آپ اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ اس حکم میں دو شنبہ بھی عمدہ دنوں سے ہے۔ کہ اسی میں بندوں کے اعمال درگاہ رب العزت میں پیش ہوتے ہیں۔ اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے روز سب آدمیوں سے مجھے قریب وہ ہوگا۔ جو مجھ پر بہت درود بھیجتا ہوگا۔ (اس شخص کا رتبہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (ترمذی) فرمایا مجھ پر درود بھیجو کیونکہ درود بھیجنا تمہارے حق میں زکوٰۃ ہے۔ (ثواب کی زیادتی۔ مال کی کثرت اور گناہوں کی پاکی)۔ (کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی

نازل فرمائی کہ تو چاہتا ہے کہ میں قریب تر ہو جاؤں تجھ سے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اے پروردگار عالم میری یہی آرزو ہے کہ میں تجھ سے زیادہ تر نزدیک ہو جاؤں۔ پس ارشاد ہوا فَكَثِرَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کر۔ تو یہ نسبت تجھ کو حاصل ہو اور مجھ سے قربت کامل ہو آثار مشائخ میں ہے کہ جو کوئی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا۔ جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک اکھ نیکیاں اس کے اعمال نامے میں لکھی جائیں گی اور خدا تعالیٰ کے ولیوں میں شمار ہوگا۔ مدارج النبوة میں حضرت عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان نے اَللّٰهُمَّ کہا تو فضل و رحمت کے دریاؤں میں اتر آیا۔ گویا خداوند کریم کو تمام اسماء کیساتھ یاد کیا۔ اور جب صلی علی سیدنا محمد کہا تو حضرت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دریائے فضل میں در آیا۔ اور جب و علی آلہ واصحابہ کہا تو صحابہ اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلوں اور کمالوں کے دریاؤں میں اتر ا۔ پھر جب ان دریاؤں میں در آیا۔ اور غوطہ لگایا۔ تو کیونکر محروم اور مایوس نکلے گا ”قول البدیع“ میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے آ کر بیان کیا آپ نے فرمایا کہ صدقہ دے۔ اتفاقاً اسی روز حضرت خواجہ نے اس کی بیٹی کو خواب میں دیکھا کہ ایک مکلف تخت پر بہشت میں بیٹھی ہے اور نور کا تاج سر پر رکھا ہے متعجب ہو کر کہا کہ تیری ماں نے اس کے خلاف بیان کیا تھا۔ اس نے کہا میری ماں سچ کہتی ہے ہم ستر آدمی عذاب میں گرفتار تھے۔ ایک شخص ہماری قبروں سے گزرا۔ اور ایک بار درود شریف پڑھ کر ثواب اس کا ہم کو بخشا۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس درود شریف کی برکت سے ہمیں عذاب سخت سے نجات دی اور اس قدر ثواب جو آپ دیکھتے ہیں میرے حصہ میں آیا۔ ایک بزرگ اپنے جامع میں فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی سے ربح مسکون (آباد زمین) کی سیر کی اجازت حاصل کی۔ بعد حصول اجازت تمام طبقات زمین و آسمان میں پھرے اور ہر چیز کا معائنہ کیا۔ جب واپس ہوئے تو ارشاد خداوندی ہوا کہ اے جبرئیل علیہ السلام جو تمام دنیا و مافیہا کا سیر کیا۔ کیا دیکھا۔ عرض کی کہ خداوند کل عالم کو دیکھا۔ اور ہر چیز

کا معائنہ کیا۔ تمام جن و انس وحوش و طیور و شجر و حجر ہر ایک اپنے اپنے مقام پر حمد و ثناء میں مشغول ہے کوئی ایسی شے نہیں کہ ذکر الہی سے غافل ہو لیکن ایک التماس باقی ہے۔ اگر اس سے بھی سرفراز فرمایا جاوے۔ تو عین رحمت ہے فرمایا وہ کیا بیان کرو۔ عرض کی کہ جملہ عالم تو ذکر الہی میں شاغل ہے۔ نہ معلوم کہ ذکر سبحانہ و تعالیٰ کیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے جبرئیل علیہ السلام میرا ذکر روز و شب اپنے حبیب پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ پس جو کوئی میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے گا۔ وہ شخص میرا ہمسایہ ہے دن قیامت کے میں اسکو اپنے ہمسایوں میں اٹھاؤں گا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے اس درود کی کہ جس کے پڑھنے سے انسان خدا تعالیٰ کے ہمسایوں میں شمار ہو۔

”جذب القلوب“ میں روایت ہے کہ ایک مرد صالح پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے قاضی سے جا کر فریاد کی۔ قاضی نے اس کو طلب کر کے ایک ماہ کی مہلت دی۔ جب اس نے کہیں ٹھکانا نہ دیکھا تو درود شریف کے پڑھنے میں مشغول ہوا آخر ماہ میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ علی بن عیسیٰ وزیر سے جا کر میری طرف سے کہو کہ تین ہزار دینار دے مرد صالح جب بیدار ہوا سوچا کہ اگر وزیر مجھ سے میرے بچے ہونے کی دلیل طلب کرے گا تو کیا جواب دوں گا۔ اس روز نہ گیا۔ دوسرے دن پھر وہی خواب دیکھا۔ تیسرے روز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وزیر کوئی حجت چاہیے۔ تو اس سے کہنا کہ تو ہر روز نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک پانچ ہزار بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اور اس حال سے کوئی واقف نہیں۔ مرد صالح کہتا ہے کہ میں اس کے پاس گیا۔ اور خواب کا حال بیان کیا۔ وزیر نہایت خوش ہوا اور تین ہزار دینار عنایت کئے کہ قرض ادا کر اور تین ہزار واسطے خرچ اہل و عیال کے اور تین ہزار واسطے سرمایہ تجارت کے دیئے اور قسم دی کہ مجھ سے ملاقات کیا کر۔ اور جس چیز کی حاجت ہو بے تکلف کہہ دیا کہ جب میں تین ہزار دینار قاضی کے پاس لے گیا۔ اور تمام کیفیت بیان کی تو اس نے کہا میں تیرا قرض اپنے پاس سے ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے سن کر کہا کہ وزیر اور قاضی سے میں زیادہ مستحق ہوں میں نے اپنا قرض چھوڑ دیا قاضی نے کہا میں جو مال خدا کیلئے نکال چکا ہوں اب واپس نہ کروں گا۔ پس مرد صالح نے برکت درود شریف قرض سے بھی خلاصی پائی اور مال کثیر اپنے گھر بھی لایا۔ شعر

ہر مرض کی دوا صلی علی محمد
دافع ہر بلا صلی علی محمد

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے ستر بار درود شریف بھیجتے ہیں اس پر مصنف ”حسن حصین“ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فوائد بے شمار ہیں اور اسکے ثمرات دنیا و آخرت میں بے تعداد ہیں۔ خصوصاً تنگیوں اور مہمات اور قضائے حاجات کیلئے اکسیر اعظم ہے میں نے اس کا بارہا تجربہ کیا کہ اکثر خوف اور ہلاکت کی جگہ میں مبتلا ہوا۔ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے ہی سے نجات ملی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (نسائی و دارمی) ”راحت القلوب“ میں ہے کہ خواجہ سنائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ مجھ سے آپ منہ چھپائے ہوئے ہیں میں دوڑا اور آپ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر فدا ہو آپ روئے مبارک کیوں مجھ سے چھپاتے ہیں۔ آپ مجھ سے بغل گیر ہوئے اور فرمایا کہ اے خواجہ تم مجھ پر اتنی درود بھیجی ہے کہ مجھ کو تم سے شرم آتی ہے کہ کوئی چیز سے عذر چاہوں۔ سبحان اللہ خدا تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جن سے کثرت درود شریف کے سبب حضرت خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی شرم کریں۔ ہزار ہزار رحمتیں ہوں ان پر کہ جو اس ثواب کو پہنچتے ہیں۔ اور اس درود پر مرتے ہیں اور اس پر اٹھتے ہیں۔ خداوند بطفیل حضرت سرور کائنات منقر موجودات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم سب کو اس عمل کی توفیق عطا فرما۔ اور اس سے بہرہ مند کر آمین۔ اللہم ربنا آمین۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

اے نام تو دیکھ آدم دے نور تو دل پذیر عالم
از نام محمدی است میسی ؛ حلقہ شدہ این بلند طارم
وز نور محمدی شغای است لامع ز جہیش عرش اعظم
تو در عدم و گرفتہ خدت اقطاع وجود زیر خاتم

تا بود بوقت خلوت تو نے عرش نہ جبرئیل محرم
(مولینا معین الدین)

یا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
اے شہ ہر دو سرا برتو ہزاراں صلوات شافع روز جزا برتو ہزاراں صلوات
مظہر نہ خدا برتو ہزاراں صلوات شمع ایوان رضا برتو ہزاراں صلوات

مسئلہ۔ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحن اللہ کہنا اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے۔ اسکی تعظیم کو انھیں۔ اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ جہاں تک بھی ممکن ہو۔ درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ اور خصوصیت کہ ساتھ ان جگہوں میں (۱) روز جمعہ (۲) شب جمعہ (۳) صبح (۴) شام (۵) مسجد میں جاتے (۶) مسجد سے نکلنے وقت (۷) بوقت زیارت روضہ اطہر (۸) صفا و مردا پر (۹) خطبہ میں (۱۰) جواب اذان کے بعد (۱۱) بوقت اقامت (۱۲) دعا کے اول آخر درمیان میں (۱۳) دعائے قنوت کے بعد (۱۴) حج میں لبیک سے فارغ ہونے کے بعد (۱۵) اجتماع و فراق کے وقت (۱۶) وضو کرتے وقت (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت (۱۸) وعظ کہنے (۲۰) اور پڑھنے اور پڑھانے کے وقت خصوصاً حدیث پڑھنے کے اول آخر (۲۱) سوال (۲۲) و فتویٰ لکھتے وقت (۲۳) تصنیف کے وقت (۲۴) نکاح (۲۵) اور منگنی (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو درود شریف ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم۔ عم لکھتے ہیں یہ ناجائز و سخت حرام ہے یونہی رضی اللہ عنہ کی جگہ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ لکھتے ہیں۔ یہ بھی نہ چاہیے جن کے نام محمد۔ احمد۔ علی حسن۔ حسین ہوتے ہیں۔ ان ناموں پر صلعم بناتے ہیں۔ یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے۔ اس پر درود کا اشارہ کیا معنی (طحاوی وغیرہ) مسئلہ۔ قعدہ

اخیر کے علاوہ فرض نماز میں درود شریف پڑھنا نہیں۔ (۸۰) اور نوافل کے تعدد اولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ (درمختار) (۸۱) درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

مسئلہ۔ دعا عربی زبان میں پڑھے۔ غیر عربی میں مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ (استاذ) کیلئے جب کہ مسلمان ہوں۔ اور تمام مومنین و مومنات کیلئے دعا مانگے۔ خاص اپنے ہی لئے نہ مانگے۔ (درمختار وغیرہ) ماں باپ اور اساتذہ کیلئے مغفرت کی دعا حرام ہے جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دعائے مغفرت کو فقہانے کفر تک لکھا ہے ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کیلئے ہدایت و توفیق کی دعا کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ محالات عادیہ و محالات شرعیہ کی دعا حرام ہے (درمختار)

مسئلہ۔ وہ دعائیں کہ قرآن و حدیث میں ہیں۔ ان کے ساتھ دعا کرے۔ مگر ادعیہ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ۔ ایسی دعائیں جائز نہیں جن میں وہ ایسے الفاظ ہوں۔ جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے۔ مثلاً اللَّهُمَّ زُوجِنِي اللَّهُمَّ اَكْسِبْنِي (عالمگیری) مسئلہ۔ مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دعایا دہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو (ردالمحتار) مستحب یہ ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نماز یہ دعا پڑھے۔ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (اے پروردگار تو بنا مجھے ہمیشہ نماز پڑھنے والا اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار اور قبول کر میری دعا اے میرے پروردگار ہمارے بخش مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو اس دن جب کہ کیا جائے گا حساب (۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔ (۸۴، ۸۵) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ دُوبَارُ كَهْنَا (۸۶) پہلے داہنی طرف (۸۷) پھر بائیں طرف مسئلہ۔ داہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں (عالمگیری) مسئلہ۔ علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ یونہی آخر میں و برکاتہ ملانا بھی نہ چاہیے (درمختار) مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو (درمختار)

مسئلہ۔ اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو دوسرا دہنی طرف پھیر لے۔ پھر بائیں طرف سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا۔ تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو۔ کہہ لے (درمختار وغیرہ) امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے۔ جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو۔ البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا۔ تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے (درمختار) مسئلہ۔ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہو۔ جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے۔ یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر قہقہہ لگایا۔ وضو جاتا رہے گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔ مگر بضرورت مثلاً خوف حدث ہو یا اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا۔ یا جمعہ عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا۔ اگر چہ علیکم نہ کہا ہو۔ اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتداء صحیح نہ ہوئی۔ ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتداء صحیح ہوگی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے۔ جو دہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت اگر چہ شریک جماعت ہو۔ نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کیلئے مقرر کیا۔ اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے۔ نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے (درمختار) مسئلہ۔ (۹۰) سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے (پھرے) اور دہنی طرف افضل ہے۔ اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے۔ جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگر چہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔ (حلیہ وغیرہ) مسئلہ۔ منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ ظہر و مغرب و عشاء کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کر کے سنت پڑھے۔ زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار اور اداوادیہ پڑھنا چاہے پڑھے مگر مقتدی

اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دعا ہوں۔ اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ۔ سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان کے بعد کلام نہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی۔ مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے یونہی بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

(۱) حالت قیام میں جائے سجدہ کی طرف نظر کرنا۔ (۲) رکوع میں پشت قدم کی طرف۔ (۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔ (۴) قعدہ میں گود کی طرف۔ (۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔ (۶) دوسرے میں بائیں کی طرف۔ (۷) جمائی آئے تو منہ بند کئے رہنا۔ اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ (۸) مرد کیلئے تکبیر تحریرہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ (۹) عورت کیلئے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ (۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا۔ (۱۱) جب مکبر حی علی الفلاح کہے۔ تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ (۱۲) جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے لے تو نماز شروع کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ (۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ (۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

امامت کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امامت کا مستحق اقراء ہے (قرآن زیادہ پڑھا ہوا) (مسلم) فرمایا کہ قیامت کی علامات سے ہے۔ کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔ کسی کو امام نہیں پائیں گے۔ کہ ان کو نماز پڑھا دے۔ (ایسا

وقت آجائے گا کہ کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ) کسی کے گھر یا اس کی سلطنت میں امامت نہ کی جائے۔ نہ اسکے مسند پر بیٹھا جائے۔ مگر اسکی اجازت سے (مسلم) امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اسکی نماز کیساتھ وابستہ ہونا۔ مسئلہ۔ مرد غیر معذور کے امام کیلئے چھ شرطیں ہیں۔ (۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) عاقل ہونا (۴) مرد ہونا (۵) قرأت (۶) معذور نہ ہونا۔

مسئلہ۔ عورتوں کے امام کیلئے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہو سکتی ہے۔ اگرچہ مکروہ ہے۔ (شرح الوقایہ) مسئلہ۔ نابالغوں کے امام کیلئے بالغ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ نابالغ بھی۔ نابالغوں کی امامت کر سکتا ہے۔ اگر سمجھ دار ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کر سکتا ہے کم والے کی نہیں۔ اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں۔ مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے۔ دوسرے کو قطرہ آنے کا۔ تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ طاہر معذور کی اقتدا نہیں کر سکتا جب کہ حالت وضو میں حدث پایا گیا۔ یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا۔ اگرچہ نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدث تھا نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع (بند ہونے) پر پڑھی۔ تندرست اسکی اقتداء کر سکتا ہے (درمختار) مسئلہ۔ معذور اپنے مثل معذور کی اقتداء کر سکتا ہے ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتداء نہیں کر سکتا۔ نہ ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتداء کر سکتا ہے جبکہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی امامت کی صحیح کی نہ ہوگی۔ اوروں کی ہو جائیگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو۔ یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ قدری۔ معتزلہ۔ جہنمی مشبہ اور وہ جو قرآن شریف کو مخلوق بتاتا ہو۔ اور وہ جو شفا یا دیدار الہی یا عذاب قبر (معتزلہ) یا کرانا کاتبین کا انکار کرتا ہے اسکے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری وغیرہ) اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے۔ کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ۔ جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز

مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

اقتدا کی تیرہ شرطیں ہیں۔

- (۱) نیت اقتداء اور (۲) اس نیت اقتدا کا تحریمہ کیساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا۔ بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ میں فاصل نہ ہو۔ (۳) امام و مقتدی کا دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ (۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز نماز مقتدی کو متضمن ہو۔ (۵) یا امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا۔ (۶) اور امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔ (۷) عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا۔ ان شرطوں کیساتھ جو ذکر ہوگی۔ (۸) مقتدی کا امام سے مقدم (آگے) نہ ہونا۔ (۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔ (۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو (یہ حقیقت صحت اقتداء کی شرط نہیں۔ بلکہ حکم صحت اقتداء کیلئے شرط ہے۔ لہذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہوگی) (۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔ (۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کی مثل ہو یا کم (۱۳) یونہی شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ مسئلہ۔ سوار نے پیدلی کی یا پیدلی نے سوار کی اقتداء کی یا مقتدی و امام دونوں دو سوار یوں پر سوار ہیں۔ ان تینوں صورتوں میں اقتداء نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں۔ تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کر سکتا کہ مکان ایک ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو۔ جس میں بیل گاڑی جا سکے۔ تو اقتداء صحیح نہیں۔ اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو۔ اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجز ابھی نہ تیر سکے۔ تو اقتداء صحیح ہے (درمختار) مسئلہ۔ بیچ درمیان میں حوض دہ درہ ہے۔ تو اقتداء نہیں ہو سکتی۔ مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے۔ تو اقتداء صحیح ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ درمیان میں چوڑا راستہ ہے۔ مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگی۔ مثلاً کم از کم تین شخص کھڑے ہو گئے۔ تو انکے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتداء کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول اور امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے۔ یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں۔ تو اتنی ہو لیں کہ دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جا سکے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نہر پر پل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے۔ اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ مسئلہ۔ میدان

میں جماعت قائم ہوئی۔ اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں۔ تو اقتداء صحیح نہیں۔ بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے۔ اور اس مکان کو بڑا کہیں گے۔ جو چالیس ہاتھ ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ میدان میں جماعت ہوئی۔ اور صفوں کے درمیان حوض وہ درودہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہو تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں۔ تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتداء صحیح ہے ورنہ نہیں اور وہ درودہ سے کم جگہ خالی بچی ہے تو پیچھے والے کی اقتداء صحیح ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہو دوسری پر مقتدی تو اقتداء صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اگر کشتی کنارے پر رکی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے۔ اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو۔ یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتداء صحیح نہیں ہے (ردالمحتار وغیرہ) یعنی جب امام اترنے پر قادر نہ ہو اس لئے کہ جو شخص کشتی سے اتر کر خشکی میں پڑھ سکتا ہے۔ اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں۔ ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے۔ کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے۔

مسئلہ۔ جو مسجد بہت بڑی نہ ہو۔ اس میں امام اگرچہ محراب میں ہو مقتدی منہجائے مسجد میں اس کی اقتداء کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان کوئی حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں۔ مثلاً اس کی یا مکبر کی آواز سنتا ہو۔ یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے۔ تو حرج نہیں اگرچہ اس کیلئے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو مثلاً دروازوں میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے۔ مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جا سکے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام و مقتدی کے درمیان منبر حائل ہونا مانع اقتداء نہیں جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (ردالمحتار) جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو۔ کہ درمیاں میں راستہ نہ ہو۔ تو اس چھت پر سے اقتداء ہو سکتی ہے۔ اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ مسجد کے متصل کوئی دالان ہے۔ اس میں مقتدی اقتداء کر سکتا ہے۔ جب کہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسجد سے باہر چبوترہ ہے۔ اور امام مسجد میں ہے۔ مقتدی اس چبوترے پر اقتداء کر سکتا ہے۔ جب کہ صفیں متصل ہوں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا۔ کہ امام کی نماز صحیح ہے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی۔ مثلاً مسح موزہ کی مدت گذر چکی تھی۔ یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔

(ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو جب بھی اقتداء صحیح نہ ہوئی۔ مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا۔ جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی حنفی اس کی اقتداء نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتداء صحیح ہے جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل (اندام نہانی) چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی حنفی اس کی اقتداء کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقع ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتداء اس وقت کر سکتے ہیں۔ جب وہ مسائل طہارت و پاکی و نماز میں ہمارے فرائض مذہبت کی رعایت کرتا ہو۔ یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے (اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اسے فاسد کہیں پھر حنفی کو حنفی کی اقتداء افضل ہے۔ اور اگر معلوم ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے۔ نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے۔ تو جائز ہے مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے۔ تو باطل محض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس وقت مرد کیلئے مانع اقتداء ہے۔ جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو۔ نہ مرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی۔ دو داہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ دو داہنے بائیں اور دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو داہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی۔ اور عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں۔ ان سب کی نماز نہ ہوگی (ردالمحتار)

مسئلہ۔ مسجد میں بالا خانہ ہے اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتداء کی اور بالا خانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتداء کی۔ اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور عورتوں کی صف نیچے ہو۔ اور مرد بالا خانہ پر۔ تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ٹوٹ جائے گی) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے۔ باقیوں کی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں۔ اس کی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں۔ مگر ایڑیاں برابر ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے۔ جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ (قدرت) نہ رکھتا ہو۔ بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطورے مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی خرابی کچھ نہ رکھتا ہو اور فواحش (بے ہودہ باتوں) سے بچتا ہو۔ (۲) اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قرأت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں۔ تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو (حرام و شبہات سے بھی بچتا ہو۔ اس میں بھی برابر ہوں۔ تو زیادہ عمر والا جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گذرا۔ اس میں بھی برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ وجاہت والا (تجد گزار کہ تجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ بہت خوبصورت ہو جاتا ہے۔ پھر زیادہ خوبصورت۔ پھر زیادہ حسب والا۔ پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔ پھر زیادہ مالدار۔ پھر زیادہ عزت والا۔ پھر وہ کہ جس کے کپڑے زیادہ ستمرے ہوں۔ غرض چند شخص برابر کے ہوں۔ تو ان میں جو شرعی ترجیح (بہتری) رکھتا ہو زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے۔ جس کے نام قرعہ نکلے۔ وہ امامت کرے۔ یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو۔ تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولی کو امام بنایا۔ تو برا کیا۔ مگر گنہگار نہ ہوئے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام معین ہے۔ امامت کا حق دار ہے۔ اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امامت ہو ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں۔ بہتر ہونا درکنار۔ مسئلہ۔ کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائی جائیں تو وہی امامت کیلئے اولیٰ ہے۔ اگرچہ اور کوئی علم وغیرہ میں بہتر ہو۔ ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم (آگے) کرے۔ کہ اس میں اس کا اعزاز ہے۔ اور اگر وہ مہمان خود آگے بڑھ گیا۔ تو بھی نماز ہو جائیگی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ کرایہ کا مکان ہے۔ اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار کا حق ہے۔ وہی اجازت دیکھا۔ اور اسی سے اجازت لی جائیگی۔ یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور

عاریت رہتا ہو۔ کہ یہی حق ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ سلطان و امیر پھر قاضی پھر صاحب خانہ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر ناراض کسی وجہ شرعی سے نہ ہوں تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی حق ہو۔ تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔ (درمختار) مسئلہ۔ کوئی شخص صالح لائق امامت ہے۔ اور اپنے محلہ کی مسجد میں امامت نہیں کرتا اور ماہ رمضان شریف میں دوسرے محلہ والوں کی امامت کرتا ہے اسے چاہیے کہ عشاء کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے۔ وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے۔ اور قدر (اندازہ) مسنون سے زیادہ طویل قرأت نہ کرے۔ کہ یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ اور فاسق معطن (ظاہر کرنے والا) جیسے شرابی۔ جواری۔ زنا کار۔ سود خوار۔ چغل خور۔ بے نماز وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالا اعلان کرتے ہیں۔ ان کو امام بنانا گناہ۔ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) (دوبارہ جس کا پڑھنا ضروری ہے۔ ورنہ ترک واجب کا گنہگار ہوگا) مسئلہ۔ غلام دہقانی اندھے ولد الزنا امرود۔ (لڑکا) کوڑھی۔ فالج کی بیماری والے۔ برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو۔ سفیہ (بیوقوف) کہ تصرفات مثلاً خرید و فروخت میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں۔ تو کراہت نہیں۔ اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف تھوڑی سی کراہت ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس کو کم سو جھتا ہے۔ وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ فاسق کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے۔ باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے۔ اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو۔ تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے۔ دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ عورت۔ خنثی۔ نابالغ لڑکے کی اقتداء مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے۔ مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامت عورت کی نیت کرے۔ سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی اقتداء کر سکتی ہے۔ اور عورت و خنثی عورت کے امام ہو سکتے ہیں۔ مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ

تحریمی ہے۔ فرائض ہوں یا نوافل۔ پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے۔ تو امام آگے نہ ہو بلکہ درمیان میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور خنثی کیلئے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔ خنثی خنثی کا امام نہیں ہو سکتا۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جنازہ عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی تو اس جماعت میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ مجنوں غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہوش میں ہو۔ اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے۔ یونہی جس کونشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں۔ اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کیلئے امام ہو سکتا ہے۔ اوروں کیلئے نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت وہ امی (جس کو کوئی آیت یاد نہیں کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اور امی امی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معانی فاسد ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی امی کے مثل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امی نے امی اور قاری (یعنی جو بقدر فرض صحیح قرآن پڑھ سکتا ہو) کی امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہو یا یونہی اگر قاری نے امی کو خلیفہ بنایا ہو۔ اگرچہ تشہد میں (ردالمحتار) مسئلہ۔ امی گونگے کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ گونگا امی کی کر سکتا ہے اور اگر امی صحیح طور پر تحریر بھی باندھ نہیں سکتا۔ تو گونگے کی اقتدا کر سکتا ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے۔ یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کر لے۔ ورنہ عند اللہ تعالیٰ معذور نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے۔ اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے۔ یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں۔ تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے۔ (اس کی کہ وہ بھی اس حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا۔ تو اسکی خود بھی نہیں ہوتی۔ دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ تنبیہ۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں

کہ قرآن غلط پڑھتے ہیں۔ اور کوشش نہیں کرتے کہ اپنی اصلاح کر لیں ان کی نمازیں خود باطل ہیں۔ امامت تو درکنار۔ ہکلا جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں۔ اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے۔ ورنہ اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر (جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو) کی امامت بھی کر سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قاری نماز پڑھ رہا تھا۔ امی آیا اور شریک نہ ہوا۔ اپنی الگ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا تھا تو امی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے۔ یا مسجد کے پڑوس میں تو امی کی نماز ہو جائے گی (عالمگیری) مسئلہ۔ جس کا ستر کھلا ہوا ہے۔ وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا ستر کھلے ہوؤں کا امام ہو سکتا ہے۔ اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کھلے ہوؤں کی ہو جائے گی۔ اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں ان کیلئے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دور دور پڑھیں جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام درمیان میں کھڑا ہو آگے نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ستر کھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چھپائے کپڑا ہوتے ہوئے نہ چھپایا۔ تو نہ اس کی ہو۔ نہ اس کے پیچھے کسی اور کی۔ جیسا کہ شروط الصلوٰۃ میں ذکر ہوا۔ مسئلہ۔ جو رکوع و سجود سے عاجز ہے (وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو) تو اسکے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہو اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اسکے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائیگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوگی۔ خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جدا ہوں مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو دوسرا کل کی۔ اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہوگئی ہے۔ تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یونہی اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی۔ دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہو گیا اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی ہے پچھلی رکعتوں میں اسکی اقتدا کر سکتا ہے۔ البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا۔ تو اس کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ مگر غروب سے

پہلے نیت اقامت کر لی ہو تو کر سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی۔ کہ ہر ایک نے امامت کی نیت کی۔ نماز ہو گئی۔ اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی۔ تو دونوں کی نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ جس نے کسی نماز کی منت مانی۔ اسی نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ نہ نفل والے نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے۔ ہاں اگر ایک نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں۔ جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی۔ منت والا منت کی نماز اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا۔ اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے۔ اور فاسد کر دی تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور جدا جدا پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دیں تو اقتدا نہیں ہو سکتی (درمختار) مسئلہ۔ لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے۔ نہ لاحق کی۔ یونہی مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی۔ نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جن نمازوں میں قصر ہے۔ وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی ہو۔ اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا۔ البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا۔ تو اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے۔ اور دو پر سلام پھیر دے۔ تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو۔ خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا۔ نہ بعد کو۔ اور چلا گیا۔ نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہوا۔ تو مقتدی اپنی نماز پھر پڑھیں۔ ہاں جنگل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا۔ تو ان کی نماز ہو جائیگی یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (خانہ وغیرہ) مسئلہ۔ جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو۔ تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی۔ اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے۔ مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے وضو کیا ہے تیمم والے کی۔ اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی۔ اور اعضائے وضو کے دھونے والا پٹی پر مسح

کرنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کبڑے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس کا کب حد رکوع کو نہیں پہنچا ہو۔ جسکے پاؤں میں ایسا لنگ ہے۔ کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی امامت کر سکتا ہے۔ مگر دوسرا شخص اولیٰ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے فرض پڑھنے والے کی اقتدا کی۔ پھر نماز فاسد کر دی۔ پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اشارہ سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے۔ مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے امامت کی اقتدا صحیح ہے۔ اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا۔ جس سے اسکی امامت صحیح نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے۔ جہاں تک بھی ممکن ہو۔ خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کر دیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام نے اپنا کافر ہونا بتایا۔ تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔ اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ نہیں۔ ہاں اب وہ پیشک مرتد ہو گیا۔ (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا۔ اور اب مسلمان ہوا۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا۔ اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا۔ امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔ (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی۔ بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تو یہ تقیید (یعنی اگر اس کے گمان میں ہو کہ امام نے اطلاع نہیں پائی) تو نماز باطل نہ ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب (بہار شریعت)

جماعت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے (بخاری وغیرہ) فرمایا کہ جس نے کامل وضو کیا۔ پھر نماز فرض کیلئے چلا اور امام کیساتھ پڑھی اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (نسائی) فرماتے ہیں اگر یہ جماعت سے پیچھے رہ جائے والا جانتا ہو کہ اس جانے والے کیلئے کیا ہے۔ تو گھٹتا ہوا حاضر ہوتا۔ (طبرانی)

فرماتے ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو اللہ کیلئے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے۔ اس کیلئے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گے۔ ایک نار (آگ) سے دوسری نفاق سے (ترمذی)

صف اول کے فضائل اور صفوں کو سیدھا کرنا اور خوب مل کر کھڑا ہونا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے۔ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (بخاری و مسلم) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی۔ اور دوسری صف پر۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر فرمایا اور دوسری پر۔ اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور کندھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ اور کشادگیوں کو بند کرو۔ کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے (طبرانی) فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز میں ضروری ہے۔ (بخاری وغیرہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے۔ یہاں تک کہ خیال فرمایا۔ کہ اب ہم سمجھ گئے ہیں پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا۔ کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا۔ فرمایا اے اللہ تعالیٰ کے بندو صفیں برابر کرو۔ ورنہ تمہارے اندر اللہ اختلاف ڈال دیگا۔ (رواہ البخاری) فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں۔ اسے دو گنا ثواب ہے۔ (طبرانی) فرمایا اول صف کو پورا کرو۔ پھر اس کو جو اس کے بعد ہو۔ اگر کچھ کمی ہو۔ تو کھچلی میں ہو۔ (ابوداؤد) فرماتے ہیں عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور کوٹھڑی میں دالان سے بہتر۔ (ابوداؤد) فرماتے ہیں تم میں سے سے عقلمند لوگ میرے قریب ہوں۔ پھر وہ جو اس کے قریب ہوں۔ (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو (مسلم)

جماعت کے مسائل

عاقل۔ بالغ۔ حر۔ قادر پر جماعت واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے۔ اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادت اور اسکو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو بھی گنہگار ہوئے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سنت کفایہ کہ محلہ کے لوگوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا۔ اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی۔ تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہو گئی۔ اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے تو اقل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداوی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے تداوی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے۔ اور چاند گہن میں تداوی کیساتھ مکروہ (درمختار)

مسئلہ۔ جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو۔ تین تین بار اعضاء دھونے سے بہتر اور تین تین بار اعضاء ہونا تکبیر اولیٰ پانے سے بہتر۔ (اگر وضو میں تین تین بار اعضاء دھوتا ہے۔ تو رکعت جاتی رہے گی تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے۔ اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی۔ مگر تکبیر اولیٰ نہ ملے گی۔ تو تین تین بار دھوئے) (صفیری) مسئلہ۔ مسجد محلہ میں جس کیلئے امام مقرر ہو۔ امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو۔ تو اذان و اقامت کے ساتھ بیہات (صورت) اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ۔ اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں۔ جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو۔ اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی۔ یا غیروں نے جماعت قائم کی۔ تو پھر جماعت قائم کی جائے۔ اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی بلکہ اولیٰ ہوگی۔ ہیئت بدلنے کیلئے امام کا محراب سے دائیں یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔ شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ (یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں)۔ اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں۔ بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرائے۔ یونہی اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جسکی جماعت جاتی رہی۔ اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرنے۔ (درمختار)

جماعت کے ترک کرنے والوں کے عذر

(۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۴) جس پر فالج گرا ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے (۶) اندھا اگرچہ اندھے کیلئے کوئی ایسا ہو۔ جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (۷) سخت بارش (۸) اور شدید کچھڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت تاریکی (۱۱) آندھی۔ (۱۲) مال یا کھانے کے تلف ضائع ہونے کا اندیشہ ہو (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے۔ اور یہ تنگدست ہے۔ (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱۶) پیشاب (۱۷) ریاچ کی حاجت شدید ہے (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کیلئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی۔ اور گھبرائے گا۔ یہ سب ترک جماعت کیلئے عذر ہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جواں ہو یا بوڑھی یونہی وعظ کی مجالس میں جانا ناجائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں۔ اس میں مرد کو ان کی امامت ناجائز ہے۔ ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بیوی۔ یا وہاں کوئی مرد بھی ہو۔ تو جائز ہے۔ (درمختار)

مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

مسئلہ۔ اکیلا مقتدی مرد اگرچہ لڑکا ہو امام کی برابر داہنی طرف کھڑا ہو۔ بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ دو سے زائد کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی (درمختار) مسئلہ۔ دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو۔ زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے۔ دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو۔ اور عورت پیچھے۔ دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔ اور عورت ان کے پیچھے (عالمگیری)

مسئلہ۔ ایک شخص امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں۔ کہ مقتدی کا قدم امام

سے آگے نہ ہو۔ (اسکے پاؤں کا گٹا اسکے گٹے سے آگے نہ ہو۔ سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں۔ تو اگر امام کے برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے۔ لہذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے مگر پاؤں کا گٹا گٹے سے آگے نہ ہو۔ تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں۔ جب بھی حرج نہیں۔ جب کہ گٹا آگے نہ ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی ذات (برابری) معتبر نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو۔ اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو۔ خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائیگی۔ بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے تو نماز نہ ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا۔ پھر ایک آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آئیوالا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے۔ یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے۔ خود یا آئیوالے نے اسکو کھینچا خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں جو ہو سکے۔ کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے۔ مگر مقتدی جب کہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے۔ اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا۔ اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا۔ یا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے۔ اسکی مانو تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور حکم شرعی بجالانے کیلئے ہے تو کچھ حرج نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مرد اور بچے اور جنٹے اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی۔ پھر جنٹوں کی۔ پھر عورتوں کی۔ اور بچے تنہا ہو۔ تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ درمیان میں کشادگی نہ رہ جائے۔ اور سب کے موٹھے برابر ہوں (درمختار) مسئلہ۔ امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو۔ اگر ڈہنی۔ یا بائیں جانب کھڑا ہو تو خلاف سنت کیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے۔ دوسری سے افضل ہے۔ اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس (عالمگیری) مسئلہ۔ مقتدی کیلئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو ڈہنی طرف افضل ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ صف مقدم

(پہلی) کا افضل ہونا غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔
 امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ پہلی صف میں جگہ ہو اور
 پچھلی گھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے۔ اور خالی جگہ میں کھڑا ہو۔ اس کیلئے حدیث میں فرمایا کہ
 جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کر دے۔ اسکی مغفرت ہو جائیگی۔ (عالمگیری) اور یہ وہاں
 ہے جہاں فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ مسئلہ۔ صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقتدا کرنا
 مکروہ ہے۔ یونہی صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (درمختار)

عورت کی برابری سے مرد کی نماز کے فاسد ہونے کی شرائط

عورت اگر مرد کے محاذی (برابر) ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کیلئے چند
 شرطیں ہیں۔ (۱) عورت مشہتہ ہو (اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے۔ اگرچہ نابالغہ ہو۔
 اور مشہتہ میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی ہو۔ جبکہ اسکا جسم اس قابل
 ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو یا محارم میں ہو جب
 بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲) کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ حائل نہ ہو۔ نہ دونوں
 کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے۔ نہ عورت اتنی بلندی پر ہو۔ کہ مرد کا کوئی
 عضو اس کے کسی عضو کے محاذی نہ ہو۔ (۳) رکوع و سجود والی نماز میں یہ محاذات (برابری)
 واقع ہو۔ اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۴) وہ دونوں میں تحریمت
 مشترک ہو۔ (یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو۔ یا دونوں نے کسی امام کی۔ اگرچہ شروع
 سے شرکت نہ ہو۔ تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ تو فاسد نہ ہوگی۔ مکروہ ہوگی۔ (۵) ادا
 میں مشترک ہو اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو۔ جس کے پیچھے ادا
 کر رہے ہوں۔ حقیقتہً یا حکماً مثلاً دونوں لائق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے حقیقتہً
 نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں۔ اور مسبوق امام کے پیچھے نہ حقیقتہً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد
 ہے۔ (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں۔ اگر جہت بدل جائے جیسے اندھیری رات میں
 کہ پتا نہ چلا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا۔ یا کعبہ معظمہ میں
 پڑھی۔ اور جہت بدلی ہو۔ تو نماز ہو جائے گی۔ (۷) عورت عاقلہ ہو مجنونہ کی محاذات میں نماز
 فاسد نہ ہوگی۔ (۸) امام نے امامت زناں کی۔ نیت کر لی ہو اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں

شریک نہ ہوں۔ اور اگر امامت زنان کی نیت نہ ہو۔ تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ مرد کی نہیں۔ (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے (بقدر تین تسبیح کے) (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں۔ (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مرد کے نماز شروع کرنے کے بعد عورت آ کر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کر لی مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی۔ مرد کی نہیں۔ یونہی اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا۔ اور نہ ہٹی۔ تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ خنثی مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں مسئلہ۔ مرد (لڑکا) خوبصورت مشتبہی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ (درمختار)

مقتدی کے اقسام و احکام

مقتدی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مدرک (۲) لاحق (۳) مسبوق (۴) لاحق مسبوق مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ نماز پڑھی۔ اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا۔ لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں۔ خواہ عذر سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع و سجود کرنے نہ پایا۔ یا نماز میں اسے حدت ہو گیا۔ یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی۔ خواہ بلا عذر فوت ہوں۔ جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا۔ پھر اس کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت اس کی پہلی رکعت ہوگی۔ اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔ مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔ لاحق مسبوق وہ ہے۔ جسکی رکعتیں شروع کی نہ ملیں پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔ مسئلہ۔ لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ نماز پڑھے گا۔ تو اس میں نہ قرأت کریگا۔ نہ سہو سے سجدہ کرے گا۔ اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اسکا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے۔ اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا۔ یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے۔ پھر جب امام فارغ ہو جائے۔ تو اپنی پڑھے۔ مثلاً اس کو حدت ہوا۔ اور وضو کر کے آیا تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا۔ تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا۔ بلکہ جہاں سے باقی ہے وہاں سے پڑھنا شروع کرے۔

اسکے بعد اگر امام کو پالے۔ تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہولیا۔ پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی۔ تو ہوگئی مگر گنہگار ہوا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ تیسری رکعت میں سو گیا۔ اور چوتھی میں جاگا۔ تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قرأت پڑھے۔ پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہولے ورنہ اسے بھی بلا قرأت تنہا پڑھے۔ اور ایسا نہ کیا۔ بلکہ چوتھی امام کیساتھ پڑھ لی۔ پھر بعد میں تیسری پڑھی تو ہوگئی اور گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کیساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قرأت کرے گا۔ اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرے گا۔ اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے شانہ پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا۔ اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا۔ یا امام قعدہ میں تھا غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی۔ تو اب پڑھے اور قرأت سے پہلے تعوذ پڑھے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا۔ تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے۔ پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ (عالمگیری) رکوع وسجود میں پائے۔ جب بھی یونہی کرے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا۔ تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ۔ مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی تو حق قرأت میں یہ رکعت اول رکعت قرار دی جائیگی۔ اور حق تشہد میں پہلی نہیں۔ بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے۔ مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی تو حق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے۔ دوسری ہے لہذا ایک رکعت فاتحہ وسورت کیساتھ پڑھ کر قعدہ کرے۔ اور اگر واجب (فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً کیا اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدہ سہو پھر اسکے بعد والی میں بھی فاتحہ کیساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے۔ پھر اسکے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے۔ دو ملی ہوں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قرأت کرے ایک میں بھی فرض قرأت ترک کیا نماز نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔ (۱) اس کی اقتدا نہیں کی

جاسکتی۔ مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے۔ مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا۔ اس کیلئے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔ (۲) بالا جماع تکبیرات تشریح کہے گا۔ اگر نئے سرے سے نماز پڑھے اور اس نماز کے قطع کرنے (توڑنے) کی نیت سے تکبیر کہے تو نماز قطع ہو جائے گی۔ بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔ (۳) اپنی فوت شدہ پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدہ سہو کرنا ہے۔ اگرچہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں دو سجدہ سہو کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے۔ بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے۔ مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا۔ تو اگر امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا۔ تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا۔ اسکا شمار نہیں۔ مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قرأت سے فارغ ہو گیا۔ تو یہ قرأت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی۔ اور بعد میں بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی۔ اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا۔ تو جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہوگا۔ مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا۔ تو بھی صحیح ہو جائے گی۔ اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا۔ تو فاسد ہو جائے گی (درمختار) مسئلہ۔ امام کے سلام سے پہلے مسبوق عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا۔ مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہو یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یا وہ مسبوق معذور ہے۔ اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے۔ یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا۔ اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا۔ تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے۔ اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی۔ اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا۔ تو مطلقاً نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ امام کی متابعت کرے۔ اگر امام کو سجدہ سہو یا تلاوت کرنا ہے۔ اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا۔ تو اگر متابعت کرے گا۔ فاسد ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق نے امام کیساتھ قصداً سلام پھیرا یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے

نماز فاسد ہوگئی اور بھول کر سلام پھیرا تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے۔ اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بھول کر امام کیساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہوگئی۔ نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو اب فاسد ہوگئی (عالمگیری) مسئلہ۔ امام قعدہ اخیر کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کیلئے اٹھا۔ اگر مسبوق امام کی قصد متابعت کرے۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر امام نے قعدہ اخیر نہ کیا تھا۔ تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر لے گا۔ فاسد نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ۔ امام نے سجدہ سہو کیا۔ مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا۔ مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی (درمختار) مسئلہ۔ دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی۔ پھر جب اپنی پڑھنے لگے۔ تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھیں اس نے بھی پڑھیں اگر اسکی اقتداء کی نیت نہ کی ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے۔ ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے۔ اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے۔ ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے۔ وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے۔ مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا۔ دو رکعتوں میں سوتارہ گیا تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتارہ بغیر قرأت ادا کرے۔ صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے۔ جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی۔ پھر امام کیساتھ جو کچھ مل جائے۔ اس کی متابعت کرے۔ پھر وہ فوت شدہ مع قرأت پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ دو رکعتوں میں سوتارہ رہا۔ اور ایک میں شک ہے کہ امام کیساتھ پڑھی ہے یا نہیں۔ تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے۔ وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے اگرچہ رکعت فوت ہو جائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ رکوع یا سجدے سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع یا دو سجدے نہیں ہونگے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے طویل سجدہ کیا۔ مقتدی نے سر اٹھایا۔ اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے۔ اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا تو اگر سجدہ اولیٰ کی نیت کی۔ یا کچھ نیت نہ کی۔ یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور اگر صرف ثانیہ کی

نیت کی۔ تو ثانیہ ہوا۔ پھر اگر وہ اس سجدے میں تھا کہ امام نے سجدہ کیا اور مشارکت ہو گئی تو جائز ہے۔ اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھالیا۔ تو جائز نہ ہوا۔ اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے۔ اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مقتدی نے سجدہ میں طول کیا۔ یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا۔ اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدہ میں ہے۔ اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا۔ اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔ (عالمگیری)

پانچ چیزیں امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔ (۱) تکبیرات عیدین (۲) قعدہ اولیٰ (۳) سجدہ تلاوت (۴) سجدہ سہو (۵) قنوت۔ جب کہ رکوع قنوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا۔ تو مقتدی ابھی اسکے ترک میں امام کی متابعت نہ کرے بلکہ اسے بتائے تاکہ وہ واپس آئے۔ اگر واپس آ گیا فہما۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ تو اب نہ بتائے۔ کہ نماز جاتی رہے گی۔ بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے۔ اور کھڑا ہو جائے۔ (بہار شریعت)

ان چیزوں میں مقتدی امام کا ساتھ نہ دے

چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں (۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا (۲) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی (۳) جنازہ میں تین تکبیریں کہیں (۴) پانچویں رکعت کیلئے بھول کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس صورت میں اگر قعدہ اخیر کر چکا ہے۔ تو مقتدی اس کا انتظار کرے مگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے۔ اسکے ساتھ سلام پھیرے۔ اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔ اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا۔ تو مقتدی تنہا سلام پھیرے اور اگر قعدہ اخیر نہیں کیا تھا۔ اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا۔ تو سب کی نماز فاسد ہو گئی۔ اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے۔ مگر بجا

لائے۔ (۱) تکبیر تحریرہ میں ہاتھ اٹھانا (۲) ثنا پڑھنا جب کہ امام فاتحہ میں ہو۔ اور آہستہ پڑھتا ہو (۳) رکوع (۴) سجود کی تکبیرات (۵) تسبیحات (۶) تسمیع (۷) تشہد پڑھنا (۸) سلام پھیرنا (۹) تکبیرات تشریق۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا۔ تو ایک رکعت بعد کو بغیر قرأت پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا۔ تو سجدہ ہو گیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام اور مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہو اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے۔ اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے۔ تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے۔ اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے۔ اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے۔ تو امام و قوم اعادہ کریں۔ اور اس یقین کرنیوالے پر اعادہ نہیں۔ ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے۔ اعادہ کریں۔ ورنہ انکے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں۔ تو بہر حال اعادہ ہے۔ (عالمگیری)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے۔ ناک پکڑے اور چلا جائے۔ (ابوداؤد) اور وضو کر کے اس پر بنا کرے۔ بشرطیکہ سلام نہ کیا ہو۔ (ابن ماجہ) اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولیٰ علی کا یہی قول ہے۔ مسئلہ۔ نماز میں جس کا وضو ٹوٹ جائے۔ اگرچہ تعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے۔ اس کو بنا کہتے ہیں۔ مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے۔ اسے استیناف کہتے ہیں۔ اس حکم میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ (عامہ کتب) جس رکن میں حدث واقع ہو اس کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بنا کیلئے تیرہ شرطیں ہیں اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں۔ (۱) حدث موجب وضو ہو (۲) اسکا وجود نادر نہ ہو (۳) وہ حدث سادہ ہو (نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہو نہ اسکا سبب) (۴) وہ حدث اسکے بدن سے ہو (۵) اس حدث کیساتھ کوئی رکن نہ ادا کیا ہو (۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو (۷)

نہ چلنے میں کوئی فعل ادا کیا ہو (۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اجازت نہ تھی نہ کیا ہو (۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی تو بغیر ضرورت بقدر منافی زاید نہ کیا ہو (۱۰) اس حدت سماوی کے بعد کوئی حدت سابق ظاہر نہ ہوا ہو (۱۱) حدت کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔ (۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے دوسری جگہ ادا نہ کی ہو (۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو جو لائق امامت نہیں۔ (در مختار وغیرہ)

شرائط مذکورہ کی تفریحات

نماز میں موجب غسل پایا گیا۔ مثلاً تفکر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر وہ حدت نادر الوجود (جس کا وجود کم پایا جاتا ہو) جیسے قہقہہ و بے ہوشی و جنون تو بنا نہیں کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر وہ حدت سماوی نہ ہو تو خواہ اس نمازی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا۔ مثلاً بھرنے منہ قے کر دی (یا نکسیر توڑ دی یا پھنسی دبا دی۔ کہ اس سے مواد بہا۔ یا گھٹنے میں پھنسی تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا۔ کہ یہی خواہ دوسرے کی طرف سے ہو۔ مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھنسی دبا دی اور خون بہ گیا۔ یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا وہ پتھر خود بخود گرایا کسی کے چلنے سے تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے۔ بنا نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا۔ اور خون بہا۔ یا پاؤں میں کانٹا چبھا۔ یا سجدہ میں پیشانی میں چبھا اور خون بہا۔ یا بھڑنے کاٹا۔ اور خون نکل آیا تو بنا جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ بلا اختیار منہ بھرے قے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے۔ اور قصداً کی تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز میں سو گیا اور حدت (بے وضو) واقع ہوا۔ اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے۔ اور بیداری میں توقف کیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہو گئی یا قطرہ آ گیا وہ بنا نہیں کر سکتا (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی نے اس کے بدن پر نجاست و پلیدی ڈال دی۔ یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس (پلیدی) ہو گیا۔ اسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا۔ اور اگر اسی حدت کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے۔ اور اگر خارج و حدت دونوں

سے ہے تو جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ کپڑا ناپاک ہو گیا۔ دوسرا پاک کپڑا موجود ہے۔ کہ فوراً بدل سکتا ہے۔ تو اگر فوراً بدل لیا نماز ہو گئی۔ اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے۔ یا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا۔ یا وقفہ کیا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا۔ اور بہ نیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور سجدہ سے اللَّهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے اٹھا۔ یا وضو کیلئے جانے یا واپسی میں قرأت کی نماز فاسد ہو گئی۔ بنا نہیں کر سکتا۔ سبحن الله يا لا اله الا الله کہا تو بنا میں حرج نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا تو اب جائز نہیں (عالمگیری)

مسئلہ۔ حدث ہوا اور بقدر ضرورت وضو پانی موجود ہے اسے چھوڑ کر دور جگہ چلا گیا۔ بنا نہیں کر سکتا۔ یونہی بعد حدث کلام کیا۔ یا کھایا یا پیا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وضو کرنے میں ستر کھل گیا۔ یا بضرورت ستر کھولا مثلاً عورت نے وضو کیلئے کلائی کھولی۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہو گئی۔ مثلاً عورت نے وضو کیلئے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں تو نماز ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ کنواں نزدیک ہے۔ مگر پانی بھرنا پڑیگا۔ اور رکھا ہوا پانی دور ہے تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز میں حدث ہوا۔ اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے۔ اور گھر میں پانی موجود ہے۔ مگر حوض پر وضو کیلئے گیا۔ اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہو گئی۔ اور اگر گھر میں پانی یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے تو بنا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مثلاً حدث کے بعد وضو کیلئے گھر گیا۔ دروازہ بند پایا۔ اسے کھولا اور وضو کیا اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کر دے۔ ورنہ کھلا چھوڑ دے (عالمگیری) مسئلہ۔ وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری) حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے۔ بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ اور وہاں بھیڑ تھی۔ تو فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہو تو جا کر مسح کر آئے۔ اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا۔ اور جا کر اٹھالیا

تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد میں پانی ہے۔ اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھالایا۔ تو بنا کر سکتا ہے۔ دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو بنا نہیں کر سکتا۔ یونہی برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کر سکتا ہے۔ دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ موزہ پر مسح کیا تھا۔ نماز میں حدث ہوا وضو کیلئے گیا۔ اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہو گئی۔ یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا۔ اور حدث ہوا اور پانی پایا۔ یا پٹی پر مسح کیا تھا۔ حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی۔ تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے باہر نکل گیا۔ اب معلوم ہوا کہ وضو نہ کیا تھا۔ تو سرے سے پڑھے۔ اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو ماہی پڑھ لے (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا تو مصلیٰ سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی۔ یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہو گئی۔ یا صاحب ترتیب ظہر کی نماز میں تھا۔ اور گمان ہوا کہ فجر کی نماز نہیں پڑھی۔ یا تیمم کیا تھا۔ اور سراب پر نظر پڑھی اور اسے پانی گمان کیا۔ یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجات (پلیدی) گمان کیا۔ ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے۔ تو نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ رکوع یا سجدہ میں حدث (بے وضو) ہوا اگر ادا کے ارادے سے سر اٹھایا نماز باطل ہو گئی۔ اس پر بنا کرنا جائز نہیں۔ (درمختار)

نوٹ: ہر حال میں استیناف افضل ہے۔ کیونکہ شرائط کی پوری احتیاط نہایت دشوار ہے۔

امامت کیلئے خلیفہ مقرر کرنے کا بیان

نماز میں امام کو حدث ہوا۔ تو ان شرائط کیساتھ جو اوپر بیان ہوئیں دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے۔ (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز جنازہ ہو (درمختار) مسئلہ۔ جس جگہ پر بنا جائز ہے۔ استخلاف بھی جائز ہے۔ اور جس جگہ بنا جائز نہیں استخلاف بھی جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ جو شخص اس محدث (بے وضو) کا امام ہو سکتا ہے۔ وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور جو امام نہیں ہو سکتا۔ وہ شخص خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جب امام کو حدث

ہو (وضو ٹوٹ جائے) تو ناک بند کر کے کہ (لوگ نکیر گمان کریں پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے۔ خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔ اگر زبان سے کہہ کر کسی کو خلیفہ بنایا۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اب چاہے دوسرا شخص سرے سے نماز شروع کرے یا لوگ انتظار کریں۔ کہ امام وضو کر کے واپس آ کر سرے سے نماز پڑھائے) (عالمگیری)

مسئلہ۔ میدان میں نماز ہو رہی ہے۔ تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا

ہے۔ اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا استخلاف ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں۔ امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا

بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا۔ یہ استخلاف درست نہیں قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں۔ اور آگے بڑھ گیا تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سترہ یا موضع جود سے آگے نہ نکل گیا ہو۔

(ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ مکان اور چھوٹی عید گاہ مسجد کے حکم میں ہیں بڑی مسجد اور بڑا مکان

اور بڑی عید گاہ میدان کے حکم میں ہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا۔ بلکہ

قوم نے بنا دیا۔ یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑے ہو گیا۔ تو یہ خلیفہ امام

ہو گیا۔ اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا۔ جب تک نیت امامت نہ کرے۔

(ردالمحتار) مسئلہ۔ مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کیلئے جود مقرر کی گئی ہے۔ اس سے ابھی

گذرا نہیں۔ اور نہ خود کوئی شخص خلیفہ بنا نہ جماعت نے کسی کو بنایا۔ تو امام کی امامت قائم

ہے۔ یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتداء کوئی شخص کرے تو ہو سکتی ہے (ردالمحتار)

مسئلہ۔ امام کو حدت ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا۔ اگر خلیفہ

نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں۔ سب کی نمازیں

فاسد ہو گئیں اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اول کی

فاسد نہ ہوئی۔ اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا۔ اور امام کی

جگہ پر پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ امام کیلئے افضل یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول

کر لیا تو ہو گیا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا۔ تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے۔ مسبوق وہیں

سے شروع کرے رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا کچھ باقی ہے۔ لہذا امام اسے اشارے

سے بتلا دے۔ مثلاً ایک رکعت باقی ہے۔ تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔ دو باقی ہوں تو دو سے اشارہ کرے۔ رکوع کرنا تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے۔ سجدہ کیلئے پیشانی پر۔ قرأت کیلئے منہ پر۔ سجدہ سہو کیلئے سینہ پر رکھے۔ اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو۔ تو اشارے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی۔ پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ بنایا۔ اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے۔ تو یہ چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسبوق کو خلیفہ بنایا تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کیلئے کسی مدرک کو مقدم (آگے) کر دے کہ وہ سلام پھیرے (عالمگیری)

مسئلہ۔ چار یا تین والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں۔ ایک امام کا قعدہ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قرأت نہ کی تھی تو چار رکعت والی نماز میں چاروں میں اس پر قرأت فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا۔ یا قصد احدث کیا۔ یا کلا کیا۔ یا مسجد سے باہر ہو گیا۔ تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور لوگوں کی نماز ہو گئی رہا امام اولیٰ وہ اگر ارکان نماز سے فارغ ہو گیا تو اسکی بھی ہو گئی ورنہ فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ لاحق کو خلیفہ بنایا تو اسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کر دے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں۔ میہاں تک کہ جو اسکے ذمہ ہے اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے۔ اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کیلئے خلیفہ بنائے اور خود اپنی نماز پوری کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے ایک شخص کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا۔ تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ تنہا نماز پڑھ رہا تھا۔ حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی۔ اور امام کو حدث ہوا اس نے مقیم کو خلیفہ کیا۔ مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو

مقدم (آگے) کر دے کہ وہ سلام پھیرے۔ اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے۔ تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلا قرأت پڑھیں۔ اب اگر اس خلیفہ کی اقتداء کریں گے۔ تو ان سب کی نماز باطل ہوگی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کو جنون (دیوانہ پن) ہو گیا۔ یا بیہوشی طاری ہوئی۔ یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا۔ مثلاً سو گیا۔ احتلام ہو یا تفکر کرنے یا شہوت کیساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی۔ تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔ نئے سرے سے پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر شدت سے پیشاب پاخانہ معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا تو استخلاف جائز نہیں۔ یونہی اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا۔ تو بیٹھ کر پڑھے خلیفہ بنانا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قرأت سے عاجز ہے تو خلیفہ بنانا جائز ہے۔ اور بالکل نسیان ہو گیا تو جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے۔ کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا۔ تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے (اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے۔ اور خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا جگہ اقتدا میں آئے۔ (درمختار) یونہی اکیلے کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے (درمختار) مسئلہ۔ یونہی اکیلے کو اختیار ہے کہ اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (درمختار) نماز میں امام کا انتقال ہو گیا۔ اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (ردالمحتار)

نماز فاسد کر نیوالی چیزوں کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قرأت قرآن (مسلم) فرمایا دو سیاہ چیزیں سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو (ابوداؤد و ترمذی)

مسئلہ۔ کلام مفسد (توڑنیوالی) نماز ہے۔ عمداً (جان بوجھ کر) یا خطاء یا سہواً (بھول کر) سوتے میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا یا اس کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ ذکر اذکار نماز کہنا چاہتا تھا۔ غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی۔ اور سہو کے معنی یہ

ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا۔ یاد نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ۔ کلام میں قلیل (تھوڑی) و کثیر (زیادہ) کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصطلاح نماز کیلئے ہو۔ یا نہیں۔ مثلاً امام کو بیٹھنا تھا۔ کھڑا ہو گیا۔ مقتدی نے بیانے کو کہا بیٹھ جایا ہوں کہا۔ نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قصداً کلام سے اس وقت نماز فاسد ہوگی۔ جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو۔ اور بیٹھ چکا ہے۔ تو نماز پوری ہوگی۔ البتہ مکروہ تحریمی ہوئی (درمختار) فائدہ۔ یہ نماز واجب الاعدادہ ہے۔ کیونکہ ہر نماز کہ مکروہ تحریمی ادا کی گئی ہو اسکا اعدادہ (لوٹانا) ضروری ہے۔ اور اگر نہ اعدادہ کرے گا۔ تو فرض ادا ہو گیا ہے۔ لیکن ترک واجب کا گنہگار ہوگا۔ مسئلہ۔ کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سن سکے۔ اگر کوئی مانع نہ ہو اور اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا۔ تو حرج نہیں۔ اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کسی شخص کو سلام کیا۔ عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد ہوگئی۔ اگرچہ بھول کر سلام کہا تھا کہ یاد آیا۔ سلام کرنا نہ چاہیے۔ اور سکوت (چپ) کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کیساتھ سلام پھیرنا چاہیے۔ سلام پھیر دیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عشاء کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تصور کرنے کے دو رکعت پر سلام پھیرا۔ یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا نماز فاسد ہوگئی۔ اس پر بنا بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ دوسری رکعت کو چوتھی خیال کر کے سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا (توڑتا) ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ البتہ مکروہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا۔ تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ۔ کسی کو چھینک آئی اسکے جواب میں نمازی نے نماز میں یوحکمک اللہ کہا۔ نماز فاسد

ہوگئی۔ اور اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یوحناک اللہ کہا۔ تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور نمازی کو چھینک آئی اس نمازی نے الحمد للہ کہا نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا تو جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یوحناک اللہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آئین نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (چپ رہے) اور الحمد للہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں۔ اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کیلئے نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یونہی کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحٰنَ اللّٰهِ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ اَكْبَرُ وغیرہ کہا نماز فاسد ہوگئی۔ ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر وغیرہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی (غنیہ) مسئلہ۔ بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا فاسد ہوگئی۔ مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے۔ اس نے جواب دیا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں اس نے جواب میں کہا۔ الْخَيْلُ وَالْبَعَالُ وَالْحَمِيْرُ۔ یونہی اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا مثلاً اسکا نام یحییٰ ہے۔ اس سے کہا۔ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ مَّوْسٰى نَامُ هُوَ۔ مَا تِلْكَ بِيْمِيْنِكَ يَا مَوْسٰى نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جل جلالہ کہا۔ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر درود شریف پڑھا۔ یا امام کی قرأت سن کر صدق اللہ وصدق رسولہ کہا۔ تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی جب کہ بقصد جواب کہا ہو۔ اور اگر جواب میں نہ کہا۔ تو کوئی حرج نہیں۔ یونہی اگر اذان کا جواب دیا۔ نماز فاسد ہو جائیگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی دفع وسوسہ کیلئے لاجول پڑھی اگر امور دنیا کیلئے ہے۔ نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر امور آخرت کیلئے تو نہیں (درمختار) مسئلہ۔ چاند دیکھ کر رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا نماز ٹوٹ گئی۔ بار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔

کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن شریف میں یہ ترتیب پائی جاتی ہے۔ بہ نیت شعر پڑھی نماز ٹوٹ گئی۔ جیسے وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا لِعِصْحَتِ عَصْفًا اور اگر نماز میں شعر موزون کیا۔ مگر زبان سے کچھ نہ کہا۔ تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی۔ مگر گنہگار ہوا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں زبان پر نَعَمْ یا ارے یا ہاں جاری ہو گیا۔ اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

لقمہ دینے کے مسائل

مسئلہ۔ نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز فاسد ہو گئی۔ جس کو لقمہ دیا وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد۔ یا کسی اور کا امام (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا۔ بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد (توڑنیوالا) نماز ہے۔ البتہ اگر اسکے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اسکے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا۔ اسکے بتانے کو کچھ دخل نہیں۔ تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے۔ لقمہ دیا اور امام نے لے لیا۔ تو سب کی نماز فاسد ہو گئی اور امام نے نہ لیا۔ تو صرف اس مقتدی کی نماز گئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ لقمہ دینے والا قرأت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے۔ تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے۔ مگر جبکہ اس کی عادت اسے معلوم ہو۔ کہ رکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے۔ بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔ مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے۔ یا ساکت (چپ) کھڑا رہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر وہ غلطی ایسی ہے۔ جس میں فساد معنی تھا۔ تو اصلاح نماز کیلئے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا۔ اور وہ بھی نہ بتا سکیں تو نماز گئی۔

مسئلہ لقمہ دینے والے کیلئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جاسکتا جائز ہے۔ مثلاً اللّٰهُمَّ عَافِنِي اللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ وَغَيْرَ الْفَاظِ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے مفسد نماز ہے مثلاً اللّٰهُمَّ اَطْعِنِيْ اللّٰهُمَّ زَوِّجْنِيْ (عالمگیری)

مسئلہ۔ آہ۔ اوہ۔ اف۔ تف۔ یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے۔ یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔ اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ اوہ نکلی۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک، کھانسی، جمائی، ڈکار میں جتنے حروف مجبورانہ نکلتے ہیں۔ معاف ہیں۔ (درمختار) جنت و دوزخ کی یاد میں اگرچہ الفاظ کہے۔ تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام کا پڑھنا پسند آیا۔ اس پر رونے لگا۔ او ارے۔ نعم ہاں زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں۔ کہ یہ خشوع کے باعث ہے۔ اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں۔ مگر قصداً کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر دو حروف پیدا ہوں جیسے اف۔ تف تو مفسد ہے (غنیہ) مسئلہ۔ کھنکارنے میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے ح مفسد نماز ہے۔ جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض۔ اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کیلئے مثلاً آواز صاف کرنے کیلئے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے۔ اسلئے کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اسلئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اسکا نماز میں ہونا معلوم ہو۔ تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے۔ ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا۔ اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا۔ یونہی اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کیلئے اسے دیکھا یا نہیں۔ ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے۔ اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔ (درمختار وغیرہ) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ ہے۔ مسئلہ۔ صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی قرآن مجید پڑھنا جانتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر

حاجت قرآن پڑھ لیا۔ اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکر الہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔ مسئلہ۔ عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کیلئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل مفسد نہیں۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے۔ بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے۔ اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں۔ تو وہ عمل قلیل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کرتہ یا پاجامہ پہنایا تہبند باندھا نماز جاتی رہی۔ (غنیہ) مسئلہ۔ ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز ٹوٹ گئی۔ اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔ (درمختار) یونہی ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا مفسد نماز ہے یونہی بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا یا امام سے آگے ہو گیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ فوراً ڈھانک لے۔ اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ۔ دو کپڑے ملا کر سیئے ہوں۔ ان میں ستر ناپاک ہے اور ابر پاک ہے تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے۔ جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ ستر چمکتا ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ نجس (پلید) زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا۔ اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بو آتی ہے تو ناجائز ہے۔ جب کہ مواضع سجود (سجدہ کر نیکی جگہ) پر نجاست ہو (مدیہ) مسئلہ۔ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نکل گیا یا کوئی قطرہ اسکے منہ میں گرا اور اس نے نکل گیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نکل گیا اگر چنے سے کم ہے۔ نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو ٹوٹ گئی۔ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی۔ ورنہ ہو جائے گی۔ (درمختار) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے۔ اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔ مسئلہ۔ نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی۔ اس کے اجزا نکل لئے تھے۔ صرف لعاب دہن (منہ کے تھوک)

میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا۔ اس کے نکلنے سے نماز نہ ٹوٹے گی۔ منہ میں شکر وغیرہ ہے کہ گل کر منہ میں پہنچتی ہے۔ نماز فاسد ہوگئی۔ گوند منہ میں ہے۔ اگر چبایا اور بعض اجزاء حلق سے اتر گئے نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو (جبکہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس درجے ہٹ جائے۔ اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں مثلاً حدث کا گمان ہوا۔ اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ ہوا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا۔ پھر ایک رکن کی مقدار ٹھہر گیا پھر چلا پھر ٹھہرا۔ اگرچہ متعدد بار ہو۔ جب تک مکان نہ بدلے نماز نہ جائے گی۔ مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے۔ یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صفوف سے متجاوز ہو گیا (آگے نکل گیا) کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں۔ اور ان میں نماز فاسد ہو جائیگی۔ یونہی اگر ایک دم دو صف کی مقدار چلا نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ صحرا میں اگر اسکے آگے صفیں نہ ہوں۔ بلکہ یہ امام ہو۔ اور جائے سجدہ سے آگے گذر جائے۔ تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اسکے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی۔ اور اس سے زیادہ ہٹ جائے تو فاسد ہوگئی۔ اور اگر منفرد (تنہا اکیلا) ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے۔ (اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے دہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا۔ یا دھکیل دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا۔ پہلی نماز فاسد ہوگئی۔ مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ ظہر کی نماز فاسد ہوگئی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے۔ تو عصر کی بھی نہ ہوگی۔ بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے۔ ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یونہی اگر تنہا نماز پڑھتا تھا۔ اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ یا مقتدی تھا۔ اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو نماز فاسد ہوگئی۔ یونہی اگر نماز جنازہ پڑھ رہا تھا۔ اور دوسرا جنازہ لایا گیا۔ دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا۔ تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی۔ اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اسکی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا۔ یا شہوت کیساتھ اسکے بدن کو

ہا ہ لگایا۔ نماز فاسد ہوگئی اور مرد نماز میں تھا۔ اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ ڈاڑھی یا سر میں تیل لگایا۔ یا کنگھا کیا۔ یا سرمہ لگایا۔ نماز جاتی رہی۔ ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے۔ اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا۔ نماز جاتی رہی۔ اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا۔ دو ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ تین بار پے در پے کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی۔ اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی۔ ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی۔ تو فاسد ہوگی لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے تو فاسد نہ ہوئی۔ (غنیۃ مدیہ) مسئلہ۔ گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی نماز فاسد ہوگئی۔ نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا۔ اتر آیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ (منیہ وغیرہ) مسئلہ۔ تین کلمے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں نماز کو فاسد کرتا ہے۔ اور اگر حرف ظاہر نہ ہوں۔ مثلاً مپانی پر یا ہوا میں لکھا۔ تو عبث ہے۔ نماز مکروہ تحریمی ہوئی (غنیہ) مسئلہ۔ نماز پڑھنے دلہلے کو اٹھا لیا۔ پھر وہیں رکھ دیا۔ اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا۔ نماز فاسد نہ ہوئی۔ اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جنون و بیہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں افاقہ ہوا۔ تو ادا کرے ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قصد وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا۔ یا کسی رکن کو ترک کیا۔ جب کہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کر لیا ہو یا بلا عذر شرط کو ترک کیا یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا۔ یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدہ سہو میں متابعت کی۔ یا قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اسکے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا۔ یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا۔ اسکا اعادہ نہ کیا۔ ان سب صورتوں میں نماز رخصت ہوگئی۔ (فاسد ہوگئی)۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی۔ جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے۔ نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ مگر مارنے کی اجازت ہے۔ اگرچہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے۔ اور ایذا دینے کا

خوف ہو۔ اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو۔ تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور موزہ پہننے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں۔ یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا۔ نماز جاتی رہی۔ اور پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ گھوڑے کے منہ میں لگام دی۔ یا اس پر زین کسی۔ یا زین اتار دی۔ نماز فاسد ہو جائیگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ (یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا۔ پھر ہاتھ ہٹالیا۔ وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائیگا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیرات انتقال میں اللہ اکبر کے کے الف کو دراز لہبا کیا۔ ”اللہ“ یا ”آکبر“ کہا یا بے کے بعد الف بڑھایا ”اکبار“ کہا نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (در مختار وغیرہ) قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں۔ نماز فاسد کر دیتی ہے۔ اس کا مفصل بیان گذر چکا ہے۔ مسئلہ نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ خواہ گزرنے والا مرد ہو۔ یا عورت۔ کتا ہو یا گدھا وغیرہ (عامہ کتب)

مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے۔ اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس برس تک کھڑا رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس (رواہ السنۃ عن ابی جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بزار کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے۔ تو زمین میں دہس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا (رواہ مالک) ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا۔ حضور ابطح میں چڑے کے ایک سرخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں۔ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کے وضو کا پانی پی لیا۔ اور لوگ جلدی جلدی اسے مل رہے ہیں۔ جو اس میں سے کچھ پا جاتا۔ اسے منہ اور سینہ پر ملتا۔ اور جو نہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا۔ پھر بلال

رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ نصب (کھڑا) کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ دہاریدار جوڑا پہنے ہوئے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزے سے اس طرف سے گزرتے دیکھا۔ (ثبوت سترہ من الحدیث) مسئلہ۔ میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے۔ تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے۔ وہ موضع سجود ہے اسکے درمیان سے گزرنا جائز نہیں۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ اگر سترہ نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

سترہ کے مسائل

کوئی شخص بلند جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے۔ اسکے نیچے سے بھی گزرنا جائز نہیں جبکہ گزرنیوالے کا کوئی عضو (اندام) نمازی کے سامنے ہو۔ چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو لاجرح فیہ (حرج نہیں) (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن نمازی کے سر کے سامنے ہو تو ناجائز ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سترہ ہو (کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی نقص نہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں اور سترہ نزدیک ہونا چاہیے۔ سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا بہتر ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر نصیب (کھڑا کرنا) ممکن ہو تو وہ چیز لمبی رکھ دے۔ اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا حراب کی مثل (درمختار وغیرہ) ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اسلئے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے۔ مسئلہ۔ اگر سترہ کیلئے کوئی چیز نہیں ہے۔ اور اسکے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو اسی کو سامنے رکھ لے (ردالمحتار) اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ

بٹے۔ ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اسکے آگے سے گزرنا جائز نہ ہوگا۔ ہاں اگر بلندی اتنی ہو جائے۔ جو سترہ کیلئے درکار ہے۔ تو گزرنا بھی جائز ہو جائیگا۔ مسئلہ۔ امام کا سترہ مقتدی کیلئے بھی سترہ ہے۔ اس کو جدید سترہ کی حاجت نہیں۔ تو اگر چھوٹی مسجد میں مقتدی کے آگے سے گزر جائے جبکہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا سترہ ہو سکتا ہے کہ انکے بعد گزرنے میں کچھ ہرج نہیں۔ (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے جب اس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔ مسئلہ۔ سوار اگر نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے۔ تو اسکا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو نمازی کے آگے کر لے اور اس طرف سے گزر جائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے۔ تو نمازی سے جو قریب ہے۔ وہ گنہگار ہوا۔ اور دوسرے کیلئے یہی سترہ ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اسکے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اسے اسکے سامنے رکھ کر گزر جائے۔ پھر اسے اٹھالے۔ اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں۔ اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور دوسرا اسکی آڑ پکڑ کر گزر جائے۔ پھر وہ دوسرا اسکی پیٹھ پیچھے نمازی کی طرف پشت (پیٹھ) کر کے کھڑا ہو جائے۔ اور یہ گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ اگر اسکے پاس عصا ہے۔ مگر نصب نہیں کر سکتا تو اسے کھڑا کر کے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے جبکہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔ مسئلہ۔ اگلی صف میں جگہ اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا۔ تو آنیوالا شخص اسکی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے سترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں۔ پھر بھی اولیٰ و بہتر سترہ قائم کرنا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ نمازی کے سامنے سترہ نہیں۔ اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے۔ تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے۔ خواہ سبحن اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قرأت کرے۔ یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارہ سے منع کرے۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا

بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا۔ تو نماز ہی فاسد ہو جائیگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے۔ عورت کے سامنے سے گزرنے تو تصفیق سے منع کرے۔ (داہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے) اور اگر مرد نے تصفیق کی (تالی بجائی) اور عورت نے تسبیح تو بھی فاسد نہ ہوئی۔ مگر خلاف سنت ہوا (درمختار) مسئلہ۔ مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو۔ تو اسکے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

نماز کے ۴۳ مکروہات تحریمہ کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ (رواہ الشیخان) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے (رواہ احمد باسناد حسن) فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کیساتھ اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ جس کی طرف التفات کرتا ہے۔ پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے۔ پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ (رواہ ابوزرار عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں۔ اس سے باز رہیں۔ یا انکی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (رواہ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو۔ تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اسکے مواجہ میں ہے۔ (سامنے میں ہے) فرماتے ہیں کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار (رواہ السنہ) فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ) ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا۔ اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے اور فرمایا۔ یہ اگر اسی حالت میں مرے۔ تو ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ پھر فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ اسکی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھا لیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔ (رواہ البخاری تاریخ وغیرہ رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں سب سے برا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے جی چراتا ہے۔

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے کیسے چراتا ہے۔ فرمایا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا (رواہ احمد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہم) اللہ تعالیٰ بندے کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (رواہ احمد عن طلق رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جب تو نماز میں ہوا انگلیاں نہ چٹکا۔ (ابن ماجہ) فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضا (اندام) پر سجدہ کروں۔ اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں (رواہ السنۃ) دوسری حدیث میں ان ہفت اعضا کی تفصیل یوں فرماتے ہیں۔ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔ (رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسجد میں جگہ مقرر کر لینے سے منع فرمایا (ابوداؤد وغیرہ) دونوں سجدوں کے درمیان اخفاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (اخفا اس طرح بیٹھنا ہے کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے) تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نہ پڑھے کہ موٹھوں پر کچھ نہ ہو۔ (رواہ الشیخان) فرمایا۔ جب کوئی نماز پڑھے تو وہی طرف جوتیاں نہ رکھے۔ اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کے وہی جانب ہوگی۔ مگر اسوقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔ (ابوداؤد)

مکروہات تحریمہ

کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔ کپڑا سمیٹنا۔ مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا۔ اگر چہ گرد کے بچانے کیلئے کیا ہو۔ اور بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا موٹھ سے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ اگر کرتے وغیرہ آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی جب بھی حکم ہے۔ (مستفاد فی الدر) مسئلہ۔ رومال یا شال وغیرہ کے کنارے دونوں موٹھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے۔ اور ایک کنارہ دوسرے موٹھ سے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے۔ تو حرج نہیں۔ اور اگر ایک ہی موٹھ سے پر ڈالا۔ اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے۔ دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانہ میں موٹھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے۔ تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ پیشتر سے

چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی (درمختار) مسئلہ۔ شدت (زور) کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ۔ نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو۔ تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع میں ممنوع و گناہ ہے۔ قضائے حاجت مقدم (آگے) ہے۔ اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا فکر ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا۔ تو وقت کی رعایت پہلے ہے۔ نماز پڑھ لے۔ اور اگر اثنائے نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے۔ اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو فاسد ہوگئی۔ مسئلہ۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے۔ مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ انگلیاں چٹکانا۔ انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کیلئے جاتے وقت اور نماز کی انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جبکہ کسی حاجت کیلئے ہوں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے۔ صرف کھکیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تزیہی ہے۔ اور نادرا (کبھی کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً مکروہ نہیں۔ نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے)۔ مسئلہ۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا (گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین (چوڑوں) کے بل بیٹھنا۔ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ اگر نمازی کی جانب سے ہو تو کراہت نمازی پر ہے ورنہ اس پر۔ مسئلہ۔ اگر نمازی اور شخص کے درمیان جس کا منہ نمازی کی طرف ہے۔ فاصلہ ہو۔ جب بھی کراہت ہے مگر جبکہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہ

ہو قعود میں نہ ہو مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک آدمی نمازی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا۔ کہ اس صورت میں قعود میں تو مواجہ (سامنا) نہ ہوگا۔ مگر قیام میں ہوگا تو اب بھی کراہت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کپڑے میں اس طرح لیٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لیٹنا نہ چاہیے۔ اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔ مسئلہ۔ اعتجار پگڑی اس طرح باندھنا کہ پیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے یونہی ناک اور منہ کو چھپانا۔ اور بے ضرورت کھنکار نکالنا یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں بالقصد ارادہ سے جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے۔ اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنا یا بائیں ہاتھ منہ پر رکھے یا آستین سے منہ چھپالے۔ قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (مراقی الفلاح) فائدہ۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں۔ اسلئے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے۔ تو جہاں تک ممکن ہو روکے اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا۔ بلکہ بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ جو جمائی میں منہ کھول دیتا ہے۔ شیطان اسکے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے۔ وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اسکا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے۔ اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے وہ شیطان کی تھوک ہے۔ اسکے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی۔ (ردالمحتار)

تصویر کے احکام

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یونہی نمازی کے سر پر یعنی چھت میں یا معلق (لٹک رہی ہو) یا محل سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یونہی نمازی کے آگے۔ یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ اور پس پشت (پیٹھ کے پیچھے) ہونا بھی مکروہ

ہے۔ اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم۔ اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ آگے پیچھے داہنے بائیں معلق ہو یا نصب (کھڑی) ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش (نقش کی ہوئی) ہو۔ اگر فرش میں ہے۔ اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے۔ جیسے پہاڑ دریا وغیرہ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ جس بتکیہ پر تصویر ہو اسے منسوب (کھڑا) کرنا۔ پڑا ہوا نہ رکھنا اعزاز تصویر میں داخل ہوگا۔ (معلوم ہوگا کہ تصویر کی عزت کیلئے کھڑا کیا گیا ہے) اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کرے گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو۔ مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا کسی جگہ فرش پر لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آئے۔ جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگلی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو (اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو۔ تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو۔ اس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا۔ یا دھو ڈالا ہو کراہت نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے۔ ابھی جدا نہ ہو تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی۔ اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تصویر مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے بچنے کیلئے کافی ہے۔ اگر آنکھ یا بھون یا ہاتھ پاؤں جدا کر لئے گئے۔ تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی ردالمحتار مسئلہ یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت (ذلت) میں نہ ہو۔ اور اس پر پردہ نہ ہو۔ تو ہر حالت میں اسکے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے۔ جب مصلیٰ کے آگے قبلہ کو ہو۔ پھر وہ کہ اوپر ہو۔ اسکے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو۔ پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ یہ احکام تو نماز کے ہیں رہا

تصویروں کا رکھنا۔ اسکی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (جبکہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں) مسئلہ۔ روپے اثرنی اور دیگر سکوں کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ احکام تصویر رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت و ضرورت وغیرہ میں مستثنیٰ ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا وہ بہر حال حرام ہے۔ (ردالمحتار) خواہ دستی یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ۔ الثا قرآن مجید پڑھنا۔ کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ و جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا۔ یا اس سے قبل سر اٹھانا۔ مسئلہ۔ صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے۔ تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ امام کو کسی آئیو الے کی وجہ سے نماز کو طول دینا (لمبا کرنا) مکروہ تحریمی ہے۔ اگر اسکو پہچانتا ہو اور اسکی خاطر مد نظر ہو۔ اور اگر نماز پر اسکی اعانت کیلئے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جلدی میں صف کے پیچھے ہی اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا۔ پھر صف میں داخل ہوا۔ مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ زمین مغصوب زبردستی کھوئی ہوئی۔ یا پرانے کھیت میں جس میں زراعت (کھیتی) موجود ہے۔ یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر کا سامنے ہونا اگر مصلیٰ (نمازی) و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ تو مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں۔ اور بظاہر کراہت تحریمہ (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ الثا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور ظاہر مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور چکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اسکے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریمہ ہے۔ اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی یہاں تک تو وہ مکروہات بیان کی گئیں۔ جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے۔ بلکہ اسی پر

اعتماد کیا ہے اب بعض دیگر مکروہات بیان کئے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تزیہی ہوتا مصرح ہے۔ اور بعض دیگر میں اختلاف واقع ہے۔

نماز کے مکروہات تزیہیہ

(۱) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا۔ حدیث شریف میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا۔ ہاں تنگی وقت یا ریل گاڑی چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا۔ کہ امام نے سر اٹھالیا۔ تو امام کا ساتھ دے (تسبیحوں کو چھوڑ دے) مسئلہ۔ کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تزیہی ہے۔ جب کہ اسکے پاس اور کپڑے ہوں۔ ورنہ کراہت نہیں۔ مسئلہ۔ منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے جبکہ قرأت سے مانع ہو۔ اور اگر مانع قرأت ہو۔ مثلاً آواز ہی نہ نکلے۔ یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا (ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو۔ یا گرمی معلوم ہوتی ہو۔ مکروہ تزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے۔ مثلاً یوں سمجھتا ہے کہ نماز اتنی بڑی شان والی چیز نہیں۔ جس کیلئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے۔ اور خشوع و خضوع کیلئے سر برہنہ پڑھی تو مستحب ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھالینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے۔ اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا بہتر ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پیشانی سے خاک یا گھاس وغیرہ چھوڑنا مکروہ ہے۔ جبکہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش (پریشانی) نہ ہو۔ اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمہ ہے۔ اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور نماز کے بعد چھوڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں۔ بلکہ چاہیے تاکہ ریا نہ آنے پائے (عالمگیری) مسئلہ۔ یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ نماز کیلئے مفید ہو جائز ہے۔ اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں ناک سے پانی بہا۔ اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر۔ اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے نماز فرض ہو یا نفل۔ اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا۔ اور سب انگلیاں بطور

مسنون اپنی جگہ پر ہوں۔ اس میں کچھ حرج نہیں۔ مگر خلاف اولیٰ (بہتر نہیں) کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا۔ اور زبان سے گنا مفسد نماز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے۔ اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا۔ اور وہ بولیں گی۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ تسبیح رکھنے میں حرج نہیں جبکہ ریا کیلئے نہ ہو۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے۔ بصورت عذر حرج نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ دامن یا آستین سے اپنے آپکو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) جبکہ دو ایک بار ہو۔ (مراتی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا۔ اور پنکھا جھلنا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔ (منشی ذخیرہ وغیرہ) مسئلہ۔ اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے باافراط دراز (لمبا) رکھنا منع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز پڑھو۔ تو لٹکتے کپڑے کو اٹھا لو۔ کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی۔ وہ نار (آگ) میں ہے۔ (رواہ البخاری فی تاریخہ) دامنوں اور پانچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں دبے۔ مسئلہ۔ انگڑائی لینا اور بالقصد کھانسنہ۔ یا کھنکارنا مکروہ ہے۔ اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہو۔ تو حرج نہیں۔ اور نماز میں تھوکنہ بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری) طحاوی علی مراتی الفلاح) میں انگڑائی کو فرمایا۔ ظاہراً مکروہ تنزیہی ہے۔ مسئلہ۔ صف میں منفرد کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ کہ قیام وقعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ یونہی مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ جبکہ صف میں جگہ موجود ہو۔ اور اگر صف میں جگہ موجود نہ ہو۔ تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے۔ اور اس کے ساتھ کھڑا ہو۔ تو یہ بہتر ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔ (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے۔ اور اسے چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے۔ اس پر سے کراہت دفع ہوگی۔ (فتح القدر) مسئلہ۔ فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں..... مکروہ ہے۔ اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ یونہی سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا۔ اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ

ہے۔ (منیہ) مسئلہ۔ رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا مکروہ ہے۔ (منیہ) مسئلہ۔ بسم اللہ و تعوذ و ثناء اور آمین زور سے کہنا یا اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے۔ اور عذر سے ہو تو حرج نہیں (بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جبکہ بغیر اسکے قیام نہ ہو سکے جیسا کہ بحث قیام میں گذرا۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع میں گھٹنوں پر اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا۔ یا زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں البتہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ آستین کو بچھا کر اس پر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے۔ مکروہ ہے۔ اور براہ تکبر ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور گرمی سے بچنے کیلئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا مفرد منقل (اکیلے نفل) پڑھنے والے کیلئے جائز ہے۔ امام و مقتدی کو مکروہ (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر نفل (بوجھ) کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ۔ داہنے بائیں نماز میں جھومنا مکروہ ہے اور تراویح (کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر) یہ سنت ہے (حلیہ) مسئلہ۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے۔ اور سجدہ کو جاتے وقت ذہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں جانب پر زور دینا مستحب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے۔ مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جوں یا چمچر جب ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ (غنیہ) جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔ مسئلہ۔ امام کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور اگر باہر کھڑا ہوا اور سجدہ محراب میں کیا۔ یا وہ تنہا نہ ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام کا دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ یونہی امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زوایہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ اسے سنت یہ ہے کہ وسط (درمیان) میں کھڑا ہو اور اسی وسط (درمیان) کا نام محراب ہے۔ خواہ وہاں طاق معروف (جس کو اب لوگ محراب کے نام سے موسوم کرتے ہیں ہو یا نہ ہو) تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہوا۔ اگرچہ اس

کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں مکروہ ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اسکی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو۔ تو کراہت تنزیہی ورنہ ظاہر تحریمہ ہے۔ امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ خلاف سنت ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے۔ یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ اسکے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں۔ جبکہ باتوں سے دل نہ بٹے۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونیوالے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تلوار و کمان وغیرہ حائل کئے ہوئے (یعنی جبکہ نماز پڑھتا ہو۔ اور تلوار وغیرہ اس کے ساتھ لٹکتے ہوں) نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جبکہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ (عالمگیری) فائدہ۔ موقعہ خوف پر اصلاً کراہت نہیں۔ بیشک حائل کئے ہوئے نماز پڑھے) مسئلہ۔ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں (بہتر پچنا ہے) (عالمگیری) مسئلہ۔ ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو۔ جسکے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مگر جبکہ ایسی جگہ ہو۔ کہ بغیر اسکے حفاظت ناممکن ہو۔ سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہو یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو مکروہ ہے (جہاں پلیدی کا گمان ہو) (عالمگیری) مسئلہ۔ سجدہ میں ران کو پیٹ سے چھپکا دینا یا ہاتھ سے بغیر عذر کبھی چھرو وغیرہ اڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مگر عورت حالت سجدہ میں ران پیٹ سے بلا دگی۔ مسئلہ۔ قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (غنیہ) مسئلہ۔ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ۔ (کھیل کود کی اشیاء) مسئلہ۔ نماز کیلئے دوڑنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ عام راستہ۔ کوڑا ڈالنے کی جگہ۔ مذبح (جانور حلال کرنے کی جگہ) قبرستان غسل خانہ حمام نالا مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ۔ اصطبل پاخانہ کی چھت اور صحرا میں بلاسترہ کے جبکہ خوف ہو کہ آگ سے لوگ گزریں گے۔ ان مواضع (جگہوں) میں نماز مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مقبرہ (قبرستان) میں جو جگہ نماز کیلئے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو۔ تو وہاں نماز میں کوئی

حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو۔ اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی شے سترہ کے مقدار حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی۔ تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے۔ اگر کھیتی نہ ہو۔ ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے۔ اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

نماز توڑنے کے اعذار

سانپ وغیرہ مارنے کیلئے جبکہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو۔ یا کوئی جانور بھاگ گیا۔ اسکے پکڑنے کیلئے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرانے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو۔ مثلاً دودھ ابل جائے گا۔ یا گوشت تر کاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو۔ یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے۔ بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو۔ یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جائیکا خیال بھی نہ کیا جائیگا۔ البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو یا اس نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائیگا۔ یا اندھا راہ گیر کو میں میں گرا چاہتا ہو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے۔ جبکہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ ماں باپ دادا دادی وغیرہ کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کیلئے ہو۔ جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے۔ یہ حکم فرض نماز کا ہے۔ اور اگر نفل نماز ہے۔ اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے۔ تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے۔ اور اس کا نماز پڑھنا انہیں معلوم نہ ہو۔ اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے۔ اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (درمختار وغیرہ)

وتر کا بیان

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ لہذا اے قرآن والو! وتر پڑھو۔ (ترمذی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں میں سویا تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ مسواک اور وضو کیا۔ اور اس حالت میں آیت ان فی خلق السموات والأرض ختم سورت تک پڑھی۔ پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں۔ جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا۔ پھر پڑھ کر آرام فرمایا۔ یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی۔ یونہی تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر بار مسواک و وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (مسلم) فرمایا جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اٹھے گا۔ وہ اول میں پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو کہ پچھلی رات کو اٹھے گا۔ وہ پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے۔ (اس میں فرشتگان رات حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (مسلم وغیرہ) فرمایا جو وتر پڑھنے سے پہلے سو جائے تو صبح کو پڑھ لے (اس سے وجوب وتر ثابت ہوا) (ترمذی) ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ علیہا عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل هو اللہ احد پڑھتے (ترمذی وغیرہ) (وتر کی تین رکعت ہونے کا ثبوت) فرمایا وتر حق ہے۔ جو وتر نہ پڑھے۔ ہم سے نہیں۔ ثلث مرات (تین بار یہ کلمہ فرمایا) اس سے وتر کی مزید تاکید ثابت ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے۔ اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ مسئلہ۔ وتر واجب ہے۔ اگر سہو یا قصدانہ پڑھا۔ تو قضا واجب ہے اور صاحب ترتیب کیلئے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے۔ اور وقت میں گنجائش بھی ہے۔ تو فجر کی نماز فاسد ہے۔ خواہ شروع سے پہلے یاد ہو یا درمیان میں یاد آ جائے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کی نماز تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے۔

جیسے مغرب میں کرتے ہیں۔ اسی طرح کرے۔ اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے۔ اور ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورت ملانا واجب اور افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ یا انا انزلنا دوسری میں سورت الکافرون تیسری میں سورہ اخلاص پڑھے۔ کبھی اور کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔ تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریر میں کرتے ہیں۔ پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔ دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے۔ اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں۔ سب میں مشہور دعا یہ ہے۔ اللھم انا نستعینک الخ طریقہ بیان نماز میں مذکور ہوئی ہے۔ دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا باعث برکت و رحمت الہی ہے۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی ادا ہو یا قضا رمضان شریف میں ہو یا اور دنوں میں (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے۔ اور آخرت میں بھی اور ہم کو عذاب جہنم سے محفوظ رکھو) (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا۔ نہ قیام کی طرف لوٹے۔ نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا۔ اور دعائے قنوت پڑھی اور رکوع نہ کیا۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر گنہگار ہوگا۔ اور اگر صرف فاتحہ شریف پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا۔ تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔ اور آخر نماز میں سجدہ سہو کرے یونہی اگر فاتحہ شریف بھول گیا۔ اور سورت پڑھ لی تھی۔ تو لوٹے اور فاتحہ و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف نہ لوٹے۔ پھر بھی اگر کھڑا ہو گیا۔ اور دعائے قنوت پڑھی تو رکوع کا اعادہ (لوٹانا) نہ چاہیے۔ اور اگر اعادہ کر لیا (لوٹایا) اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا۔ اور دوسرا امام کیساتھ کیا یا پہلا رکوع امام کیساتھ کیا۔ دوسرا نہ کیا۔ دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ

ہوگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ قنوت وتر میں مقتدی امام کی پیروی کرے۔ اگر مقتدی اس سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا۔ تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے۔ اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا۔ اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا تو مقتدی کو اگر رکوع قنوت ہونیکا اندیشہ ہو۔ جب تو رکوع کر دے۔ ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے۔ اور اس خاص دعا کی حاجت نہیں۔ جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے۔ بلکہ مطلقاً کوئی دعا جسے قنوت کہہ سکیں۔ پڑھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ شک ہوا کہ یہ رکعت پہلی یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے اور قعدہ کرے۔ یونہی دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں قنوت پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح (بہتر) ہے۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ بعد کونہ پڑھے۔ اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے۔ تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وتر کی نماز شافعی المذہب امام کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے۔ ورنہ درست نہیں۔ اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔ (عامہ کتب) مسئلہ فجر کی نماز میں اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی۔ اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھا تو یہ نہ پڑھے بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو (کوئی بڑی مصیبت) تو فجر کی نماز میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ وتر کی نماز قضا ہوگئی تو قضا پڑھنی واجب ہے۔ اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو۔ قضا قضا کی یا بھولے قضا ہوگئی اور جب قضا پڑھے۔ تو اس میں قنوت بھی پڑھے البتہ قضا میں تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائے۔ جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو۔ کہ لوگ اس کی تقصیر (کو تاہی) پر مطلع و خبردار ہونگے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے۔ اور اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جسے آخر رات میں جاگنے پر یقین ہو تو بہتر یہ ہے کہ کچھلی رات میں وتر پڑھے۔

ورنہ بعد نماز عشا پڑھ لے۔ (حدیث)

مسئلہ۔ اول رات میں وتر پڑھ کر سو رہا پھر پچھلی کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں۔ اور نوافل جتنے چاہے پڑھے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں اذا زلزلت دوسری میں سورۃ الکافرون پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔ انمولینہ کر پڑھنا افضل بتاتے ہیں لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔

سنن و نوافل کا بیان

ولی اللہ سے عداوت خدا تعالیٰ سے لڑائی لینا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے۔ اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا۔ اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر تقرب نزدیکی حاصل نہیں کرتا۔ جتنا قرآن سے ہوتا ہے۔ اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اے محبوب بنا لیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا۔ اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (بخاری)

سنن موقوفہ کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو مسلمان بندہ اللہ کیلئے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی ۴ رکعتیں پڑھے۔ اللہ اس کیلئے جنت میں ایک مکان بنا دے گا انکی تفصیل یہ ہے۔ چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد نماز مغرب اور دو بعد نماز عشاء اور دو قبل نماز فجر۔ (یہ تفصیل صرف ترمذی شریف میں ہے)۔ (مسلم ابوداؤد ترمذی وغیرہم)

سنت فجر کے فضائل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادبار نجوم فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو رکعت (ترمذی) فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے افضل ہیں۔ (مسلم وغیرہ) ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے۔ فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرو۔ ان میں بڑی فضیلت ہے (طبرانی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) فرمایا قل هو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یا ایہا الکفروں چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔ فرمایا فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آ پڑیں۔

سنت ظہر کے فضائل

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے۔ اللہ اسکو آگ پر حرام فرما دے گا۔ (ترمذی وغیرہ) فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعتیں جہکے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے۔ ان کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (یہ چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ادا کی جائیں) (ابودود وغیرہ)

سنت عصر کے فضائل

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسکے بدن کو آگ پر حرام فرما دیگا۔ (طبرانی) دوسری روایت ہے جو شخص عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ اسے آگ نہ چھوئے گی۔

سنت مغرب کے فضائل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔ اس کی نماز علین میں اٹھائی جاتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے۔ فرماتے تھے۔ مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔ (رواہ دزین عن مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صلوٰۃ اوابین

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے۔ اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر شمار کی جائے گی۔ (ترمذی وغیرہ عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں جو مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (طبرانی) اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ (ترمذی)

سنت عشاء

ابوداؤد کی روایت انہیں سے ہے کہ فرماتے ہیں عشاء کی نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے مکان میں جب تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔

سنن و نوافل کے مسائل

مسئلہ۔ سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق سزا ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق مردود الشہادت مستحق نار ہے۔ اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا۔ اور گنہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب کے ترک سے کم ہے تلویح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا ترک مستحق ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میری سنت کو چھوڑ دے گا۔ اسے میری شفاعت نہ ملے گی۔ سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم غیر مؤکدہ ہیں۔ جن کو سنن زواہد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی۔ کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے۔ سنت پر بھی نفل بولا جاتا ہے۔ اور اسکے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے (فائدہ۔ سنت مؤکدہ کو نفل کہہ سکتے ہیں۔ اور ہر نفل کو سنت نہیں کہہ سکتے) (رد المحتار) مسئلہ۔ لہذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے۔ وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے۔ البتہ اگر سنتوں کیلئے کوئی خاص بات

ہوگی۔ تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا۔ جہاں استثنیٰ نہ ہو۔ اسے مطلق حکم نفل میں شامل سمجھیں مسئلہ۔ سنت مؤکدہ یہ ہیں۔ دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔ چار ظہر کے پہلے۔ دو بعد ظہر۔ دو مغرب کے بعد۔ دو عشاء کے بعد اور چار جمعہ سے پہلے۔ چار بعد۔ (جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں جمعہ کے علاوہ باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں ہیں۔) (عامہ کتب) مسئلہ۔ افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے پھر دو کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔ (غنیہ) مسئلہ۔ جو سنتیں چار رکعتی ہیں۔ مثلاً جمعہ و ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیگی۔ (چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں یونہی اگر چار رکعت کی منت مانی۔ اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں۔ تو منت پوری نہ ہوئی۔ بلکہ ضرور ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں۔ اور اسکی مشروعیت کا اگر کوئی انکار کرے۔ تو شبہتہ یا براہ جہل ہو تو خوف کفر ہے۔ اور اگر دانستہ بلاشبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی ولہذا ان کو باوجود قدرت کھڑے ہونے کے بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں یہ مثل وتر کے ہیں۔ ان کے بعد مغرب کی سنتیں پھر ظہر کے بعد کی پھر عشاء کے بعد کی۔ پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور واضح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص انکے بارے میں فرمایا۔ کہ جو انہیں ترک کرے گا۔ اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کر سکتا ہے۔ کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے۔ اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں۔ اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کر سکتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی۔ تو سنتیں بھی پڑھے۔ ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی۔ تو یہ رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیگی۔ اور چار رکعت کی نیت باندھی۔ اور ان میں دو پہلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ طلوع فجر سے پہلے سنت فجر ناجائز ہیں۔ اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز۔ اور طلوع کیساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہو گئیں اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے۔ بعد فرض کے پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ (فتح القدر)

مسئلہ۔ فجر کی سنت قضا ہو گئیں اور فرض پڑھ لئے۔ تو اب سنتوں کی قضا نہیں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو انشاء ہے۔ (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر بالاتفاق ممنوع ہے۔ (ردالمحتار) آج کل اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے۔ پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔ آج کل کیا بلکہ ہمیشہ کیلئے جاہل آدمی کو فائدہ پر نظر نہیں ہوتی۔ بلکہ تعداد رکعت پر نظر ہوتی ہے کہ کسی طریقہ سے چار رکعتیں پوری کر لی جائیں۔ خواہ جائز طریقہ سے ہوں یا ناجائز طریقہ سے۔ وقت بے وقت پڑھنا تو یہ دوسری بات ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دو فیصدی اشخاص کو درست طریقہ پر نماز پڑھنی بھی نہیں آتی۔ اور نہ ہی سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں صرف صبح کی نماز معمولی طریقہ سے متبرک وقت سمجھ کر پڑھ لیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے ایسے ہیں۔ جو جمعہ کی نماز صرف فرض پڑھ کر چلتے بنتے ہیں بعض بالکل سال بھر مسجد کا منہ تک نہیں دیکھتے۔ اور عیدین کی نماز بالکل ٹھیک وقت پر حاضر ہو کر اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ اور بعض ایسے ایمان کے غریب بیچارے ہیں جن کو عیدین کی نماز پڑھنی بھی نصیب نہیں ہوتی یہ تو مردوں کا حال ہے۔ اور عورتوں پر موٹی تعالیٰ رحم فرمائے۔ ان کو قطعی توجہ نہیں (درحقیقت موجودہ وقت کے مردوں سے عورتیں بعض اقل قلیل اچھی بھی ہیں۔ لیکن عورت کی اچھائی اور پارسائی کو بھی بزرگوں نے غیر معتبر کہا۔ جیسے کہ مولانا نظامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

مکن اعتماد برزن کہ زن پارساست

کہ خربت بہ اگرچہ دزدست آشناست

فائدہ:-

موجودہ وقت میں تا وقتیکہ انتظام شاہی نہیں۔ نہ مرد قابل تعریف ہیں اور نہ ہی عورتیں۔ کیونکہ دین کا پاس اور احساس کسی میں نہیں۔ گھر میں اگر مرد قدرے صالح ہے۔ تو

عورت طالح ہے۔ اور اگر عورت صالح ہے تو مرد طالح ہے۔ اگر دونوں قدرے اچھے بھی ہیں تو اولاد غنی روشنی میں پھنسی ہوئی ہے۔ جس میں کہ قُوا انفسکم واهلیکم ناراً پر عمل نہ ہو نیکا نقص ہر طرح باقی ہے۔ دنیا ایک دوسرے کی اطاعت میں اسیر ہے طاعت خدا کو کوئی نہیں جانتا۔ مولا تعالیٰ ہدایت فرمائے اور کوئی مسلمان مومن عادل سلطان جو کہ السلطان العادل ظل اللہ فی ارضہ کا مصداق ہو بھیجے اور وہ وعدہ جو حضرت مہدی علیہ السلام کی تشریف آوری کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فرمایا ہے پورا فرمائے۔ آمین تم آمین۔ مسئلہ قبل طلوع آفتاب (سورج پڑھنے سے پہلے) سنت فجر پڑھنے کیلئے یہ حیلہ کرنا کہ شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے۔ یہ ناجائز ہے۔ سنت فجر پڑھ لی۔ اور فرض قضا ہو گئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے (غنیہ) فرض تنہا پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک ناجائز ہے (عالمگیری) سنت فجر کی پہلی رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے کہ اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی۔ اگر چہ قعدہ میں ہی شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے۔ مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں بلکہ اپنے گھر پڑھے یا بیرون مسجد کوئی جگہ قابل نماز ہو تو وہاں پڑھے۔ اور یہ ممکن نہ ہو۔ تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے۔ باہر کے حصہ میں ہو تو اندر کے حصہ میں پڑھے۔ اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو درجے نہ ہوں۔ تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے۔ اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی منع ہے اگر چہ صف میں پڑھنا زیادہ برا ہے آج کل اکثر عوام مسائل سے جاہل ناواقف اس کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے (بلکہ ایسے بھی ہیں کہ جماعت چلے جانے کا بالکل خیال نہیں کرتے۔ سنت پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر بعد سنت کے جماعت مل گئی تو فبہا ورنہ تنہا نماز پڑھ کر چلتے بنتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جگہ ملتے ہوئے اور ایک آدمی رکعت بھی ملنے کی صورت میں سنت فجر ترک کر دیتے ہیں اور بعد پڑھنے فرض نماز کے فوراً سنت پڑھنی شروع کر دیتے ہیں مولیٰ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی۔ تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو (غنیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہو نیوالی ہے اور یہ اس وقت

سنتوں سے فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اسکے سبب صنف قطع ہو مسئلہ۔ امام کو روع میں پایا اور نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا روع ہے یا دوسری کا تو سنت ترک کرے اور مل جائے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر وقت میں گنجائش ہو۔ اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے۔ اور اگر نماز فرض باجماعت جاتی رہے گی۔ تو نوافل پڑھنے نا جائز ہیں۔ مسئلہ۔ سنت و فرض کے درمیان کام کرنے سے اس صحیح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی۔ البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو منافی تحریم ہے (تنویر) اگر بیع و شرایا کھانے میں مشغول ہوا۔ تو سنتوں کا اعادہ کرے ہاں سنت بعد یہ میں (جو کہ نماز کے بعد کی ہیں) اگر کھانا لایا گیا اور بد مزہ ہو جائیگا اندیشہ ہے۔ تو کھانا کھالے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے۔ اور بلا عذر سنت بعد کی بھی تاخیر مکروہ ہے۔ اگر چہ ادا ہو جائیگی۔ (ردالمحتار)

سنن زواہد کا بیان

عشاء و عصر کے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے۔ اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشا کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یونہی ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرما دیگا۔ علامہ سید طحطاوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا۔ اور اسکے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور جو اس پر مطالبات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے فریق کو راضی کر دے گا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسے ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جن پر سزا نہ ہو اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کیلئے بشارت ہے کہ سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ مسئلہ۔ سنت کی منت (نذر) مانی اور پڑھی ادا ہوگئی۔ یونہی اگر شروع کر کے توڑ دی۔ پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ نفل نماز منت مان کر پڑھنا بغیر منت کے پڑھنے سے بہتر ہے جبکہ منت کسی شرط کیساتھ نہ ہو مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائے گا۔ تو اتنی نماز پڑھوں گا۔ اور سنتوں میں منت نہ ماننا بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

صلوٰۃ اوابین

اس نماز کے فوائد بے شمار ہیں سب بزرگان دین اس کو پڑھتے رہے ہیں۔ حضرات مشائخ چشتیہ رضوان اللہ علیہم کے نزدیک چھ رکعتیں ہیں تین سلام سے بعد مغرب کے ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ اخلاص تین بار پڑھنی چاہیے کہ اس کو کبھی ترک نہ کرے۔ کہ عمل بزرگان ہے۔ درمختار میں لکھا ہے۔ خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے۔ اور تین سلام سے پڑھنے کو افضل بتایا ہے۔ مسئلہ۔ ظہر و مغرب و عشا کے بعد جو مستحب ہیں۔ اس میں سنت مؤکدہ بھی داخل ہیں مثلاً ظہر کے بعد چار پڑھیں تو مؤکدہ مستحب دونوں ادا ہو گئیں۔ اور یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مؤکدہ اور مستحب دونوں کو ایک سلام کیساتھ ادا کرے۔ چار رکعت پر سلام پھیرے فتح القدر۔ مسئلہ۔ عشا کے قبل کے نفل جاتے رہے تو انکی قضا نہیں۔ پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے۔ وہ سنت مستحبہ جو فوت ہوئی۔ ادا نہ ہوئی درمختار وغیرہ دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ دن ہو یا رات چار چار رکعت پر سلام پھیرے (درمختار) اس سے بھی زیادہ افضل یہ ہے۔ کہ دو دو رکعت پر سلام پھیرے۔ مسئلہ۔ جو سنت چار رکعتی ہے۔ اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے۔ اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا۔ تو سجدہ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہوا۔ تو ثنا اور تعوذ (اعوذ) بھی نہ پڑھے۔ اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھے۔ اور تیسری رکعت میں ثنا اور اعوذ بھی پڑھے۔ بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو۔ ورنہ پہلا سبحنک اور اعوذ کافی ہے۔ منت کی نماز کے بھی قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھے۔ اور تیسری میں ثنا و تعوذ پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت نفل پڑھے اور قعدہ اولیٰ فوت ہو گیا۔ بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی۔ اور بھول کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو عود نہ کرے (لوٹے نہیں) اور سجدہ سہو کرنے۔ نماز کامل ادا ہو گئی اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا۔ تو نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی۔ اور بغیر قعدہ کے تیسری کیلئے کھڑا ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (کیونکہ یہ قعدہ اخیرہ تھا۔ اور اول صورت میں جبکہ پار کی

نیت باندھی تھی۔ تو دو رکعت پر قعدہ اخیرہ نہ تھا۔ بلکہ اولیٰ تھا۔ اس واسطے وہاں عود نہ کرے۔ بلکہ سجدہ سہو سے جبیرہ نقصان پورا کرے۔ اور یہاں عود کرے۔ سجدہ سہو سے جبیرہ نقصان ترک فرض میں نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ نماز میں قیام طویل ہونا کثرت رکعات سے افضل ہے۔ یعنی جبکہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہیے۔ مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مگر تراویح و تحیۃ الوضو اور واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ اور احرام کی دو رکعت کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا افضل ہے۔ اور طواف کی دو رکعت ہیں کہ مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں۔ اور معتکف کے نوافل اور سورج گہن کی نماز مسجد میں پڑھے۔ اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں میں مشغول ہو جائے گا اور نوافل فوت ہو جائیں گے۔ یا گھر میں جی نہ لگے گا۔ اور خشوع کم ہو جائے گا۔ تو مسجد ہی میں پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر قرأت فرض ہے۔ اور اگر مقتدی ہو اگرچہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کی ہو۔ تو امام کی قرأت اس کیلئے بھی کافی ہے۔ اس پر خود پڑھنا نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز قصد شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا۔ قضا پڑھنی ہوگی۔ اور اگر قصد شروع نہ کی تھی۔ مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھتا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا۔ پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا۔ تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں۔ بشرطیکہ یاد آتے ہی فوراً توڑ دے۔ اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا۔ تو توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر بلاعذر نماز فاسد ہوگئی۔ جب بھی قضا واجب ہے۔ مثلاً تیمم سے پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں (نماز کے درمیان) پانی پر قادر ہوا۔ یونہی نفل پڑھتے میں عورت کو حیض آ گیا تو قضا واجب ہوگئی۔ بعد طہارت حیض قضا پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ شروع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا۔ بشرطیکہ شروع صحیح ہو۔ اور اگر شروع صحیح نہ ہو۔ مثلاً امی (ان پڑھ) یا عورت کے پیچھے اقتدا کی۔ یا بے وضو ناپاک کپڑوں میں شروع کر دی۔ تو قضا واجب نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ فرض والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے۔ اور توڑ کر اسی فرض کی نیت سے اقتدا کی۔ جو

وہ پڑھ رہا تھا۔ یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا۔ تو اس نفل کی قضا واجب نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ طلوع وغروب و نصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی۔ تو واجب ہے کہ توڑ دے۔ اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی۔ جب بھی ہوگی۔ مگر گنہگار ہوا۔ اور پوری کر لی تو ہوگی۔ مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا۔ با وجہ شرعی نفل شروع کر کے توڑ دینا حرام ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل نماز شروع کی۔ اگرچہ چار رکعت کی نیت باندھی۔ جب بھی دو ہی رکعت شروع کر نیوالا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ثمانیہ کا بیان

چار رکعت نماز نفل کی نیت باندھی۔ اور شفع اول یا ثانی میں توڑ دی۔ تو دو رکعت نماز قضا واجب ہوگی۔ مگر شفع ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے کہ دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو۔ ورنہ چار رکعت قضا کرنی ہوگی۔ (درمختار) مسئلہ۔ سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگرچہ چار رکعتی ہو۔ تو توڑ دینے سے چار رکعت کی قضا دے۔ یونہی اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے پہلے شفع میں توڑ ڈالے یا دوسرے میں (درمختار وغیرہ) چار رکعت کی نیت باندھی چاروں میں قرأت نہ کی یا پہلی دو میں یا پچھلی دو میں نہ کی (۴) یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی (۵) یا پچھلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی (۶) یا پچھلی دونوں یا پچھلی میں سے ایک رکعت میں قرأت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور پچھلی دو میں سے ایک (۲) یا پہلی دو میں سے ایک ہیں اور پچھلی کی دونوں میں قرأت چھوڑ دی۔ تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا پھر توڑ دی۔ تو اس صورت میں بالکل قضا واجب نہیں۔ بشرطیکہ تیسری کیلئے کھڑا نہ ہوا ہو۔ اور پہلی دونوں میں قرأت کر چکا ہو۔ (درمختار) مگر بوجہ ترک واجب اسکے اعادہ کا حکم دیا جائیگا۔ مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی۔ اگرچہ تشہد میں۔ تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے۔ (جتنی کی قضا امام پر واجب ہوگی۔ مقتدی پر بھی واجب) (درمختار)

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر نفل پڑھنے کے مسائل

کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔ مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دگنا ثواب ہے کہ حدیث میں فرمایا بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے۔ تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے۔ کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو بہتر سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ ان کا بھی یہ ہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ اور اس میں حدیث سے دلیل اننا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور کے مخصوصات میں سے ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے فرماتے ہیں۔ مجھے خبر پہنچی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمت اقدس ہوا تو حضور کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ سر اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا۔ (کہ بیمار تو نہیں) ارشاد فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور نے تو ایسا فرمایا ہے۔ اور حضور بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں لیکن میں تم جیسا نہیں۔ امام ابراہیم حلبی و صاحب درمختار و صاحب درالمختار نے فرمایا کہ یہ حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استناد کیا (سند پکڑی) مسئلہ۔ اگر رکوع کی حد تک جھک کر نفل کا تحریم باندھا تو نماز ہوگی ردالمختار لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جبکہ عذر نہ ہو اور عذر کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ۔ کھڑے ہو کر شروع کی تھی۔ پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی۔ پھر کھڑا ہو گیا۔ دونوں صورتیں جائز ہیں۔ خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا۔ اور کچھ حصہ بیٹھ کر (درمختار وغیرہ) مگر دوسری صورت (کھڑے ہو کر شروع کی۔ پھر بیٹھ گیا۔ اس میں اختلاف ہے لہذا پچنا اولیٰ ہے۔ مسئلہ۔ کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا۔ اور تھک گیا تھا۔ تو عصایا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے۔ تو کراہت ہے۔ نماز ہو

جائے گی۔ مسئلہ۔ نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جس طرح تشهد میں بیٹھا کرتے تھے۔ مگر بحالت قرأت ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وتر کے بعد کے دو نوافل کی رکعت اول میں اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت میں سورۃ کافرون پڑھے۔

گاڑی اور سواری پر نفل پڑھنے کا بیان

بیرون شہر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے۔ اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں۔ بلکہ جس رخ کو جا رہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر ادھر منہ نہ ہو تو نماز ناجائز ہے۔ اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں۔ بلکہ سواری جدھر جا رہی ہو۔ اس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے۔ اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست (نیچے) ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سواری پر نفل پڑھنے میں اگر ہانکنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے ہانکا۔ مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے۔ اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت ناجائز ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ سواری پر نماز شروع کی۔ پھر عمل قلیل کیساتھ اتر آیا۔ تو اسی پر بنا کر سکتا ہے۔ خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے۔ اور زمین پر شروع کی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار) مسئلہ۔ گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار) بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی۔ پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پورا کر سکتا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ محمل اور سواری پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے۔ جبکہ تنہا پڑھے اور نفل نماز جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کیلئے شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی الگ الگ سوار یوں پر نہ ہوں۔ (درمختار) مسئلہ۔ محمل پر فرض اس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو۔ ہاں اگر ٹھہرا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لگا دیں کہ زمین پر قائم (کھڑا) ہو گیا تو جائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ گاڑی کا جو جانور پر رکھا ہو۔ گاڑی کھڑی ہو یا چلتی ہو۔ کا وہی حکم ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب و سنت بلا عذر جائز نہیں اور اگر جانور پر نہ ہو اور رکی ہوئی تو نماز جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں

۲ بیرون شہر سے وہ جگہ مراد ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (خانگیری)

دو پیسے ہوں۔ چار پیسے والی جب رکی ہو تو صرف جو جانور پر ہوگا۔ اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی۔ لہذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوگی۔ جیسے تخت پر جائز ہے۔ مسئلہ۔ گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کیلئے یہ عذر ہیں۔ (۱) مینہ برس رہا ہے۔ (۲) اس قدر کیچڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا۔ یا کیچڑ میں سن جائے گا۔ یا جو کیڑا بچھائے گا وہ بالکل لتھر جائے گا۔ اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے اشارے سے پڑھے۔ (۳) ساتھی چلے جائیں گے۔ (۴) یا سواری کا جانور شریک ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوگی۔ مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں۔ (۵) یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اتر چڑھ نہ سکے گا۔ اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے۔ (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی۔ (۷) جان (۸) یا مال (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو (درمختار وغیرہ) ٹھہری ہوئی ریل کا حکم مثل تخت کے ہے۔ ہاں چلتی ریل میں علمائے ہند کا فرض و واجب میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ بسبب عذر کے چلتی ریل میں فرض واجب نمازیں درست ہیں۔ (غلیۃ الاوتار) اگر چلتی ریل پر وقت نماز کا ہو گیا ہے۔ اور اس کو امید ہے کہ اسٹیشن پر پہنچنے تک وقت آخر نماز کا رہے گا۔ تو احتیاط کی رو سے افضل یہی ہے کہ وقت کے باقی رہنے تک توقف کرے اور جب ریل ٹھہرے نماز پڑھے اور اگر اول وقت چلتی ریل میں اسٹیشن پر پہنچنے سے پہلے بھی پڑھ لے گا۔ تو بھی جائز ہے۔ جیسے کہ قافلہ حجاج میں بوجہ نہ اتر سکنے کے سواری پر صاحب شامی نے اول وقت نماز پڑھ لینے کو جائز فرمایا ہے۔ (شامی) مسئلہ۔ چلتی کشتی میں نماز درست ہے۔ (عالمگیری) فائدہ۔ جبکہ ریل بصورت ڈاک ہو یا مسافر بے ہمراہی آشنا کے سفر کر رہا ہو۔ تو اس وقت افضل یہی ہونا چاہیے کہ نماز دونوں صورتوں (چلتی ٹھہری ہوئی) گاڑی پر پڑھنی درست ہوتا کہ تشویش سے دور ہو۔ اور خشوع و خضوع کے قریب کیونکہ جبکہ رفیق آشنا اسکے ہمراہ نہ ہوگا۔ اور یہ اتر کر نماز پڑھنے کی صورت میں اپنے اسباب کی طرف متوجہ رہے گا۔ اور یہی خیال دل میں گذرے گا کہ میرا اسباب کوئی نہ اٹھالے۔

بر زبان تسبیح و در دل گاؤں خیریں تسبیح کے دارد اثر کا مصداق ہوگا۔ اور ریل ڈاک کئی اسٹیشنوں کو چھوڑ جاتی ہے اور کئی جنگشوں پر صرف پانچ منٹ کیلئے ٹھہرتی ہے۔ جس میں کہ مسافر کو پانی پینا بھی آسانی سے میسر نہیں آتا۔ اس خاکسار کو بہت دفعہ ایسے موقعوں کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ ریل میں تو بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ

بیٹھنا تو چہ جائے کھڑے ہونے کی جگہ بھی نہیں ملتی۔ ذرا بھر بھی انسان ادھر ادھر ہوا تو جائے قیام سے کیا بلکہ سفر سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ مجتہدین بہ کو حقیقت واقعہ کی اچھی خبر ہوتی ہے۔ لہذا ریل میں ایسے موقعوں پر نماز بلا اختلاف جائز ہونی چاہیے جس طرح جانور سواری پر باعذار نماز جائز ہو جاتی ہے۔ مسئلہ۔ محمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ یا اور کوئی محارم میں ہے جو خود سوار نہیں ہو سکتی۔ اور یہ خود اتر چڑھ سکتا ہے۔ مگر اس کے اترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے اسے بھی اسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جو جانور پر ہو۔ بلا عذر شرعی فرض و سنت اور تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو۔ اور سجدہ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو۔ ادا نہیں کر سکتا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا کر کے ادا کرے۔ ورنہ جیسے بھی ممکن ہو پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قرأت نہ کریگا۔ یا ننگا پڑھے گا یا ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں اس پر دو رکعت طہارت و قرأت ستر کے ساتھ واجب ہو گئیں۔ اور تین کی منت مانی تو چار رکعت واجب ہوئیں۔ (درمختار وغیرہ)

منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل

منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھے گا۔ اگر اس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی تو ہوگی مثلاً مسجد حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجد قدس یا گھر کی مسجد میں ادا کی ہوگی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھے گی یا روزہ رکھے گی۔ دوسرے دن اسے حیض آ گیا تو قضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھے گی تو کچھ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا۔ اور آج نہ پڑھی تو اسکی قضا نہیں بلکہ کفارہ دینا ہوگا۔ (عالمگیری) فائدہ۔ اسکا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے (ایک غلام آزاد کرنا۔ یا دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر طعام کھلانا۔ یا کپڑا دینا یا تین روزے رکھنا) مسئلہ۔ پورے مہینہ کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض و وتر کی مثل اس پر نماز پڑھنی واجب

نوٹ: نا گاڑی و سواری پر نماز فرض جائز ہونے کیلئے جو عذر بیان کئے ہیں۔ مثلاً عذروں میں فرض نماز کو جائز بتایا ہے اس سے ریل گاڑی والا عذر زیادہ ہے۔ لہذا ریل گاڑی میں بطریق اولیٰ نماز جائز ہونی چاہیے

ہے۔ سنت کی مثل نہیں مگر وتر و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے۔ (ہر روز بائیس رکعتیں پڑھے) (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی۔ تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر۔ (عالمگیری) تنبیہ۔ سوائے اوقات ممنوع مکروہ کے جتنے نوافل چاہے پڑھے۔ نفلوں کی کوئی حد معین نہیں۔ اب جو بعض نوافل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آئمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہیں بیان کئے جاتی ہیں۔

تحیۃ المسجد کا بیان

جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے۔ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے (بخاری و مسلم) مسئلہ۔ ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے۔ مثلاً بعد طلوع صبح صادق یا بعد نماز عصر۔ وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تہلیل و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔ مسئلہ۔ فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی۔ تحیۃ المسجد ادا ہوگئی۔ اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کیلئے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا۔ بلکہ درس و ذکر وغیرہ کیلئے گیا ہو اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو بھی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے۔ اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا۔ تحیۃ المسجد پڑھے (ردالمحتار) بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا۔ تو ساقط نہ ہوئی۔ اب پڑھے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے۔ ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا۔ یا کوئی دیگر وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا۔ تو چار بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے۔

تحیۃ الوضو کا بیان

تحیۃ الوضو کہ وضو کے اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ اور ظاہر و

باطن کیساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم) مسئلہ۔
غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ
الوضو کے ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تحیۃ الوضو کی اول رکعت میں سورۃ کافرون اور
دوسری میں سورۃ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ (غایۃ الاوطار)

نماز اشراق

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر خدا
کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرہ کا
ثواب ملے گا۔ فائدہ۔ ”مالابد“ میں چار رکعت نماز اشراق لکھی ہے۔ اور بعض دیگر کتابوں میں
چھ رکعت بھی آیا ہے۔ (ترمذی) فائدہ۔ چار رکعت والی روایت کا حوالہ شرح سفر سعادت میں
دیا ہے۔ تنبیہ۔ بہار شریعت میں جہاں اوقات نماز بیان کئے ہیں۔ (جلد سوئم صفحہ ۹ مطبوعہ
آگرہ) وہاں بحوالہ فتاویٰ رضویہ بیان کرتے ہیں کہ تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں
یہ زردی اس وقت آ جاتی ہے۔ جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اسی قدر وقت
کراہت ہے۔ یونہی بعد طلوع آفتاب بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ لہذا
جو لوگ محض طلوع آفتاب کے وقت فوراً نماز اشراق پڑھ لیتے انکو اس حدیث سے سبق حاصل
کرنا چاہیے۔ عین طلوع آفتاب کے وقت نماز مکروہ تحریمہ ہے۔ فائدہ۔ (جوہر خمسه میں ہے
جب آفتاب قریب ایک نیزہ کے ہو۔ جب وقت نماز اشراق کا ہوتا ہے)

نماز چاشت کے فضائل

نماز چاشت مستحب ہے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں۔
اور بہتر بارہ ہیں کہ حدیث میں ہے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اللہ اس کیلئے
جنت میں سونے کا محل بنائے گا (رواہ ترمذی وابن ماجہ عن انس) فرمایا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے آدمی پر اسکے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے۔ اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح
صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔
اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور اچھی بات کا حکم

کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔ (مسلم عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے۔ آخر دن تک میں تیری کفالت فرماؤں گا۔ (ترمذی وغیرہ) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں عافین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائیگا۔ اور جو چھ پڑھے۔ اس دن اسکی کفایت کی گئی۔ اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قاشین میں لکھے گا۔ اور جو بارہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیگا۔ اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے۔ اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا۔ جس پر اپنا ذکر الہام کیا۔ (طبرانی عن ابودرداء) فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔ (ترمذی وغیرہ)

فائدہ۔ رفع افلاس کیلئے یہ نماز چاشت مجرب ہے اول رکعت میں سورہ الشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح اس کے بعد ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے سو بار اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پڑھے۔ دوسونکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اسی قدر برائیاں دور کی جائیں گی۔ (جواہر خمسہ مع کم و بیش فی الالفاظ) فائدہ۔ اگر آیت الکرسی و دیگر سورتیں یاد نہ ہوں تو سورہ اخلاص ہی کافی ہے یا جو کچھ یاد ہو پڑھے۔ فائدہ سے محروم نہ رہے کہ اگر سورتیں یاد ہوں تو چاشت پڑھے ورنہ نہیں۔ نہیں بلکہ جس طرح بھی ہو سکے یہ فضیلت ہاتھ سے نہ جانے دے (۱۲ منہ) مسئلہ۔ اس نماز چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال نصف النہار شرعی تک ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

نماز سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے حدیث میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا۔ جو بوقت ارادہ سفر ان کے پاس

اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ شریف کے سورہ یسین شریف دوسری میں انا انزلنا
دس بار اور بعد از سلام تین سو ساٹھ بار یہ اسم شریف پڑھے بِقَحَسَّةٍ فَاكِدَةٍ۔ پھر سات کنکر
اٹھا کر ایک ایک چھ طرف پھینک دے۔ ایک کنکر اپنے پاس رکھے۔ جب منزل پر پہنچے اس
کو پھینک دے اور اگر راستہ میں پانی نہ ملے۔ سنگریزہ اٹھا کر تین بار سورہ کوثر اس پر دم
کر کے منہ میں رکھے۔ (جواہر خمسه)

نماز واپسی سفر

نماز واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے کعب بن مالک
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے
وقت تشریف لاتے۔ اور ابتداء مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے۔ پھر وہیں
مسجد میں تشریف رکھتے (مسلم) مسئلہ۔ مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت
نماز نفل پڑھے۔ جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ (ردالمحتار)

صلوٰۃ اللیل

رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں۔ ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔ اور
رات کے نوافل دن کے نوافل سے بہتر ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے۔ فرضوں کے
بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز
ضروری ہے۔ اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دوھ لیتے ہیں۔ اور فرض عشاء کے بعد جو
نماز پڑھیں۔ وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔

نماز تہجد

اس صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل
پڑھیں۔ سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں۔ وہ تہجد میں نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ تہجد نفل کا نام
ہے اگر کوئی عشاء کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اس کو تہجد نہ کہیں گے۔ (ردالمحتار)

(ترمذی) مسئلہ۔ جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو بلا عذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا۔ اے عبد اللہ تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم) فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگر چہ تھوڑا ہو۔ (بخاری و مسلم وغیرہ)

مسئلہ۔ عیدین اور پندرہویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔ اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔ (درمختار) عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاء و صبح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں۔ کہ صحیح حدیث میں فرمایا جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی۔ اس نے آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی اس نے آدھی رات عبادت کی اور ان راتوں میں اگر جاگے گا تو نماز عید و قربانی وغیرہ میں دقت ہوگی۔ لہذا اس پر اکتفا کرے۔ اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے۔ تو جاگنا بہتر۔ مسئلہ۔ ان راتوں میں تنہا نفل پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنا اور سننا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے۔ نہ کہ خالی جاگنا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تہجد میں سورہ بقرہ آل عمران نساء سورہ مائدہ جمعہ یسین اخلاص منزل کا پڑھنا افضل ہے۔ سورہ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ مشائخین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے منقول ہے وہ یہ کہ پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اس طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کم کرتا چلا جائے اخیر میں ایک قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھ کر ختم نماز کر دے۔ (تفسیر عزیزی) ہر رکعت بعد از فاتحہ سورہ اخلاص ایک بار زیادہ کرے یعنی رکعت اول میں ایک بار دوسری میں دو بار تیسری میں تین بار اسی طرح بارہ تک (جو اہر خمسه)

رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں

فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو رات میں اٹھے اور یہ دعا پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ يٰمُجِيبُ پھر جو دعا کرے مقبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے۔ تو اسکی نماز مقبول

ہوگی۔ (بخاری عن عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ترجمہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے۔ اور اسی کیلئے حمد ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور پاک ہے اللہ اور حمد ہے اللہ کیلئے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ بڑا ہے۔ اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا۔ اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کیساتھ۔ اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کیلئے اٹھتے۔ تو یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ. أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدَكَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ. وَسَاعَةٌ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَمْتُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

ترجمہ: الہی تیرے ہی لئے حمد ہے۔ تو قائم کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا۔ اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو بادشاہ ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو حق ہے۔ اور تیرا وعدہ حق ہے۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہیں۔ اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا۔ اور تیری طرف رجوع کیا۔ اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا۔ پس تو بخش دے میرے لئے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیا اور وہ جو پیچھے کیا۔ اور جو چھپا کر کیا اور اعلانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

یہ ایک دعا اور چند حدیثیں نقل ذکر کر دی گئیں۔ اور ان کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ جسے مولا تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔ اس کیلئے یہ ہی کافی ہیں۔

نماز استخارہ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے۔ جیسے قرآن کریم کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں۔ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پھر کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَانِّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَانْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَيْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِنِیْ بِهٖ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں۔ تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے۔ کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے۔ میرے دین و معیشت و انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے۔ اور آسان کر۔ پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے۔ کہ میرے لیے یہ کام برا ہے۔ میرے دین اور معیشت و انجام کار میں۔ یا فرمایا اس وقت اور آئندہ تو اس کو مجھ سے پھیر دے۔ اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو مقرر فرما۔ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس سے راضی کر (۱۲۔)

اور اپنی حاجت ذکر کرے۔ خواہ بجائے ہذا الامر کے حاجت کا نام لے یا اسکے بعد (روایت) اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ میں او شک فقہائے کرام فرماتے ہیں۔ کہ جمع کرے۔ یعنی یوں کہے۔ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاجِلِهٖ (غنیہ) حج و جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کیلئے استخارہ نہیں ہو سکتا۔ (کہ میں یہ حج کروں۔ جہاد کروں یا نہ کروں۔ نفس فعل میں اس وقت استخارہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ اس فعل کے نیک و بد (اسکے حق میں ہونے) میں شبہ ہو۔ کہ آیا یہ فعل میرے لئے اچھا ہوگا یا نہ مثلاً تجارت وغیرہ۔ ورنہ فعل بد

کیلئے استخارہ جائز ہی نہیں۔ باقی حج و جہاد وغیرہ افعال فی ذاتہ بھی نیک ہیں۔ اور ہر شخص کیلئے بصورت امکان اچھے ہیں۔ ان میں استخارہ کی کوئی ضرورت نہیں) ہاں تعین وقت کیلئے استخارہ کر سکتے ہیں۔

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھے۔ اور بعض مشائخ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ يُعَلِّنُونَ تَكَ اور دوسری میں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ آخِرُ تَكَ بھی پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ سات ے بارہ استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے۔ اے انس جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب سے اس میں سات ے بارہ استخارہ کر۔ پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا۔ کہ بے شک اسی میں خیر ہے۔ اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے۔ اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔ اس سے بچے (ردالمحتار) استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے۔ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔ دیگر طریقہ نماز استخارہ۔ چاہئے کہ پہلے نماز سے دل کو اس کام کرنے اور نہ کرنے پر برابر رکھے۔ پھر نماز دعا پڑھ کر خیال کرے کہ دل کس طرف زیادہ مائل ہے۔ اگر دل اس کے کرنے پر قوی ہو تو بے شک کرے اور اگر ارادہ بالکل جاتا رہے تو نہ کرے) وہ یہ ہے۔ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ سات سو چھیاسی بار پڑھ کر چار رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے اول رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ والشمس دوسری میں واللیل تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح پڑھ کر رو قبلہ ہو کر سو رہے۔ (جواہر خمسه)

طریقہ دیگر۔ بعض مشائخ بجائے لفظ ہذا الامر کے کہ دعا مذکور میں دو جگہ آتا ہے۔ ہر دو جا یہ عبارت پڑھاتے ہیں۔ كُلُّ عَمَلٍ اَذْفَعِلْ اَفْعَلْهُ، اَوْ قَوْلُ اَقَوْلُهُ، فِي هَذَا الْيَوْمِ اَوْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ.

(ترجمہ) ہر کام کہ کروں گا میں اس کو یا بات کہ کہوں گا میں اس کو دن میں یا رات

میں (جواہر خمسه)

دیگر طریقہ استخارہ۔ اگر کسی کو کوئی مشکل امر پیش ہو۔ اور اس کا حال دریافت کرنا ہو۔ تو حاسے کہ بعد نماز عشا کے سوتے وقت دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ ادا کرے (اول میں

بعد فاتحہ سورہ کافرون دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے (بعد سلام یَا عَلِیْمُ عَلِمْنِیْ سُو
۱۰۰ بار یا رشید اَرْشِدْنِیْ سُو ۱۰۰ بار یا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ سُو ۱۰۰ بار اور یَا هَادِیْ اِهْدِنِیْ سُو ۱۰۰ بار
پڑھے اول آخردرد شریف پڑھے پھر کسی سے کلام نہ کرے اور قبلہ رو سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ
خواب میں حال معلوم ہو جائے گا۔ اگر پہلی رات کچھ نظر نہ آئے تو تین ۳ رات برابر
کرے۔ لیکن شروع چہار شنبہ (بدھ) سے کرے۔

استخارہ غوثیہ

جب کسی کو اپنے کام کا انجام خیر و شر دریافت کرنا ہو۔ تو چاہیے کہ آدھی رات اٹھے۔
اور وضو کر کے تحیت وضو ادا کرے۔ بعد سورہ فاتحہ گیارہ ۱۱ بار سورہ اخلاص گیارہ ۱۱ بار درود
شریف گیارہ ۱۱ بار کلمہ تجمید گیارہ ۱۱ بار پڑھ کر دو رکعت نماز ادا کرے۔ اور ان سب کا ثواب
حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کی روح مبارک کو پہنچائے۔ بعد ازیں یَا شَیْخُ عَبْدِ الْقَادِرِ
جِبْلَانِیْ شَیْنًا لِلّٰہِ گیارہ بار کہہ کر دو رکعت نماز حاجت اس طرح ادا کرے۔ کہ جب نیت
کر لے تو دونوں آنکھیں بند کر دے۔ اور اپنے جسم کو نرم رکھ کر قرأت شروع کرے۔ جب
ایَاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچے تو اس کلمے کو یہاں تک تکرار کرے۔ کہ منہ پھر
جائے۔ اگر دہنی طرف پھرے تو کام کرے۔ اگر بائیں طرف پھرے تو نہ کرے۔ پھر سورہ
فاتحہ کو ختم کر کے سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں تکرار کی حاجت نہیں صرف
سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر نماز کو ختم کرے (پوری کرے) دیگر طریقہ
استخارہ۔ اگر کوئی اپنے کام کی بہتری و کہتری معلوم کرے۔ تو چاہیے کہ کاغذ کے دو پرچوں پر
ایک طرف یہ دعا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَیْرٌ "مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ" مع اپنے
نام و ماں کے نام لکھے۔ اور دوسری طرف ایک کے افعَل اور دوسرے لَا تَفْعَلْ لکھ کر مصلے یا
جائے نماز کے نیچے رکھے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ بعد سلام سجدہ میں جائے اور ستر بار
یَا اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا خَیْرًا فِیْ عَاقِبَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھ کر سجدہ سے سر اٹھائے۔ اور ان دونوں پرچوں کو پاک مٹی کے دو غلولہ
بنا کر علیحدہ علیحدہ ان میں پھر ایک پیالہ پانی کا بھر کر دونوں غلولہ اس میں ڈال دے۔ اور
کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کرے۔ یہاں تک کہ ایک پرچہ غلولہ مذکور میں سے گھل کر سطح آب پر

آجائے اس کو دیکھے کہ اگر اس پر فعل ہے تو کام کرے۔ اور اگر لا تفعل ہے تو نہ کرے اور اس کے درمیان میں کسی سے کلام نہ کرے۔ یہ استخارہ نہایت مجرب ہے۔

صلوٰۃ التَّسْبِيحِ

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں۔ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا۔ مگر دین میں سستی کرنے والا یہ نماز واسطے مغفرت تمام گناہ (۱) اگلے (۲) پچھلے (۳) پرانے (۴) نئے (۵) جو بھول کر کے (۶) اور جو قصداً کئے (۷) چھوٹے اور (۸) بڑے (۹) پوشیدہ (۱۰) اور ظاہر کے۔

حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بزرگوار چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی ہے۔ چار رکعت ہیں کہ ہر رکن میں دس دس بار تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (حدیث میں ولا حول ولا قوۃ الخ الفاظ نہیں ہیں مگر پڑھ لے تو حرج نہیں) پڑھتے ہیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مکرم چچا کو فرمایا۔ کہ اے عباس اے میرے چچا کیا میں تجھ کو نہ دوں۔ کیا میں تجھ کو عنایت نہ کروں۔ کیا میں تجھ کو نہ سکھاؤں کیا میں تجھ کو اجازت نہ دوں۔ دس خصلتوں کی یعنی دس بار تسبیح کہنا ہر رکن نماز میں کہ جب تو ان کو کرے گا۔ حق تعالیٰ سبحانہ تیرے گناہ (۱) پہلے اور (۲) پچھلے (۳) پرانے اور (۴) نئے (۵) نادانستہ اور (۶) دانستہ (۷) چھوٹے اور (۸) بڑے (۹) پوشیدہ اور (۱۰) ظاہر سب بخش دے گا۔ اور فرمایا کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک بار پڑھ۔ اگر ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھ۔ اور اگر ہفتہ میں نہ پڑھ سکے تو ہر ماہ میں ایک بار پڑھ۔ اگر ماہ میں بھی نہ پڑھ سکے۔ تو ہر سال میں ایک بار پڑھ۔ اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکے تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ۔ (ابوداؤد وغیرہ) حضرت عبدالعزیز بن داؤد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جنت کا ارادہ کرے تو اپنے اوپر صلوٰۃ التَّسْبِيحِ کا پڑھنا لازم کرے۔ اور حضرت ابو عثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی چیز سختی و غم کے دفع کرنے کو صلوٰۃ التَّسْبِيحِ کے برابر نہیں دیکھی۔ اکثر ائمہ اور مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ حنفیہ کے نزدیک ہر رکعت میں

بعد از تکبیر تحریمہ و ثنا پندرہ بار تسبیح پڑھ کر بعد اعوذ اور بسم اللہ شریف اور فاتحہ و سورہ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ دس بار پڑھے۔ پھر قومہ کرے۔ اور بعد تسبیح و تحمید دس بار اور پھر سجدہ میں بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کے دس بار پڑھ کر سر اٹھائے۔ اور جلسہ میں دس بار پڑھ کر دوسرا سجدہ کرے۔ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کے بعد پھر دس بار پڑھے۔ یونہی چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں میں تین سو بار ہوئیں۔ اور یہی طریقہ افضل ہے۔ (رواہ الترمذی)

فائدہ۔ بہترین وقت اس نماز کا اگر ہر روز پڑھے۔ تو بعد اشراق کے اگر ہفتہ میں پڑھے تو جمعہ کا دن اگر ماہ میں پڑھے تو پنجشنبہ (جمعرات) کا دن اور اگر سال بھر کے بعد پڑھے تو عاشورہ کا دن ہے۔ ورنہ سوائے اوقات مکروہ کے ہر وقت جائز ہے۔ مسئلہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے۔ فرمایا سورہ تکوین والعصر اور سورہ کافرون اور سورہ اخلاص اور بعض نے کہا سورہ حدید اور حشر اور صف اور تغابن (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدہ کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔ اور اگر کسی نے بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں۔ تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کی سجدہ میں پڑھے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے۔ نہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ تسبیح انگلیوں پر نہ گئے۔ بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے۔ ورنہ انگلیاں دبا کر شمار کرے۔ مسئلہ۔ ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَّمُنَاصِحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وِعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَّجِدَّ اَهْلِ الْخَشِیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرُّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وِعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ صَخَانَةَ تَحْجِرُنِیْ عَنْ مَعَاصِبِكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لِّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ (ردالمحتار)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تاکہ میں تجھ سے ڈروں اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روکے تاکہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لئے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔

نماز حفظ الایمان

واسطے سلامتی و حفاظت ایمان کے دو رکعت نماز بہ نیت حفظ الایمان مغرب میں اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص سات بار اور فلق ایک بار اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص سات بار اور سورہ ناس ایک بار پڑھے بعد سلام کے سجدہ میں جائے۔ اور تین بار یا حسیٰ یا قیومُ بِنَبِیِّ عَلَی الْاِیْمَانِ پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کے ایمان کو ثابت رکھے گا۔

صلوٰۃ العاشقین

اگر کسی کو کوئی مہم یا حاجت پیش آئے تو چاہیے کہ پچھلی رات کو اٹھے۔ اور چار رکعت نماز بہ نیت صلوٰۃ العاشقین ادا کرے۔ کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ شریف یا اللہ سو بار اور دوسری میں یا رَحْمٰنُ سو بار اور تیسری میں یا رَحِیْمُ سو بار اور چوتھی میں یا وَدُوْدُ سو بار پھر بعد سلام کے صبح تک ذکر میں مشغول رہے فقط۔

نماز زوال: جب آفتاب ڈھل جاوے چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ستر یا دس یا تیس یا اکیس بار سورہ اخلاص پڑھے۔ مروارید سفید کا مکان جنت میں پاوے ہر ایک آیت کے برابر۔

صلوٰۃ الصلوٰۃ: کا بھی یہی طریق ہے لیکن اس میں بجائے تسبیح کے درود شریف پڑھتے ہیں۔

صلوٰۃ الحاجات

یہ نماز نہایت پر تاثیر اور سریع الاجابت ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی حاجت یا مشکل پیش آئے۔ تو چاہیے کہ چار رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ سو بار دوسری میں بعد فاتحہ رَبِّ إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار تیسری میں وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ سو بار اور چوتھی میں حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سو بار پڑھے۔ اور بعد سلام رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھ کر حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روا ہوگی۔

دیگر طریقہ نماز حاجت کا

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس کسی کو کوئی حاجت یا مہم پیش آئے یا کسی ظالم کے ظلم میں گرفتار ہو۔ تو وہ یہ نماز ادا کرے مجھ کو قسم ہے اس خدائے پاک کی کہ جس نے مجھ کو تبلیغ احکام کیلئے بھیجا ہے۔ اگر صدق دل سے مردہ پر پڑھی جائے تو زندہ ہو جائے وہ چار رکعت دو سلام سے ہے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ قُلِ اللَّهُمَّ مَا لِكَ الْمَلِكِ تَابِعِي حِسَابِ پندرہ بار۔ دوسری میں۔ انا اعطيتك الكوثر پندرہ بار۔ تیسری میں سورہ کافرون پندرہ بار۔ چوتھی میں سورہ اخلاص پندرہ بار۔ اور اپنی حاجت خداوند کریم سے چاہے مستجاب ہوگی۔ (جو اہر خمسه) بعد فراغ دس بار یہ دعا پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ يَا مَنْ ذَكَرُهُ شَرَفَ الذَّاكِرِينَ وَيَا مَنْ إِطَاعَتُهُ نَجَاةٌ لِلْمُطْبِقِينَ وَيَا مَنْ رَافَتْهُ مَلَجَاءٌ لِلْعَلَمِينَ وَمَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَبْنَاءُ حِينَ بَرَحْتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

صلوٰۃ الخضر

”خیر الفقہاء“ میں نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھ کو ہزار حاجت روائی کی نماز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے تعلیم فرمائی ہے وہ دو رکعت ہیں جب چاہے پڑھے۔ لیکن جمعرات کو پڑھے۔ تو افضل ہے پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ کافرون دس بار دوسری میں سورۃ اخلاص دس بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے سجدہ میں جا کر درود شریف دس بار اور کلمہ تجمید (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ دس بار اور رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ دس بار اور يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِيْنَا دس بار پڑھے اور خداوند کریم سے اپنی حاجتیں جہاں تک یاد ہوں مانگے اور کہے یارب میری ہزار حاجتیں دین و دنیا کی ادا کر اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجات روا فرمائے گا۔

دیگر نماز حاجت

حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔ اس کیلئے دو رکعت یا چار پڑھے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس ایک ایک بار پڑھے۔ تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ (ابوداؤد) مشائخ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ایک حدیث میں ہے۔ جس کو ترمذی و ابن ماجہ نے عبد اللہ ابن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کی کوئی حاجت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح (توجہ سے) وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ثناء کرے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ پڑھے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ خَمِيَّتِكَ وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدْعُ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے۔ اللہ مالک ہے عرش عظیم کا حمد اللہ کیلئے جو رب ہے۔ تمام جہان کا میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں۔ اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لئے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ۔ اور ہر غم کو دور کر دے۔ اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ۱۲۔ ترمذی وغیرہ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روای ہیں کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ اور عرض کی۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر۔ اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی دعا کریں انہیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو۔ اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاتَّوَسَّلُ وَاتَّوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هَذِهِ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشْفَعْ فِیْ فِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ میں حضور کے ذریعہ اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ الہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ فائدہ۔ اس حدیث سے صراحتہً تو تسل ثابت ہے۔ عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے۔ باتیں ہی کر رہے تھے۔ کہ وہ ہمارے پاس آئے۔ گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

فائدہ: اگر ایک دو دفعہ کرنے سے حاجت روانہ ہو۔ تو نا امید ہو کر ترک نہ کر دے۔ بلکہ خداوند کریم کی ذات پر نیک گمان کرتے ہوئے کم از کم سات بار کرے۔ اگر نماز ہو تو سات دفعہ پڑھے۔ اور اگر ورد ہو تو کم از کم اس کو بھی سات بار پڑھے۔ اور جلدی نہ کرے۔ خداوند کریم بلحاظ اپنے وعدہ کے (انی اجیب دعوة الداع اذا دعان) ہر دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔ اور اگر اس طرح قبول نہ ہو تو سمجھے کہ مولا تعالیٰ کے نزدیک اس کے نہ قبول ہونے میں ہی میری مصلحت تھی۔ یا یوں سمجھے کہ ضرور کوئی نہ کوئی قصور واقع ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوئی۔

دیگر نماز حاجت

نیز قضاے حاجت کیلئے ایک مجرب نماز جو علماء ہمیشہ پڑھتے آئے ہیں یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہزار مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ اور امام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (خیرات الحسان)

صلاة الاسرار (نماز غوثیہ)

قضاے حاجت کیلئے ایک مجرب نماز ”صلاة الاسرار“ ہے جو امام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر نخعی ”بہجۃ الاسرار“ میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر ہے کہ بعد فاتحہ شریف کے ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے۔ اور گیارہ بار یہ کہے۔
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَغْنِنِيْ وَاْمُدِّنِيْ فِيْ قَضَائِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ.

ترجمہ: اے اللہ کے رسول اے اللہ کے نبی میری فریاد کو پہنچئے۔ اور میری مدد کیجئے۔ میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر یہ کہے یا غوث الثقلین ویا کریم الطرفین اغثنی و امددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات (ترجمہ) اے جن و انس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئے۔ اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنے والے پھر حضور کے توسل سے مولا تعالیٰ سے دعا کرے۔

صلاة الاولیاء

جس مطلب کیلئے پڑھی جائے وہ پوری ہو۔ امام زاید رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے سیکھا۔ اس نماز کو حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور پڑھا اس کو اور طلب

کیا خدا سے خدا کو پس پایا خدا کو۔ اور ابو عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بطلب مال پڑھایا مال کثیر اور ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بطلب علم پڑھا حاصل ہوا۔ ترکیب اسکی یہ ہے کہ قبل از نماز صبح دو رکعت پڑھے پہلی میں سات بار سورۃ فاتحہ اور ایک بار سورۃ کافرون اور دوسری میں سات بار سورۃ فاتحہ اور ایک بار سورۃ اخلاص اور سلام کے بعد دس بار کلمہ تمجید اور دس بار یا غیاث الْمُسْتَفِیْثِیْنَ اَعِثْنَا (جواہر خمسہ)

دیگر صلوة الابرار

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی سے منقول ہے کہ بعد از مغرب تنہائی میں دو رکعت پڑھے۔ اور یہ نیت کرے۔ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَكَعَتَيْنِ صَلَاةَ الْاَبْرَارِ تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِنْقِطَاعًا عَنِ الْغَيْرِ مُتَوَجِّهًا اِلَى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ترجمہ: نیت کی میں نے یہ کہ پڑھوں واسطے اللہ تعالیٰ کے دو رکعت صلوة الابرار۔ واسطے نزدیکی کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور انقطاع کے غیر اللہ سے منہ کرتا ہوں طرف قبلہ شریف (اللہ اکبر) پہلی رکعت میں سورۃ الواضحی واللیل اور دوسری میں الم نشرح گیارہ گیارہ بار سلام کے بعد سجدہ میں جا کر سو بار کہے۔ (ضعیف بر در قوی) کمزور قوی زبردست کے در پر حاضر ہوا ہے) پھر کلہ راست منہ کا داہنا طرف مصلیٰ پر رکھ کر ۱۰۰ بار کہے نیاز مندے بر در بے نیازے (محتاج غیر محتاج کے در پر حاضر ہے) پھر کلہ چپ (منہ کا بائیں طرف) رکھ کر سو بار کہے۔ حاجت مندے بر در حاجت روا۔ پھر گوشہ مصلیٰ کو پلٹ کر سو بار کہے۔ نگر دم باز تا حاتم کنی روا۔ (میں واپس نہیں ہوتا تا وقتیکہ میری حاجت روانہ ہو) اور یہ ہی کہتا ہوا گیارہ قدم بطرف قبلہ چلے۔ پھر سجدہ میں جا کر اپنا مطلب عرض کرے اور دعائے قبول ہو (جواہر خمسہ)

دیگر صلوة الاسرار

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ”خلاصۃ القادریہ“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ برائے رفع حاجات دینی و دنیوی نماز یا زودہ گامی جناب غوثیہ اس طرح پڑھے۔ کہ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز بہ نیت صلوة الاسرار ادا کرے۔ (جس طرح ذکر ہوئی ہے)۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اور بعد سلام

درو شریف پڑھے۔ بعد گیارہ قدم طرف عراق کے اٹھائے۔ اور ہر قدم پر ایک ایک اسم
مخملہ اسمائے گرامی جناب غوثیہ پڑھے۔ پھر باواز بلند ندا کرے۔ یا حضرت غوث صدیقی
عَبْدُكَ وَمُرِيدُكَ مَظْلُومٌ عَاجِزٌ مُّحْتَاجٌ اِلَيْكَ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ امددنی واغثنی باذن اللہ وبحجۃ اللہ وبرضاء اللہ تعالیٰ فی حاجتی اور
نام حاجت کا زبان پر لائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تین روز کے اندر اندر مراد حاصل ہو اور عارف
آگاہ رحمانی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ دوگانہ نماز معہ یازدہ خطاب
آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھے ہنوز سرسجدہ سے نہ اٹھایا ہوگا۔ کہ حاجت روا ہوگی تفصیل
یازدہ خطاب حضرت غوثیہ یہ ہے۔ (۱) یا حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی (۲) یا
حضرت سلطان محی الدین عبدالقادر جیلانی (۳) یا حضرت فقیر محی الدین عبدالقادر جیلانی
(۴) یا حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی (۵) یا حضرت مخدوم محی الدین عبدالقادر
جیلانی (۶) یا حضرت ولی محی الدین عبدالقادر جیلانی (۷) یا حضرت غوث محی الدین
عبدالقادر جیلانی (۸) یا حضرت قطب محی الدین عبدالقادر جیلانی (۹) یا حضرت خواجہ محی
الدین عبدالقادر جیلانی (۱۰) یا حضرت درویش محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱)
یا حضرت مولانا محی الدین عبدالقادر جیلانی۔

نماز فاطمہ (صلوات فاطمہ)

باسناد معتبر منقول ہے کہ جب کسی حاجت کے واسطے سخت اضطرابے قراری ہو۔ دو
رکعت نماز نفل بہ نیت نماز فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین بار سورہ اخلاص
اور سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر
کہے۔ پھر سجدے میں جا کر یا مَوْلَاتِی وَمَوْلِی فَاطِمَةَ اَعْیُنِی پھر کلہ راست پھر کلہ چپ مصلے پر
رکھ کر سو بار یہ ہی کہے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر حاجت مانگے۔ حاجت پوری ہووے (جواہر خمسہ)

دیگر صلوات کن فیکون

مشائخ چشتیہ رحمہ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ جس کو سخت حاجت درپیش ہو تو چاہیے کہ
شب چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ (بدھ و جمعرات و جمعہ) تینوں شب میں دو رکعت نماز نفل

پڑھے۔ اول میں فاتحہ شریف ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار دوسری میں فاتحہ شریف سو بار اور اخلاص ایک بار یا سو بار اور سو مرتبہ یہ کہے۔ (اے آسان کنندہ دشواریہا و اے روشن کنندہ تاریکیہا) اے مشکلوں کے آسان کرنیوالے اور اے اندھیروں کے روشن کرنے والے اور سو سو بار استغفار و درود پڑھ کر دعا کرے تیسری رات بھی کر کے ٹوپی یا پگڑی اتارے۔ اور اپنی آستین کو گردن میں ڈال کر رووے اور پچاس بار دعا کرے۔ دعا مستجاب ہو (جواہر خمسہ)

نماز توبہ کا بیان

ترمذی وغیرہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب کوئی بندہ گناہ کرے۔ پھر وضو کر کے دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے۔ پھر استغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا الذُّنُوبَ بِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ فَمَا لَهُ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَضُرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ترجمہ: جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا۔ یا اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔ اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی۔ اور کون ہے گناہ بخشنے والا اللہ کے سوا اور اپنے کئے پر دانستہ ہٹ نہ کی۔

صلاة الرغائب (نماز لیلۃ الرغائب)

صلاة الرغائب ماہ رجب میں ہوتی ہے۔ ماہ رجب کے پہلے پینچشنبہ (جمعرات کی رات) اور جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے۔ اس رات میں بعد نماز مغرب کے بارہ رکعت نماز نفل ادا کی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے انا انزلنا تین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے۔ بعد فراغ نماز ستر بار یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ پھر سجدہ میں جا کر ستر بار پڑھے۔ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَرِيْمُ پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے پھر جو دعائے مانگے گا قبول ہوگی۔ جواہر خمسہ میں ایک دوسری دعا بجائے اسکے نقل کی ہے اور درود شریف بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ پھر دوسرے سجدے میں جا کر ستر بار سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پھر بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِي اَمَرَهَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَخَيْرُ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ كَاشِفُ

الْغَمَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتَ مُقْصِرًا فِي إِقَامَتِ حَقَائِقِهَا غَافِلًا عَنْ تَقْلِيدِ شَرَائِطِهَا كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى مَنْ يَسْتَطِيعُ مِنْ عِبَادِكَ أَنْ يَعْبُدَكَ وَيُطِيعَكَ كَمَا يَنْبَغِي لَكَ فَإِذَا اعْتَرَفْتَ بِتَقْصِيرِي وَقَلْتِ جُهْدِي وَأَقْرَرْتَ بِضَعْفِي وَعَجِزِي فَلَا تُحَرِّمْنِي جَزَاءَ تَصَدِيقِي رَسُولِكَ وَثَوَابِ حُسْنِ الرَّغْبَةِ وَصِدْقِي النِّيَّةِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّكَ ذُو الْفَضْلِ وَالْمَغْفِرَةِ عَلَى عِبَادِكَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ خَيْرَ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ پھر جو دعا کرے قبول ہو۔

صلوة القلب

واسطے صفائی دل کے دو رکعت نماز بہ نیت صلوات القلب۔ (نیت کی میں نے صلوة القلب کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ لیکن نیت نماز سے آخر تک دل ہی دل میں پڑھے۔ زبان سے کوئی حرف نہ نکالے۔ بعد سلام کے مخلوص دل ستر بار استغفار پڑھے اور اپنے مرشد کا تصور کرے۔

نماز شب استفتاح

کہ رجب کی پندرہویں شب ہے۔ دس رکعت پڑھے بقولے میں رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ اخلاص تیس بار اور بعد فراغ کے سو بار استغفار پڑھے۔

دوسری نماز روز استفتاح

یعنی پندرہویں رجب کو بعد چاشت کے پچاس دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ اخلاص فلق والناس ایک بار بعد سجدے میں جا کر یہ دعا پڑھے۔
 اللَّهُمَّ لَكَ صَلَّيْتُ وَسَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَارْحَمْ ذُلِّي وَكَبُورِي
 يَوْجَهِي وَالْفِرَادِي وَخُشُوعِي وَخُضُوعِي وَتَضَرُّعِي وَتَجَرُّدِي وَفَقْرِي وَفَاقِي وَاجْعَلْ
 لِي خُرُوجًا مَخْرُوجًا مِنْ هَمِّي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ مسئلہ۔ متعلق صلوة الرغائب
 صلوة الرغائب کہ رجب کہ پہلی شب جمعہ اور شعبان کی پندرہویں شب اور شب قدر میں

جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں۔ فقہاء اسے ناجائز و مکروہ بدعت کہتے ہیں۔ اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں۔ محدثین اسے موضوع بتاتے ہیں۔ لیکن اجلہ اکابر اولیاء سے باسانید صحیحہ مروی ہے۔ تو اسکے منع میں غلو نہ چاہیے۔ اور اگر جماعت میں تین آدمی سے زائد مقتدی نہ ہوں۔ جب تو اصلاً کوئی ہرج نہیں۔

نماز رضائے والدین (ماں باپ)

”کیمائے سعادت“ میں ہے کہ دو رکعت نفل پڑھ کر اس کا ثواب والدین کو بخشے۔ اور ”خلاصۃ الاوراد“ شاہ حسام الحق میں یوں ہے کہ نیت دو رکعت کی بلفظ نفل رضائے والدین کرے۔ (نیت کی میں نے دو رکعت نفل رضائے والدین منجھ طرف قبلہ شریف اللہ اکبر) اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف آیۃ الکرسی تا عظیم ایک بار سورۃ اخلاص تین بار پڑھے۔ پھر بعد از سلام ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ هَذِهِ الصَّلٰوَةَ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهَا لِوَالِدَیْ یَا عَلَیْمُ یَا قَدِیْرُ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْ وَارْضَهُمَا مِنِّیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“

نماز قضاے عمری

(دیگر نماز کفارہ قضاے عمری) منقول ہے کہ بعد از نماز جمعہ چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ کوثر پندرہ بار اور بعد سلام کے دس دس بار استغفار درود شریف پڑھے۔ کفارہ ہو جائے گا۔ قضا شدہ نمازوں کا (جو ہر خمسہ) فائدہ۔ اس نماز کو ہم نے بلحاظ محض ایک نماز ہونے کے درج کر دیا ہے کہ ہمارا عہدہ ہے کہ کوئی کیسی ہی نماز بھی کیوں نہ ہو۔ ہم ضرور اس کو بھی درج کتاب کریں گے۔ ورنہ اس نماز کیلئے کوئی سند کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کتب فقہا کرام میں نہیں پائی جاتی یہ دوسری بات ہے کہ کسی بزرگ نے کشف سے معلوم کر لیا ہو کہ یہ نماز اس طرح اگر پڑھی جاوے۔ تو گزشتہ نمازوں کا کفارہ ہو جاوے گا۔ لیکن کشف شریعت میں حجت نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جبکہ قرآن و حدیث کے مخالف ہو لہذا قضاے عمری جس کو فقہائے کرام بیان کرتے ہیں۔ اس پر عمل کیا جاوے تاکہ ذریعہ نجات ہو۔ وہ یہ ہے کہ قضاے عمری کے مسائل جس

کے ذمہ قضا نمازیں ہوں۔ اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب اور ضروری ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ تو کاروبار بھی کرے۔ اور جو وقت فرصت کا ملے۔ اس میں قضا نماز پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ قضاء نمازیں نفلوں سے اہم ہیں اور ضروری ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر انکے بدلے قضاء نمازیں پڑھے کہ برہی الذمہ ہو جائے۔ فائدہ۔ صرف آخری جمعہ میں چار رکعت نفل پڑھ لینے سے بری الذمہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا اپنے فضل و کرم سے بری الذمہ فرمادے۔ تو اس کی کریمی میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بے سند ضرور ہے (کہ صرف چار رکعت سے تمام عمر کی نمازیں ادا ہو جائیں گی البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔) (ردالمحتار)

نماز شکر یہ

نماز شکر یہ بارہ رکعت دو گانہ دو دو کی نیت کرے بہ نیت نماز شکر یہ پڑھے۔ اور پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار دوسری میں آمین الرسول تا آخر سورۃ و آیۃ اللہ نُوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَا عَلِيمٌ اور بعد از سلام یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِيعُ دَفْعَ مَا اَكْرَهُ وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ اَصْبَحْتُ مَرْتَهَاتًا بِعِلْمِيْ وَاصْبَحَ اَمْرِيْ بِيَدِ غَيْرِيْ فَلَا فِقِيْرِيْ اَفْقَرُ مِنِّْيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُشِمْتُ بِيْ عَدُوِّيْ وَلَا تَسُوْلِيْ صَدِيْقِيْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايْ وَلَا فِيْ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هِمَّتِيْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِيْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِيْ فِيْ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الدُّنُوْبِ اِنِّيْ تُرِيْدُ بِهِيَ النِّعَمَ وَالتِّيْ تُوجِبُ بِهِيَ النِّعَمَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (جواہر خمسه)

نماز استفادہ

نماز استفادہ دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ الفلق اور دوسری میں الناس بعد سلام درود شریف اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَحِكْمَتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَاَعُوْذُ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَكَلِمَتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا

يَجْرِي بِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ إِنَّ رَبِّي اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ إِلَهِي إِنَّكَ سَلَطْتَ عَلَيْنَا عَدُوًّا بَصِيرًا لَعِينُونَ يَا رَبِّي مَوْدَقِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا
نَرَاهُمْ اللَّهُمَّ فَاتِسُّهُ مِنَّا كَمَا آتَيْتَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ وَقِنِطُهُ مِنِّي بِعَفْوِكَ وَأَبْعُدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ
كَمَا أَبْعَدْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَحْمَتِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (جواہرِ خمسہ)

صلوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ما بین ظہر و عصر دس رکعت نفل پڑھ کر یہ دعائے بدرقہ ایمان پڑھے اللَّهُمَّ لَيْتَكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ أَنْ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ
وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَتَمَسَّكْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى أَشْهَدُ أَنْ وَعَدَكَ حَقٌّ
وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ أَحَدٌ صَمَدٌ
وَتَرٌ فَرْدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ
فِيهَا وَأَنَّكَ بَاعِثٌ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَشْهَدُ أَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ دُونِ عَرْشِكَ إِلَى قَرَارِ
الْأَرْضِينَ بَاطِلٌ غَيْرٌ وَجْهَكَ الْكَرِيمِ رَبَّنَا أَمْنَا بِمَا أَنْزَلْتَ وَتَبِعْنَا الرَّسُولَ فَالْتَبْنَامَعِ
الشَّاهِدِينَ (جواہرِ خمسہ)

نماز عروس کا بیان

نماز عروس جب دلہن کو گھر میں لاوے۔ دو گانہ اسکے گوشہ چادر پر پڑھے۔ پھر دلہن
کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے يَا قُدُّوسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوءٍ فَلَا شَيْئَ يُعَادِلُهُ
مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ بِلُطْفِهِ (جواہر)

نماز شفاۓ مریض

نماز شفاۓ مریض دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین بار سورہ اخلاص
پڑھے۔ بعد فراغ کے مصلے پر بیٹھا رہے۔ اور یہ دعا ہزار بار پڑھے۔ يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ يَا
الْخَيْرِ اِرْحَمْنِي اِلَى يَوْمِ الدِّينِ خَدَائِعِ تَعَالَى شَفَائِكَ كَالْعَطَا كَرَمِ (جواہر)

نماز انوار القبر

دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شہد اللہ انہ، لا الہ الا هو والملائکۃ
 واولو العلم قائماً بالقسط لا الہ الا هو العزیز الحکیم سات بار پڑھے۔ اور سلام کے
 بعد باللہ التوفیق ستر بار کہے۔ فقط (جواہر)

نماز دفع بواسیر

دو رکعت پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ الم نشرح اور دوسری میں الم ترکیف اور بعد
 از سلام ستر بار کہے اسْتَغْفِرُ اللّٰهُ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ رَبِّیْ (جواہر) فقط۔

صلوٰۃ الفردوس

صلوٰۃ الفردوس دو گانہ پڑھے۔ اول میں بعد فاتحہ آلم ذلک الکتاب لا ریب
 فیہ سے لا یسْعُرُونَ تک اور آیت الہکم الہ "واحد" سے یَعْقِلُونَ تک اور پندرہ مرتبہ سورہ
 اخلاص دوسری میں آیت الکرسی تا خالذون اور لله ما فی السموات سے تا آخر سورہ بقرہ اور
 سورہ اخلاص پندرہ بار۔ (جواہر)

تمام سال کے مہینوں کی نمازوں کا بیان

واضح ہو کہ جو شخص ماہ نو (نیا چاند) دیکھ کر تکبیر پڑھے۔ اور تین بار سورہ فاتحہ شریف
 پڑھے۔ اس ماہ میں امن سے رہے۔

سال کے اول ماہ یعنی محرم الحرام کی نماز و ذکا

جناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو
 پڑھو۔ مَرَحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِيدِ وَالشَّهْرِ الْجَدِيدِ وَبِالسَّاعَةِ الْجَدِيدِ مَرَحَبًا بِالْكَاتِبِينَ
 الشَّاهِدِينَ وَاشْهَدَا وَاکْتَبَا فِی صَحِيفِی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاشْهَدَا اَنْ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، وَاشْهَدَا اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ، وَرَسُوْلُهٗ، وَاَنَّ الْجَنَّةَ

حَقِّ وَالنَّارِ حَقِّ" وَالسَّاعَةَ آتِيَةً" لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اس ماہ کی اول رات کو دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ پھر بعد سلام کے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ الْأَبَدُ الْقَدِيمُ هَذِهِ سَنَةٌ جَدِيدَةٌ "أَسْأَلُكَ فِيهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَالْأَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنَ الْبَلَاءِ وَالْأَفَاتِ وَأَسْأَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلَى هَذِهِ النَّفْسِ الْأَمَّارَةِ بِالسُّوءِ وَلَا شُغَالَ بِمَا يُقَرَّبُ بِعِي إِلَيْكَ يَا بَرُّ" يَا رَحِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا۔ یہ نیا سال ہے۔ تجھ سے مانگتا ہوں اس سال میں نگہبانی شیطان راندے گئے سے اور ظالم بادشاہ سے اور شریر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں سے اور مانگتا ہوں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی کا حکم کرتا ہے۔ اور مانگتا ہوں مشغولی ساتھ اس چیز کے جو مجھ کو قریب کرے تیری طرف اے نیک کار۔ اے مہربان اے رحم کرنے والے اے صاحب بزرگی و انعام کے۔ اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر فرشتے موکل کرے گا تاکہ وہ مدد کریں۔ اس کے کار دنیا میں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس شخص سے تمام سال کو۔

دیگر نماز

اس رات میں دو رکعت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح منقول ہے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ بعد سلام کے یہ پڑھے "سُبُوحٌ قُدُّوسٌ ۝ وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ اس کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔

اس رات کی دیگر نماز

یہ بھی دو رکعت ہیں۔ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ ہر رکعت میں سورہ یسین ایک ایک بار پڑھے۔ ایک روایت میں چھ رکعت آئی ہیں۔ ہر ایک رکعت میں دس دس بار سورہ اخلاص پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یا قوت کے ہونگے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد کا ہوگا اور

چھ ہزار بلا اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں۔ اور چھ ہزار نیکی اس نمازی کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں (راحت القلوب و جواہر خمسہ)

جواہر خمسہ میں چھ رکعت تین سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار سورہ اخلاص گیارہ بار اور کلمات بندرجہ بالا (سُبُوْحُ) الخ نقل کئے ہیں (معلوم نہیں ہوتا کہ یہ دوسری روایت ہے یا کہ ناقل سے غلطی واقع ہوگئی) حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص اول رات محرم میں آٹھ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص دس بار شفاعت اس کی ہو۔ اگرچہ اس پر آگ دوزخ کی واجب تھی۔ (کتاب ریاضین)

محرم کے دن کی نماز

روز اول محرم کے بعد طلوع آفتاب جو کوئی دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعد سلام کے سات دفعہ کلمہ طیب اور تین بار یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ (جو عنقریب ذکر ہوا ہے جواہر خمسہ میں اس نماز کو روز اول محرم کی نماز لکھا ہے۔ اور راحت القلوب وغیرہ میں اس کو شب اول محرم کی نماز لکھا ہے) بہتر ہے کہ رات کو یہ نماز پڑھی جائے (فائدہ۔ ہر شب محرم میں کلمہ توحید سو بار پڑھنا بڑا ثواب رکھتا ہے۔

نوافل شب عاشورہ۔ عاشورہ کی رات کی نماز

دو رکعت نفل روشنی قبر کے شب عاشورہ میں پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین تین بار اخلاص پڑھے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔

دیگر نماز

اس رات کو چار رکعت نفل پڑھی جاتی ہے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ اخلاص پچاس بار پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے پچاس برس کے آئندہ سال کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (جواہر غیبی)

جو کوئی پڑھے۔ شب عاشورہ میں سو رکعت دو گانہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص تین بار اور بعد فراغ کے ستر بار کلمہ تمجید پڑھے۔ گناہ اس کے غنوا ہو جائیں۔ اگرچہ جنگل کی

ریت سے بھی زیادہ ہوں (جواہر خمسہ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب عاشورہ کو قریب صبح کی چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد خاتمہ آیۃ الکرسی اور اخلاص تین تین بار بعد فراغ کے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جواہر خمسہ)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آٹھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے پچیس بار اخلاص پڑھے اور بعد فراغ کے درود شریف ستر بار و استغفار ستر بار پڑھے خدا تعالیٰ اس کے دل و زبان پر چشمے حکمت کے جاری کرے۔

عاشورہ کے دن کے نفل

جو شخص عاشورہ کے روز روزہ رکھے اور بوقت صبح غسل کر کے یہ تسبیح پڑھے۔ حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وِرَاءَ اللَّهِ الْمُنْتَهَى مَنْ اعْتَصَمَ بِحَبْلِ اللَّهِ نَجَا بعد اسکے دو رکعت پڑھے۔ بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور دوسری میں آخر سورہ حشر لَوْ أَنْزَلْنَا سَآءَآخِرَ أَوْرٍ بَعْدَ سَلَامٍ کے درود اور یہ دعا پڑھے۔ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَ أَوَّلَ مَا خَلَقْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَتَخَلَّقُ آخِرَ مَا تَخَلَّقُ فِي هَذَا الْيَوْمِ أَعْطِنِي فِيهِ خَيْرًا وَلَيْتَ فِيهِ أَوْلِيَاكَ وَأَنْبِيَاكَ وَأَصْفِيَاكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَاءِ بِأَسْمَائِهِمْ مَا أَعْطَيْتَهُمْ فِيهِ مِنْ كَرَامَتٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

روز عاشورہ کی دیگر نماز

فرمایا جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ والشمس والضحیٰ و اذا زلزلت اور اخلاص و فلق والناس بعد از فراغ سجدہ میں جا کر سات بارہ سورہ کافرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سارے گناہ اس کے بخش دیتا ہے اور جو حاجت طلب کرے روا ہوتی ہے بعدہ یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ دَعَاكَ فَاجَبْتَهُ، وَأَمَّنْ بَكَ فَهَدَيْتَهُ، وَرَغَبَ فِيكَ فَأَعْطَيْتَهُ، وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ، وَدَنَى مِنْكَ فَأَذْنَيْتَهُ، اللَّهُمَّ مَدِّدْ بَعِيْتِي فِي الْخَيْرَاتِ بَلَاءً وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْإِيمَانَ بِكَ وَأَسْأَلُكَ الْفَضْلَ فِي الرِّزْقِ، وَأَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنَ الْبَلَاءِ وَأَسْأَلُكَ حُسْنَ الْعَافِيَةِ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور ستر بار پڑھے حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ اگلے پچھلے گناہ بخش جاویں۔

اس دن کی دیگر نماز

وہ یہ کہ چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ مولا تعالیٰ پچاس برس گذشتہ اور پچاس برس آئندہ کے اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ہزار محل جنت میں اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین) فائدہ: اس روز روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والوں کا ثواب ملتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ نویں۔ دسویں۔ گیارہویں۔ تین دن روزہ رکھے (۲) عیال پر کھانے میں کشادگی کرے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کرے گا۔ مولا تعالیٰ اس کے دسترخوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا (۳) اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلاوے۔ فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی عاشورے کے دن ایک روزہ دار کو افطار کرا دے اس نے تمام امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ افطار کرا دیا۔ (۴) اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے۔ اس کیلئے ہر بال یتیم کے بدلے درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس دن کی بے شمار برکتیں ہیں جو اہر غیبی و غیبیہ الطالبین کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ (من شاء فليطالع)

نماز شبلی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان

وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورہ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز کے اس کا ثواب حضرات امان علیہم السلام کی ارواح مبارک کو بخش دے بہتر یہ ہے کہ اول محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رکھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان کو نین علیہا السلام دن قیامت کے شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ عاشورے تک اس کو ہر روز پڑھ کر بخشا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سید الشہداء علیہ السلام نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی۔ فرمایا خطا

نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں۔ جب تک ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوائیں گے۔ اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہے۔ (جواہر غیبی)

سال کا دوسرا ماہ صفر ہے

یہ مہینہ نزول بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلا نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلا خاص ماہ صفر میں نازل ہوتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سناوے۔ اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام کو جنت سے اسی ماہ میں نکالا گیا۔ حضرت خلیل علیہ السلام اس ماہ آگ میں ڈالے گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام بتلائے بلا اسی ماہ میں ہوئے حضرت یحییٰ زکریا و جبرائیل و یونس و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب بتلائے ہلا اسی ماہ میں ہوئے۔ حضرت ہانبل بھی اسی ماہ میں شہید ہوئے۔ اس لئے شب اول اور روز اول ماہ صفر میں ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ پندرہ بار سورہ کافرون۔ دوسری میں اسی قدر اخلاص۔ تیسری میں اسی قدر فلق چوتھی میں اسی قدر سورہ والناس کو پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے۔ تو مولا تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔ اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا (راحت القلوب)

دیگر نماز

دوسری نماز اس ماہ میں یہ بھی ہے کہ پہلی تاریخ کو غسل کرے۔ اور وقت چاشت کے دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قُلْ هُوَ اللَّهُ کے ساتھ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر بار یہ درود شریف اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور اس کے بعد یہ دعا ایک بار پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَرِّفْ عَنِّي سَوْءَ هَذَا الْيَوْمِ وَأَعِصِمْنِي مِنْ سَوْءِهِ وَنَجِّنِي عَمَّا أَصَابَ فِيهِ مِنْ نَحْوِ سَائِهِ وَكَرْبَاتِهِ بِفَضْلِكَ يَا دَافِعَ الشُّرُورِ وَيَا مَالِكَ النُّشُورِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (راحت القلوب وغیرہ)

نماز آخری چہار شنبہ ماہ صفر

تمام سال کے دونوں سے یہ دن سخت تر ہے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وقت طلوع آفتاب چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ انا اعطینک اللکوثر ستر بار اور سورہ اخلاص و فلق و ناس پانچ پانچ بار پڑھے۔ بعد سلام یہ دعا پڑھے۔ مولا تعالیٰ اس کو کل بلا سے محفوظ رکھے دعا یہ ہے۔

يَا شَدِيدَ الْقُوَىٰ يَا غَدِيدَ الْمُحَالِ يَا عَزِيزُ ذَلْتَ بِعِزَّتِكَ
جَمِيعَ خَلْقِكَ اَكْفِيْنِي جَمِيعَ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُكْرِمُ يَا لَا
اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فائدہ۔ کتب الاوراد میں ہے کہ جو شخص آخری چہار شنبہ ماہ صفر کو الم نشرح اور واہین اور

اذا جاء اور سورہ اخلاص ہر ایک کو اسی اسی بار پڑھے۔ عمر اس کی دراز ہو۔ فائدہ۔ اور اگر یہ سات آیت سلام کو لکھ کر پانی میں دھو کر پئے ہر بلا سے محفوظ رہے۔ اس کو خاصیت نعت سلام قرآنی بھی کہتے ہیں۔ (۱) سَلَامٌ " قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحْمٰنِ (۲) سَلَامٌ " عَلٰی نُوحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ (۳) سَلَامٌ " عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ (۴) سَلَامٌ " عَلٰی مُوسٰى وَهٰرُونَ (۵) سَلَامٌ " عَلٰى الْيٰسِيْنَ (۶) سَلَامٌ " عَلٰيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْا خَالِدُوْنَ (۷) سَلَامٌ " هِيَ حَتٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

فوائد حروف مقطعات

اگر آخری چہار شنبہ ماہ صفر کو قبل از طلوع آفتاب حروف مقطعات لکھ کر پانی میں گھولے۔ اور چاندی کا چھلا اس میں سات دفعہ بجھا دے بعدہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی پر پہنے۔ انشاء اللہ بوا سیر دفع ہو جائے گی اور اگر مصروع (مرگی والا) اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی پر پہنے۔ تو عارضہ صرع سے محفوظ رہے گا۔ اور جس عورت کو درد زہ ہو۔ تو انگشتری کو اس کی بائیں ران پر باندھیں۔ جلد خلاصی ہو۔ مجرب ہے۔ حروف مقطعات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ اَلَمْصَّ اَلرّٰقِ ن اَلْمَرَّ كَهَيْعَصَّ طَهَّ صَّ يَسَّ طَبَسَمَّ طَسَّ (جواہر)

ماہ ربیع الاول کی نماز

پہلی رات میں بعد از نماز مغرب دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ تین بار

سورۃ اخلاص پڑھے۔ بعد از سلام سو بار درود شریف پڑھے۔ دیگر نماز ربیع الاول تیسری تاریخ کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ طہ و یس پڑھے۔ اور ثواب اس کا بروح پاک حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے۔

دیگر نماز: اکیسویں تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ منزل ایک بار پڑھے بعد از سلام سجدے میں جا کر یہ دعا حضور دل پڑھے پھر جو چاہے دعا کرے قبول ہو۔ یا غَفُورُ اغْفِرْ وَالْغَفُورُ فِی غُفْرِ غُفْرٍ کَ یا غَفُورُ۔

ربیع الاول حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرس شریف کا مہینہ ہے۔ اور یہ ہی مہینہ آپ کی پیدائش مبارک کا بھی ہے۔ بارہ روز تک روح مبارک پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کے ثواب کا ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار سورۃ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔ اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو۔ تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو ضروری بیس رکعت بترکیب مذکورہ پڑھ کر روح پر فتوح حبیب اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچا دے۔ کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور ابی و امی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے۔ اور حضور کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات کے مثل زندگی کے ہے۔ (جو اہر غیبی وغیرہ)

فائدہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیات النبی ہیں۔ اپنے فداویوں کا درود شریف و سلام سنتے ہیں

فرمایا جو کوئی اس ماہ کی تمام تاریخوں میں درود مندرجہ ذیل کو ایک ہزار ایک سو پچیس بار پڑھے۔ بعد نماز عشاء کے تو ضرور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ درود شریف یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ دُوسرا درود شریف یہ ہے۔ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جو کوئی اس درود شریف کو سو الاکھ بار اس ماہ میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

دیگر نماز

”کتاب الاوراد“ میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آئے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے جب فارغ ہو۔ تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِن النَّبِيِّ الْاَمِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ بارہ دن تک پس دیکھے گا جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں مگر بعد نماز عشاء کے ان کو پڑھا کرے۔ اور با وضو سویا کرے۔

نماز ماہ ربیع الثانی

اس ماہ کی پہلی پندرہویں انیسویں تاریخوں میں چار رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے۔ لکھی جاتی اس کیلئے ہزار نیکی اور محو ہوتی ہے ہزار بدی۔ اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں (جواہر غیبی)

دیگر نماز

چودھویں شب ربیع الاول میں چار رکعت نفل پڑھے بعدہ یہ اسم بے شمار پڑھے۔ یا
بُدُوْحُ يَا بَدِيْعُ۔

دیگر نماز

پندرہویں تاریخ بعد چاشت کے چودہ رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ اقراء سات بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے یہ اسم ساٹھ بار پڑھے۔ یا مَلِيْكُ تَمَلِكُ بِالْمَلَكُوْتِ فِي مَلَكُوْتِ مَلَكُوْتِكَ يَا مَلِيْكُ

نماز ماہ جمادی الاول

اس ماہ کی پہلی رات کو چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیتا

ہے۔ اور نوے ہزار برس کی بدیاں اس کے نامہ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔ (جواہر غیبی)

دیگر نماز

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس ماہ کی یکم تاریخ کو بیس رکعت پڑھتے تھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے ایک بار سورہ اخلاص پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سو بار درود شریف پڑھے۔

دیگر نماز: اس ماہ کی پہلی رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ اول میں بعد فاتحہ کے سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منزل پڑھے۔

دیگر نماز: تیسری شب ماہ مذکور میں بقولے بعض کے لیلۃ القدر ہے اس میں بیس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ قدر دس بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے صبح تک یہ اسم پڑھے **يَا عَظِيمُ تَعَظَّمْتَ بِعَظَمَتِكَ وَالْعَظْمَةُ فِي عَظَمَتِكَ يَا عَظِيمُ** دیگر نماز: ستائیسویں کو آٹھ رکعت بدو سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ والضحیٰ ایک بار پڑھے بعد فراغ کے استغفار بے شمار پڑھے۔

نماز و دعائے ماہ جمادی الثانی

اس مہینہ کی اول تاریخ میں چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ اخلاص تیرہ تیرہ بار پڑھے۔ ایک لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں۔

دیگر نماز صدیق رضی اللہ عنہ کی

رسالہ فضائل الشہور میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ میں بارہ رکعت نفل ادا کرتے تھے۔ اس نماز کیلئے کوئی سورہ خاص نہیں جو چاہے پڑھے۔ دیگر نماز: پہلی رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ بعد فراغ کے بیسٹار استغفار پڑھے۔ دیگر نماز: دسویں تاریخ کو بارہ رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے سورہ لا یلا ف ایک بار پڑھے۔ بعد از فراغ کے سورہ یوسف پڑھے۔ تا تمام سال تنگ دست اور مفلس نہ ہو۔

دیگر نماز: سلخ ماہ (آخری تاریخ) ماہ مذکور میں بعد از نماز مغرب چار رکعت نفل پڑھے۔ بعد سلام کے یا شَمْعَلُونِی صبح تک پڑھتا رہے۔

دیگر نماز: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آخر عشرہ اس ماہ کے روزے رکھتے تھے۔ واسطے استقبال ماہ رجب کے اور ہر شب اس دس روز میں بیس رکعت نفل پڑھتے تھے۔ فقط

نماز و عبادت ماہ رجب

یہ مہینہ بڑی شان و عظمت کا ہے۔ تحفہ میں زیاد بن عمران نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رجب شریف کا چاند دیکھا کرتے تو دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا اِلَى شَهْرِ رَمَضَانَ.

ایضاً

”خلاصۃ الاخبار“ میں ہے کہ مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَجَبٍ فَاغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِهِ وَ اَوْسَطِهِ وَ اٰخِرِهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، جو رجب کی پہلی پندرہویں اور آخر روز میں غسل کرے۔ خارج ہوا اپنے گناہوں سے مثل اس روز کے کہ پیدا ہوا اپنی ماں سے دیگر اس ماہ میں پانچ شب افضل ایک اول ایک درمیان تین آخر کی۔ اول رات میں بعد نماز مغرب بیس رکعت دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص پانچ بار اور بعد فراغ کلمہ طیب تیس بار پڑھے۔ اور بعد عشاء دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ الم نشرح و اخلاص و فلق و ناس ایک ایک بار بعد فراغ کے کلمہ توحید و درود تینیس بار پڑھے۔ پھر جو دعا کرے قبول ہو۔

دیگر نماز: اس ماہ کے اول میں جو شخص روزہ رکھے بند کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دروازے دوزخ کے اور وقت افطار دو رکعت پڑھے۔ آیۃ الکرسی و فلق و ناس ایک بار۔

فائدہ

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے ہر روز رجب میں بعد از نماز فجر ایک بار سورہ یسین بخشے اللہ تعالیٰ پچاس برس کے گناہ اور نجات دے عذاب قبر سے۔

دیگر نماز: ”سرالاسرار“ میں مذکور ہے کہ رجب کے ہر جمعہ کو ماہین (درمیان) ظہر و عصر چار رکعت بیک سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی سات بار اور سورہ اخلاص پانچ بار اور بعد سلام کے پچاس بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ اور ایک سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ غَفَّارَ الذُّنُوبِ وَسِتَّارَ الْعُيُوبِ وَعَلَامَ الْغُيُوبِ وَآتُوبُ إِلَيْهِ اور سو بار درود شریف پڑھے۔ مقصد دلی برآوے۔ نیز ثواب حج و عمرہ و آزادی بردہ غلام کا پاوے۔

دیگر نماز: اس ماہ میں بروز اول اور تین روز آخر روزہ رکھے۔ اور قبل از عصر دو رکعت نفل پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی و سورہ اخلاص ایک ایک بار اور دوسری میں زلزلت و اخلاص و سورہ ناس ایک ایک بار پڑھے۔ ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ اور دوسرے برس تک فرشتے اس کی بخشش کیلئے دعا کیا کریں۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز: اس ماہ رجب میں تیس رکعت دس رکعت پہلے روز دس پندرہویں روز دس آخر پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ شریف و سورہ کافرون اور اخلاص تین تین بار اور ہر تین دونوں میں بعد از فراغ نماز کلمہ توحید پڑھ کر پہلے روز یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ اور پندرہویں روز اِلٰهًا وَاَحَدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا اور آخر روز اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَلَا مُجَادٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تمام آفات سے محفوظ رہے و جمع حاجات دارین برآوین۔

دیگر نماز

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواجہ اولیس قرنی سے لکھا ہے کہ اس مہینہ کی تیسری چوتھی پانچویں چوبدویں پندرہویں سلہویں اور تیسویں چوبیسویں پچیسویں کو روزہ رکھے ہر روز چاشت کے وقت غسل کرے۔ اور تا فراغ نماز صبح سے کلام کسی سے نہ کرے۔ اور بارہ رکعت تین سلام سے پڑھے۔ چار رکعت اول میں بعد از فاتحہ شریف سورہ انا انزلنا تین تین

بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے ستر بار پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ اور چار رکعت ثانی میں بعد از فاتحہ شریف سورہ اذا جاء تین تین بار اور بعد از سلام کے ستر بار اِنَّكَ قَوِيٌّ مُّعِينٌ وَاحِدٌ ذَلِيلٌ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اور چار رکعت تیسری میں بعد از فاتحہ سورہ اخلاص تین تین بار اور بعد سلام کے ستر بار سورہ الم نشرح پڑھے۔ پھر سینہ پر ہاتھ رکھ کر حاجت مانگے۔ ستر حاجت مرادیں پوری ہو دیں (جواہر خمسہ) نماز لیلۃ الرغائب بھی اس ماہ مبارک میں ہوتی ہے۔ جس کا بیان گزر چکا ہے۔ فائدہ۔ اس ماہ کی ستائیس تاریخ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج شریف بھی ہوئی تھی۔

نماز و دعائے معراج شریف

ستائیسویں رات رجب کو بعد از نماز عشاء بارہ رکعت پڑھے۔ اور بعد فراغ کے سو بار کلمہ تجمید اور سو بار درود شریف اور سو بار استغفار پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر جو دعا کرے قبول ہو۔ اور صبح کو روزہ رکھے بڑی فضیلت ہے۔

۲۷ تاریخ کی دیگر نماز

تحفے میں ہے۔ جو کو اس رات میں چھ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سات بار اخلاص پڑھے۔ خدا تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائے۔ اور ثواب تین حج اور آزادی بردہ (غلام) و صدقہ چاندی و سونا کا بوزن پہاڑوں کے پاوے۔ آخری جمعہ ماہ رجب کو بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیت الکرسی تین بار پڑھے۔ بعد سلام کے جو دعا کرے قبول ہو۔ اِهْدَا الْكِتَابَ قَدِيمَ بِأَذْنِ خَاصِّ اِلٰی مَنْ هُوَ اَجْلٰی مِنْ اَنْ يُعْرَفَ وَاَعْلٰی مِنْ اَنْ يُوصَفَ

شعر:-

لَا يُدْرِكُ الْوَاصِفُ الْمَطْرِيَّ خَصَائِصَهُ
وَإِنْ يَكُ سَابِقًا فِي كُلِّ مَا وَصَفًا

گلزار شریعت

حصہ دوم

إِهْدَاءُ الْكِتَابِ

قَدِيمَ بِأَذْنِ حَاصِ إِلَى مَنْ هُوَ أَجْلَى مِنْ أَنْ يُعْرَفَ وَأَعْلَى مِنْ أَنْ يُوصَفَ
شعر:

لَا يُذْرِكُ الْوَاصِفُ الْمَطْرِيَّ خَصَائِصَهُ

وَإِنْ يَكُ سَابِقًا فِي كُلِّ مَا وَصَفًا

هُوَ

میجر خان بہادر خانیزمان خان صاحب والئے ریاست امب
الذی

يقدر العلم واهله، ويحقق له، ما يرجوه فانما يعرف ذو الفضل من الناس
ذووه اعترافاً بميئله الطبعی الى نشر العلوم والمعارف بابتدال الطوارف
والعوارف من جامعه

ابوالفیض محمد عبدالرحمان غفرلہ

اللَّهُ أَكْبَرُ

یا رب بقائے عمر تو باشد ہزار سال لیکن بایں حساب بعد حشمت و جمال
سالی ہزار ماہ و ماہے ہزار یوم یوم ہزار ساعت و ساعت ہزار سال
سال و قال و مال و حال اصل و نسل و تحت و بخت
باوت اندرہر دو کیتی برقرار و بردوام
سال خرم و قال نیکو مال وافر حال خوش
اصل ثابت نسل باقی تحت عالی بخت رام

☆☆☆☆

تقریظ از فاضل جلیل عالم نبیل

حضرت علامہ ابوالحسنات حکیم حافظ قاری سید محمد احمد صاحب قادری

(خطیب مسجد وزیر خان لاہور)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے گلزار شریعت مولفہ فاضل نوجوان واعظ خوش بیان حضرت مولانا ابوالفیض محمد عبدالرحمن صاحب سلمہ فاضل حزب الاحناف شاگرد رشید حضرت امام اہلسنت غواص بحر طریقت حضرت قبلہ و کعبہ والد ماجد نور اللہ مرقدہ کو دیکھا۔ اگرچہ یہ گلزار آٹھ سو اڑتالیس صفحات پر منقسم تھا۔ تمام کی سیر و تفریح کیلئے ایک وقت کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کے طبقات چار حصوں پر منقسم تھے۔ ان میں اجمالی گشت کیا تو سب میں بڑی خوبی اس گلزار میں یہ پائی کہ ہر جزیہ کے پھول پر اس کے اصل باغ کا حوالہ درج تھا۔ یعنی ماخذ مسئلہ وضاحت سے درج پایا۔ جو عام تالیفات میں میری نظر سے نہیں گزرا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ یہ کتاب فیض رسان مومنین ثابت ہوگی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس کتاب کو مقبول عوام و خواص بنائے اور مولانا کے علم و عمل میں برکت دے۔ آمین بحرمۃ النبی الامین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم (فقیر قادری ابوالحسنات خطیب مسجد وزیر خان لاہور)

تقریظ عالم اجل و فاضل بے بدل مولانا مولوی ابوالفضل

محمد عبدالحق صاحب مبلغ ریاست انب

سنی حنفی نقشبندی تلمیذ معدن اسرار حقیقی و مخزن اسرار تحقیقی بحر ذار مولانا دیدار علی شاہ

صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احسان و منت اس قادر مطلق کو جس کی اطاعت موجب قربت ہے اور صلوٰۃ و سلام اس کے حبیب پاک سرور کائنات پر جس کی ثناء پس و طہ پس ہے۔ اس کے بعد برائے ارباب قیامت و زکی مخفی و مستتر نہ رہے کہ کتاب گلزار شریعت اکثر میرے مطالعہ سے گزری بغایت دلچسپ دیدہ افروز کتاب ہے۔ حقیقت میں یہ کتاب اپنی فصاحت و بلاغت ظاہری و

معنوی خوبیوں کے لحاظ سے اپنے اندر چند ایک جذبات لئے ہوئے گویا..... دریا کوزہ میں بند ہے ان خوبیوں اور کمالات کے لحاظ سے یہ کتاب دنیا کے صفحہ ہستی میں بہترین اور مقبول جرائد میں ایک خصوصی شان رکھتے ہوئے اپنے انتہائے محامد کے ساتھ صحائف آسمان پر جلوہ گر ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب وہ سنگ پارس ایاب ہے جس کے مشتاق و خواہان مردمان ہر ملک دیار میں ہیں۔ یہ کتاب ہر مبلغ و اعظم معلم مدارس و مساجد و صوفیان کرام و زاہدان و عالمان کیلئے ایک تحفہ بیش بہا ہے۔ جو ہر ایک کے پاس ہونا بلکہ ہر گھر میں ہونا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے مصنف صاحب نے اپنی علمی لیاقت سے جو کوشش و سعی کر کے ایسے مسائل کو ایک جگہ جمع کر کے ہر ایک کے فائدہ کیلئے آسانی اور سہولت بنا دی۔ قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جزا خیر اور اجر جزیل عطا فرمادے۔ فقط جرہہ الراجی الی رحمۃ رب الفلق ابوالفضل المولوی الفاضل مبلغ ریاست انب سنی حنفی نقشبندی حفظہ اللہ من شر ما خلق۔ قاطن سہیکی ریاست انب

تقریظ از حضرت علامہ ابوالبشیر محمد مہر الدین صاحب مدظلہ

مدرس حزب الاحناف ہند لاہور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے کتاب مسمی گلزار شریعت کو بعض مقام سے دیکھا جو کہ مولفہ حضرت فاضل جلیل عالم نبیل محقق اصول و فروع حامل منقول و معقول مولانا مولوی ابوالفیض محمد عبدالرحمن صاحب دامت فیوضہم شاگرد رشید تلمیذ سدید حضرت عالم زاہد عابد محقق مفسر محدث مجدد العصر امام اہلسنت قبلہ عالم مولانا مولوی محمد دیدار علی شاہ صاحب قدس سرہ ہے۔ کتاب کی تعریف اور اس کے مضامین اہیقہ کا تذکرہ مختصر وہی ہے جو کہ بالاجمال فہرست کتاب ہذا میں درج ہے۔ زاہد برآن یہ کہ یہ تصنیف لطیف تالیف عجیب ایک ایسے بڑے فاضل کی تحقیق انیق کا نتیجہ ہے۔ حق یہ ہے کہ مصنف علام زید مجدہ نے دریا کو کوزہ میں بھر کر عام پبلک کو اس احسان کا ممنون بنایا ہے۔ جس کا تذکرہ نطق بیان سے باہر ہے کتاب کی ندرت اور بے نظیری کی کتاب خود دلیل ہے۔ آفتاب آہد دلیل آفتاب

بہر صورت جو کتاب ان فضائل پر مشتمل ہو۔ ضرورت ہے کہ کوئی مسلم اس سے بے

پرواہ نہ ہو جیسے بھی ہو سکے اپنی دنیا اور عاقبت درست بنانے کیلئے کتاب کو خریدے۔ فقط

قطعہ تاریخ

چوبہ افضل کردہ مطالع کتاب منور شدہ چشم ہم شد ثواب
پس او جست تاریخ آمد مذا ہزار و صد و ۳۰ و ۳۰ ہم پنجاہ

سال کا آٹھواں ماہ

نماز ماہ شعبان شریف

شعبان شریف بھی نہایت عظمت و فضیلت و شان والا مہینہ ہے۔ اس کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ ایک دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں تاکہ مشتے نمونہ از خروارے ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ماہ مبارک کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔ الشعبان شہری (شعبان میرا مہینہ ہے) اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان مبارک کے زیادہ شعبان کے مہینے سے روزہ نہیں رکھتے پس جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن پاک کے ہے۔ سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی مانند میری فضیلت کے ہے تمام انبیاء علیہم السلام پر اور رمضان کی بزرگی مانند بزرگی خداوند کے ہے ساری مخلوق پر۔ لطائف (۱) رجب کا لفظ تین حروف سے مرکب ہے۔ رجب سے مراد رحمۃ اللہ تعالیٰ ج سے جو دب سے برہ (اس کی مہربانی) (۲) رجب کا ایک نام صب ہے۔ صب کے معنی بہانے کے ہوتے ہیں۔ اس میں خداوند کریم کی رحمت بندوں پر بہائی جاتی ہے۔ اور اسی ماہ کا ایک نام اصم بھی ہے۔ اصم کے معنی بہرہ کے ہوتے ہیں۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ماہ جب خداوند کریم کے دربار عالیہ میں جب حاضر ہوگا۔ تو مولا تعالیٰ بندوں کے اعمال کی بابت اسے سوال فرمائے گا۔ یہ چپ رہے گا تین بار سوال ہوگا۔ جواب

نہ دے گا۔ چوتھی بار میں جواب دے گا۔ خداوند تیرے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا نام الاصح رکھا ہے۔ میں نے تیرے بندوں کی اطاعت سنی اور گناہ نہ سنے۔ اس ماہ کا ایک نام رجم بھی ہے۔ کیونکہ شیاطین اس میں دفعہ کئے جاتے ہیں۔ تاکہ بندوں کو دکھ نہ دیں (۳) رجب تخم بونے کا مہینہ ہے۔ شعبان پانی دینے کا۔ اور رمضان فصل کٹائی کا تو فرمایا۔ جس نے طاعت کا تخم نہ بویا ہو رجب میں اور آنکھوں کا پانی نہ پلایا ہو شعبان میں وہ کیسے مولا تعالیٰ کی رحمت کی کٹائی کر سکتا ہے رمضان میں (۴) رجب بدن کو پاک کرتا ہے۔ اور شعبان قلب کو اور رمضان روح کو (۵) رجب واسطے سابقین کے ہے اور شعبان واسطے مقصدین کے (میانہ چال چلنے والے) اور رمضان واسطے ظالمین کے (کتنا ہی ظالم نفس ہو لیکن رمضان میں خداوند کریم سے معافی طلب کرے۔ مولا تعالیٰ اسکو معافی دے دیتا ہے۔ (۶) رجب واسطے طلب معافی کے شعبان واسطے ستر عیوب کے اور رمضان واسطے تنویر القلوب (دلوں کو روشن کرنے کیلئے) (۷) عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ مثال تمام سال کی مثل درخت کے ہے رجب کہ دن اس کے پتے ہیں۔ اور شعبان کے دن اس کا پھل ہے اور رمضان کے دن اس کے پھل چننے کے ہیں۔ (۸) فرمایا رجب مثل ہواؤں کے ہے اور شعبان مثل بادل کے ہے اور رمضان مثل بارش کے۔ (۹) رجب توبہ کا مہینہ ہے۔ اور شعبان محبت کا اور رمضان قربت (نزدیکی) کا تمام مہینوں میں نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ (من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) رجب میں ستر گنا اور شعبان میں سات سو اور رمضان میں ایک ہزار بدلہ ایک نیکی کا (واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع "علیم") واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلئے مسلمانوں کو چاہیے کہ کثرت نوافل اور نمازوں روزوں سے ان مہینوں کو آباد رکھیں۔ (اللہم وفق المسلمین للأعمال الصالحة) (نزہۃ المجالس)

اس ماہ کی نماز کا بیان

شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

دیگر نماز اور قبل صبح کے وقت دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص سو

بار پڑھیں اور رکوع و سجود میں بعد تسبیح معمولی کے یہ کہے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ
وَالرُّوحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ نَامَهُ
اعمال میں اس کے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس ہزار بدیاں دور کی جائیں۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز اس ماہ مبارک کی پندرہویں رات کی بہت بڑی فضیلت اور بزرگی ہے۔
حکایت عیسیٰ علیہ السلام حضرت روح اللہ علیہ السلام ایک پہاڑ پر گزرے آپ نے وہاں ایک
پتھر نہایت سفید چمکدار دیکھا۔ اور اس پتھر کے ارد گرد پھر کر نہایت متعجب ہوئے۔ مولا تعالیٰ
نے ان کی طرف وحی بھیج کر فرمایا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات میں
تجھے دکھاؤں۔ قال نعم (فرمایا ہاں) پس پتھر اٹھایا جس سے ایک آدمی نکلا جس کے ہاتھ میں
عصا سبز تھا۔ اور وہاں ہی ایک انگور کا درخت دیکھا۔ پس کہا اس شخص نے یہ ہے رزق میرا ہر
دن کا پس فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تم یہاں کتنے عرصہ سے عبادت میں مشغول ہو فرمایا
چار سو سال سے پس عرض کیا عیسیٰ علیہ السلام نے یا رب میں گمان نہیں کرتا کہ تو نے اس سے
افضل بھی کسی کو دیتا میں پیدا کیا ہو۔ پس فرمایا جناب باری تعالیٰ نے جو شخص شعبان کی
پندرہویں رات کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس کی چار سو سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ فرمایا
عیسیٰ علیہ السلام نے لَيْتَنِي مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (افسوس کہ میں بھی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی امت سے ہوتا۔ چنانچہ آپ کی یہ آرزو مقبول ہوئی اور آپ آخر زمانہ میں
آسمان سے نزول فرما کر دنیا میں اسلام و عدل کو ترقی دیں گے) اسی طرح رجب کی فضیلت
میں ایک قصہ نزہۃ المجالس میں نقل کیا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

ما بال دينك ترضى ان تدنه و ثوبك الدهر مفسول من الدنس
ترجوا النجاة ولم مسلك طريقها ان السفينة لا تجرى على اليس
لطيفه: لفظ شعبان میں پانچ حرف ہیں۔ ش۔ ع۔ ب۔ ا۔ ن۔ ش سے مراد شرف اور ع سے
علو (بلندی) اور ب سے بر (احسان) اور الف سے الفت اور ن سے نور۔ پس یہ پانچ عطیہ
اس ماہ میں مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کیلئے ہوتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس)

فرمایا تو رات میں مکتوب ہے۔ کہ جو کوئی شعبان میں یہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا
نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مَخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اس کیلئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار سال
کی عبادت لکھتا ہے۔ اور ایک ہزار سال کے گناہ دور کرتا ہے۔ اور قیامت کے روز قبر سے

اس طرح چمکتا ہوا نکلے گا۔ کالقمر لیلة البدر (جیسے چودھویں کا چاند) اور خدا کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (نزہۃ المجالس)

اترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی رحمت الہی اس پر جو کوئی عبادت کرتا ہے۔ اور بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ گناہ چھوٹے اور بڑے ان کے جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں۔ اور اس رات میں نیکیوں اور بدوں کو مولا تعالیٰ بخشتا ہے۔ مگر سات آدمی نہیں بخشے جاتے ہیں۔ (۱) جادوگر (۲) نجومی (۳) بخیل (۴) والدین کو تکلیف دینے والا (۵) شرابی (۶) فاعل اور مفعول (۷) نشہ کی چیزوں کا استعمال کرنے والا۔

دیگر نماز

جو کوئی اس پندرہویں رات شعبان میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ اور پندرہویں دن روزہ رکھے معاف کرے گا اللہ تعالیٰ گناہ اس کے پچاس برس کے اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں تیس بار اخلاص پڑھے تو پایا اس نے ثواب حج اور عمرہ کا۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز فاطمہ رضی اللہ عنہا

آٹھ رکعت نماز نفل ایک سلام کے ساتھ ہدیہ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا بھی اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ فرمایا جو کوئی شعبان کے مہینے میں آٹھ رکعت نفل ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح پر فتوح کو بخشے۔ اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز جنت میں قدم نہ رکھوں گی۔ جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔ (غنیۃ الطالبین وغیرہ)

دیگر نماز آخری جمعہ شعبان

جو کوئی آخر جمعہ ماہ شعبان کو درمیان مغرب و عشاء دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص دس بار و فلق و ناس ایک ایک بار اگر شعبان

کی دوسری تاریخ تک مرے باایمان رہے۔ (جواہر)

پندرہویں شب شعبان کو سو رکعت دوگانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص دس دس بار پڑھے۔ (جواہر خمسہ)

حضرت خواجہ ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شب برات میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۃ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ سو رکعت کا ثواب پائے۔ (جواہر خمسہ)

سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور قدس سرہ سے روایت ہے کہ شب برات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۃ اخلاص پندرہ بار و فلق و ناس سو بار پڑھے۔ ثواب بہت پادے بعد از فراغ سجدے میں جا کر پڑھے۔ سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَ خِيَالِي وَ اَمِنْ بِكَ فَوَادِي وَ اقْرَبِكَ لِسَانِي وَ هَذَا ذُلْنَا ظَاهِرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا عَظِيمُ كُلِّ عَظِيمٍ نَاغْفِرُ ذُنُوبِي الْعَظِيمِ فَاِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ يُغْفِرَ غَيْرُكَ يَا عَظِيمُ اللَّهُمَّ سَجَدَ وَجْهِي الْفَانِي لَوْجُودِكَ الْبَاقِي إِلَهِي بِحُرْمَتِ وَجْهِ خَيْرِ لَكَ سَاجِدٌ" اور یہ دعا پڑھے۔ اَغْفِرْ وَجْهِي فِي التُّرَابِ بِوَجْهِ سَيِّدِي بِوَجْهِ جَسَدِي أَنْ يُغْفِرَ الْوُجُوهَ لَهُ، پھر بیٹھ کر درود اور یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي قَلْبًا نَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ بَرِيًّا لَا كَافِرًا وَلَا شَقِيًّا

فائدہ: اگر شعبان کی پندرہویں رات دہنی آنکھ میں تین سلائی اور بائیں میں دو سلائی سرمہ لگائے۔ سال بھر آنکھ درد نہ کرے۔ اور نور بخوبی ہو۔

سال کا نوواں مہینہ

اعمال و نماز رمضان المبارک کا بیان

فائدہ: عجائب المخلوقات جعفر بن صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پانچویں تاریخ رمضان گذشتہ کی۔ پہلی تاریخ رمضان آئندہ کی ہوگی۔ یعنی اگر گذشتہ رمضان شریف کی پانچویں تاریخ صحیح حساب سے بروز جمعہ ہو۔ تو آئندہ رمضان شریف کی اول تاریخ بروز جمعہ ہوگی۔ (جمعہ کے دن پہلا روزہ ہوگا) کہتے ہیں کہ ہم نے پچاس سال تجربہ کیا۔ صحیح پایا۔ (خاکسار کا دس سال سے تجربہ ہے جو بالکل درست اور ٹھیک نکلا ہے۔ لیکن اگر اس کا خلاف

ہو جائے تو یہ کوئی حجت شرعی نہیں۔ اسی پر عمل کیا جائے گا۔

لطیفہ: لفظ رمضان کے پانچ حرف ہیں۔ ر۔ م۔ ض۔ ا۔ ن فالراء رضوان اللہ تعالیٰ للمقربین ر سے مراد خداوند کریم کی رضا واسطے مقربین کے (والیم مغفرة اللہ للعاصین) میم سے مولا تعالیٰ کی بخشش واسطے گناہگاروں کے۔ ض سے فلاح کی ضمانت واسطے اطاعت کرنے والوں کے (والضاد ضمان اللہ للطائعين) الف سے الفت مولا تعالیٰ کی توکل کرنے والوں کیلئے (والالف الفة اللہ تعالیٰ للمتوکلین) نون سے عطاء فیض اللہ تعالیٰ کا واسطے صادقین کے (والنون نوال اللہ للصادقین) (نزہۃ المجالس)

رمضان کا مہینہ سب مہینوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جیسا بیان ہوا۔ اسی واسطے اس مہینہ میں امت مرحومہ پر روزے فرض ہوئے۔ اگر کوئی شخص ابتدا آفرینش سے لے کر انتہا فرینش تک متواتر پے در پے روزے رکھے جائے تو رمضان کے ایک روزے کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ اس ماہ کا نام توارت میں لکھا تھا۔ اور انجیل میں طاب اور قرآن شریف میں رمضان۔ حظ اس لئے فرمایا کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے طاب اس لئے کہا کہ روزہ دار اس مہینے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور قربت بھی فرمایا۔ اس واسطے کہ بندوں کو اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قربت یعنی نزدیکی ہوتی ہے۔ اور رمضان ماخوذ ہے۔ رمض سے اور رمض اس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے ہو۔ پس اس مہینہ کی اول دس تاریخوں میں رحمت برستی ہے۔ اور دوسرے عشرہ میں مغفرت اور تیسرے میں دوزخ سے آزادی اور مناقب محمدی میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پندرہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ (۱) اول فراخی رزق (۲) زیادتی زر و مال (۳) جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ سب عادت میں لکھا جاتا ہے (۴) کل اعمال نیک دو چند ہو جاتے ہیں۔ (۵) کل فرشتے آسمان و زمین کے روزہ دار کیلئے بخشش مانگتے ہیں۔ (۶) شیاطین بند کئے جاتے ہیں۔ (۷) دروازے رحمت کے کھولے جاتے ہیں۔ (۸) جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ (۹) ہر رات سات لاکھ گنہگار دوزخ سے رہا ہوتے ہیں۔ (۱۰) ہر جمعہ کی رات میں اس قدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں ۳۹ لاکھ (۱۱) آخر رات رمضان شریف کے تمام گناہ روزہ داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ (۱۲) ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ (۱۳) روزہ داروں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(۱۴) تمام بدن روزہ داروں کا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (۱۵) روزہ داروں کو خوشنودی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے۔

اس ماہ مبارک کا ایک فرض دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔ اور اس مہینے کا نفل دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ثواب میں ہے۔ اس مہینے کے آخری عشرہ میں شب قدر بھی ہوتی ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی سب راتوں سے افضل ہے اترتے ہیں زمین پر جبرئیل علیہ السلام اور ان کیساتھ ہزار فرشتے جو سدرۃ المنتہیٰ میں رہنے والے ہوتے ہیں اس کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ گاڑتے ہیں اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر (۱) کعبہ شریف کے نزدیک (۲) روضہ انور کے نزدیک (۳) مسجد بیت المقدس کے نزدیک (۴) طور سینا کی مسجد کے نزدیک پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ فرشتے پھیل جاتے ہیں۔ پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی باقی نہیں ہوتی ہے۔ جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت ہو۔ مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں نہیں جاتے جس میں (۱) کتا ہو (۲) سور (۳) شراب (۴) جنبی ہو حرام سے (۵) تصویر ذی روح ہو اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں۔ اور امت مرحومہ کیلئے استغفار کیا کرتے ہیں۔ اور تہلیل اپنے پروردگار کی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا جو کوئی رمضان کی راتوں میں قیام کرے۔ ایمان کے ساتھ اور بامید ثواب تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سو نماز تراویح قیام اللیل میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ اور جس قدر چاہے نفل پڑھے۔ خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا درجہ ہے۔ شب قدر میں جو جاگتا ہے۔ اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور وقت دعا کرنے کے آمین کہتے ہیں۔ اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی۔ (۱) ایک شرابی جو ہمیشہ شراب پیئے۔ (۲) والدین کی نافرمانی کرنیوالا (۳) قطع رحمی کرنے والا رشتہ توڑنے والا (۴) جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے (حاسد) پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ تراویح و نیز دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کیا کریں۔

شب قدر کی نماز

ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ انا انزلنا ایک بار اور اخلاص ۲۷ بار پس باہر آیا یہ شخص اپنے گناہوں سے گویا وہ پیدا ہوا آج ہی اپنی ماں سے اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہزار محل جنت میں

دیگر نماز

فرمایا جو پڑھے دو رکعت شب قدر کو ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلنا ایک بار اور اخلاص تین بار اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا ثواب شب قدر کا۔ اور اس کے روزے قبول کرے گا۔ اور اس کو ثواب ادریس اور شعیب اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح و علی نبینا علیہم السلام کا عطا کیا جائے گا۔ اور عطا کیا جائے گا اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر۔

دیگر نماز

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ۲۷ رمضان کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے انا انزلنا تین بار اور سورہ اخلاص ۵۰ بار پڑھے۔ اور بعدہ سجدہ میں جا کر ایک بار کہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ بعد اس کے جو دعائے مانگے۔ قبول ہوگی۔ اور عطا کریگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نعمت اور کل گناہ اسکے بخشنے جائیں گے اور شب قدر کی دعا یہ ہے اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي يَا عَفُورُ يَا عَفُورُ يَا عَفُورُ فضائل اس ماہ کے بکثرت احادیث میں وارد ہیں لیکن بوجہ عدم وسعت مقام مختصر کئے گئے ہیں۔ کام کرنے والے کیلئے یہ ہی بس ہے۔

فائدہ

شب قدر کے متعلق بعض احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ رجب شریف میں ہوتی ہے۔ چنانچہ قدرے بیان کیا گیا ہے بعض دیگر حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ کہ شعبان کی

پندرہویں شب شب قدر ہے۔ بعض احادیث میں رمضان شریف کے اول عشرہ میں ہونا بیان فرمایا ہے۔ بعض میں ثانی عشرہ میں اور زیادہ تر احادیث آخری عشرہ رمضان شریف میں وارد ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہوتی ہے۔ مثلاً ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹۔ لیکن خصوصاً ۲۷ تاریخ کے متعلق بکثرت احادیث ارشاد ہوئی ہیں۔ (اسکا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اس میں شک تھا) آپ کو قطعی کوئی شک نہ تھا۔ بلکہ آپ نے خود شب قدر کو معائنہ فرمایا۔ ہمارے لئے اس واسطے شب قدر کی تعیین نہیں اور خاص طور سے نہیں بتایا کہ فلاں روز ہوتی ہے تاکہ بوجہ بھروسہ شب قدر کے دیگر شبوں (راتوں) کو بے قدر نہ کر دیا جائے۔ تمام سال میں اس کی تلاش میں یاد خدا ہوتی رہے۔ تاکہ رفع حجاب ہو کر باعث مشاہدہ ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شب قدر کی تلاش گناہگاروں کیلئے فرض ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر کا ہونا محض گناہگاروں کیلئے ہے۔ ورنہ بندگان خدا کیلئے ہر شب شب قدر ہی ہے۔

ہر شب . شب قدر است اگر قدر بدانی

بہر صورت غلبہ ۲۷ تاریخ کو ہے۔ جیسا کہ سورہ قدر میں لفظ لیلۃ القدر سے ظاہر ہے۔ اس صورت میں یہ لفظ تین بار آیا۔ اور ہر لفظ میں ۹ حروف ہیں۔ جو باہم جمع کرنے سے ۲۷ ستائیس ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کلمہ ”ہی“ ۲۷ ہے جو دلالت کرتا ہے کہ یہی شب قدر پس ان اشارات قرآنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ شب قدر ستائیسویں ہی شب ہے۔ (خانہ جو اہر خمسہ) فائدہ: اول رات رمضان شریف میں نماز عشاء کے فرضوں میں سورہ انا فتحنا پڑھے۔ تمام سال ہر آفت سے محفوظ رہے۔ اور آخر شب آسمان کی طرف منہ کر کے بارہ بار یہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ بِهِت بَرِيں اور نعمت بے قیاس پائے۔

دیگر نماز ۲۷ شب کی

بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ انا انزلنا تین بار اور اخلاص دس بار بعد فراغ کلمہ تمجید سو بار پڑھے۔

دیگر نماز ۲ شب کی

کتاب ریاضین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ستائیسویں رات رمضان کو دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں انا انزلنا ایک بار اور اخلاص سو بار اور بعد از سلام سو بار درود پڑھے۔ ثواب عظیم ملے۔

نماز آخر ماہ رمضان

آخر رات رمضان کو بعد تراویح کے دس رکعت نفل پڑھے۔ اور بعد فراغ ایک بار یہ پڑھے۔ **يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَوَتِيْ وَصِيَامِيْ وَقِيَامِيْ** تمام گناہ غفرو ہوں۔

سال کا دسواں ماہ

نماز شوال

حدیث شریف میں وارد ہوا کہ پہلی رات شوال میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ بخش دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اس واسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے اور اگر رکھو تم روزے شوال میں بھی تو دے گا تم کو اللہ تعالیٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دے گا۔ ایسا مکان کسی کو مگر اسی شخص کو جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے۔ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ثواب تمام امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور جگہ پائی اس نے جنت میں ساتھ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیسری حدیث میں آیا ہے جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے۔ اس نے تمام سال کے روزے رکھے۔ اور ثواب ملتا ہے چالیس شہیدوں کا۔ بدر کے شہیدوں میں سے وغیرہم۔ بہت احادیث بکثرت وارد ہوئیں ہیں۔

نماز کا بیان

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اول رات شوال میں یا دن میں بعد از نماز عید کے چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ اخلاص اکیس بار پڑھے۔ پس کھولے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے آٹھوں دروازے جنت کے اور بند کر دے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

دیگر نماز

کہ پڑھے شوال میں آٹھ رکعت رات میں یا دن کو۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر بار سُبْحَانَ اللَّهِ كَلِمَةً تَجْمِيدٍ اور استغفار پڑھے۔ ستر بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھے پس کھولے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے دروازے رحمت اور دروازے حکمت کے اس کے دل میں اور بنا دے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہوگا اس سے بڑا مکان کسی کا اور روا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں (ہکذا فی رسالۃ فضائل الشہور نقل از رکن الدین)

دیگر نماز

بعد نماز عید الفطر گھر میں جا کر چار رکعت نفل پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے سبح اسم دوسری میں والشمس تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح ایک ایک بار پھر سب رکعتوں میں بعد ان سورہ کے ۲۱۔۲۱ بار سورہ اخلاص پڑھے۔ (جواہر خمسه)

اول رات میں چوبیس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف والشمس الھکم التکائر کافرون وسورہ اخلاص ایک ایک بار اور بعد سلام کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے تمام گناہ معاف ہوں۔ (جواہر خمسه)

چھٹی تاریخ شوال کو چھ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ کافرون

ایک ایک بار بعد از سلام سو بار درود شریف پڑھے۔
فائدہ: عشرہ شوال (دہایہ آخر) میں ہر روز فاتحہ شریف پچاس بار پڑھے۔ ثواب ختم قرآن کا ہو۔ اور تمام سال اعمال نامہ میں کوئی گناہ نہ لکھا جائے۔

سال کا گیارہواں ماہ

نماز ذیقعدہ

حدیث شریف میں وارد ہے جو کوئی روزہ رکھے۔ ایک دن ذیقعدہ کے مہینہ میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے اوپر ہر ساعت کے ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ آزاد کرنے غلام کا۔

دوسری حدیث میں وارد ہے کہ بزرگ جانو ذیقعدہ کے مہینے کو کہ یہ اول مہینہ ہے مہینوں حرام سے تیسری میں وارد ہے کہ اس مہینے کے اندر ایک ساعت کی عبادت بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے چوتھی میں وارد ہے کہ اس مہینہ میں دو شنبہ (پیر) کے دن کا روزہ افضل ہے ہزار برس کی عبادت سے۔

نماز کا بیان

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اول رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تینتیس بار سورہ اخلاص پڑھے۔ تو اس کیلئے مولا تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یا قوت سرخ کے بنا دے گا۔ اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے۔ الخ

دیگر نماز

فرمایا کہ ہر رات ذیقعدہ میں دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ اخلاص تین بار پڑھے۔ تو اس نے حاصل کیا۔ ثواب ہر رات کو ایک شہید کا اور ایک حج کا۔ فرمایا جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینے کے چار رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ

اکیس بار اخلاص پڑھے لکھتا ہے مولا تعالیٰ اس کے واسطے ثواب حج اور عمرہ کا۔

فرمایا کہ جو کوئی پنجشنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینے میں سو رکعت پڑھے۔ بعد از

فاتحہ سورہ اخلاص پڑھے۔ تو اس نے ثواب بے انتہا پایا۔ (رسالہ فضائل الشہور)

فرمایا اول رات ذیقعدہ میں تیس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ اذا زلزلت ایک بار بعد از فراغ عم ایک بار پڑھے۔

نویں ذیقعدہ میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ مزمل ایک ایک بار بعد سلام سورہ یسین ایک بار پڑھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پچیسویں رات ذیقعدہ کو بیداری کرے اور ہزار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ دس دس بار سورہ اخلاص پڑھے۔ خدا تعالیٰ ستر ہزار گناہ بخشے اور شر شیطان سے محفوظ رکھے۔

آخر ماہ ذیقعدہ میں بعد از چاشت دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ قدر تین تین بار اور بعد سلام گیارہ بار درود شریف دس بار فاتحہ شریف پڑھے۔ اور سجدہ میں جا کر جو دعا کرے قبول ہو۔ (یہ چار نمازیں جو ہر خمسہ سے نقل کی گئی ہیں)

سال کا بارہواں ماہ

نماز ذی الحجہ

اس ماہ مبارک کی بہت زیادہ فضیلت احادیث میں وارد ہے بوجہ اقتصار مقام اقتصار کیا جاتا ہے تاکہ ہشتے نمونہ از خردارے ہو جائے اور حریم عبادت کیلئے یہ بھی بہت ہیں۔ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دن دس دن ذی الحجہ کے ہیں۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان شریف ہے۔ اور سب سے زیادہ از روئے حرمت و عزت کے ذی الحجہ ہے۔ اس ماہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خالص دوستی پائی۔ پھر اپنا مال مہمانوں کیلئے اور اپنی جان آگ کیلئے اور اپنا بیٹا قربانی کیلئے اور اپنا دل رحمن کیلئے خرچ کیا۔ اور ان ہی دنوں میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے کہ ایک روزہ اس مہینے کا برابر ہے ایک سال کے روزوں کے اور کھڑا ہونا واسطے عبادت کے اس مہینے کی دس راتوں میں برابر ہے ثواب میں شب قدر کے پس بہت کرو اس مہینے میں تجمید اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر یہ مہینہ و جوہ ادائے حج کا ہے۔ فرمایا جو اول دن ماہ ذی الحجہ کے روزہ رکھے۔ گویا اس نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت (۲) اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے۔ گویا اس نے عبادت کی اللہ تعالیٰ کی دو ہزار برس (۳) اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد کے آزاد کئے۔ (۴) اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے۔ (۵) اور پانچویں دن کا روزہ رکھے تو ثواب پانچ ہزار نگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے۔ (۶) اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کی برابر ہے۔ (۷) اور ساتویں دن روزے رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں۔ اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والوں پر آٹھوں دروازے جنت کے کھل جائیں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک معنی (گویا) تھا کہ دوست رکھتا تھا۔ راگ کو وہ شخص جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔ یہ خبر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو۔ پس آپ نے اس سے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس چیز نے آمادہ کیا تجھے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ عبادت اور حج کے دن ہیں۔ میں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے۔ فرمایا اے نضر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیرے لئے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے۔ ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدیہ بھیجنے اور سو گھوڑے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کیا جائے ثواب ہے۔ پھر جب یوم الترویہ (آٹھواں دن) ہوگا۔ تیرے لئے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کئے جائیں ثواب ہے۔ پس جب عرفہ کا دن (نواں) ہوگا۔ تیسرے لئے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور اسی قدر اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی

اول دن ذی الحجہ کے روزہ رکھے تو گویا اس نے چھتیس ہزار قرآن ختم کئے۔ اس طرح ان دنوں میں نوافل نمازوں کا بھی بہت بڑا ثواب ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اول رات ذی الحجہ میں چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص ۵ بار پڑھے تو لکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ثواب بی شمار عطا کرے گا۔

دیگر نماز: فرمایا جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ کوثر اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ تو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے مقام علیین میں اور لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں اور ثواب پایا اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا۔

دیگر نماز: اور اگر کوئی اس مہینے کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت پڑھے۔ اور بعد فاتحہ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار اور سورہ اخلاص تین بار اور فلق اور ناس ایک ایک بار بعد فراغ نماز کے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبَلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا رَبَّنَا جَلْ جَلَالَهُ، وَقُدْرَتُهُ، بِكُلِّ مَكَانٍ پھر جو چاہے دعا کرے۔ اس کیلئے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت و عزت والے کا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جو دعائے مانگے گا۔ اس کو عطا کی جائے گی اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اس ترکیب کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا۔ اور اس سے ہر برائی مٹا دے گا اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کئے جا۔

جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینے میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ اخلاص پندرہ بار اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار پڑھے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْمُبِينُ اور پھر دس بار درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ (راحت القلوب وغیرہ)

نماز ترویہ

ساتویں و آٹھویں ذی الحجہ کو چھ رکعت پڑھے۔ چار رکعت بیک سلام اول میں بعد فاتحہ والعصر دوسری میں لایلاف تیسری میں کافرون چوتھی میں اذا جاء ایک ایک بار اور دو رکعت بیک سلام ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص تین بار ثواب عظیم پائے۔ (جواہر خمسہ)

نماز شب عرفہ

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف اخلاص ایک بار یا تین بار پڑھے۔ مولا تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کرے گا۔ اور جنت میں اس کیلئے یا قوت سرخ کا مکان بنایا جائے گا۔

دیگر نماز شب عرفہ

شب عرفہ کو دو رکعت پڑھے۔ اول میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی سو بار دوسری میں سورہ اخلاص سو بار پڑھے۔ بخشے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے ستر آدمی اس کے ساتھ

دیگر نماز شب عرفہ

جو کوئی نویں رات ذی الحجہ میں دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف کے سورہ انا انزلنا تین تین بار اور سورہ اخلاص ۲۱ بار بعد فراغ ستر بار درود و استغفار پڑھے بہت ثواب پائے۔ (جواہر خمسہ)

نماز روز عرفہ

عرفہ کے دن درمیان ظہر و عصر کے چار رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ اخلاص مجاس بار پڑھے۔ بڑا ثواب پائے۔

نماز شب عیدالضحیٰ

جو کوئی عیدالضحیٰ کی رات میں جس کی صبح عید ہوتی ہے۔ بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ثواب حاصل کیا ستر برس کی عبادت کا۔

دیگر نماز شب نحر

جو کوئی اس رات میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے سورہ اخلاص ایک بار فلق ایک بار ناس ایک بار بعد سلام کے ستر بار کلمہ تجمید اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائیں گے تمام گناہ اس کے۔

دیگر نماز شب عرفہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس رات میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور اخلاص پانچ پانچ بار پڑھے۔ اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔

نفل نماز بعد از نماز عیدالضحیٰ

دسویں تاریخ کو بعد از نماز عیدالضحیٰ گھر میں چار رکعت جو کوئی ادا کرے اول رکعت میں بعد فاتحہ شریف سبح اسم ایک بار دوسری میں والشمس ایک بار تیسری میں واللیل ایک بار چوتھی میں والضحیٰ ایک بار پس پایا اس نے ثواب تمام کتابوں آسمانی پڑھنے کا۔

دیگر نماز روز نحر

فرمایا جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل گھر آ کر پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ والشمس پانچ بار پڑھے۔ تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور پایا ثواب اس نے بدلے میں ہر بال قربانی کے۔

دیگر نماز روزِ نحر

صحابہ کرام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر کوئی فقیر ہوئے۔ اور توفیقِ قربانی کی اس کو حاصل نہیں ہے۔ تو کیا کرے فرمایا کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ کوثر تین تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔

فائدہ

دسویں تاریخ عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور عید الضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ مارا اور تمام گناہ اس کے معاف ہو گئے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی بروز عید (نئے) کپڑے بدلے اور پرانے کپڑے کسی فقیر مسکین کو صدقہ دے دے۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلے نوری اس کو پہنائے گا۔ اور وہ لواءِ حمد (جھنڈے) کے زیر کھڑا ہوگا۔ اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین وغیرہ)

نوافل ہفتہ کا بیان

شبِ شنبہ کے نوافل: جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشا کی بارہ رکعت پڑھے اور پڑھے ان میں جو چاہے۔ اور بعد از سلام درود شریف ایک سو گیارہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک محل بناتا ہے۔ اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور عورت پر صدقہ اور یہود کے دین سے بیزار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو بخش دے۔ (غنیۃ الطالبین و جواہر خمسہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل از احياء العلوم امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

نوافل روز شنبہ (ہفتہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص شنبہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے۔ سوائے اوقات مکروہ کے (طلوع استواء غروب) جس وقت چاہے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ کافرون تین بار پڑھے بعد از فراغ آیۃ الکرسی پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے۔ اس کیلئے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے۔ اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا اور ہوگا یہ شخص سایہ عرش کے نیچے ساتھ نبیوں اور شہیدوں کے (رسالہ فضائل الشہور والایام)

نوافل شب یکشنبہ (اتوار) کی رات کی نماز

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے یکشنبہ (اتوار) کی رات میں تیس رکعت نفل نماز اور پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ کے سورہ اخلاص پچاس بار اور فلق ایک بار اور ناس ایک بار پھر سلام پھیر کر استغفار سو بار اپنے اور اپنے ماں باپ کے واسطے پڑھے۔ اور درود شریف سو بار پڑھ کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اور کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان ادم صفوۃ اللہ وفطرۃ اللہ وابراہیم خلیل اللہ عزوجل وموسیٰ کلیم اللہ تعالیٰ وعیسیٰ روح اللہ تعالیٰ سبحانہ ومحمد حبیب اللہ عزوجل تو اس کیلئے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے برابر ثواب ہے اور اس کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ امن والوں میں اٹھائے گا اور مولا تعالیٰ پر حق ہے کہ جنت میں انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اس کو داخل کرے۔ (غنیۃ الطالبین اور رکن الدین)

نوافل روز یکشنبہ (اتوار)

اتوار کے دن چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ امن الرسول تمام رکوع تا ختم سورہ بقرہ ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن کو ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے نیکیاں بعد نصرانی مرد و نصرانیہ

عورت کے لکھتا ہے۔ اور اس کو بہت ثواب عطا کرے گا اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوگا دے گا۔

دیگر نماز بروز اتوار کی

فرمایا جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اس طرح پڑھے۔ کہ اول رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورہ آلم سجدہ دوسری میں بعد فاتحہ سورہ ملک پڑھ کر تشہد کرے اور سلام پھیر دے پھر کھڑا ہووے اور بعد فاتحہ دونوں رکعتوں میں سورہ جمعہ پڑھے اور بعد سلام کے اپنی حاجت مولا تعالیٰ سے طلب کرے اللہ اس حاجت کو قبول فرما کر ادا کرے گا۔ اور نگاہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو تمام آفتوں اور دشمنوں اور حاسدوں سے (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز بروز اتوار

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ سبح اسم ایک بار پڑھے۔ ثواب ختم قرآن اور جملہ کتب سماوی کا ملے۔ (جو اہر خمسہ)

نوافل شب و شنبہ (پیر کی رات کے نوافل)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے۔ پیر کی رات میں چار رکعت نفل پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص دس بار دوسری میں بیس بار تیسری میں تیس بار چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام کے سورہ اخلاص و استغفار و درود شریف پچھتر پچھتر بار پڑھے۔ پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے۔ حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے۔ اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے۔

دیگر نماز شب و شنبہ

حضرت ابی امام باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی پیر کی رات میں دو رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از

فاتحہ سورہ انعام پندرہ بار پڑھے۔ اور بعد از سلام آیۃ الکرسی پندرہ بار اور استغفار پندرہ بار تو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت سے اگرچہ ہو وہ اصحاب دوزخ سے اور تمام گناہ ظاہر کے اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک آیت قرآنی کے بدلے کہ جو نماز میں پڑھی ہے۔ اس کیلئے ثواب حج اور عمرہ کا ملتا ہے۔ اور اگر آئندہ پیر تک مر جائے تو شہید مرتا ہے۔
(غنیۃ الطالبین)

نوافل روز دوشنبہ (نوافل بروز پیر)

جو کوئی پیر کے دن دو رکعت پڑھے بوقت بلند ہونے آفتاب کے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص ایک بار سورۃ الفلق ایک بار سورۃ والناس ایک بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ دس مرتبہ پڑھے۔ تمام گناہ اس کے معاف کئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز بروز پیر

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی پڑھے دوشنبہ کو بارہ رکعت بعد طلوع آفتاب کے ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف کے آیۃ الکرسی ایک ایک بار اور بعد سلام سورۃ اخلاص و استغفار بارہ بارہ پڑھے۔ تو پکارا جاوے بروز قیامت کہ ثواب اپنا خدا تعالیٰ سے پس ہزار حلقے اور تاج نور کے عطا ہوں۔ اور سو فرشتے استقبال کر کے جنت میں لے جائیں۔

نوافل شب سہ شنبہ (منگل کی رات)

فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ النصر پانچ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایسا بڑا مکان بنا دے گا جس کی کشادگی زمین سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز شب منگل

تحفہ میں ہے بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص

تین تین بار بڑا ثواب پاوے۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز شب منگل

فرمایا کہ منگل کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ الاخلاص و فلق والناس دس دس بار اور بعد سلام کے سو مرتبہ درود و استغفار پڑھے۔

دیگر نماز شب بدھ

فرمایا سولہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۃ اخلاص تیس بار شفاعت کرے اپنے اہل سے ستر آدمی کی۔ (جواہر)

نوافل روز چہار شنبہ (بدھ)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب یعنی بعد از نماز اشراق کے پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار سورۃ فلق سورۃ والناس تین بار پڑھے۔ تو ندا کرتے ہیں اس کو فرشتے نزدیک عرش کے کہ اے بندہ خدا اچھا پکڑا تو نے اس عمل کو پس تحقیق بخش دیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ تعالیٰ دور کرتا ہے۔ تجھ سے عذاب قبر کو اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور دوز کرے گا قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو اور اس دن اس کا عامل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔

نوافل شب پنجشنبہ

درمیان مغرب و عشاء دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں آیۃ الکرسی پانچ بار اور تینوں قل (اخلاص، فلق، والناس) پانچ پانچ بار بعد فراغت پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ هَذَا لِوَالِدَيَّ رَبِّ ارْحَمَهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا ثَوَابَ اس کا اپنے ماں باپ کو بخشے حق والدین ادا ہو۔ اگرچہ اس کے والدین ہوں دنیا میں اس سے ناراض اور عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا۔ (غنیۃ الطالبین)

نوافل روز پنجشنبہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر و عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری میں سورۃ اخلاص سو مرتبہ اور بعد فراغت درود شریف سو بار تو عطا کرے گا اللہ اس کو ثواب مثل روزہ رکھنے والوں رجب و شعبان اور رمضان کے اور ہوگا واسطے اس کے ثواب مثل حاجیوں کعبہ شریف کے اور لکھا جاتا ہے نزدیک اللہ کے ایمان والا اور دی جاتی ہیں اس کو نیکیاں بعد مومنین کے (غنیۃ الطالبین)

نوافل شب جمعہ

فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب و عشا کے بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۃ اخلاص دس بار پڑھے۔ تو گویا اس نے بارہ سال تک خدا تعالیٰ کی عبادت کی جس کے دنوں میں روزہ اور راتوں کو قیام کیا۔ (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز

بعد فرض و سنت عشاء کے دس رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص و سورۃ فلق سورۃ والناس ایک ایک بار پڑھے۔ ثواب بے انتہا ہے۔ (جواہر خمسہ)

دیگر نماز شب جمعہ

تختہ میں ہے کہ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ ستر بار سورۃ الاخلاص پڑھے۔ اور بعد از سلام ستر بار استغفار پڑھے۔ (جواہر)

دیگر نماز شب جمعہ

فرض و سنت عشاء پڑھ کر دس رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف

سورۃ اخلاص دس دس بار (سورۃ الفلق سورۃ والناس) ایک ایک بار بعد سلام کے وتر پڑھے اور سورہ پہلوئے راست (دنی طرف) اپنے کے قبلہ کی طرف منہ کر کے تو گویا اس نے زندہ کیا شب قدر کو اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

نوافل روز جمعہ

جمعہ کا دن تمام نماز کا ہے۔ اول تو اس دن اشراق کی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ دو سو نیکی اس کے نامہ اعمال میں درج ہوتی ہے۔ اور دو سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی چار رکعت نفل بعد اشراق کے پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ اس کو چار سو درجے جنت میں عطا ہوں گے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا اگر آٹھ رکعت پڑھے۔ تو اس کو درجہ اعلیٰ جنت میں دیا جائے گا۔ اور تمام گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا اگر بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے تو دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دو ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

دیگر نماز روز جمعہ

فرمایا جو کوئی درمیان ظہر و عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار پچیس بار سورۃ فلق اور ایک بار سورۃ والناس اور دوسری میں بعد از فاتحہ سورۃ اخلاص ایک بار اور سورۃ فلق بیس بار سورۃ والناس ایک بار اور بعد سلام کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پچاس بار تو یہ شخص نہ مرے گا۔ جب تک اپنے آپ کو جنت میں نہ دیکھے گا۔ اور اپنی جگہ کو جنت میں نہ دیکھے گا۔ (رکن الدین)

دیگر نماز روز جمعہ

مضمورات میں لکھا ہے کہ جمعہ کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص گیارہ بار بعد سلام کے **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** پڑھے خدا تعالیٰ ایمان اس کا آخر تک قائم رکھے۔

دیگر نماز روز جمعہ

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ حضور میں گاؤں میں رہتا ہوں۔ ہمیشہ حاضر خدمت اقدس نہیں ہو سکتا (جمعہ پڑھنے کیلئے) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اعرابی جس وقت کہ ہوئے دن جمعہ کا پس پڑھ تو وقت بلند ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز نفل اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ شریف سورہ فلق ایک بار اور دوسری میں سورہ والناس ایک بار پھر بعد سلام کے آیۃ الکرسی سات بار پڑھے۔ پھر پڑھ تو آٹھ رکعت چار چار رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورہ کافرون ایک بار اور سورہ اخلاص پچیس بار بعد از فراغت نماز **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** ستر بار اے اعرابی قسم ہے مجھ کو اس کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے نہیں کوئی بندہ مومن اور مومنہ سے کہ پڑھتا اس نماز کو روز جمعہ کے جس طرح میں کہتا ہوں۔ مگر میں ضامن ہوں۔ اس کیلئے جنت میں لے جانے کا اور بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے والدین کو اس کے اٹھنے سے پہلے مگر ہوں وہ مسلمان اور پاک ہوں شرک سے اور ندا کرتے ہیں اس کو فرشتے عرش کے نیچے کہ اے بندے خدا کے بخش دیا تجھ کو خدا تعالیٰ نے (غنیۃ الطالبین)

دیگر نماز روز جمعہ

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جس وقت چاہے (سوائے اوقات مکروہ کے) پڑھ سکتا ہے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ کوثر پندرہ بار۔ بعد از نماز

درود شریف سو بار پڑھ کر اس دعا کو ایک بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْغَوَاتِ وَيَا سَامِعَ
الْاَصْوَاتِ وَيَا مُنْحِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَاجْعَلْ لِيْ خُرْجًا
وَمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِيْهِ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَامٌ يَا اَرْحَمَ
الْعَطَا يَا وَيَا غَافِرَ الْخَطَايَا سُبُوْحٌ "قُدُّوسٌ" رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
وَاَرْحَمَ وَتَجَاوِزُ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَعْظَمُ يَا سَابِرَ الْعُيُوْبِ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ تُو اللّٰهُ اس
کی ان نمازوں فاتحہ کا جن کے عدد معلوم نہیں کفارہ کر دے گا۔

نماز حافظہ کا بیان

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس فرمایا بابی انت وامی (میرے والدین آپ پر نثار
ہوں) میرے سینے سے قرآن شریف فوراً نکل جاتا ہے۔ (بھول جاتا ہوں) پس مجھے کوئی
قدرت نہیں رہ جاتی اوپر قرآن شریف کے پس فرمایا ان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
ابا الحسن کیا پس میں سکھاؤں تجھے چند کلمے کہ نفع دے اللہ تجھے ساتھ ان کے اور اس شخص کو
جس کو تو تعلیم دے ان کی اور ثابت رہے تیرے سینہ میں جو کچھ تو نے سیکھا ہو۔ پس کہا علی
رضی اللہ عنہ نے ہاں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سیکھائیں آپ مجھے وہ کلمات فرمایا
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبکہ ہووے رات جمعہ کی پس اگر تجھے طاقت ہو تو قیام کر
تہائی رات آخر میں کیونکہ یہ ساعت مشہود ہے۔ اور اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ پس اگر
تجھے طاقت نہ ہو قیام آخر رات کی پس قیام کر تو درمیان حصہ رات میں اور اگر طاقت نہ ہو
قیام درمیان رات کی تو قیام کہ رات کے اول حصہ میں پس پڑھ تو چار رکعت نماز نفل پہلی میں
بعد فاتحہ شریف سورہ یسین دوسری میں بعد فاتحہ حم الدخان تیسری میں بعد فاتحہ الم تنزیل
سجدہ اور چوتھی میں بعد فاتحہ سورہ الملک پس بعد فراغ نماز کے تو تعریف کر خدا کی اور اچھی
تعریف کر اور درود پڑھ اوپر میرے اور بہت عمدہ پڑھ تو درود شریف کو اور اوپر سب انبیاء علیہم
السلام کے درود پڑھ تو اور مومنین اور مومنات کے استغفار پڑھ تو اور وَلَا خُوَانِ الدِّیْنِ
سَبْقُوَانِ بِالْاِیْمَانِ (پہلے کے سب مسلمان بھائیوں کیلئے) پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھ تو اللہم

ارحمنی تبرک المعاصی ابدأ ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعیننی وارزقنی
 حسن النظر فیما یرضیک عنی اللہم بدیع السموت والارض ذالجلال والاكرام
 والعزة التي لا ترام (لا تقصد) اسئالك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك
 ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به
 صدري وان تغسل به لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان
 تغسل به بدني وانه لا يعیننی علی الحق غیرک ولا یوتیه الا انت ولا حول ولا
 قوة الا بالله العلی العظیم فرمایا اے ابا الحسن کہ تو اس طرح تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات
 جمعہ تجب (تجھے جواب دیا جائے گا) ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے
 بھیجا مجھے برحق نبی نہیں خطا کرے گا مومن کبھی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ پس
 قسم خدا کی نہ ٹھہرے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مگر پانچ دن یا سات دن یہاں تک کہ آئے رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مثل اسی مجلس کے پس کہا اے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم بیشک میں قبل ازیں نہ لیتا تھا۔ مگر چار آیتیں اور مثل ان کے اور جب میں ان کو
 پڑھتا اوپر نفس اپنے کے تو فوراً بھول جاتا تھا اور اب میں پڑھتا ہوں چالیس آیتیں کچھ زیادہ
 پس جب یاد پڑھتا ہوں ان کو تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میرے سامنے ہے۔ اور
 بیشک میں سنتا تھا حدیث اسی طرح اور یاد نہ رہتی تھی لیکن آج کے دن میں بہت احادیث یاد
 کرتا ہوں۔ جب میں ان کو دہراتا ہوں تو کوئی حرف نہیں چھوڑتا ہوں۔ پس اس وقت حضور
 نے فرمایا علی سے تو مومن ہے اے علی قسم ہے رب کعبہ کی۔ (رواہ الترمذی جلد ۲) ابواب
 الدعوات ص ۹۶ مطبوعہ مجتہائی دہلی)

نماز ضغطہ قبر

یہ نماز دو رکعت ہے یہ نماز جمعہ کی رات میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد
 فاتحہ پندرہ بار سورہ اذا زلزلت الارض پڑھے۔ مولا تعالیٰ عذاب قبر کی آسانی فرمائے گا۔
 (راحت القلوب)

نماز سراج القبر

نماز سراج القبر بعد نماز مغرب دو رکعت بہ نیت نماز سراج القبر ادا کرے ہر رکعت میں بعد از فاتحہ شریف آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے اس کی بہت فضیلت ہے۔ مولا تعالیٰ اس کی قبر میں روشنی کرے گا۔

سوال منکر نکیر سے بے خوف کرنے والی نماز

جمعہ کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ سورۃ اخلاص پچاس بار پڑھے۔ مولیٰ تعالیٰ آسانی کرے گا۔

نماز برائے زیارت نبی کریم ﷺ

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ چھ رکعت نماز درود و سلام پڑھے۔ رکعت اول میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ الشمس سات بار دوسری میں فاتحہ ایک بار اور سورۃ واللیل سات بار تیسری میں فاتحہ ایک بار اور سورۃ الضحیٰ سات بار چوتھی میں فاتحہ ایک بار الم نشرح سات بار پانچویں میں فاتحہ ایک بار سورۃ التین سات بار چھٹی میں فاتحہ ایک بار اور انا انزلنا سات بار پڑھے۔ اور دعا کرے اور سورہ انشاء اللہ تعالیٰ جس کی زیارت چاہے میسر ہو۔

دیگر نماز برائے زیارت نبی کریم ﷺ

فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے مجھے دیکھا ایمان کے ساتھ حرام ہوئی اس پر آتش دوزخ اور مجھ کو خواب میں دیکھنا بمنزلہ بیداری میں دیکھنے کے ہے کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ امام عمرو بن حفص کو محمد بن عبداللہ تمیمی نے اپنی وفات کے وقت یہ نماز تعلیم فرمائی۔ اور فرمایا کہ میں نے خانہ کعبہ کے قریب خضر علیہ السلام سے سیکھی تھی۔ یعنی بعد از نماز مغرب تا عشاء نفل پڑھتا رہے۔ ہر رکعت میں بعد از فاتحہ تین تین بار قل هو اللہ پڑھے۔ اور بعد از فراغ نماز عشاء دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد از

فاتحہ شریف سات بار سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام سات بار درود شریف اور اسی قدر کلمہ تمجید بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ **يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا يَا اِلَهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا رَبُّ** سے بار پھر پاک جگہ پہلوئے راست پر رو بقبلہ درود شریف پڑھتا ہوا سورہ ہے۔ بفضلہ تعالیٰ زیارت میسر ہو۔

تنبیہ

بعض لوگ فرائض ادا کرنے سے ہمیشہ کیلئے پہلو تہی کرتے ہیں اور جب اس قسم کے نوافل نمازیں ان کی نظر سے گزرتی ہیں۔ تو فوراً پڑھنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ اول فرائض سے بری الذمہ ہو جاویں بعد کو اس قسم کی نمازیں پڑھنے کیلئے آمادہ ہوں۔ ورنہ حاجت برآری کی زیادہ امید نہ رکھیں۔ اور بصورت دیگر ناکامیابی پر اپنا قصور سمجھیں خصوصاً تارک الصلوٰۃ از روئے صحیح حدیث تخریر اور کتے سے بھی بد ہے (مفصل حدیث بیان ہو چکی ہے) اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے شرم و حیا کرنا چاہیے۔

دیگر نماز برائے زیارت نبی کریم ﷺ

اگر کوئی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کرنا چاہے یا جمیع ارواحِ مؤمنین سے شرف ملاقات حاصل کرنا چاہے تو چاہیے کہ شہر کے باہر کنارہ دریا پر جا کر غسل کرے پھر سر برہنہ کر کے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے پھر دو رکعت بہ نیت صلوٰۃ الارواح پڑھے اول رکعت میں بعد از فاتحہ شریف اکیس بار سورۃ اخلاص دوسری میں اکیس بار معوذتین (سورۃ فلق سورۃ والناس) اور بعد از سلام سجدے میں تین بار **اَعِثْنِيْ اَعِثْنِيْ** کہے۔ پھر سات ہزار بار پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَفْوَاهِ** باللہ پھر منہ آسمان کی طرف کر کے چند قدم آگے پیچھے اور دائیں بائیں جاوے لیکن قبلہ سے رخ نہ پھیرے اور آنکھیں بند رکھے۔ پس دیدار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی العین مشاہدہ ہو۔ ارواحِ طیبہ سے ملاقات نصیب ہو پھر جو چاہے حاجت طلب کرے۔ لیکن صدق ارادہ شرط ہے اور شروع کرتے وقت بالیقین جانے کہ ضرور شرف حاصل ہوگا۔

دیگر

حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعرات کو بعد غسل لباس پاکیزہ پہن کر عطر لگا کر پھول و شیرینی پر فاتحہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوے اور اکتالیس بار یہ اشعار پڑھے۔ اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جمال باکمال حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔

قطعہ

نیما جانب کوش گذر کن بگوآن نازنین شمشاد مارا
 بہ تشریف قدم خود زمانے مشرف کن خراب آباد مارا
 کہ بے تشریف تو اسباب شادی نشاید خاطر ناشاد مارا

اوراد (ہفت) روزہ کا بیان

ہر روز سو بار پڑھے ورد شنبہ (ہفت) لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ورد یکشنبہ (اتوار) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ ورد و شنبہ (پیر) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزِيزٌ جَلِيلٌ يَا عَزِيزُ يَا جَلِيلُ ورد سه شنبہ (منگل) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ورد چهار شنبہ (بدھ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مُّخْلِصًا ورد پنجشنبہ (جمعرات) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ورد جمعہ المبارک کلمہ تمجید سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم.

دیگر ایضاً

حضرت مولانا شیخ ظہور الحق مرشد شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہر روز ہزار بار پڑھے شنبہ ہفتہ یاہو یا اللہ یکشنبہ اتوار یا رَحْمَنُ یا رَحِيمُ دو شنبہ پیر یا و احد یا اَحَدٌ شنبہ منگل یا فَرْدٌ یا صَمَدٌ چہار شنبہ بدھ یا حَيُّ یا قَيُّوْمٌ پنجشنبہ جمعرات

يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ جَمْعُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

دیگر ایضاً

ورد شنبہ کلمہ طیب یکشنبہ یَا حَى یَا قِیُومِ دو شنبہ درود شریف سہ شنبہ لَا حَوْلَ چہار شنبہ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ یَخْشِبُ یَا اللّٰهَ یَا اللّٰهَ آگے کلمہ تمجید تا عظیم جمعہ یا
ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

اوراد ہر روزہ پنج وقتی

ورد شنبہ صبح کو یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ ہزار بار ظہر کو کلمہ طیب ہزار بار عصر کو سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا الْمَلِکُ السَّلَامُ الْمُصَوِّرُ سو بار عشا کو
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ایک ہزار بار یکشنبہ صبح کو یَا حَى یَا
قِیُومُ ایک ہزار بار ظہر کے وقت یَا حَى یَا قِیُومُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ عصر کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْعَزِیْزُ الْجَلِیْلُ یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ وقت مغرب اسمائے غیر منقوٹ بہت مجرب و موثر ہیں لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَكْمُ الْعَدْلُ ایک سو دس بار اور عشا کو اِلٰی اللّٰهِ نَصِیْرًا لِّاُمُوْرٍ
ایک ہزار ایک بار دو شنبہ وقت صبح کے یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وقت ظہر کے درود ایک ہزار بار اور
وقت عصر کے درود سو بار وقت مغرب کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوٰسِعُ الْوُدُوْدُ ایک سو دس
بار عشاء کے وقت اللہ غالب "علیٰ امرہ شنبہ صبح کو ایک ہزار بار یَا مَالِکُ یَوْمَ الدِّیْنِ ظہر
کو ایک ہزار بار لَا حَوْلَ عصر کو سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ایک سو تیس بار عشاء کو ایک ہزار ایک بار وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا
تَصِفُوْنَ چہار شنبہ صبح کو یَا عَلٰی یَا عَظِیْمُ ایک ہزار بار ظہر کو استغفار ہزار بار عصر کو لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَکِیْلٌ" سو بار مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْمَلِکُ الصَّمَدُ الْاَوَّلُ ایک سو چالیس بار عشا کو لَا یَجْلِیْہَا لَوْ قَتِیْہَا اِلَّا هُوَ ایک ہزار ایک
بار پنجشنبہ صبح کو یَا کَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ہزار بار ظہر کو کلمہ توحید ہزار بار عصر کو کلمہ تمجید سو بار
مغرب کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْمَالِکُ ڈیڑھ سو بار عشا کو اِنَّمَا اَشْکُوْ بِشَیْءٍ وَحُزْنِیْ
اِلٰی اللّٰهِ ہزار بار جمعہ صبح کو یَا کَافِیُّ یَا غَنِیُّ ہزار بار ظہر کو کلمہ تمجید ہزار بار عصر کو لَا اِلٰهَ اِلَّا

أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ سو بار مغرب کو کلمہ طیبہ ایک سو ساٹھ بار عشا کو
أَفْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ایک ہزار ایک بار۔

ایضاً دیگر

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعد از نماز صبح کو
سو بار پڑھے اور اگر سرعت اجابت چاہے ہزار بار روز پڑھے جمعہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ شَبَّهَ يَا
رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَكْشِبُهُ يَا وَاحِدٌ يَا وَاحِدٌ وَ شَبَّهَ يَا صَمَدٌ يَا فَرْدٌ شَبَّهَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمٌ چہار
شَبَّهَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ پنج شَبَّهَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

نماز تراویح کا بیان

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان شریف میں
قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کیلئے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے
جائیں گے۔ (صغائر)

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس خوف سے کہ امت پر فرض نہ ہو
جائے ترک فرمائی۔ پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف
لے گئے۔ اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ
لوگ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا: میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع
کر دوں تو بہت بہتر ہے۔ سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر
دیا پھر دوسرے روز تشریف لے گئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے
ہیں فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ هَذِهِ یہ اچھی بدعت ہے مسئلہ۔ تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالا
جماع سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (در مختار) فائدہ۔ نفس تراویح بالا جماع
سنت مؤکدہ ہے۔ اس میں حنفی شافعی وہابیہ کسی کو اختلاف نہیں ہے ہاں اگر اختلاف ہے تو
صرف تعداد رکعات میں ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک تراویح بیس رکعتیں ہیں۔
حضرات وہابیہ صرف آٹھ رکعت کے قائل ہیں۔ بیس رکعات کو بدعت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ (چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ هَذِهِ لیکن

حضرت فاروق کا اس کو بدعت کہنا دوسرے معنی کے لحاظ سے ہے۔ اور حضرات وہابیہ اس کو بدعت دوسرے معنی سے کہتے ہیں۔ حضرت فاروق کا مطلب تو یہ تھا کہ انہوں نے بکھرے ہوئے موتیوں کو دوبارہ ایک لڑی میں پرو کر پسند فرماتے ہوئے نِعْمَتِ الْبِدْعَةِ هَذِهِ یعنی یہ کیا ہی عجیب بات ہے ارشاد فرمایا اور حضرات وہابیہ اس لفظ بدعت کو جو اس موقع پر استعمال کیا گیا ہے بمعنی جدید اور وہ کام جس کی اصل شریعت غرامی موجود نہ ہو۔ جس کا انجام کل بدعة فی النار (ہر بدعتی جہنم میں ہے) ہو۔ جیسا کہ دوسرے مقام میں حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور یوتر بواحدة (کہ آپ باقی نماز کو ایک رکعت اور ملا کر طاق فرمایا کرتے تھے) اس کا مطلب و معنی وہابیہ نے یہ سمجھا ہے کہ آپ وتر صرف ایک ہی رکعت پڑھا کرتے تھے۔ حالانکہ صاف اور صریح الفاظ کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھا کرتے اول رکعت میں سورہ سبح اسم دوسری میں سورہ کافرون تیسری میں سورہ اخلاص پڑھتے۔ اگر حضور دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیتے۔ تو وہ نماز نفل (تہجد میں) شمار ہوتی۔ جب آپ تیسری رکعت زاید فرما لیتے تو وہی نماز وتر سے بدل جاتی۔ (یعنی دو رکعت کے ساتھ جب ایک اور رکعت ملائی تو یوتر بواحدہ والے معنی درست ہو گئے۔ علاوہ اس کے آپ نے وتر پڑھنے پر ترغیب فرمائی اور ترک وتر پر سرزنش فرمائی کہ فرمایا: الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا (وتر حق ہے اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم سے نہیں) تین بار آپ نے فرمایا جو وتر نہ پڑھے ہم سے نہیں اور وہابیہ کو نہ ہی ترغیب پر توجہ اور نہ ہی ترہیب کا فکر اگر اس بناء پر بہ لحاظ حدیث مذکورہ وہابیہ حضور کی امت سے باہر ہو جائیں گے۔ تو ان کو اس بات کا کیا ڈر ہے۔ سو یہ ہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت ان کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ بوجہ کم علمی کے حدیث پاک نہیں سمجھتے اور اپنی رائے کو دخل دے کر کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہم) وہابیہ جو آٹھ رکعات کے قائل ہیں وہ اس حدیث کو سند پیش کرتے ہیں۔ جو صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے رمضان وغیرہ میں آٹھ رکعت سے زاید نماز نفل نہیں پڑھی ان کو اتنی سمجھ نہیں آتی کہ حضرت صدیقہ گھر کی نماز جو بصورت تہجد پڑھی جاتی تھی بیان فرماتی ہیں نہ کہ نماز تراویح جو کہ تین یا چار روز آپ نے مسجد شریف میں پڑھی پھر بانڈیشہ فرض ہو جانے کے ترک فرمائی۔ آٹھ رکعت تراویح کی ان کی طرف نسبت کرنا یہ حضور اقدس پر افتراء ہے۔ نماز تہجد کو تراویح قرار دینا گناہ ہے

اس کیلئے من کذب علی متعمداً فلیبوا محمدہ من النار ماؤہ ہے پھر لطف یہ کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے عالیشان جلیل القدر صحابی کی طرف بدعت کی نسبت کرنا اور اپنے فعل آٹھ تراویح کو ان کے فعل بیس تراویح پڑھنے پر ترجیح دینا کیسی حماقت ہے۔ تمام وہابیہ ابتداء آفرینش سے انتہا آفرینش تک سب مل کر رات دن نیک عمل کریں تو فاروق اعظم کے عمل کے مقابلہ میں خدا کے نزدیک ان کے اعمال کی قدر چوٹی کے پاؤں کے ناخن کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ وہ عمر فاروق ہیں وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں وغیرہ وغیرہ پھر لطف یہ کہ وہابیہ اس حدیث علیکم بالسنتی وسنة خلفاء الراشدين المهدین کو صحیح کہتے ہیں۔ معلوم نہیں وہابیہ اس کا مطلب کیا سمجھتے ہیں۔ خلفاء راشدین کی سنت کو کس طرح گمان کرتے ہیں۔ اور ان کا اس حدیث کو بصورت خلاف صحابہ صحیح کہنا کس معنی پر ہے۔ بس کچھ نہیں سوائے اس کے کہ افتومون ببعض الكتاب وتکفرون ببعض نفسانی خواہشات کے گھوڑوں پر سوار ہیں۔ جدھر مرضی جائے کیونکہ تقلید کرتے ہوئے پھر تقلید کو تو وہ کفر سمجھتے ہیں۔ اگر صحابی کی بیان کردہ حدیث کو تسلیم کریں۔ تو خواہ مخواہ کافر ہو جائیں۔ کیونکہ تقلید کریں ہمارا ایمان ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس رکعت پر جب ہی لوگوں کو جمع کیا ہے کہ آپ نے بیس رکعت تراویح پڑھی تھی ورنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں لوگوں کو بیس رکعت پر جمع کریں گے۔ اس وقت لاکھوں کی تعداد بڑے بڑے جلیل القدر جیسے حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہما صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود تھے۔ اگر یہ فعل واقعی بدعت بایں معنی تھا کہ جس طرح وہابیہ نے سمجھ رکھا ہے تو اس قدر کثیر التعداد صحابہ کا انکار نہ کرنا گویا ایک ناجائز فعل پر مدد کرنا ہے۔ بلکہ خود شریک ہو کر اس کو کرنا جو کہ خیر القرون قرنی ثم الدین یلونہم اس کے خلاف ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ وہابیہ کا دماغ اور تقویٰ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دماغ اور تقویٰ سے زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے اس کے تسلیم کرنے کیلئے کوئی عقل مند ایک منٹ کیلئے بھی تیار نہیں ہوگا۔ (خیر جو کچھ ہے سو ہے) اس تراویح پر خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری سنت اور میرے خلفاء الراشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت

پسند فرمایا جیسا کہ گذرا۔ مسئلہ۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے کہ لوگ حضرت فاروق اعظم کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اور عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں یوں ہی تھا۔ (بیہقی عن سائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) موطا میں ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ رمضان شریف میں تیس رکعتیں پڑھتے بیہقی نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں۔ اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ نیز اس کے بیس رکعتیں ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض و واجبات کے ہر روز بیس رکعتیں ہیں۔ لہذا مناسب ہے کہ یہ بھی بیس ہوں کہ مکمل اور مکمل برابر ہوں۔ مسئلہ۔ اس کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کیساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جبکہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر نماز تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشاء بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشاء و تراویح پھر پڑھے وتر ہو گیا (درمختار) مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں (درمختار) مسئلہ۔ اگر فوت ہو جائیں تو انکی قضا نہیں۔ اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں جیسے مغرب و عشاء کی سنتیں (درمختار) مسئلہ تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے (ہر دو رکعت پر سلام پھیرے) اور اگر کسی نے بیسوں رکعت پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائیگی مگر مکروہ ہوگی۔ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا بلکہ سب تراویح پوری کر کے صرف آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیرا تو یہ سب دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں۔ (بوجہ ترک کرنے قعدہ آخرہ کے) (درمختار) مسئلہ۔ اگر چار چار رکعت ایک ایک سلام سے پڑھے تو جب بھی جائز کیونکہ تراویح نوافل اللیل ہیں اور نوافل اللیل آٹھ رکعت ایک سلام سے بلا کراہت جائز ہیں چار تو بطریق اولیٰ جائز ہونی چاہئیں۔ لیکن افضل دو دو رکعت ہیں۔ اگر چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا چاہے تو قعدہ اولیٰ میں درود شریف و دعا پڑھے۔ اور جب تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو ثنا بھی پڑھے۔ سوائے چار سنت ظہر کے تمام نوافل کا یہی حکم ہے۔ مسئلہ۔ احتیاط یہ ہے کہ

جب دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر جدا جدا نیت کرے اور ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔ (درمختار) بشرطیکہ درمیان میں کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو ورنہ نیت باطل ہو جائیگی۔ مسئلہ۔ تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم ترک نہ کرے (درمختار) مسئلہ۔ امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں۔ اور بعد تشہد دعا بھی ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ** پر اکتفا کرے (درمختار وغیرہ) بعض کوئی ایسا موقعہ ہو تو تخفیف کر دے۔ ورنہ ہمیشہ ایسا نہ کرنا چاہیے کہ اس سے لوگ یوہیں سمجھ لیں گے کہ اتنا ہی کافی ہے اس بات کے عادی ہو جائیں گے اور آئندہ کیلئے تخفیف کے طالب رہیں گے۔ اور یہ ترک سنت ہے اور ہمیشہ کیلئے ترک سنت کی عادت ڈال لینا اچھی بات نہیں بلکہ گناہ ہے گو ایک بات عبادت ہو اور اس کا فاعل مستحق اجر جزیل ہو اگر ترک کر دی جائے تو اس کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی۔ اور اگر ایک مباح امر رائج ہو جائے اور اس کی لوگوں کو عادت ہو جائے تو ایک حد تک ترک نہیں کیا جاتا۔ لہذا حسب موقعہ عمل کیا جائے آج کل تو ایک مقتدی فی ہزار شائق نماز ہوتا ہے باقی سب تعداد رکعات کسی طرح پوری کر کے چلتے بنتے ہیں۔ خصوصاً رمضان شریف میں رمضان نمازی تو ایسی باتوں کی تلاش میں رہتے ہیں یہ چونکہ صرف رمضان میں ہی مسجد کا منہ دیکھتے ہیں ان کو تمام رات رکھا جائے اور غیر مروج دعائیں بھی پڑھی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں جو دائمی نمازی ہوں اور نماز کو مولا تعالیٰ کا فرض جان کر پڑھتے ہوں۔ تو حسب موقعہ ان کیلئے تخفیف کرنے میں کوئی حرج نہیں فقط (۱۲ منہ) مسئلہ۔ اگر ایک بار قرآن مجید ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں اس سے قبل ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ تمام شفعوں (ہر دو رکعت) میں قرأت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں یوہیں ہر مشفع کی پہلی رکعت اور دوسری کی قرأت برابر ہو۔ دوسری کی قرأت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے (عالمگیری) مسئلہ۔ قرأت اور ارکان (مثلاً رکوع و سجود وغیرہ) کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے۔ اور جتنی تر تیل زیادہ ہو افضل ہے یوہیں تعوذ و تسمیہ و طمانیت (رکوع و سجود و جلسہ و قومہ میں ٹھہرنے کو طمانیت کہتے ہیں) و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے (درمختار وغیرہ)

جس طرح آج کل کے جہلاء اماموں کا طریقہ ہے اگر قبل نماز عشاء نفل ادا کرتے ہوں تو ان کو قدرے آرام سے پڑھیں گے۔ لیکن جب تراویح پڑھنے کیلئے کھڑے ہوں گے تو سب کا ستیاناس کرتے چلے جائیں گے اور تراویح کو جلدی پڑھا دینے کو باعث فخر سمجھیں گے۔ اعاذنا اللہ منہم تنبیہ گو تراویح میں تسبیح ادنیٰ درجہ ہی کی (تین دفعہ) پڑھے لیکن اس انداز سے پڑھے کہ کم از کم خود سمجھے کہ میں تسبیح پڑھتا ہوں۔ اور صحیح حروف کرے ورنہ نماز ہرگز نہ ہوگی۔ اگر ہوگی بھی تو خالی از کراہت نہ ہوگی۔ مسئلہ۔ ہر چار رکعت پر اتنی دیر بیٹھنا چاہیے جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی ہیں مستحب ہے۔ پانچویں تراویح اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گران ہو تو نہ بیٹھے (عالمگیری) مسئلہ اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت قرآن کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعت تنہا نفل پڑھے۔ جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (غیتہ وغیرہ) مسئلہ۔ ہر دو رکعت کے بعد دو رکعت پڑھنا مکروہ یوہیں دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو کہ اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہو بہت لوگ آتے ہوں اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری) مسئلہ اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے۔ اور اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں یوہیں اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قرأت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں قرآن ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خوش الحان کو امام بنانا نہ چاہیے بلکہ درست خوان کو بنائیں (عالمگیری) موجود زمانہ میں اکثر حافظ قرآن غلط پڑھتے ہیں اور جو کچھ قرآن قدرے صحیح بھی پڑھتے ہیں

تو مسائل نماز سے بالکل جاہل ناواقف ہوتے ہیں علاوہ ازیں قرآن محض اس خیال سے سنا تے ہیں کہ کچھ ٹکے مل جائیں ورنہ نماز پڑھانے کیلئے تیار نہیں ہوتے اور لطف یہ کہ اکثر حافظوں کو دیکھا گیا ہے کہ نماز عشا و تراویح کے سوا دیگر نمازیں بھی نہیں پڑھتے اور اکثر ظاہراً بھی غیر متشرع ہوتے ہیں پھر لوگ ان کے پیچھے نماز تراویح وغیرہ ادا کرتے ہیں کوئی شخص کسی مسئلہ شرعی کا لحاظ نہیں کرتا اور ایسوں کے خلف نماز پڑھتے ہیں اور پھر فخر کرتے ہیں کہ ہم نے حافظ صاحب رکھے ہوئے ہیں۔ مولا تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہمہ یکسانند وزیر چنان شہر یارے چنان جہاں چوں نہ گیرد قرارے چنان کے مصداق ہیں ایک فیصدی تو کوئی متقی کامل پرہیزگار نہیں ملتا۔ جو شریعت کا پاس کرے مندرجہ بالا اقسام کے حافظ کے خلف ہرگز نماز پڑھنی جائز نہیں اور ایسی نمازیں پڑھی گئی ہوں تو وہ واجب الاعدہ ہیں۔ مسئلہ۔ آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ ناجائز ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیس گے یا دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا ہو یہ بھی ناجائز ہے کہ المعروف کا مشروط ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ الصریح یفوق الدلالة مسئلہ۔ ایک امام دو مسجدوں میں نماز پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جبکہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ بہتر یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویج پر امام بدلیں مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے (عالمگیری) مسئلہ۔ نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہ ہوگی یہی صحیح ہے (عالمگیری) مسئلہ رمضان شریف میں وتر جماعت کیساتھ پڑھنا افضل ہے۔ خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشا تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے (درمختار وغیرہ) مسئلہ یہ جائز ہے کہ ایک شخص وتر پڑھائے۔ دوسرا تراویح جیسا کہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشا وتر کی امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی

اللہ عنہ تراویح (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر سب لوگوں نے عشاء کی جماعت ترک کر دی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں۔ ہاں عشاء جماعت سے ہوئی اور بعض کو جماعت نہ ملی تو یہ جماعت میں شریک ہوں۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر عشاء جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا تو تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ اور اگر عشاء تنہا پڑھی لی اگرچہ تراویح باجماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ عشاء کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا۔ اس میں تراویح ملا کر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے۔ بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں (درمختار) مسئلہ مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔ چنانچہ مولا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پہلے پڑھ کر پھر آگے پڑھے۔ (عالمگیری) دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا۔ تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار پوری کر لے مگر یہ دو شمار کی جائیں گے اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں (عالمگیری) مسئلہ تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔ اگر دوسری پر بیٹھا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کے بدلے کی دو رکعت پھر پڑھ لے (عالمگیری) مسئلہ۔ قعدہ میں مقتدی سو گیا امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب یہ بیدار ہوا تو اگر معلوم ہو گیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے (عالمگیری) مسئلہ۔ وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو یاد آیا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج یاد آیا کہ کل دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین ہوئیں تو امام کے علم میں جو ہو اس کا اعتبار ہے اور اگر امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کا قول اعتبار کرے اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا پڑھیں (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے۔ اعادہ کریں تاکہ ختم قرآن مجید میں نقصان نہ رہے (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر کسی وجہ سے قرآن مجید ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کیلئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم تو کیف

سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے اور سورت کی ابتداء میں آہستہ پڑھنا مستحب ہے اور یہ جو آج کل بعض جہال نے نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا مذہب حنفی میں اس کیلئے کوئی دلیل نہیں ہے اصل ہے۔ مسئلہ۔ متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار سورہ اخلاص پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے (بہار شریعت) مسئلہ۔ شبینہ کی ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کوئی حقہ نوشی میں اور کوئی چائے نوشی میں مشغول ہے ناجائز ہے (بہار شریعت) ہاں اگر سامعین باقاعدہ سننے کیلئے مستعد ہوں اور قاری بھی قرآن ترتیل سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے (منہ ۱۲) فائدہ۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں اکٹھ ختم قرآن فرمایا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور ایک تراویح میں اور تیس رات میں اور پچتالیس برس عشاء کے وضو سے نماز فجر پڑھی۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے۔ اذان ہوئی اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی۔ کیا تم مسلمان نہیں ہو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی۔ ارشاد فرمایا جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ (نسائی وغیرہ) امام مالک نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو مغرب یا صبح کی پڑھ چکا ہے پھر جب امام کیساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔ مسئلہ۔ تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی (ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ اگرچہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہو۔ البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد

بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں شامل ہو گیا تو برا کیا امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کر لے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی۔ چار رکعت قضا کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہو گیا امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہو گیا اس مقتدی نے اس کا اتباع کیا (پیروی کی) اسکی نماز فاسد ہو گئی تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھ لی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے۔ توڑے گا تو گنہگار ہوگا۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا۔ مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مراد ہے۔ مؤذن کی تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا ہنوز (ابھی) سجدہ نہ کیا ہو (ردالمحتار) مسئلہ۔ جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہو اگر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو (ردالمحتار) مسئلہ نفل شروع کئے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کر لے (درمختار وغیرہ) مسئلہ جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو جو قضا شروع کی۔ اگر بعینہ اسی قضا کیلئے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے (ردالمحتار) مسئلہ۔ نماز کا توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور مال کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو تو مباح اور کامل کرنے کیلئے ہو تو مستحب ہے اور جان بچانے کیلئے ہو تو واجب (ردالمحتار) مسئلہ۔ نماز توڑنے کیلئے بیٹھنے کی حاجت نہیں کھڑا ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔ (عالمگیری)

اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کے مسائل

مسئلہ۔ جس شخص نے نماز نہ پڑھی اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی ہے ابن ماجہ عثمان رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کیلئے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے امام بخاری کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابوالشعشا کہتے ہیں ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی اس وقت ایک شخص چلا گیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے۔ خواہ ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں (درمختار) مسئلہ۔ جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو مثلاً امام ہو یا مؤذن ہو کہ اسکے ہونے سے لوگ ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے۔ اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہوگئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جاسکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے۔ جبکہ گمان غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آ جائیگا۔ (درمختار) مسئلہ۔ جن نے ظہر یا عشا کی نماز تہا پڑھ لی ہو اسے مسجد سے چلے جانے کی ممانعت اس وقت ہے کہ اقامت شروع ہوگئی ہو اقامت سے پہلے جاسکتا ہے اور جب اقامت شروع ہوگئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شریک ہو جائے اور مغرب و فجر و عصر میں اسے حکم ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جبکہ پڑھ لی ہو۔ (درمختار)

امام کی مخالفت کرنے اور جماعت

میں شامل ہونے کے مسائل

مسئلہ مقتدی نے دو سجدے کئے اور امام ابھی پہلے ہی میں تھا تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت والی نماز جسے ایک رکعت امام کیساتھ ملی ہو اس نے جماعت نہ

پائی۔ ہاں جماعت کا ثواب ملے گا۔ اگرچہ قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا ہو۔ بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اس نے بھی جماعت نہ پائی۔ جماعت کا ثواب ملے گا مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا اول سے جماعت میں شریک ہونے والے کو ہے۔ اس مسئلہ کا محصل یہ ہے کہ کسی نے قسم کھائی۔ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی۔ کفارہ دینا لازم ہوگا تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام رکوع میں تھا کسی نے اس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھالیا تو وہ رکعت نہیں لی۔ لہذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت فوت شدہ کو پڑھ لے۔ اور اگر امام کو قیام میں پایا۔ اور اسکے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کر لے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا بلکہ امام کے ساتھ ہو لیا۔ پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہو جائے گی مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا (درمختار) مسئلہ۔ اس کے رکوع کرنے سے پہلے امام نے سر اٹھالیا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں۔ جیسے بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے۔ اگرچہ یہ سجدے رکعت میں شمار نہ ہوں گے۔ یوہیں اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدے نہ کئے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھ لی۔ نماز ہوگئی۔ مگر بوجہ ترک واجب گنہگار ہوا (درمختار) مسئلہ۔ امام سے پہلے رکوع کیا۔ مگر اسکے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قرأت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا۔ اور اس صورت میں امام کیساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کرے گا ہو جائیگی ورنہ نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور امام سے پہلے رکوع خواہ کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار بہر حال ہوگا۔ (درمختار) مسئلہ۔ امام رکوع میں تھا اور یہ تکبیر کہہ کر جھکا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اگر حد رکوع میں مشازکت ہوگئی۔ اگرچہ قلیل ہو تو رکعت ملے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مقتدی نے تمام رکعتوں میں رکوع و سجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قرأت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی۔ اور اگر امام کے بعد رکوع و سجود کیا نماز ہوگئی اور اگر پہلے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور سجدہ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قرأت پڑھے۔ اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو

قضا نماز کا بیان

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز کے وقت سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ (مسلم وغیرہ) فرمایا کہ سوتے میں (اگر نماز جاتی رہی) تصور نہیں تصور تو بیداری میں ہے (مسلم) غزوہ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے قضا ہو گئی تھیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا۔ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان و تکبیر کہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر تکبیر پڑھی تو عشا کی پڑھی۔ مسئلہ۔ بلا عذر شرعی نماز ترک کر دینا بہت سخت تر گناہ ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے (توبہ یا حج مبرور و مقبول) سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے اس کو تو ادا نہ کئے توبہ توبہ کئے جائے یہ توبہ نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا پڑھنا تو اب بھی اس کے ذمہ باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا توبہ کہاں ہوئی۔ (ردالمحتار) حدیث شریف میں فرمایا گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

نماز قضا کرنے کے عذر

دشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کیلئے عذر ہے۔ مثلاً مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ تو عذر نہ ہوا یو ہیں اگر قبلہ کو منہ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے۔ تو جس رخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائیگی۔ ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جنائی (دایہ) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے۔ نماز قضا کرنے کے یہ عذر ہے بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پہلے وقت ختم ہو جائے گا۔ تو اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی گنہگار ہوگی۔ کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز

پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر معاف ہے۔
بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔ (ردالمحتار)

قضا و ادا و اعادہ کی تعریفیں اور قضا ہونے

اور ان کے پڑھنے کی صورتیں

مسئلہ۔ جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں۔ اور وقت کے بعد عمل میں لانا قضا ہے۔ اور اگر اس حکم لے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفع کرنے کیلئے کرنا اعادہ ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ وقت میں اگر تحریر باندھ لیا۔ تو نماز قضا نہ ہوئی۔ بلکہ ادا ہے۔ (درمختار) مگر نماز فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔ مسئلہ۔ سوتے میں یا بھولے سے قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے۔ تاخیر مکروہ ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا جو نماز سے بھول جائے یا سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر دخول وقت کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا تو قطعاً گنہگار ہوا۔ جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد (بھروسہ) یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گذرا اور ظن (گمان) ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ مسئلہ۔ کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگائے اور بھولے ہوئے کو یاد دلائے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورت شرعیہ اسے رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ فرض نماز کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا سنت ہے۔ مثلاً فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور ظہر کی پہلی سنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں۔ عمر میں جب پڑھے گا۔ بری الذمہ ہو جائے گا۔ مگر طلوع و غروب و زوال کے وقت کہ ان اوقات میں نماز جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ مجنوں کی حالت جنوں میں جو نمازیں

فوت ہوئیں۔ اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا۔ پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں۔ اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں ان کی قضا واجب ہے (ردالمحتار) مسئلہ۔ دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ نماز و روزہ و زکوٰۃ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی کہ یہ احکام میرے ذمہ لازم ہیں تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آ گیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں۔ اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی۔ اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا ان کی قضا واجب ہے۔ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوگئی اس کی قضا واجب ہے۔ اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا (ردمختار) مسئلہ۔ ایسا بیمار کہ اشارہ سے بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی۔ تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی کہ السفر و صدہ سوا اگرچہ بحالت اقامت پڑھے۔ اور جو نماز بحالت اقامت میں فوت ہوئی۔ تو چار رکعت والی نماز کی قضا چار رکعت ہے۔ اگرچہ سفر میں پڑھے۔ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی۔ اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا۔ اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔ یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا تھا تو اشارے سے پڑھے۔ صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ لڑکی کی نماز عشاء پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی۔ آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشاء فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو لڑکے کا ہے۔ پو پھٹنے سے پہلے آنکھ کھلی تو اس وقت کی نماز فرض ہے۔ اگرچہ پڑھ کر سوئی اور پو پھٹنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اسکی عمر پوری چندرہ سال کی ہوگئی۔ تو جس وقت پورے چندرہ سال کی ہوئی۔ اس وقت کی نماز اس پر فرض ہے۔ اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

قضا نمازوں میں ترتیب ضروری ہے

مسئلہ۔ پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے۔ خواہ یہ سب قضا ہوں۔ یا بعض ادا بعض قضا مثلاً ظہر کی نماز قضا ہوگئی۔ تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر کی نماز پڑھے۔ یا وتر قضا ہوگئے۔ تو اسے پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھے۔ اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی نماز پڑھ لی تو جائز نہ ہوئی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضا میں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے۔ باقی میں ترتیب ساقط ہے مثلاً نماز عشا اور وتر قضا ہوگئی اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت پڑھ لینے کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے۔ تو عشا فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ۔ ترتیب کیلئے مطلق وقت کا اعتبار ہے۔ مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں۔ تو جس کی ظہر کی نماز قضا ہوگئی۔ اور آفتاب زرد ہونے سے قبل ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا۔ مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے پہلے دونوں نمازوں کو پڑھ سکتا ہے۔ تو پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے۔ اور عمدہ طریقہ سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدر جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ کے وقت تنگی سے ترتیب ساقط ہونا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت تنگ ہو۔ اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی۔ اور یہ یاد تھا کہ اس وقت سے پہلے کی نماز قضا ہوگئی ہے۔ اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہو گیا۔ تو یہ نماز نہ ہوگی۔ ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائے گی۔ اور اگر قضا نماز یاد نہ تھی۔ اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہو گیا۔ اب یاد آئی تو ہوگئی قطع نہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں۔ بلکہ یہ دیکھا جائیگا حقیقتاً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نماز عشا قضا ہوگئی۔ اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی نماز پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نماز فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا کی نماز پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھے ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں

پڑھے ورنہ صرف فجر پڑھے۔ اور اگر فجر کا اعادہ نہ کیا عشا پڑھنے لگا۔ اور بقدر تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا۔ تو فجر کی نماز جو پڑھی تھی ہوگئی۔ یوہیں اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں ہے۔ اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی۔ فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے۔ تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔ (عالمگیری) تنبیہ۔ عام لوگ ان مسائل کا خیال نہیں کرتے اور نمازیں سب اکارت جاتی ہیں۔ ان کو ان مسائل سے سبق لینا چاہیے۔ مسئلہ۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی۔ اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے۔ تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگر چہ خطبہ ہوتا ہے اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا۔ جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے۔ اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا۔ اور جمعہ کیساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا۔ تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے۔ اس صورت میں ترتیب ساقط ہے، (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھا رہا تھا کہ اثنائے نماز میں وقت ختم ہو گیا۔ تو ترتیب عود نہ کرے گی۔ (ترتیب لوٹ کر نہ آئیگی) یعنی وقتی نماز ہوگئی۔ (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ کے وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوئیں۔ مسئلہ۔ قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہوگئی۔ اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی (عامہ کتب) مسئلہ۔ اپنے کو با وضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر کی نماز ہوگئی صرف ظہر کا اعادہ کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی نماز پڑھ لی تو ظہر کی نماز نہ ہوئی۔ عصر پڑھتے وقت ظہر کی نماز یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کو جائز سمجھا تھا۔ تو عصر کی نماز ہوگئی۔ غرض یہ ہے کہ فرضیت ترتیب سے جو ناواقف ہے اس کا حکم بھولنے والے کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی (در مختار) مسئلہ۔ چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا۔ اس پر ترتیب فرض نہیں۔ اب اگر چہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائیگی۔ خواہ وہ سب نمازیں ایک ساتھ قضا ہو گئیں۔ مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہو گئیں۔ مثلاً چھ روز فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا۔ مگر انکے پڑھتے وقت وہ قضا میں بھولا ہوا تھا خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی۔

پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اگرچہ قضا ہونا یاد ہو (درمختار وغیرہ)

مسئلہ جب چھ نمازیں قضا ہونے سے ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھ لی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر دو باقی ہوں تو باوجود یاد کے وقتی نماز ہو جائے گی۔ البتہ اگر قضا میں پڑھ لیں۔ تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگئی۔ تو بشرائط سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یوہیں اگر بھولنے یا تنگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو وہ عود نہ کریگی۔ مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ باوجود یاد اور گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز موقوف ہے اگر وقتی نماز پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی نماز کا وقت ختم ہو جائے گا۔ تو سب صحیح ہو گئیں۔ اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی۔ تو سب گئیں یعنی نفل ہو گئیں سب نمازوں کو جو قضا نماز یاد ہوتے ہوئے پڑھی تھیں سرے سے پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بعض پڑھتے وقت قضا نماز یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد ہے۔ ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے۔ یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہو گئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا کی یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ عورت کی ایک نماز قضا ہوگئی۔ اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے۔ پھر وقتی نماز پڑھے اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہوگی جبکہ وقت میں گنجائش ہو۔ (عالمگیری)

قضاے عمری کے مسائل

یہ مسائل۔ سابقاً گذر چکے ہیں۔ اب حسب موقعہ دوبارہ بیان کئے جاتے ہیں۔ مسئلہ۔ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں۔ اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد ضروری ہے۔ مگر بال بچوں کی خورد و نوش (کھانے پینے) اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے۔ اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری

ہو جائیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ قضا نمازیں نوافل سے اہم (زیادہ ضروری) ہیں۔ (جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا میں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے۔ البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے (جو کہ رات میں ہیں) دو فجر چھ ظہر دو مغرب دو عشاء پڑھی جاتی ہیں یہ سنت مؤکدہ ہیں۔ (ردالمحتار)

قضا کے متفرق مسائل

مسئلہ۔ منت کی نماز میں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی۔ تو اس وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائیگی اور اگر وقت یا دن معین نہیں کیا تو گنجائش ہے (درمختار) مسئلہ۔ کسی شخص کی ایک نماز قضا ہوگئی یہ یاد نہیں کہ کونسی نماز تھی تو ایک دن کی پوری نمازیں پڑھے یوہیں تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دنوں کی پانچ نمازیں (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوگئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کونسی نماز ہے تو جدھر طبیعت جسے اسے پہلی قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جھتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلی پڑھی ہے پھیرے اور دوبارہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا جو پہلے پڑھی ہے اعادہ کرے اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر پھر عصر کا اعادہ کیا تو بھرحج نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ نماز کا ایک سجدہ رہ گیا مگر یہ یاد نہیں کہ اسی کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جسے ادھر اس پر عمل کرے اور کسی طرف نہ جسے تو پوری کر کے آخر میں ایک سجدہ کرے پھر ظہر کا اعادہ کرے پھر عصر کا اور اعادہ نہ بھی کیا تو حرج نہیں (عالمگیری)

فدیہ نماز کے مسائل

مسئلہ۔ جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع (پیمانہ گیہوں) یا ایک صاع جو تصدق کریں اور مال نہ چھوڑا اور ورنہ فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لیکر مسکین پر تصدق کر کے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے اسے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کر لے پھر یہ مسکین کو دے یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا

فدیہ ادا ہو جائے اور اگر مال چھوڑا مگر وہ ناکافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تہائی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کی کہ اس میں سے تھوڑا مال لے کر لوٹ پھیر کر فدیہ پورا کر لیں۔ یعنی وہی سابق کی طرح حیلہ کریں) اور باقی کو وراثت یا اور کوئی لے لے تو گنہگار ہوا کہ ہوتے ہوئے حیلہ سکھا گیا ہے جس کا مطلب فدیہ نہ ادا کرنا تھا (درمختار وغیرہ) مسئلہ صاع کی تحقیق اعلیٰ درجہ تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع (پیمانہ) کا وزن ۳۵۱ روپیہ بھر ہے۔ اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپیہ اٹھنی بھر اوپر (فتاویٰ رضویہ) روپیہ سے مراد موجودہ روپیہ (انگریزی سکہ) ہے۔ مسئلہ میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی۔ تو یہ ناکافی ہے یوں اگر حالت مرض میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا (درمختار) مسئلہ۔ بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں۔ اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے صرف اتنا ہی ادا ہوگا جس قیمت کا مصحف شریف ہے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اسکے بعد حنفی ہو گیا۔ تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جس کی نمازوں میں نقصان یا کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہے اور اگر کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں دعائے قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور رکعت ملائے کہ چار ہو جائیں (عالمگیری) مسئلہ۔ قضاے عمری شب قدر یا آخر جمعہ رمضان شریف میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا میں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطل محض ہے اس کا کوئی ثبوت قرآن و حدیث اور اقوال فقہاء و کرام میں نہیں پایا جاتا۔

سجدہ سہو کا بیان

مسئلہ۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا (رواہ الترمذی عن مغیرة ابی شعبہ رضی اللہ عنہ وقال الترمذی ہذا حسن صحیح) مسئلہ۔ واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کیلئے سجدہ سہو واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد ذہنی طرف سلام پھیر کر دو

سجدے کرے پھر تشهد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے (عامہ کتب) مسئلہ اگر بغیر سلام پھیرے کر لئے کافی ہیں۔ مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے (عالمگیری) مسئلہ۔ قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ ضروری ہے۔ یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ واجب نہیں۔ مثلاً خلاف ترتیب قرآن پڑھنا ترک واجب ہے۔ مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے۔ واجبات نماز سے نہیں۔ لہذا سجدہ سہو نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ فرض ترک ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ لہذا پھر پڑھے۔ اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ و ثنا و تسمیہ آمین تکبیرات انتقالات تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ مگر اعادہ نماز امر مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً مسئلہ۔ سجدہ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو۔ مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ سہو بھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا۔ تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا۔ یوہیں اگر قضا پڑھتا تھا۔ اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب (سورج کی لکیہ) زرد ہوگئی۔ سجدہ سہو ساقط ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا۔ جب بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جو مانع بنا ہے۔ مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ سہو کا ساقط ہونا اگر اسکے فعل سے ہے۔ تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے۔ یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو کرے۔ اور فرض میں سہو ہوا تھا۔ اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدہ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدہ سہو کرے (ردالمحتار) مسئلہ سجدہ سہو کے بعد التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرنے اور افضل یہ ہے کہ دونوں تعدادوں میں درود شریف بھی پڑھے۔ (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات اور درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات پڑھے۔ (بہار شریعت) مسئلہ سجدہ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا۔ مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا۔

قعدہ کے بعد اس کو ادا کیا یا سجدہ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا۔ اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی۔ مگر واجب الاعدادہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے۔ تو وہی دو سجدے سب کیلئے کافی ہیں (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ واجبات نماز کا بیان بالتفصیل ہو چکا ہے۔ مگر تفصیل احکام کیلئے اعادہ افضل ہوتا ہے۔ واجب کی تاخیر تقدیم یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب ترک واجب ہیں مسئلہ۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۃ الحمد کی ایک آیت بھی ترک ہوگئی یا سورت سے پیشتر دو بار الحمد پڑھی۔ یا سورت ملانا بھول گیا۔ یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا۔ تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر فاتحہ پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا۔ پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ فاتحہ پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے۔ اور سجدہ سہو واجب ہے یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا۔ تو پھر سورت فاتحہ پڑھ کر سورت پڑھے۔ اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی۔ تو سجدہ سہو نہیں۔ اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیے۔ یوہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدہ سہو نہیں۔ اور رکوع وجود و قعدہ میں قرآن پڑھا۔ تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا۔ تو سجدہ تلاوت ادا کرے۔ اور سجدہ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ۔ جو فعل نماز میں مکرر ہیں۔ ان میں ترتیب واجب ہے۔ لہذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدہ سہو کرے۔ مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی۔ کہ قرأت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا۔ اور اگر بقدر فرض قرأت کر کے رکوع کیا مگر واجب قرأت ادا نہ ہوا مثلاً فاتحہ نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی۔ تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدہ سہو کر لے۔ اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا۔ تو نماز جاتی رہی

کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا۔ آخر میں یاد آیا تو سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کئے۔ باطل نہ ہونگے۔ ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ چھوٹا رہا۔ (درمختار) مسئلہ تعدیل ارکان (رکوع و سجود و قومہ وغیرہم میں ٹھہرنا) بھول گیا۔ سجدہ سہو واجب (عالمگیری) مسئلہ۔ فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا۔ تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ تو نہ لوٹے۔ اور آخر نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے۔ اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائیگی۔ مگر گنہگار ہوا لہذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضروری ہے کہ لوٹے تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو۔ (درمختار) مسئلہ۔ قعدہ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور اگر قعدہ اخیرہ میں بیٹھا تھا۔ مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے۔ اور وہ جو کچھ پہلے دیر تک بیٹھا تھا۔ محسوب ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں ملکر اگر بقدر تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا۔ مگر سجدہ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا۔ تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہذا اگر چاہے تو سوائے مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے کہ شفیع پورا ہو جائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو نماز مغرب میں اور رکعت نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ نفل کا ہر قعدہ اخیرہ ہے (یعنی فرض ہے)۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہذا وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے۔ جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر بقدر تشہد قعدہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے۔ اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر ترک سنت ہوئی اور اگر اس صورت میں امام کھڑا ہو گیا۔ تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں یعنی مقتدی کھڑے نہ ہوں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں۔ اگر لوٹ آیا ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں۔ اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ

رکعتیں سنت ظہر یا عشاء کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا۔ تو یہ مقتدی بھی چھ رکعت پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی۔ تو دو رکعت کی قضا پڑھے۔ اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا۔ تو یہ مقتدی بھی چھ رکعت قضا پڑھے۔ اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا۔ تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا۔ تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا۔ اور دوسری کے قعدہ میں سجدہ سہو کر لیا۔ تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسافر نے سجدہ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے۔ اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھنا اللھم صلی علی محمد تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی۔ تو اگر اتنی دیر تک سکوت (چپ) کیا ہے۔ جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ حالانکہ وہ کلام الہی ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا درود شریف پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ سہو واجب بتایا عرض کی اسلئے کہ اس نے بھول کر پڑھا۔ حضور نے تحسین فرمائی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ پہلی دو رکعتوں کے قیام میں فاتحہ شریف کے بعد تشہد پڑھا۔ سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہ ہوا اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا لوٹ آئے۔ تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ یونہی اگر تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھی سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع کیا یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا۔ یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا۔ تو

ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کیلئے جو تکبیر کہی جاتی ہے۔ بھول گیا سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا۔ یا زاید کہیں یا غیر محل میں کہیں۔ ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہو تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور پہلی رکعت کی تکبیر بھولا تو نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی۔ یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا۔ تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ثنا و دعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف عنت ہوا مگر سجدہ سہو نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام سے سہو ہوا اور سجدہ سہو کیا۔ تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد شامل جماعت ہوا اور اگر امام سے سجدہ سہو ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے کسی فعل کے سبب ہو تو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں (عامہ کتب) اور مقتدی پر اعادہ نماز بھی واجب نہیں (مدیہ و نامہ) مسئلہ۔ مسبوق امام کیساتھ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو واقع ہوا ہو۔ اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور باقی نماز کو پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر نماز میں سجدہ سہو کرے۔ اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا۔ تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کیلئے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق نے اپنی نماز پچانے کیلئے امام کیساتھ سجدہ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔ مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائیگا۔ یا جمعہ میں وقت عصر آ جائیگا۔ یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائیگا یا موزہ پر مسح کی مدت گزر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کیساتھ سجدہ نہ

کرنے میں کراہت نہیں بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (غنیۃ) مسئلہ۔ مسبوق نے امام کے سہو میں امام کیساتھ سجدہ سہو کیا۔ پھر جب اپنی نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا۔ تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مسبوق کو امام کیساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں۔ اگر قصداً پھیرے گا نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معابلاً وقفہ تھا تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے۔ اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے سلام پھیر دیا۔ اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہوا۔ اب امام نے سجدہ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کیساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی نماز پڑھے اور پہلے جو قیام و رکوع و قرأت کر چکا ہے۔ اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے گا۔ تو نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدہ سہو کرے گا۔ اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا۔ تو آخر میں اعادہ کرے (درمختار) مسئلہ۔ اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قرأت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک رکعت بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک رکعت میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔ پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔ پھر اپنی دو پڑھے۔ اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ سہو کرے (ردالمحتار) مسئلہ امام سے صلاة الخوف میں (جس کا بیان و طریقہ عنقریب بیان ہوگا) سہو ہوا۔ تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدہ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام کو حدیث ہوا اور پیشتر سہو واقع ہو چکا ہے۔ اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدہ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی حالت خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں۔ اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو واقع ہوا۔ تو امام پر سجدہ سہو واجب

ہے۔ اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔
 (عالمگیری) مسئلہ۔ جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع نماز سلام
 پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا۔ بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے لہذا جب تک کلام یا حدیث عم یا
 مسجد سے نکلنا یا کوئی اور فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور سلام کے بعد
 سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا۔ لہذا سلام پھیرنے کے بعد
 اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا۔ تو اقتدا صحیح ہے۔ اور سجدہ سہو نہ کیا تو اقتدا
 درست نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز
 سے باہر ہو گیا اور اب سجدہ سہو نہیں کر سکتا اعادہ نماز کرے۔ اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا
 اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت باقی تھا یا
 قعدہ آخر میں تشهد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشهد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدہ تلاوت یا تشهد
 باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی
 کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے۔ مگر بوجہ ترک واجب مکروہ تحریمی ہوئی یو ہیں اگر اسکے ذمہ سجدہ
 سہو و سجدہ تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدہ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر
 دیا۔ تو دونوں ساقط ہو گئے۔ اگر سجدہ نماز و سجدہ سہو دونوں باقی تھے۔ یا صرف سجدہ نماز باقی
 رہ گیا تھا۔ اور سجدہ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدہ نماز و
 سجدہ تلاوت دونوں باقی تھے۔ اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز
 فاسد ہوگی (ردالمحتار) مسئلہ۔ سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت باقی تھا۔ یا سجدہ سہو کرنا تھا۔ اور بھول
 کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں
 سے متجاوز نہ ہوا۔ یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گذرا کر لے۔ (درمختار وغیرہ) رکوع میں یاد
 آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے۔ اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا
 کر وہ سجدہ کر لیا۔ تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع و سجدہ کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔ اور اگر
 اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع اور سجدہ کا اعادہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔
 (درمختار) مسئلہ۔ ظہر کی نماز پڑھتا تھا۔ اور یہ خیال کر کے کہ پوری چار ہو گئیں۔ دو رکعت پر
 سلام پھیر دیا۔ تو چار پوری کر لے۔ اور سجدہ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی
 رکعتیں ہیں۔ مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا

کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشاء کو تراویح تصور کیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی منافی (توڑنے والا) نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سرے سے پڑھے۔ محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے۔ تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے۔ ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین یا چار میں شک ہو تو تین قرار دے دو اور تین میں شک ہو تو دو علیٰ ہذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ۔ نماز پوری کرنے کے بعد شک ہو تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا۔ مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔ (فتح وغیرہ) مسئلہ۔ ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں۔ تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں۔ اور اگر نمازی کو شک ہو اور دو عادلوں نے خبر دی تو انکی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر تعداد (گنتی) رکعات میں شک نہ ہو مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے۔ مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہو۔ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اور تیسری میں نفل کا شبہ ہو۔ اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ تشہد کے بعد یہ شک ہو کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی مقدار خاموش رہا اور سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا۔ کہ شک واقع ہوا۔ اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رک رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبہ ظن میں نہیں مگر جبکہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔ (درمختار) مسئلہ۔ بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور

پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ چار رکعت بیٹھ کر پڑھی قصہ اخیرہ کے موقع پر تشہد پڑھنے سے پہلے قرأت شروع کر دی۔ اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا۔ لہذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تشہد پڑھے اور سجدہ سو کرے۔ اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو نماز رخصت ہو گئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی۔ مگر قرأت سے پہلے یاد آ گیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہو گئی اور سجدہ سو بھی نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ یہ تیسری رکعت ہے۔ قرأت شروع کی اور اشارہ سے رکوع و سجود کیا۔ نماز فاسد ہو گئی۔ اور دوسری کے سجدہ کے بعد یہ گمان کیا کہ دوسری ہے قرأت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے (نہ لوٹے) بلکہ پوری کرے۔ اور آخر میں سجدہ سو کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ کھڑا ہو سکتا ہے۔ مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بے گاتو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ یہی بہتر و افضل ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کیلئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے۔ پھر بیٹھ کر سجدہ کیلئے اشارہ کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست (نیچے) ہونا ضروری ہے۔ مگر یہ ضرور نہیں کہ بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کیلئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو۔ یا دوسرے نے (درمختار وغیرہ) چنانچہ بزاز مسند میں اور بیہقی میں جامع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے۔ (سجدہ کرتا ہے) آپ نے اسے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے۔ (سجدہ کرے) اسے بھی لے کر پھینک دیا۔ اور فرمایا زمین پر نماز پڑھے اگر طاقت ہو ورنہ اشارہ کرے۔ اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ مسئلہ۔ اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا۔ اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے زیادہ سر جھکایا۔ جب بھی سجدہ ہو گیا۔ مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کیلئے زیادہ سر نہ جھکایا۔ تو ہوا ہی نہیں۔ (درمختار وغیرہ) اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے۔ اس پر سجدہ کیا۔ اور رکوع کیلئے صرف اشارہ نہ ہوا۔ بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر

سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقتاً رکوع و سجود پائے گئے۔ اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑے ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے۔ تو اس پر قیام فرض ہے یا درمیان نماز کے قیام پر قادر ہو گیا۔ تو جو باقی ہے اس کو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا۔ مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقتاً سجود نہ پایا گیا۔ بلکہ سجدہ کیلئے اشارہ ہوا۔ لہذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ اور اگر یہ شخص نماز کے درمیان میں قیام پر قادر ہوا تو نماز کو سرے سے پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ پیشانی میں زخم ہے۔ کہ سجدہ کیلئے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا۔ بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے۔ خواہ دہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چپ لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے۔ مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلا کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے۔ اور یہ صورت یعنی چپ لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوؤوں کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے۔ تو انکی قضا بھی ساقط فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے۔ اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اسکے کہنے سے قبلہ رو کر دے گا۔ مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی۔ اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں۔ صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ یوہیں اگر زبان بند ہو گئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع و سجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا۔ تو اس پر ادا ضروری نہیں۔ (درمختار) مسئلہ تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ

ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کر لے۔ سر سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا درمیان نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے۔ اور اشارہ سے پڑھتا تھا۔ اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا۔ تو سرے سے پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع و سجود پر قادر نہ تھا۔ کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی۔ رکوع و سجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی تھی کہ اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو پورا کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی۔ اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہو گیا۔ تو سرے سے نماز پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلاعذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں۔ بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے۔ اور زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں نماز پڑھے۔ ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور درمیان دریا کے لنگر ڈالے ہوئے ہیں تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں اگر ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر کا غالب گمان ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے۔ اور جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم کر قبلہ کو منہ کر لے اور اگر اتنی تیز گردش ہو کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے۔ ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ جنون یا بیہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں۔ اگرچہ بیہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر کسی کسی وقت ہوش آ جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش آ جاتا ہو پھر وہی حالت ہو جاتی ہو تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں۔ یعنی سب بیہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ شراب بھنگ پی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے۔ اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ (عالمگیری) سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی۔ تو قضا فرض ہے۔ اگرچہ نیند پورے چھ وقت کو گھیر لے۔ (درمختار) مسئلہ۔ اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہو تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اور نہ رکھے تو

کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا۔ تو نماز نہ ہوئی۔ اور بغیر قرأت بھی نہ ہوگی۔ مگر جبکہ قرأت سے عاجز ہو تو جائیگی۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت بیمار ہو۔ تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کرا دے۔ اور غلام بیمار ہو تو وضو کرا دینا مولیٰ کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور باہر نکلتا ہے تو مینہ اور کچھڑ ہے۔ تو بیٹھ کر پڑھے۔ یوں اگر کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے۔ تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں۔ اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں۔ اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا۔ مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں۔ بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی۔ صحت کی ہی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ (عالمگیری) لا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اَلَا وُسْعَهَا اور آئندہ حیات موہوم ہے۔

مسئلہ۔ پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً تیراک ہے۔ یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے۔ ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا۔ تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے یوں اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اس کو شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس پر ہی پڑھے (عالمگیری وغیرہ)

تنبیہ:- مسلمانوں کو ان مسائل سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ کس قدر نماز کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ نماز کسی صورت میں معاف نہیں بلکہ یہ حکم دیا گیا کہ تا وقتیکہ دم باقی ہے۔ اور ہوش درست ہے۔ جس طرح ممکن ہو نماز پڑھے۔ آج کل اول تو پانچ فیصدی نمازی پائے جاتے ہیں وہ بھی ایسے کہ در دس روز کام جیسی بیماریوں کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو وہ بے نمازیوں میں شمار ہوگا اور ان وعیدوں کا مستحق ہے جو تارک الصلوٰۃ کیلئے احادیث میں بیان ہوئیں اعاذنا اللہ تعالیٰ اللہم

اجعلنا من مقيم الصلوة وارزقنا اتباع شريعة حبيبك الكريم صلى الله تعالى عليه واله واصحابه وبارك وسلم۔

سجدہ تلاوت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے۔ شیطان لعین ہٹ جاتا ہے۔ اور رو کر کہتا ہے۔ ہائے بربادی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا۔ اس کیلئے جنت ہے۔ اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسئلہ۔ سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) اعراف کی آخری آیت ان الذین عند ربک سے ولہ یسجدون تک (۲) رد میں یہ آیت وللہ یسجد من فی السموت سے والاصال تک (۳) نحل میں یہ آیت وللہ یسجد ما فی السموت سے وہم لا یتکبرون تک (۴) بنی اسرائیل میں یہ آیت ان الذین اتوا العلم سے ویزیدہم خشوعاً (۵) مریم میں یہ آیت اذا تتلی علیہم سے سجد و بکیا (۶) حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر ہے۔ یعنی آیت الم تر ان اللہ یسجد لہ سے ان اللہ یفعل ما یشاء تک۔ (۷) فرقان میں یہ آیت واذا قیل لہم السجد والرحمن سے زادہم نفوراً (۸) نحل میں یہ آیت الا یسجد واللہ الذی سے رب العرش العظیم تک (۹) الم تنزیل میں یہ آیت انما یومن بایتنا الذین علی وہم لا یتکبرون تک (۱۰) ص میں یہ آیت فاستغفر ربہ سے وخصن ما ب تک (۱۱) حم السجدہ میں یہ آیت ومن ایتہ اللیل سے وہم لا یسمون تک (۱۲) سورہ نجم میں یہ آیت فاسجد واللہ واعبدوا (۱۳) سورہ انشاق میں آیت فنا لہم لا یؤمنون سے لا یسجدون تک (۱۴) اقراء میں آیت واسجد واقتراب مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے سننے والے کیلئے ضرور نہیں کہ ارادہ سے سنی ہو بلا ارادہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ واجب ہونے کیلئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہو اور اسکے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (رد المحتار) مسئلہ۔ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ

سن سکتا تھا۔ مگر شور و غل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی۔ تو سجدہ تلاوت واجب ہو گیا۔ اور اگر محض ہونٹ ہلے۔ آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ۔ قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگرچہ اسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ البتہ نماز میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا بعد پڑھنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا۔ اور اگر امام سے آیت سنی۔ مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا۔ امام کا سجدہ اس کیلئے بھی کافی ہے۔ اور دوسری رکعت میں شامل ہو تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یوہیں اگر شامل ہی نہ ہو واجب بھی سجدہ کرے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سورہ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے۔ اسکے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں سجدہ کا ذکر ہے۔ اسکے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے۔ البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتداء کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اگرچہ آیت سنی ہو (غیبتہ) مسئلہ۔ مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے۔ نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں۔ البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا۔ آیت سنی ہو خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یوہیں اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نماز نے سنی۔ تو بعد نماز سجدہ کرے۔ نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوگا۔ بعد نماز پھر کرنا ہوگا۔ مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر تلاوت کرنے والے کیساتھ سجدہ کیا اور اتباع (عیروی) کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جو شخص نماز میں نہ تھا۔ آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ (درمختار) مسئلہ۔ رکوع یا سجود آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اسی رکوع یا سجود سے ادا بھی ہو گیا۔ علیحدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا لہذا سجدہ کرے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز تکمیل ہو یعنی ادا یا قضا کا اسے حکم ہو لہذا اگر کافر یا مجنون یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت سجدہ

پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں۔ مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر واجب ہو گیا۔ اور جنوں اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنوں پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے بے وضو یا جب نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے یوہیں سوتے میں آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آ گیا۔ تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھی۔ اور سجدہ بھی کر لیا پھر نماز فاسد ہو گئی تو اسکی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیرون نماز کرے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ فارسی یا کسی اور زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہو گیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یوہیں آیت کے چھ کرنے یا چھ سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یوہیں پرند سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور بجنہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا۔ پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت کیلئے تحریر کے سوا تمام شرائط ہیں جو نماز کیلئے مثلاً طہارت استقبال نیت وقت اس معنی پر کہ آگے آتا ہے ستر عورت لہذا اگر پانی پر قادر ہے۔ تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اسکی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے۔ بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جائیگا۔ مثلاً حدث عمداً (جان بوجھ کر وضو توڑ دینا) وکلام و قہقہ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پہلے پچھلے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سنت کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اسکے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین (سننے والے) اس سے پہلے سر نہ اٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا۔ اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھالیا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کر لیا تو بھی حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو انکے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقتاً اقتدا نہیں لہذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے۔ عورت مرد کے محاذی (برابر) ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہو۔ یا اللہ اکبر نہ کہا یا سبحان ربی الاعلیٰ نہ پڑھا تو ہو جائیگا۔ مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیے کہ سلف الصالحین کینکھلاف ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ تکبیر اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اسکے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ سجدہ تلاوت میں تسبیح پڑھے۔ یہ فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے یا اور دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے۔

سجدہ تلاوت کی دعائیں

سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ، وَبَصَّرَهُ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ
فَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ يَا يَه كَبِي سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا وَغَيْرِهِ
اور اگر بیرون نماز ہو تو چاہے یہ پڑھے یا صحابہ و تابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے مثلاً
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے تھے۔ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِي رَبِّكَ
أَمِنْ فَوَادِي اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي عِلْمًا يَنْفَعُنِي وَعَمَلًا يَوْفَعُنِي (غنیہ وغیرہ) مسئلہ۔ سجدہ تلاوت
کیلئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام (تنویر الابصار)
مسئلہ۔ آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں افضل ہے کہ فوراً کر لے
اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے (درمختار) مسئلہ۔ اس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو
تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے۔ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
وَالْيَكِ الْمَصِيرُ (ترجمہ) ہم نے سنا اور حکم مانا تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں اے رب
ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (ردالمحتار)

نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے مسائل

مسئلہ۔ سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا۔ گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت نماز میں ہے کر لے اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدہ سبو کرے۔ (درمختار وغیرہ) معنی حرمت نماز یہ ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے۔ مسئلہ۔ تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے۔ مثلاً انشفت تو سورۃ پوری کر کے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز میں واجب ہے۔ بیرون نماز نہیں ہو سکتا۔ اور قصد آنہ کیا تو گنہگار ہو! توبہ لازم ہے۔ بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع وجود نہ کیا ہو۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصد فاسد کی توبہ بیرون نماز سجدہ کر لے اور سجدہ کر لیا تھا تو حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا۔ اور رکوع کر کے سجدہ کیا۔ تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کا سجدہ تلاوت کے سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے۔ اور جس رکوع سے سجدہ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوع نماز ہو یا اسکے علاوہ اگر رکوع نماز ہے۔ تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کرے اور اگر خاص سجدہ ہی کیلئے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے۔ فوراً نہ کرے اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کیلئے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ آیت سجدہ درمیان سورت کے ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھ کر رکوع کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے اور اگر سجدہ نہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگرچہ سجدہ کرے نا کافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ سجدہ پر سورت ختم ہے۔ اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے

بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کر لے پھر باقی آیتیں پڑھ روت میں جائے۔ یا سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے۔ سب طرح اختیار ہے مگر اس صورت اخیرہ میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری صورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی۔ بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت نہ لری مگر مقتدیوں نے نہ کی تو انکا سجدہ ادا نہ ہوا۔ لہذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کر کے قعدہ کریں۔ اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشهد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہوگئی کہ قعدہ اخیرہ فوت ہو گیا ہے۔ یہ حکم جہری نماز کا ہے۔ سری (ظہر و عصر) میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہذا معذور ہے۔ اور اگر امام نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی۔ تو اس سجدہ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔ اگرچہ نیت نہ ہو۔ لہذا امام کو چاہیے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت نہ کرنے کے مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا۔ اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کریگا۔ تو اس سے سجدہ تلاوت بہر حال ادا ہو جائیگا۔ نیت کرے یا نہ کرے۔ پھر نیت کی کیا حاجت (عالمگیری) مسئلہ۔ جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے۔ اور سری میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ امام نے سجدہ تلاوت کیا اور مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے۔ تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا جب بھی ہو گیا۔ اور اگر رکوع کر کے دو سجدے کر لئے تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ نمازی سجدہ تلاوت بھول گیا۔ رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا۔ تو اسی وقت سجدہ کر لے پھر جس رکن میں تھا۔ اسکی طرف عود کرے۔ یعنی رکوع میں تھا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو۔ وعلیٰ ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہوگئی۔ (عالمگیری) مگر قعدہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے کے مسائل

مسئلہ۔ ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یوں اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا عکس ہے۔ یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی۔ تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا (عالمگیری) مسئلہ۔ مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے۔ بلکہ ایک ہی بار کرے بخلاف درود شریف کے کہ نام اقدس لیا یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب اور ہر بار مستحب (ردالمحتار)

مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں!

مسئلہ۔ دو ایک لقمہ کھانے سے دو ایک گھونٹ پینے سے کھڑے ہو جانے سے دو ایک قدم چلنے سلام کا جواب دینے سے بات کرنے سے مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے۔ جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔ جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے۔ تو مجلس بدل رہی ہے۔ ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی تین لقمے کھانے تین گھونٹ پینے۔ تین کلمے بولنے تین قدم میدان میں چلنے۔ نکاح یا خرید و فروخت کرنے لیٹ کر سو جانے سے بدل جائے گی۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ سواری پر نماز پڑھتا ہے۔ اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے۔ یا وہ بھی سوار ہے۔ مگر نماز میں نہیں ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے۔ اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سنا

(درمختار) مسئلہ۔ تانا تانا نہریا حوض میں تیرنا درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا ہل جوتنا چکی کے نیل کے پیچھے پھرنا۔ عورت کا بچہ کو دودھ پلانا ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے۔ جتنی بار پڑھے گا۔ یا سنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔ (درمختار وغیرہ) یہی حکم کولہو کے نیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہیے۔ مسئلہ۔ ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تانا تن رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے۔ اگرچہ فتح القدر نے اسکے خلاف لکھا ہے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا قرأت تسبیح تہلیل درس وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا۔ اور اگر دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا۔ مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ آیت سجدہ بیرون نماز تلاوت کی۔ اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کیلئے دوبارہ سجدہ کرے۔ اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہو گیا۔ بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہو اور اگر نہ پہلے سجدہ کیا۔ نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہو گئے اور گنہگار ہوا تو بہ کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے۔ خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا۔ یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ سہ بار آیت پڑھی یوہیں اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی۔ تو سب کیلئے ایک سجدہ کافی ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا۔ تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام ہے۔ اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے۔ اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے نماز والا ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا۔ اور وضو کر کے بنا کی پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سنی۔ تو دوسرا سجدہ واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ ایک دو آیت پہلے یا بعد کی ملائے۔ (درمختار وغیرہ)

پڑھیں۔ بخاری وغیرہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں (ابن ماجہ عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی تعداد کبھی تھی۔ اس قدر امن (رواہ مسلم وغیرہ عن حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ نماز دو رکعت فرض کی گئی۔ پھر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئی۔ اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی (بخاری وغیرہ) مسئلہ۔ شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہو (متون) مسئلہ۔ دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے نماز اور دیگر ضروریات کیلئے ٹھہرنا تو ضروری ہے۔ بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے۔ مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا۔ پھر دوسرے روز تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادت جتنا آرام لینا چاہیے۔ اسی قدر اس درمیان میں ٹھیرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے۔ کہ نہ تیز ہو نہ ست خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کیلئے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوانہ بالکل رکی ہو۔ نہ تیز (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں۔ لہذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے۔ لہذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے۔ بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے۔ اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار $۵۷.۳/۸$ میل ہے (فتاویٰ رضویہ)

نوٹ: بعض نے چالیس میل لکھا ہے۔ مسئلہ۔ کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا۔ اس کا اعتبار ہے نزدیک والے راستہ سے گیا تو مسافر نہیں اور دور والے سے گیا تو ہے۔ اگرچہ اس راستہ کے اختیار

کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو (درمختار) مسئلہ۔ کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے دوسرا تین دن کا تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہی ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تین دن کی راہ کو کسی ولی نے اپنی کرامت سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا۔ تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر کے احکام اس کیلئے ثابت ہوں۔ مگر ابن ہمام رضی اللہ عنہ نے اس کا مسافر ہونا متبعد فرمایا۔ یعنی وہ مسافر نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ محض نیت سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے (اذا فارق بیوت مصرہ) شہر میں ہے تو شہر سے گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے (درمختار) مسئلہ۔ فضائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کیلئے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں۔ یونہی شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ انکے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ فنائے شہر (شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً قبرستان گھوڑ دوڑ کا میدان کوڑا پھینکنے کی جگہ) اگر یہ شہر سے متصل ہوں تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر یہ شہر سے متصل نہ ہوں تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے۔ اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات (برابری) میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو (غنیہ) مسئلہ۔ کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا۔ مگر اب جدا ہو گیا۔ تو اس سے بھی باہر ہونا ضروری ہے۔ اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں (غنیہ)

مسئلہ۔ اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا۔ جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو (بہار شریعت) مسئلہ۔ سفر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو۔ اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے۔ یونہی ساری دنیا

سیر کر کے گھوم آئے مسافر نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو۔ اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہو مسافر نہ ہو (فتاویٰ رضویہ)

مسافر کے احکام

مسئلہ۔ مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے۔ اس کے حق دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ اور قصداً چار پڑھیں اور دو رکعت پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نارہوا کہ واجب ترک کیا۔ لہذا توبہ کرے استغفار پڑھے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا۔ تو فرض ادا نہ ہوئے۔ اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی۔ تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا۔ اور تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے۔ یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قرأت نہ کی نماز فاسد ہو گئی (عالمگیری) مسئلہ۔ یہ رخصت کہ مسافر کیلئے ہے مطلق ہے (مسافر کا مطیع ہونا شرط نہیں) اس کا سفر جائز کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے احکام اس کیلئے ثابت ہوں گے (عامتہ کتب) مسئلہ۔ کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس کیلئے احکام قصر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ بادشاہ نے رعایا کی تفتیش حال کیلئے ملک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے۔ جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہو اور اگر کسی اور غرض کیلئے ہو اور مسافت سفر ہو تو قصر کرے (درمختار) مسئلہ۔ سنتوں میں قصر نہیں۔ بلکہ پوری پڑھی جائیں گی۔ البتہ خوف اور رواروی کی حالت میں معاف ہیں۔ اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (درمختار)

نیت اقامت کے شرائط

اقامت صحیح ہونے کیلئے چھ شرطیں (۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں (۲) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو۔ جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہو۔ (۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو۔ اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔ (۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو۔ اگر دو جگہوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا (۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔ (۶) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کر لی۔ تو مقیم نہ ہو اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا۔ اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرا خیمہ نصب کر کے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے تو مقیم نہ ہو۔ اور جو لوگ جنگل میں خیموں میں رہتے ہیں وہ اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ وہاں پانی اور گھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کیلئے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے لئے شہر اور گاؤں (درمختار) مسئلہ دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو مقیم نہ ہو اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ روز ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا۔ اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہو۔ اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا۔ پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا۔ جب بھی مقیم ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ مسافر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا مثلاً عورت مہر معجل (جو جلد ادا کیا جاتا ہے) شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری (سپاہی) جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے۔ اور قیدی کہ یہ قید کرنے والے کا تابع ہے اور جس مال دار پر تادان لازم آیا اور شاگرد جس کو استاد کے ہاں

سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے۔ ان سب کی اپنی نیت بیکار ہے۔ بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے۔ ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں۔ تو یہ بھی مسافر ہیں۔ (ردالمحتار عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عورت کا مہر معجل باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہذا اس وقت تابع اور اجیر (مزدور) جو ماہانہ یا برسی پر نوکر نہیں۔ بلکہ روزانہ اسکا مقرر ہے۔ وہ دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فسخ (توڑ) کر سکتا ہے۔ لہذا تابع نہیں اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ لے جائے گا۔ تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے جو بتائے اسکے موافق عمل کرے۔ اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کرے پوری پڑھے اور جس پر تاوان لازم آیا وہ سفر میں تھا۔ اور پکڑا گیا اگر نادار ہے تو قصر کرے اور مال دار ہے اور پندرہ یوم کے اندر دینے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرنے اور یہ ازادہ ہے کہ نہیں دے گا تو پوری پڑھے۔ (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ۔ تابع کو چاہیے کہ متبوع سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے مناسب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی معلوم نہ ہو تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا (ردالمحتار) مسئلہ۔ اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کر لے جانے والا ہے۔ اگر یہ اس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے۔ اور اگر محض احسان کے طور پر اسکے ساتھ ہے۔ تو اسکی نیت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو سپاہی سردار کا تابع تھا۔ اوز لشکر کو شکست ہوئی اور سب علیحدہ علیحدہ ہو گئے متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا۔ مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے فروخت کر دیا۔ اگر نماز میں اسے اس کا علم تھا۔ اور دو پڑھیں تو پھر پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ۔ غلام دو شخصوں میں مشترک ہے۔ اور وہ دونوں سفر میں ہیں۔ ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے۔ اور مسافر کی باری کے دن دو اور باری نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے۔ اور دو رکعت پر قعدہ

فرض ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ روز نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں۔ مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذوالحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے۔ کہ جب حج کا ارادہ ہے۔ تو عرفات و منیٰ کو ضرور جائے گا۔ پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔ اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں۔ مگر قافلہ کے ہمراہ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ روز کے بعد جائے گا۔ تو وہ مقیم ہے۔ نماز پوری پڑھے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسافر کسی کام کیلئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ روز کی نیت سے ٹھہرایا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائیگا۔ تو چلا جائیگا اور دونوں صورتوں میں آج کل آج کل کرتے برسیں گزر جائیں جب مسافر ہی ہے نماز قصر پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دارالحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ روز کی نیت کر لی ہو اگرچہ ظاہر غلبہ ہو۔ یونہی اگر دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں۔ اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر گیا۔ اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اس کے مار ڈالنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا۔ تو نماز قصر کرے۔ اور اگر کہیں ایک دو ماہ کے ارادہ سے چھپ گیا۔ جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں چھپا تو پوری پڑھے اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا۔ وہاں سے بھاگ کر کسی کس فار میں چھپا تو قصر پڑھے اگرچہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے ان سے لڑنا چاہا۔ تو وہ سب مقیم ہی ہیں یونہی اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے۔ جب بھی مقیم ہیں۔ اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے۔ اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے۔ اور اگر مشرکوں کا شہر پر تسلط ہو گیا۔ اور وہاں رہے بھی مگر مسلمانوں کے واپس آنے پر چھوڑ دیا۔ تو اگر یہ لوگ رہنا چاہیں۔ تو دارالاسلام ہو گیا۔ نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں۔ بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ ٹھہر کر دارالاسلام کو چلے جائیں گے تو قصر کریں (عالمگیری) مسئلہ۔ مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا۔ اور غالب آیا

اور اسی شہر کو دارالاسلام بنایا تو پوری پڑھیں اور اگر محض دو ایک ماہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ تو قصر کریں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے۔ اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی۔ تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے۔ اسکے بعد کی نماز چار رکعت پڑھے۔ یونہی اگر مسافر لاحق تھا اور امام بھی مسافر تھا۔ امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی تو دو پڑھے اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسافر نے مقیم کی اقتداء کی یا مقیم نے مسافر کی

ان کے متعلقہ مسائل

مسئلہ۔ ادا و قضاء دونوں میں مقیم مسافر کی اقتداء کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی دو رکعتیں پڑھ لے۔ اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے۔ بلکہ بقدرے فاتحہ چپ کھڑا رہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم امام کے سلام سے پہلے مقتدی کھڑا ہو گیا۔ اور سلام سے پہلے امام نے نیت اقامت کر لی۔ تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہولے ورنہ نماز گئی۔ اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت نہ کی تو متابعت نہ کرے۔ متابعت کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم صحت اقتداء کیلئے شرط ہے۔ کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع نماز میں نہ کہا۔ تو بعد نماز کہہ دے۔ کہ اپنی نمازیں پوری کر لو۔ میں مسافر ہوں۔ (درمختار وغیرہ) اور شروع میں کہہ دیا جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے۔ انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ مسئلہ۔ وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتداء نہیں کر سکتا۔ وقت میں کر سکتا ہے اور اس اقتداء کی صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے۔ یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے۔ اور جن نمازوں میں قصر نہیں۔ ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتداء کر سکتا ہے وقت میں اقتداء کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا۔ جب بھی اقتداء صحیح ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے۔ اور مقتدی کے مذہب پر ادا۔ مثلاً امام شافعی اہل مذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک مثل کے بعد ظہر کی نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے توڑ دی تو اب دو ہی رکعت پڑھے گا۔ یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کی۔ اور اگر پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہو گیا فرض نہ رہا۔ تو اگر امام نے قعدہ اولیٰ نہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جبکہ پڑھ نہ چکا ہو۔ فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی۔ اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے۔ اب مسافر ہو گیا تو قصر کرے۔ اور مسافر تھا۔ اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔ ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا۔ اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو ہوئیں تو ظہر کی دو پڑھے۔ اور عصر کی چار اور اگر ظہر و عصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا۔ اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں بے وضو پڑھی تھیں۔ تو ظہر کی چار پڑھے اور عصر کی دو (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیت اقامت کی اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدہ سہو ساقط ہو گیا اور سجدہ کرنے کے بعد نیت اقامت کی تو صحیح ہے۔ اور چار رکعت پڑھنا فرض اگرچہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر نے مسافروں کی امامت کی۔ اثنائے نماز میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا خلیفہ نے اقامت کی نیت کی۔ تو اسکے پیچھے جو مسافر ہیں۔ ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یوں اگر مقیم کو خلیفہ کیا۔ جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں۔ اور اگر امام نے حدیث کے بعد مسجد سے نکلنے کے پہلے اقامت کی نیت کی۔ تو مقتدی چار پڑھیں۔ (عالمگیری)

وطن اصلی اور وطن اقامت کے مسائل

مسئلہ۔ وطن دو قسم ہے۔ وطن اصلی۔ وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ جگہ ہے۔ جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں۔ یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ

ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطن اقامت وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ مسافر نے کہیں شادی کر لی۔ اگرچہ وہاں پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو۔ مقیم ہو گیا۔ اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے۔ اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا۔ خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے۔ یعنی ایک جگہ پندرہ روز کے ارادہ سے ٹھہرا۔ پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا۔ تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یو ہیں وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مکان و اسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ وطن اقامت کیلئے یہ ضرور نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو۔ بلکہ مدت سفر طے کرنے سے پہلے اقامت کر لی وطن اقامت ہو گیا۔ (عالمگیری) مسئلہ بالغ کے والدین کسی جگہ (شہر) میں رہتے ہوں اور وہ شہر اسکی جائے ولادت نہیں نہ اسکے اہل و عیال وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کیلئے وطن نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی۔ تو میکا اس کیلئے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے۔ وہاں سے میکے آئی اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے۔ اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا۔ نماز پوری پڑھے۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے۔ بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی بلکہ نصف دن بلکہ ویسی جیسی عورت کو ذرا بھر بھی موقعہ سفر نہ دیا جائے۔ نابالغ بچہ یا معتوہ (قدرے بے وقوف) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہ) محرم کیلئے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: یا ایہا الذین امنوا اذا نودی الصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ وذرو البیع ذلکم خیر الکم ان کتم تعلمون
ترجمہ: اے ایمان والو۔ جب نماز کیلئے جمعہ کے روز اذان دی جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت وغیرہ چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

فضائل روز جمعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے روز پہلے سوا اسکے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا۔ یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔ دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا (ہفتہ کو) اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو (اتوار کو) (صحیحین عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) (۲) فرماتے ہیں۔ ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں (بلحاظ ظاہری پیدائش) اور قیامت کے دن پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائے گا (مسلم عن حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۳) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہتر دن کہ سورج نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے۔ اور اسی دن جنت میں داخل کئے گئے۔ اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

تنبیہ: بظاہر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنت سے باہر تشریف لانا اچھا نہیں معلوم ہوتا لیکن درحقیقت اس میں کئی حکمتیں مضمّن تھیں۔ کیونکہ صیغہ امر نبی (فکلا منها رغداً اور فلا تقربا هذه الشجرة) جنت میں بھی موجود تھے اور انکی تکمیل مولا تعالیٰ کو منظور تھی۔ جس کیلئے ہزار ہا نبیوں کی ضرورت تھی الخ اگر آپ جنت سے نزول نہ فرماتے تو نہ کوئی نبی و رسول ہوتا نہ کوئی ولی غوث قطب ہوتا۔ اور نہ ہی قدر رنج و راحت ہوتی۔ اور پھر نہ ہی جنتیوں کو قدر نعیم جنت ہوتی۔ کیونکہ قدر راحت آنکس داند کہ بہ مصیبت گرفتار آید۔ وغیرہ۔ فوائد نزول جنت کا ہی

نتیجہ ہیں اور یوہیں بظاہر قیام قیامت عبید الشیطان کیلئے ایک زبردست مہم اور بلا ہے۔ لیکن عبدالرحمن کیلئے ہر بلقاء ربہم یوقنون کی تکمیل ہے اور اجر خاص کیلئے ادخلوا الجنة بما کنتم تعلمون ایفاء اجر کی تاریخ ہے۔ اور خاص الخاص کیلئے (رضوان اللہ اکبر کی زندگی جمیل ہے) (۴) فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے (ان الجمعة سید الایام) اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی میں انتقال کیا۔ اور اسی میں فحہ ہے (دوسری بار صور کا پھونکا جانا) اور اسی میں صغہ ہے (اول بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو کہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت درود حضور پر ہمارا کیونکر پیش کیا جائے گا۔ جب حضور انتقال فرما چکے ہونگے۔ فرمایا کہ اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد) دوسری روایت میں ہے کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائیگا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔ (فنبی اللہ حمی یرزق) (ابن ماجہ)

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ (ان الجمعة سید الایام) اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الضحیٰ و عید الفطر سے افضل ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی (۴) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ ہندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دیگا۔ جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب و آسمان و زمین و ہوا اور پہار اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ (ابن ماجہ) ف۔ جمعہ کے دن ایک ایسا وقت ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ رہا یہ کہ وہ کونسا وقت ہے۔ اس میں روایتیں بہت مختلف ہیں۔ ان میں دو قوی ہیں۔ ایک یہ کہ امام کے خطبہ کیلئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔ (رواہ مسلم) دوسری یہ ہے کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔ ترمذی وغیرہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ میں کوہ طور کی طرف گیا۔ اور کعب احبار سے ملا۔ انکے پاس بیٹھا۔ انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی حدیثیں بیان کیں۔ ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا۔ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی وغیرہ واقعات بیان فرمائے۔ اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو۔ سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے۔ کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے۔ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے۔ کعب نے توریت پڑھ کر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی۔ اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا۔ یہ ہر سال میں ایک دن ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا۔ کعب نے غلط کہا میں نے کہا۔ پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وساعت ہر جمعہ میں ہے۔ کہا کعب نے سچ کہا۔ پھر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کونسی ساعت ہے۔ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو اور کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے۔ میں نے کہا پچھلی ساعت کیسی ہو سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پائے۔ اور وہ نماز کا وقت نہیں۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں فرمایا تو ہے کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (ترمذی) فرمایا: جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے۔ اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی عن انس) فرمایا اللہ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کئے نہ چھوڑے گا۔ (طبرانی)

جمعہ کے دن رات میں مرنے کے فضائل

(۱) فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں۔ کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو۔ جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔ (طبرانی عن ابی یعلیٰ رضی اللہ عنہ) (۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا۔ اللہ اسے فتنہ قبر سے بچا

لے گا۔ (ترمذی وغیرہ) (۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا۔ اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔ (ابونعیم عن جابر رضی اللہ عنہ) (۴) فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن مرے گا۔ اس کیلئے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنہ قبر سے بچا لیا جائے گا۔ (ترغیب عن ایاس ابی بکیر رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے عذاب اور فتنہ قبر سے بچا لیا جائے گا۔ اور خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا۔ اور اس کے ساتھ گواہ ہونگے۔ اس کیلئے گواہی دیں گے یا مہر لگی ہوگی۔ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات روشن رات ہے۔ اور جمعہ کا دن چمکدار دن (نیہتی) ترمذی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً ”آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا“ ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا۔ یہ آیت ہم پر نازل ہوتی۔ تو ہم اس دن کو عید بناتے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری۔ جمعہ و عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں مسلمانوں کے عید کے دن ہیں۔ اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا۔ اور نویں ذی الحجہ (ترمذی)

فضائل نماز جمعہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کو آیا۔ اور (خطبہ) سنا۔ اور چپ رہا اس کیلئے بخشش اور مغفرت ہو جائے گی۔ ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین اور جس نے کنکری چھوٹی اس نے لغو کیا۔ یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری ہو تو اسے ہٹا دے۔ (مسلم وغیرہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جمعہ کفارہ ان گناہوں کیلئے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں۔ اور تین دن اور یہ اس وجہ سے کہ مولا تعالیٰ

فرماتا ہے۔ جو ایک نیکی کرے اس کیلئے دس مثل ہے (طبرانی) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ چیزیں جو ایک دن میں کریگا۔ اللہ اس کو جنتی لکھ دے گا۔ (۱) جو مریض کو پوچھنے جائے (۲) اور جنازے میں حاضر ہو (۳) اور روزہ رکھے (۴) اور جمعہ کو جائے (۵) اور غلام آزاد کرے۔

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے۔ یا اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا۔ پھر غافلین میں ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ وغیرہ) (۲) فرماتے ہیں جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ دوسری روایت میں ہے جو تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دے۔ وہ منافق ہے۔ اور رزین کی روایت میں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بے علاقہ اور طبرانی کی روایت میں ہے۔ وہ منافقین میں لکھ دیا گیا۔ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہونہ بدلی جائے۔ اور ایک روایت میں ہے جو تین جمعہ پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے۔ اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار اور یہ دینار تصدق کرنا شاید اس لئے ہو کہ قبول توبہ کیلئے معین ہو۔ ورنہ حقیقتاً توبہ کرنا فرض ہے (ابو داؤد وغیرہ) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھنے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (مسلم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اے لوگو مرنے سے پہلے اللہ کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاؤ ایسا کرو گے۔ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائیگی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کیلئے اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کیلئے کوئی امام یعنی حاکم اسلام ہو۔ عادل یا ظالم تو اللہ نہ اس

کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا۔ نہ اسکے کام میں برکت دے گا۔ آگاہ ہو جاؤ اس کیلئے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے۔ اور جو توبہ کرے اللہ اسکی توبہ قبول فرمائے گا (ابن ماجہ) فرماتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے۔ اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے۔ مگر مریض یا مسافر یا عورت یا غلام یا بچہ پر اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ تعالیٰ غنی حمید ہے۔ (دارقطنی)

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن نہائے۔ اور جس طہارت کی استطاعت (توفیق) ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے۔ استعمال کرے۔ پھر نماز کو نکلے۔ اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے (دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نماز اس کیلئے لکھی گئی ہے۔ پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے۔ اس کیلئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔ (بخاری) فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو۔ اور چل کر آئے۔ سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے۔ اس کیلئے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے۔ ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا ان کیلئے اجر ہے اور اسی کے مثل دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایتیں ہیں۔ (ترمذی) فرماتے ہیں ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اسی دن میں سر دھوئے اور بدن (بخاری) فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن وضو کیا فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ (ترمذی) ابوداؤد عکرمہ سے راوی ہے کہ عراق سے کچھ لوگ آئے۔ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہ ہاں یہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کیلئے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے۔ تو اس پر واجب نہیں (ابوداؤد) فرماتے ہیں اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔ (ابن ماجہ) فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے۔ تو پانی (یعنی نہانا بجائے خوشبو) (ترمذی) فرمایا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا۔ تو ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے۔ اور نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (طبرانی) فرمایا جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی)

جمعہ کیلئے اول وقت جانے کا ثواب

اور گردن پھلانگنے کی ممانعت

فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے۔ جیسے جنابت کا غسل ہے۔ پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی۔ اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی۔ اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی۔ اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا۔ پھر جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے ذکر سننے کیلئے حاضر ہو جاتے ہیں۔ (بخاری وغیرہ) دوسری حدیث میں بھی اسی طرح درجات بیان فرمانے کے بعد فرمایا۔ جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں (مسلم) فرمایا جب امام خطبہ کو نکلتا ہے۔ تو فرشتے دفتر تہ کر لیتے ہیں۔ کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا کہا ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔ (طبرانی) فرمایا جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنایا (ترمذی) فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: بیٹھ جا تو نے ایذا (ضرر) پہنچائی (ابوداؤد) فرماتے ہیں جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا رہے۔ مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا یا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی لغو ہے (۲) اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دعا کی۔ تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے (۳) اور ایک وہ کہ سکوت و انصاف کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی۔ تو جمعہ اس

کیلئے کفارہ ہے۔ آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔ (ابوداؤد)

مسائل فقہیہ

مسئلہ۔ جمعہ فرض عین ہے۔ اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے۔ اور اس کا منکر کافر ہے (درمختار) مسئلہ۔ جمعہ پڑھنے کیلئے چھ شرطیں ہیں کہ ایک شرط بھی مفقود (نہ پائی جاتی) ہو تو ہوگا ہی نہیں۔ (۱) مصر یا فنائے مصر (۲) بادشاہ (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ (۵) جماعت (۶) اذن عام۔

(۱) مصر کی تعریف و اس کے احکام

مصر وہ جگہ ہے۔ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گئے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے۔ اگرچہ ناانصافی کرتا۔ اور بدلا نہ لیتا ہو۔ اور مصر کی آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کیلئے ہو۔ اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے قبرستان گھوڑ دوڑ کا میدان فوج کے رہنے کی جگہ کچھریاں اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے۔ اور وہاں جمعہ جائز ہے (غنیۃ وغیرہ) لہذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا انگی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں (غنیہ) مسئلہ۔ جس شہر پر کفار کا تسلط ہو گیا۔ وہاں بھی جمعہ جائز ہے جب تک دارالاسلام ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ مصر کیلئے حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے۔ اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی۔ نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائیگا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کیلئے نہ ہو۔ اور اسکے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصلہ ہو۔ تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ اذان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مگر اکثر ائمہ کہتے ہیں۔ کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو۔ تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس باہر جاسکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ (درمختار) لہذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہیے کہ شہر میں آ کر جمعہ پڑھ جائیں۔ مسئلہ۔ گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا۔ اور جمعہ کے روز یہیں رہنے کا ارادہ ہے۔ تو جمعہ فرض

ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو۔ اذان سے قبل یا بعد تو فرض نہیں مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے۔ یوہیں مسافر شہر میں آیا۔ اور اقامت کی نیت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں۔ گاؤں والا جمعہ کیلئے شہر کو آیا۔ اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے۔ تو اس سعی (یعنی جمعہ کیلئے آنے) کا ثواب بھی پائے گا۔ اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا۔ جبکہ خلیفہ یا امیر حجاز یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو۔ اور امیر موسم یعنی وہ کہ حاجیوں کیلئے حاکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کر سکتا۔ حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہو سکتا اور عرفات میں مطلقاً نہیں ہو سکتا نہ حج کے زمانہ میں نہ اور دنوں میں (عالمگیری) مسئلہ۔ شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ۔ (در مختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے۔ کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے۔ اور جامع جماعات ہے۔ اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی۔ جو اجتماع میں ہوتی۔ نیز دفع حرج کیلئے تعدد جائز رہا گیا ہے۔ تو خواہ مخواہ جماعت پر اگندہ کرنا اور محلہ محلہ میں جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔ نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کر لیا۔ اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے۔ اس کا بیان آگے آتا ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو۔ وہاں جو سب سے بڑا فقیہ صحیح العقیدہ ہو احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہذا وہی جمعہ قائم کرے۔ بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ ظہر احتیاطی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز اس نیت سے کہ سب میں پچھلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کیلئے ہے۔ جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک ہو۔ اور عوام کہ اگر ظہر احتیاطی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں شک ہو گا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چاروں رکعتیں بھری پڑھی جائیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر احتیاطی پڑھیں۔ پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ موجودہ وقت میں مقلد خاص کیلئے ظہر احتیاطی

پڑھنی ضروری ہے۔ عوام کو اپنے حال پر چھوڑ دینا مناسب ہے۔ ظہر احتیاطی کا پڑھنا مندرجہ ذیل کتب سے بالتصریح ثابت ہے۔ لا جل الا اختلاف الواقع فی تفسیر المصر حکموا بفرضیة اداء صلوة الظهر لعلتہ الاحتیاط لاشتباہ الحق فان معنی المصر صار مشکو کا فلا یثبت البق ثمة بل الحق دائر فیما بینہم ومن ثم قال فی المحيط (۱) وقاتارخانی (۳) وابراہیم شاہی (۴) وجامع الفتاویٰ (۵) وکافی (۶) وعتابی (۷) وخرزانه العلوم (۸) وفتاویٰ محمدیہ (۹) وخرزانه المفتین (۱۰) والظہیری (۱۱) والصر فی (۱۲) وجواهر الفتاویٰ (۱۳) وبدو السعادت (۱۴) والغرایب انه ان وقع الشک فی المر فلیصلو اربعاً فرض الوقت بعد الفراغ من صلوة الجمعة واخلتفوا فی النیة والصحیح ان یقول اصلہ لله تعالیٰ اربع رکعات صلوة الظهر الذی ادركت وقته ولم اصله بعد یعنی میخوانم از برائے خدائے تعالیٰ چار رکعت فرض ظہر یکہ یافتہ بودم وتاحال او را نخواندہ ام وبردزہ من فرض شدہ است اداء آن اکنون او را میخوانم خواہ قضا شدہ است خواہ قضا نشدہ است وبردزہ من ہست پس اگر نماز جمعہ ادا شدہ است وظہر قضا در عمرش بردزہ او ماندہ و او یاد ندارد آن ظہر از ذمہ او ساقط میشود و اگر ہیچ ظہر قضا نیست بردزہ او لیکن نماز جمعہ ادا نہ شدہ است آن ظہر امروز باشد و اگر نماز جمعہ ادا شدہ است۔ پس ایں چہار نقل خواہد شد۔

ومن ثم قالوا یقونی الا ربعة جميعاً فان الفرض مشکوک کا النفل اداء انتہی (نفل از تحفہ رحمانی شرح خلاصہ کیدانی من عینہ) چونکہ تفسیر مصر میں اختلاف واقع ہو چکا ہے حتی کہ بعض کتب فقہ میں مصر کے بیس بیس معنی تک لکھے گئے ہیں۔ شرح الوقایہ جلد اول باب صلوة الجمعة میں فرماتے ہیں۔ اختلفوا فی تفسیر المصر فعند البعض هو موضع له امیر وقاض ینفذ الاحکام ویقیم الحدود اختلاف کیا فقہاء کرام نے تفسیر مصر میں پس بعض کے نزدیک مصر وہ موضع ہے۔ جہاں کوئی امیر و حاکم ہو کہ احکام شرع کو جاری کرے۔ اور حدود قائم کرے۔ اس عبارت کے متصل شرح وقایہ میں تحریر کرتے ہیں۔ وعند البعض هو موضع اذا جتمع اہلہ فی اکبر مساجدہ لم یسعہم بعض کے نزدیک مصر وہ موضع ہے کہ تمام لوگ چاہیں موضع کی سب سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو مسجد میں ان کی گنجائش نہ رہے۔ (وغیر ہما) حکم فرمایا ساتھ فرضیت ادا نماز ظہر بوجہ احتیاط کے واسطے مشتبہ

ہونے حق کے کیونکہ معنی مصر مشکوک ہیں اور حق ظاہر نہیں ہوتا اس واسطے محیط وغیرہ کتب فقہ میں فرمایا کہ اگر واقع ہو شک بیچ مصر کے پس چاہیے پڑھیں چار رکعت فرض وقت بعد فراغ نماز جمعہ کے اور صحیح نیت ان چار رکعت کی یوں کرے پڑھتا ہوں میں واسطے اللہ تعالیٰ کے چار رکعت نماز فرض اس ظہر کے کہ وقت پایا تھا۔ اور ابھی تک پڑھی نہیں۔ میرے ذمہ فرض ہو چکی ہے ادا اس کی ابھی اس کو پڑھتا ہوں۔ پس اگر نماز جمعہ ادا ہو چکی ہے اور ظہر قضا اس کی عمر میں اس کے ذمہ میں باقی رہی ہوئی ہے۔ اور اس کو یاد نہیں وہ ظہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔ اور اگر اس کے ذمہ میں کوئی ظہر قضا نہیں لیکن نماز جمعہ ادا نہیں ہوئی۔ وہ ظہر آج کی ظہر ہو جائیگی۔ اور اگر نماز جمعہ ادا ہو گئی تو وہ نماز نفل ہو جائے گی۔ اسی واسطے فرمایا ہر چار رکعت کو بھری پڑھے۔ کیونکہ فرض مشکوک ہے مثل نفل کے از روئے ادا کے اتنی (تحفہ رحمانی) گو از روئے روایات تو یہ کے ان گاؤں میں جہاں کے رہنے والے مکلف (عائل بالغ مسلمانوں سے ۲۵ گز جگہ بھر جائے۔ درست ہے۔ جیسے کہ شہر میں مختلف مساجد میں درست ہے۔ لیکن چونکہ اس میں دوسرے اقوال بھی موجود ہیں۔ اگرچہ ضعیف ہی ہیں۔ اسلئے اختلاف سے نکلنے کیلئے بعد نماز جمعہ کے عقلمند وانا مقلد منقاد کیلئے فقہائے کرام نے حکم فرمایا کہ وہ احتیاط الظہر پڑھے والا جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھ کر ادا کرتا رہے۔ (عالمگیری وغیرہ) جیسا کہ بیان ہوا کہ یہ احتیاط خواص کیلئے ہے۔ اور الا چار رکعت پڑھنے والا خالی از فائدہ نہیں۔ جیسے بیان ہوا بخلاف تارک کے فائدہ۔ گز سے مراد مروجہ سولہ گزہ والا گز ہے۔ اور شرعی گز دس گزہ کا ہوتا ہے چالیس کے ۲۵ گز ہوتے ہیں۔ شرعاً شہر اس بستی کا نام ہے۔ جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف (عائل بالغ) رہتے ہوں (خواہ وہ نمازی ہوں یا بے نمازی کہ اگر وہ نماز جمعہ کیلئے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں نہ ساسکیں اس قول پر اکثر فقہاء کا فتویٰ ہے۔ (شرح وقایہ در مختار) فائدہ۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلام کی حالت بہت ناگفتہ ہو گئی ہے۔ جو جگہ ایسی ہو جس میں کہ سب مکلف مسلمان اکٹھا ہوں اور پچیس گز جگہ بھر جائے۔ تو بلا تامل وہاں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ سوال اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو۔ اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اس قدر ہو۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ تو کیا کیا جائے؟ جواب بلا تامل نماز جمعہ ادا کی جائے۔ کچھ مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔ سوال۔ ہم نے تو سنا ہے کہ شہر

وہ ہے۔ جہاں امیر اور قاضی ایسا موجود ہو۔ کہ جو سزائیں شریعت کے موافق قائم کرنے پر قادر ہو۔ فرمائیے کہ یہ کیونکر ہے؟ جواب بھائی یہ تعریف شہر کی جو آپ نے سنی ہے۔ وہ غیر مفتی بہ ہے۔ (اس پر فتویٰ نہیں) اگر یہی تعریف معتبر ہوتی تو اس زمانہ میں کیا بلکہ پہلے زمانہ سے ہی جمعہ مطلقاً ترک ہو جاتا۔ اسلئے کہ اس تعریف کے بموجب کوئی شہر ہندوستان پنجاب کا شہر ہی نہیں ہو سکتا۔ فرمائیے لاہور۔ لائلپور میں کوئی امیر قاضی حدود شرعی جاری کرنے والا موجود ہے۔ یا دہلی اور کلکتہ بمبئی وغیرہ میں حالانکہ بفضلہ تعالیٰ سب جگہ بلا تکلف ہمیشہ سے جمعہ جاری ہے اور وہ اسی تعریف کے بموجب ہے کہ جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔ پس اس تعریف کی رو سے بڑے گاؤں بھی جواز جمعہ کیلئے بمنزلہ شہر ہو گئے گو جاہل ضدی ان کو گاؤں ہی کہیں۔ اسی وجہ سے صاحب شامی بھی فرماتے ہیں۔ هذا بصدق علی کثیر من القوی یعنی یہ تعریف جو بموجب اکثر فقہاء ”مفتی بہ“ ہے۔ بہت سے گاؤں پر صادق آتی ہے۔ پس جس گاؤں پر یہ تعریف صادق آئے یعنی آبادی میں اس مقدار پر ہو کہ وہاں کے رہنے والے پچیس گز کی مسجد یا اور جگہ میں نہ سما سکیں۔ وہ شرعاً شہر ہے۔ وہاں بلا تامل جمعہ جائز ہے۔ اور اگر اس مقدار کی آبادی نہیں تو وہ گاؤں ہے۔ وہاں جمعہ جائز نہیں ہے۔ اور اگر آپ زیادہ تحقیق چاہتے ہیں۔ تو اس کتاب کے اخیر میں فتویٰ درج ہے۔ مطالعہ کریں۔ فائدہ۔ مخفی نہ رہے کہ جو شرائط جمعہ کیلئے ہیں۔ وہی نماز عیدین کیلئے بھی ہیں اور جمعہ و عیدین جنرل شعار اسلام ہیں۔ جن کی وجہ سے امتیاز بین المسلم و غیر مسلم معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ موجودہ زمانہ میں ظاہری صورت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہیں۔ ہاں البتہ دروغ گوئی اور خلاف اصولوں سے موجودہ مسلم دنیا کی جلد پہچان ہو سکتی ہے۔ ورنہ رسم بے نمازی وغیرہ رسومات میں ہندو مسلم میں مساوات ہے۔ موجودہ وقت بعض احسد الحاسدین ظاہری علماء جو درحقیقت عبدالدرہم والدنا نیر بلکہ عبدالطعام والادام ہیں جو کہ روٹی مل جانے پر حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتے پھرتے ہیں۔ مولا تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے شرور نفس سے محفوظ رکھے۔ یہ علماء سو یہود کے مرید ہیں۔ اتمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الكتاب افلا تعقلون ان کی شان ہے یہ جو اس قسم کے عالم ہیں۔ جبکہ اپنے پیرو

نوٹ: موجودہ زمانہ میں بخیاں تبلیغ ہر اس گاؤں میں جس کے گھرتوں سے زاید ہوں جمعہ قائم کرنا جائز ہوتا

چاہیے جیسا کہ بعض کتابوں نے اس کا ذکر کیا ہے ۱۲

مرشد سے تمغہ تبلیغ حاصل کرتے ہیں۔ تو ان سے اقرار لیا جاتا ہے کہ تم چالیس سال تک لباس تقیہ سے ملبوس رہنا ورنہ تمہاری تبلیغ غیر لوگوں پر ہرگز اثر نہ کرے گی۔ اسی واسطے یہ لوگ اپنے کو حنفی صحیح العقیدہ بتاتے ہیں اور جمعہ کو منع کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ چھ اور مذہب رکھنے والے ہیں۔ جس کا اظہار بعد کافی تسلط کے کیا جاتا ہے۔ مولا تعالیٰ جلد از جلد ان سے بدلہ لے اور ان کو تباہ کرے۔

شرط دوم (بادشاہ)

سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ مسئلہ۔ سلطان عادل ہو یا ظالم۔ جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا۔ یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو۔ مثلاً قریش نہ ہو یا اور کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگر نورت بادشاہ بن بیٹھی تو اسکے حکم سے جمعہ قائم ہوگا۔ یہ خود قائم نہیں کر سکتی (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کر دیا۔ وہ دوسرے سے بھی پڑھوا سکتا ہے۔ اگرچہ اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوادے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام جمعہ کی بلا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے شریک ہو گیا تو ہو جائے گا ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ حاکم شہر کا انتقال ہو گیا یا فتنہ کے سبب کہیں چلا گیا۔ اس کے خلیفہ (ولیعہد) یا قاضی مازدون (جس کو اجازت ملی ہو) نے جمعہ قائم کیا جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنا دیں۔ یوہیں اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ حاکم شہر نابالغ یا کافر ہے۔ اور اب وہ نابالغ بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو تو اب بھی جمعہ قائم کرنا ان کو حق نہیں۔ البتہ اگر جدید حکم ان کیلئے آیا یا بادشاہ نے کہہ دیا تھا کہ بالغ ہونے یا اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خطبہ کی اجازت جمعہ کی اجازت ہے۔ اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے اگرچہ کہہ دیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ نہ قائم کرنا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کر دے تو لوگ خود قائم کر لیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کر دی۔ تو لوگوں کو

اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں (ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ بادشاہ اسلام نے شہریت باطل کی ہو۔ اور اگر کافر نے باطل کی ہو تو پڑھیں۔ مسئلہ۔ امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کر دیا۔ تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آئے۔ یا خود بادشاہ نہ آئے معزول نہ ہوگا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ بادشاہ سفر کر کے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہاں جمعہ خود قائم کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

شرط سوم۔ وقت ظہر

یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب) مسئلہ۔ مقتدی نماز میں سو گیا تھا۔ آنکھ اس وقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے۔ تو اگر وقت باقی ہے۔ جمعہ پورا کر لے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے (نئے تحریر سے) (عالمگیری وغیرہ) یوہیں اگر اتنی بھینٹ تھی کہ رکوع و سجود نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔ (درمختار)

شرط چہارم خطبہ

مسئلہ خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ (۱) وقت میں ہو۔ (۲) اور نماز سے قبل ہو (۳) اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کیلئے شرط ہے۔ یعنی کم از کم خطیب کے علاوہ تین مرد۔ (۴) اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھایا تنہا پڑھا۔ یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھایا حاضرین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائیگا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ خطبہ ذکر الہی کا نام ہے۔ اگرچہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا۔ مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ۔ چھینک آئی اس پر الحمد للہ کہا یا تعجب کے طور پر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو فرض ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ خطبہ و نماز میں زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں (درمختار) مسئلہ۔ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھیں جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں مگر دونوں مل کر طوال مفصل (سورۃ بقرۃ) سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔ خصوصاً

جاڑوں میں (درمختار) گرمیوں میں تو زیادہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ یہاں بھی تخفیف چاہیے۔ مسئلہ۔ خطبہ میں یہ امور سنت ہیں (۱) خطیب کا پاک ہونا (۲) کھڑا ہونا (۳) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا (۴) خطیب کا منبر پر ہونا (۵) اور سامعین کی طرف منہ ہونا (۶) اور قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو (۷) حاضرین کو متوجہ با امام ہونا (۸) خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا (۹) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں (۱۰) الحمد للہ سے شروع کرنا (۱۱) اللہ عزوجل کی ثنا کرنا (۱۲) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا (۱۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (۱۴) کم از کم ایک آیت کی تلاوت کرنا (۱۵) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا (۱۶) دوسرے میں حمد و ثناء و شہادت درود کا اعادہ کرنا (۱۷) دوسرے میں مسلمانوں کیلئے دعا کرنا (۱۸) دونوں خطبے ہلکے ہونا (۱۹) دونوں کے درمیان بقدرتین آیت پڑھنے کے بیٹھنا۔ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو۔ اور خلفائے راشدین و عمین شریفین مکر میں حضرت حمزہ و عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔ الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ الخ مراد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے۔ مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کیلئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔ البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے۔ اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے۔ جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً مالک رقاب الامم کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے (درمختار) مسئلہ۔ خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بری بات سے منع کیا تو اسے اس کی ممانعت نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کیساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متواتر ہے یونہی خطبہ میں اشعار پڑھنے بھی نہ چاہیں۔ اگرچہ عربی ہی کے ہوں۔ ہاں دو ایک شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔

شرط پنجم جماعت

جماعت یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین مرد۔ مسئلہ۔ اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا ان پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا۔ اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے۔ اور دوسرے تین شخص آگئے۔ تو انکے ساتھ امام جمعہ پڑھے۔ یعنی جمعہ کی جماعت کیلئے انہیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے۔ بلکہ انکے غیر سے بھی ہو جائے گا۔ (درمختار) مسئلہ۔ پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دورہ گئے۔ تو جمعہ باطل ہو گیا۔ سرے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے۔ مگر تین مرد باقی ہیں۔ یا سجدہ کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر پہلے رکوع میں آ کر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے۔ اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ تو ان سورتوں میں جمعہ جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی با وضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے۔ اور دوسرے لوگ آگئے۔ یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے۔ پھر اور لوگ آگئے تو امام سرے سے تحریمہ باندھے۔ (خانہ)

شرط ششم اذن عام

اذن عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ۔ بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا لوگوں کو آنی کی اجازت عام ہے تو ہو گیا لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھا یا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ۔ عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کج خلاف نہ ہوگا کہ انکے آنے میں خوف فتنہ ہے۔ (ردالمحتار)

جمعہ ہونے کی شرطیں

جمعہ واجب ہونے کیلئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں۔ پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا۔ بلکہ مرد عاقل بالغ کیلئے جمعہ پڑھنا افضل اور بہتر ہے اور عورت کیلئے ظہر افضل ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتداء کر سکے تو اس کیلئے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں (درمختار وغیرہ) (۱) شہر میں مقیم ہونا (۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا۔ مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا (غنیۃ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ (درمختار) جو شخص مریض کا تیمار دار ہو۔ جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا۔ اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ تو اس تیمار دار پر جمعہ فرض نہیں (درمختار وغیرہ) (۳) آزاد ہونا غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو۔ باقی کیلئے مشقت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کیلئے کما کر اپنے آقا کو دیتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس غلام کو اسکے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر کیا ہو۔ اس پر جمعہ واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر مسجد جامع کو گیا۔ اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہو اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا۔ اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ۔ نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہو تو جتنا حرج ہوا ہے۔ اس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے۔ اور مزدور اسکا مطالبہ بھی کر سکتا۔ (عالمگیری) (۴) مرد ہونا (۵) بالغ ہونا (۶) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کیلئے نہیں بلکہ ہر عبارت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے۔ (۷) انکھیا ہونا۔ مسئلہ۔ یک چشم (کانا) اور جس کی نگاہ کمزور ہو۔ اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے

جانے والا ہو۔ اجرت مثل پر لے جائے۔ یا بلا اجرت اس پر جمعہ فرض نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بعض نابینا بلا تکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پوچھے جاسکتے ہیں۔ ان پر جمعہ فرض ہے (ردالمحتار) (۸) چلنے پر قادر ہونا۔ مسئلہ۔ اپنا حج پر جمعہ فرض نہیں اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں بٹھا آئیگا۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا ہو۔ اگر مسجد تک جاسکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار) (۹) قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دین (قرض) کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے (ردالمحتار) (۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا مفلس قرض دار کو اگر قید کا اندیشہ ہو۔ تو اس پر فرض نہیں (ردالمحتار) (۱۱) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ مسئلہ۔ جمعہ کی امامت ہر مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہو۔ اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مریض مسافر غلام (درمختار) یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا محسوس اس نے اجازت دی۔ بیمار ہو یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو۔ جو امامت کر سکتا ہو۔ یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسائل

مسئلہ۔ جس پر جمعہ فرض ہے۔ اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کیلئے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں۔ بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے۔ مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اسکے سر رہا (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا۔ نادوم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی۔ جمعہ مل جائے تو پڑھ لے۔ ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگرچہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو (درمختار) مسئلہ۔ مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے۔ اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا

تو باطل ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہیں گیا۔ یا لوگوں نے پڑھنا تو شروع کیا تھا۔ مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا۔ اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ نماز اب نفل ہوگئی۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اسکی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کیلئے نکلا تو اسکی نماز بھی جاتی رہی۔ ان شرائط کے ساتھ جو اوپر بیان ہوئیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں۔ ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں یوہیں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں جماعت ان کیلئے بھی ممنوع ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ علماء فرماتے ہیں۔ جن مساجد میں جمعہ نہیں ہوتا۔ انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کیساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ معذور اگر جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے۔ اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے۔ (درمختار) جس نے جمعہ کا قعدہ آخرہ پالیا یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا۔ لہذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جمعہ کیلئے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا۔ اچھے اور سفید کپڑے پہننا تیل لگانا خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ جب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔ البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے یوہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے۔ جلد جلد پورے کر لے۔ (درمختار)

خطبہ کے بعض دیگر مسائل

مسئلہ۔ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب

خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔ یہاں تک کہ امر بالمعروف (اچھے کام کا حکم کرنا) یاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی۔ انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کوئیں میں گرا چاہتا ہے۔ یا کسی کو بچھو وغیرہ کا ثنا چاہتا ہے۔ تو زبان سے کہہ سکتے ہیں۔ اگر اشارہ یا دبانے سے بتائیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ خطیب نے مسلمانوں کیلئے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ کریں گے گنہگار ہونگے۔ خطبہ میں درود شریف پڑھتے وقت خطیب کا داہنے بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا۔ تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں۔ زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں یوہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔ مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہما (درمختار) مسئلہ۔ پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے۔ اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز۔ اور مسجد میں تو خرید و فروخت سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی۔ اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائیگا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے جمعہ کیلئے اطمینان و وقار (آرام و تسلی و آہستگی) کیساتھ جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ خطیب جب منبر پر بیٹھے۔ تو اسکے سامنے دوبارہ اذان دی جائے (متون) مسئلہ۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو (جیسے آج کل رواج ہے) کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔ (بہار شریعت) مسئلہ۔ اذان ثانی بھی بلند آواز سے کہیں جیسے پہلی پست آواز سے نہ چاہیے کہ خلاف مقصود ہے (بحر وغیرہ) خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے دوسرا نہ پڑھائے۔ اور اگر دوسرے نے پڑھا وہی جب بھی ہو جائے گی۔ جبکہ وہ

ماذون ہو۔ یوہیں اگر نابالغ نے بادشاہ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں هل اتک پڑھے۔ مگر ہمیشہ انہیں کونہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے دن بہتر ہے۔ (درمختار) مسئلہ۔ سوال کرنیو ۱۱۱ اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلا ضرورت سوال کرتا ہو مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے۔ اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز ہے (ردالمحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لئے مطلقاً اجازت نہیں۔

جمعہ کے روز و شب کے بعض اعمال

مسئلہ۔ جمعہ کے دن یا رات میں سورہ کہف کی تلاوت افضل ہے۔ اور زیادہ بزرگی رات میں پڑھنے کی ہے۔ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے۔ اس کیلئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔ (نسائی وغیرہ عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ) اور داری کی روایت میں ہے جو شب جمعہ میں سورہ کہف پڑھے۔ اس کیلئے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا اور ابو بکر بن مردویہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں۔ جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے۔ اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا۔ جو قیامت کو اس کیلئے روشن ہوگا۔ اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں۔ بخش دیئے جائیں گے۔ اس حدیث کی اسناد صحت میں کوئی شک نہیں۔ سورہ حم الدخان پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ طبرانی نے ابو اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں حم الدخان پڑھے۔ اس کیلئے اللہ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اور ایک روایت میں ہے جو کسی رات میں حم الدخان پڑھے۔ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے جمعہ کے دن یا رات میں جو سورہ یسین پڑھے۔ اس کی مغفرت ہو جائے۔

فائدہ: جمعہ کے دن روحمیں جمع ہوتی ہیں لہذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہیے (اور کچھ پڑھ کر ایصال ثواب بھی ضرور کرنا چاہیے) اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (در مختار)

عیدین کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمُ اور دن کی گنتی پوری کرو۔ اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور فرماتا ہے۔ فصل لربک وانحو اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ (۲) فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے۔ راتوں میں قیام کرے۔ اسکا دل نہ مرے گا۔ جس دن لوگوں کے دل مرے گئے۔ (ابن ماجہ) (۳) فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کیلئے جنت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برات (اصہبانی) (۳) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے۔ (مہرگان و نیروز) فرمایا مولا تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیئے عید الضحیٰ (بقر عید) و عید الفطر کے دن (ابوداؤد) (۵۴) بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے اور عید الضحیٰ کو نہ کھاتے۔ جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی وغیرہ) بخاری شریف کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے روز تشریف نہ لے جاتے۔ جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے۔ اور طاق ہوتیں۔ (۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے (ترمذی وغیرہ) (۷) فرمایا ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی۔ تو مسجد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی (ابن ماجہ وغیرہ) (۸) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی۔ نہ اسکے قبل نماز پڑھی نہ بعد (مسلم) (۹) جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا) نہ اذان ہوئی نہ اقامت (مسلم شریف) مسئلہ۔ عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔ اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کیلئے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں

سنت اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا۔ دوسرا فرق یہ کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا مگر نماز ہوگئی لوٹائی نہیں جائے گی۔ اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دوبارہ اتنا کہنے کی اجازت ہے الصلوٰۃ جامعۃ (درمختار وغیرہ) بلاوجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے (جوہرہ) مسئلہ۔ گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

روز عید کے مستحبات

مسئلہ۔ عید کے دن یہ امور مستحب ہیں۔ حجامت بنوانا ناخن ترشوانا غسل کرنا مسواک کرنا اچھے کپڑے پہننا نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا انگٹھی پہننا خوشبو لگانا صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا عید گاہ جلد جانا نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا عید گاہ کو پیدل جانا دوسرے راستے سے واپس آنا نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا تین پانچ سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائیگا (کتب کثیرہ) مسئلہ۔ سواری پر جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کیلئے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور واپسی سواری پر آنے میں حرج نہیں (عالمگیری) مسئلہ۔ عید گاہ کو نماز کیلئے جانا سنت ہے۔ اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عید گاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں (ردالمحتار) خوشی ظاہر کرنا کثرت سے صدقہ دینا عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا آپس میں مبارک دینا اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نماز عید سے پہلے نفل نماز مطلقاً مکروہ عید گاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے۔ تو نماز عید ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے یہ احکام خواص کے ہیں عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگرچہ عید گاہ میں نہیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار) مسئلہ۔ نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوۃ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے۔ مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الفضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے۔

نماز عید کی ترکیب

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الفصحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے۔ اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے۔ وہاں ہاتھ باندھ لے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر امام اعوذ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورۃ پڑھے۔ پھر رکوع کرے دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے۔ پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زاید تکبیریں چھ ہوں۔ تین پہلی میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوڑوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔ اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتے کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورۃ منافقون پڑھے یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ہلا اتک (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے چھ تکبیروں سے زاید کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے۔ مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں مسئلہ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا۔ تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا۔ تو کھڑے کھڑے نہ کہے۔ بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا۔ اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے۔ ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے۔ پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں۔ اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ

جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا۔ اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو۔ اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کیساتھ پا جائے فہما۔

ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارہ میں مذکور ہوئی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ جو شخص امام کیساتھ شامل ہوا پھر سو گیا۔ یا اس کا وضو جاتا رہا اب جو پڑھے تو

تکبیریں اتنی کہے۔ جتنی امام نے کہیں اگر چہ اسکے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ۔ امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے نہ رکوع میں تکبیر

کہے (ردالمحتار) مسئلہ پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو قرأت

کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قرأت کا اعادہ نہ کرے۔ (غنیہ عالمگیری) مسئلہ۔ امام نے

زوائد تکبیرات میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اسکی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے۔

(عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔ اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت

ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق

ہے ایک یہ کہ جمعہ کے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا۔ اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے

دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے

اثر نے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔

عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر کے احکام کی تعلیم کرے وہ پانچ یا تین ہیں۔ (۱) کس پر

واجب ہے (۲) اور کس کیلئے (۳) کب (۴) کتنا (۵) کس چیز سے بلکہ مناسب یہ ہے کہ

عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے۔ اس میں بھی یہ احکام بتا دیئے جائیں کہ پیشتر سے لوگ واقف

ہو جائیں۔ اور عید الفطر کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیرات تشریح کی تعلیم کی جائے۔

(درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ امام نے نماز عید پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ

ہوا تھا۔ یا شامل تو ہوا۔ مگر اسکی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے۔ ورنہ

نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت نماز چاشت پڑھے۔ (درمختار) مسئلہ۔

کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب چاند نہیں

دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی۔ یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ

زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے روز پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے۔ جو

پہلے دن تھا یعنی آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک۔ اور بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی۔ تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ عید النضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے۔ اور عید النضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت موخر (تاخیر) کر سکتے ہیں بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کو کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا (کھڑا ہونا) اور ذکر و دعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں جبکہ لازم و واجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے۔ مثلاً نماز استسقاء پڑھنی ہے۔ جب تو بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہار مسرت (خوشی) ہے۔ (وشاح الجید: اعلیٰ حضرت)

تکبیر تشریق کے مسائل

مسئلہ۔ نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی۔ ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار بہتر ہے اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ** (تنویر الابصار وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے (یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے۔ اور مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً جان بوجھ کر وضو توڑ دیا یا کلام کیا۔ اگرچہ سہواً بھول کر کیا ہو تو تکبیر ساقط ہوگئی۔ اور بلا ارادہ و قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی۔ اگرچہ عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں۔ تو ان پر واجب نہیں۔ (درمختار) مسئلہ۔ نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ

امام کیساتھ اس نے فرض نہ پڑھے۔ اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے۔ اگرچہ امام پر واجب نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ غلام پر تکبیر واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں۔ اگرچہ جماعت پڑھی۔ ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے۔ مگر آہستہ کہے یونہی جن لوگوں نے برہنہ نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں اگرچہ جماعت کریں کہ ان کی جماعت جماعت مستحبہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ نفل و سنت و وتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے۔ اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (درمختار) مسئلہ۔ مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے۔ مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسدہ نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ اور دنوں میں نماز قضا ہوگئی تھی۔ ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں۔ یومیں سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے انہیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے۔ (ردالمحتار) مسئلہ۔ منفرد پر تکبیر واجب نہیں۔ (جوہرہ نبرہ) مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔ مسئلہ۔ امام نے تکبیر نہ کہی۔ جب بھی مقتدی پر کہنا واجب ہے۔ اگرچہ مقتدی مسافر یا عورت یا دیہاتی ہو۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان (بلند آواز سے) تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار)

گہن کی نماز کا بیان

(۱) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد (زمانہ) کریم میں ایک بار آفتاب میں گہن لگا مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔ کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔ (بخاری وغیرہ) (۲) لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹتے دیکھا۔ فرمایا میں

نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ (گچھا) لینا چاہا۔ اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا۔ اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا۔ اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں۔ عرض کی کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کفر کرتی ہیں۔ عرض کی گئی اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران (انکار) کرتی ہیں۔ اگر تو اسکے ساتھ عمر بھر احسان کرے۔ پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے گی تو کہے گی میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں (بخاری وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

دَعِ ذِكْرَهُنَّ فَمَا لَهُنَّ وِفَاءُ
رِيحُ الصَّبَا وَعَهُوْ دُهْنُ سَوَاءُ
يُكْسِرْنَ قَلْبَكَ ثُمَّ لَا يُجْبِرُنَّهُ
وَقُلُوبُهُنَّ مِنْ الْوِفَاءِ خَلَاءُ

(دیوان)

ترجمہ: چھوڑ دو ان کا ذکر کہ ان میں بوئے وفا نہیں (۲) باد صبا اور ان کے عہد (پختہ وعدے) دونوں برابر ہیں۔ (۳) توڑتی ہیں تیرے دل کو پھر نہیں جوڑتیں اس کو (۴) اور دل ان کے وفا سے بالکل خالی ہیں۔

دیگر آن مہر کہ بنی از زناں بے بقا چون صحبت نا جنس دان
گرچہ باشد زن زمانہ مہربان چوں کم آید بہرہ بکشاید زبان
اول از زن داشتن چشم وفا سادہ دل رابس خطا باشد خطا

عورتوں اور بچوں کی صحبت سے ممانعت

شد و خصلت مردانہاں رانسان صحبت صبیان و رغبت با زنان
بازن و کودک مکن بازی: ہلا تاگردی خوار و زار و بتلا
(ہندنامہ)

اگر نیک بودے سر انجام زن زنان رامن نام بودے نہ زن
(بہار دانش)

مکن اعتماد بر زن کہ زن پارساست کہ خربستہ بہ گرچہ درز آشناست
(سکندر نامہ)

از روئے مکرو فریب عورت شیطان سے کئی درجہ بڑھ کر ہے اور ابلیس علیہ اللعنت
مقابلہ کمزور ہے۔ چنانچہ نص قطعی بلفظ صریح اس دعویٰ کی شاہد قوی شہادت دے رہی ہے۔
شیطان کو ان کید الشیطان کان ضعیفا فرمایا اور بے وفا گروہ کو ان کید کُن عظیم سے
تعبیر فرمایا: مثل مشہور ہے کہ سَلِ الْمَجْرُبِ وَلَا تَسْتَلِ الْحَكِيمِ بَتْلًا كُوْبَهُ نَسَبَتْ غِيْرَهُ كِے
زیادہ حال معلوم ہوتا ہے (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہنے میں غلام آزاد کرنے
کا حکم فرمایا (بخاری عن اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا) (۴) سنن اربعہ میں سمرۃ ابن
جندب سے مروی کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑھانی اور ہم حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنتے تھے (قرأت آہستہ کی) مسئلہ۔ سورج گہن کی نماز
سنت مؤکدہ ہے۔ اور چاند گہن کی مستحب سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب
ہے۔ اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔ اور جماعت سے پڑھی جائے۔ تو خطبہ کے سوا عام شرائط
جموعہ اس کیلئے شرط ہیں۔ وہی شخص اسکی جماعت قائم کر سکتا ہے۔ جو جمعہ کی کر سکتا ہے۔ وہ نہ
ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں
جب آفتاب گہن والا ہو۔ گہن چھوٹنے کے بعد نہیں۔ اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا۔ مگر ابھی
باقی ہے۔ اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں۔ اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آ جائے جب
بھی نماز پڑھیں۔ (جوہر نیرہ) مسئلہ۔ ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا ممنوع
ہے۔ تو نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم
کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں (جوہر) مسئلہ۔ یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت
پڑھیں۔ یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں۔ نہ اس میں اذان ہے نہ اقامت
نہ بلند آواز سے قرأت اور نماز کے بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ سورج کھل جائے اور دو
رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار چار پر (در مختار
وغیرہ) مسئلہ۔ اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ (در مختار
وغیرہ) مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ غید گاہ یا جامع مسجد میں اسکی جماعت قائم کی جائے۔ اور اگر
دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ اگر یاد ہو تو سورۃ بقرہ اور آل

عمران کی مثل بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول خواہ امام قبلہ رو دعا کرے۔ یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں۔ اگر دعا کے وقت عصایا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔ دعا کیلئے منبر پر نہ جائے۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ سورج کہن اور جنازہ کا اجتماع (اکٹھا) ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔ (جوہرہ) مسئلہ۔ چاند کہن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں مسئلہ۔ امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔ (در مختار) مسئلہ۔ نیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے۔ یا رات میں خوفناک روشنی ہو۔ یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں۔ یا آسمان سرخ ہو جائے۔ یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں۔ یا طاعون وغیرہ با پھیلے یا زلزلے آئیں۔ یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی وحشت ناک امر پایا جائے ان سب کیلئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

احادیث: صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں۔ جب تیز ہوا چلتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِہِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِہِ (بخاری وغیرہ) (۱) اللہ میں تجھے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور امی کے خیر کا جو اس کے خیر کا جو اس میں ہے۔ اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کی شر سے جو اس میں ہے۔ اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ (۲) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے رحمت و عذاب لاتی ہے۔ اسے برا نہ کہو اور اللہ سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (ابوداؤد وغیرہ) (۳) ایک شخص نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ فرمایا ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے (اپنے مولا تعالیٰ کا امر حکم بجالاتی ہے۔ اس کو حکم کیا گیا ہے) اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے۔ اور وہ لعنت کی مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اس بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ترمذی) (۴) ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آسمان پر ابر آتا ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام ترک فرما دیتے

ہیں اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهَا
(اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے) اگر ابر کھل جاتا حمد
کرتے اور برستا تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ سَقِیًّا نَّافِعًا (ابن ماجہ وغیرہ) (اے اللہ ایسا پانی برسا
جو نفع پہنچائے) (۵) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب
بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے۔ تو یہ کہتے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُهْلِكْنَا
بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ (ابن ماجہ وغیرہ) (۱) اے اللہ اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ
کر۔ اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھو) (۲)
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بادل
کی آواز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدَ بِحَمْدِہِ
وَالْمَلَائِکَةُ مِنْ خِیْفَتِہِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (پاک ہے وہ کہ حمد کیساتھ رعد اس
کی تسبیح کرتا ہے۔ اور فرشتے اس کے خوف سے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے) (۷) فرماتے
ہیں جب بادل کی گرج سنو تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور تکبیر کہو۔

نماز استسقا کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُو عَنْ
کَثِیْرٍ تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف
فرما دیتا ہے۔ یہ قحط بھی ہمارے ہی معاصی کے سبب ہے۔ شعر
از خدا جو کیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود راداشت بد بلکہ آتش درہمہ آفاق زد
ترجمہ: شعر ثانی بے ادب نے نہ صرف اپنے آپ کو خراب کیا۔ بلکہ اطراف عالم میں (فتنہ و
فساد کی) آگ لگا دی۔ ایک شخص کی بے ادبی کا عام پر وبال ہے گناہ کرنا بے ادبی ہے۔ اور
یا وجود قدرت منع کے سکوت کرنا بھی گناہ ہے حدیث میں وارد ہے۔ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مَنْکِرًا
فلیغیرہ بیدہ وان لم یتطیع فلیلسانہ وان لم یتطع فبقلبہ وذلک اضعف
الایمان (جو شخص کوئی بری بات دیکھے تو چاہیے کہ اس کو ہاتھ سے بند کرے اگر اس کی قدرت نہ
رکھتا ہو تو زبان سے روکے۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ سب کمزور

ایمان ہے) کیونکہ بے ادب کی بے ادبی کا وبال پڑیگا۔ تو دوسرے لوگ بلکہ تمام وحوش و طیور تک بھی اس میں مبتلا ہونگے۔ کما قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا حَاصَّةً بَلْ يعم بے ادب کی معصیت کا وبال فقط بے ادب پر ہی نہ آئے گا۔ بلکہ عام لوگوں کو پہنچے گا۔ کما قبل سعدی

شیندم کہ بر مرغ و مور و دوان
شود تنگ روزی بفعل بدان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يُقَدِرُونَ عَلَى أَنْ يَغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا (مشکوٰۃ) یعنی جب کسی قوم میں کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور وہ لوگ اس کو منع کر سکتے ہوں۔ مگر منع نہ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ضرور ان لوگوں کو زندگی کے اندر اندر عذاب میں مبتلا کرتا ہے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ شعر۔

نئے بنی کہ گا۔ دے در علف زار، پیالا یدہمہ گادان وہ را
فجوائے الدین کُلُّہ، آدب“ بے ادب سے مراد ہر عاصی و گنہگار ہے۔ جس میں نہ صرف تعظیم اکابر سے پہلو تہی کرنے والے مرتکب فواحش اور تارک صوم و صلوة و واجبات بھی داخل ہیں۔ منع زکوٰۃ قحط کا باعث ہے۔ کما قبل۔

ابر ناید از پے منع زکوٰۃ وز زنا افتد وبا اندر جہات
ترجمہ: زکوٰۃ روک رکھنے سے بادل نہیں آتے (قحط پڑ جاتا ہے) اور زنا (کی شامت) سے ہر طرف وبا پھیل جاتی ہے۔ زنا کاری قحط کا باعث ہے۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

کَمَا قَالَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزُّنَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ

ترجمہ: عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی قوم میں زنا ہونے لگتا ہے تو وہ لوگ قحط میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ اور جب کسی قوم میں رشوتیں عام ہو جاتی ہیں۔ تو وہ لوگ خوف میں گرفتار کئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

(۱) جو شخص بجلی اور آواز بعد کے وقت اس آیت کو پڑھے تو مولا تعالیٰ اس کو مصیبت بجلی سے محفوظ رکھے گا۔ ۱۲ منہ

نزول مصائب کا سبب جرم و معاصی ہیں

ہرچہ آید بر تو از ظلمات غم
آن زیبای کی و گستاخی ست ہم

ترجمہ: تجھ پر جو غم کی تاریکی چھاتی ہے۔ وہ (تیری ہی کسی نہ کسی) بیباکی و گستاخی کے سبب سے ہے۔ کمال قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحمید وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ (سورۃ شوریٰ رکوع ۴۶) یعنی جو مصیبت تم پر آتی ہے۔ وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کمائی کے سبب سے ہے اور اکثر معاف فرمادیتا ہے انبیاء علیہم السلام پر بھی مصائب آتے ہیں لیکن وہ فقط صورتہ مصائب نظر آتے ہیں۔ درحقیقت وہ راحت و رحمت ہوتے ہیں۔ کمال قیل ضرب الحیب زبیب شعر امیر خسرو

درد گنج راحت است ار مردہ بنی طبع را داغ عین مرہمت را پختہ بنی ریش را
درد دبلا زان تست گرم مردی زنی کن بزنی اعتراف تا دگرے را دھند
نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سرد وستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی
وہ لوگ تسلیم و رضا کی اقلیم کے تاجدار ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنے محبوب حقیقی کے ہر قسم کے سلوک کو عین راحت سمجھتے ہیں (اشد البلاء الانبیاء ثم الا مثل فالامثل) چونکہ سب سے زیادہ میدان قرب کے شہسوار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوتے ہیں اس واسطے یہ ہی زیادہ تر تخت مشق مصائب بھی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جو لوگ اس میدان میں قدم رکھنے والے ہیں علی حسب مراتب بتلائے درد یار ہوتے رہتے ہیں۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ہر آنچہ بر سر آزدگان رد و زیباست
اگرم زار بکشتن دہد آن یار عزیز
جامی رحمۃ اللہ علیہ

پیکان آبدار کہ آید زدست دوست
بر عاشقان سوختہ باران رحمت است
حافظ رحمۃ اللہ علیہ

یا رب این کعبہ مقصود تماشاگہ کیست
کہ مغیلان طریقش گل و نسریں من است

کے دیگر شعروںم زجور تو آسودہ است وے نالم
 کہ غیر پے نبرد لذتِ خدنگ ترا
 ہر کہ بیباکی کند در راہ دوست رہزن مردان شد و نامرد اوست
 ترجمہ: جو کوئی دوست کی راہ میں بیباکی کرتا ہے۔ وہ مردوں کا رہزن ہے۔ اور خود نامرد
 ہے۔ راہ دوست سے مراد احکام خداوندی ہیں اور اس میں بیباکی کرنا ان کی مخالفت ہے۔
 اور ایسا بیباک آدمی دوسرے لوگوں کیلئے بھی باعثِ ضرر ہوتا ہے۔

عمر خیام غفرلہ

خواہی کہ بدانی یقین دوزخ را
 دوزخ بچہان صحبت نا اہل بود

اکبر الہ آبادی

کیا افسردہ نا فہموں نے مجھ کو ہم نشیں ہو کر ، طبیعت رک گئی افسوس معنی آفریں ہو کر
 از ادب پر نور گشت است اس فلک
 وز ادب معصوم و پاک آمد ملک
 ترجمہ: یہ آسمان ادب ہی کے طفیل (شمس و قمر اور کواکب سے) نور علی نور ہو گیا ہے اور
 فرشتے ادب ہی کی بدولت معصوم اور پاک ہیں۔ آسمان کے ادب پر قرآن مجید کی یہ آیت
 کریمہ ناطق ہے فَقَالُوا لَهَا وَلِلْأَرْضِ انْتَبِیْ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتْ اِنْتَبِیْ طَائِعِیْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی نے
 زمینوں و آسمانوں کو حکم دیا کہ خوشی سے مطیع قدرت بنو یا جبر سے۔ تو دونوں نے عرض کیا ہم
 خوشی سے حاضر ہیں۔ چنانچہ وہ طریقہ ادب پر اس قدر پابند ہیں۔ کہ ان کی گردش اور
 ستاروں کی سیر میں سر مو فرق نہیں آتا۔ اور فرشتوں کا ادب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت
 آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں فرشتوں کا اسماء اشیاء میں امتحان لیا تو انہوں نے اپنے عجز کا
 اقرار کرتے ہوئے کہا: سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ
 یعنی تو پاک ہے ہم کو تو صرف اس قدر علم ہے جو تو نے ہم کو سکھا دیا۔ بیشک تو بہت علم والا
 اور حکمت والا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ جب اس ناکامی کے بعد مولا تعالیٰ نے ان کو آدم علیہ
 السلام کے آگے سجدہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تو فرشتوں نے بلا پس و پیش فوراً سجدہ ادا کیا
 شیطان لعین نے انکار کر کے اپنی برتری کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا ابْلِيسَ ابْنِ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ اور یاد کیجئے جبکہ فرمایا آپ کے رب نے فرشتوں سے کہ سجدہ کرو آدم علیہ السلام کی طرف پھر سب نے ایک دم اکٹھا سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے انکار کیا اور خدا کے علم میں کافروں سے تھا۔ وَقَالَ انا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ (اور بہا میں اچھا اور بہتر ہوں آدم علیہ السلام سے کیونکہ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تو نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے یہ ہی وجہ ہے کہ فرشتگان معصوم و پاک رہے۔ اور ابلیس کو اس بے ادبی نے مردود ابدی بنا دیا۔ حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

در محفلے کہ خورشید اندر شمار ذرہ ست خود را بزرگ دیدین شرط اور نباشد
بدر گستاخی کسوف آفتاب شد غرازیلے زجرآت رد باب
(سورج گرہن جب ہوا تو لوگوں کی) گستاخی کے سبب سے ہوا۔ شیطان گستاخی کے سبب ہی سے راندہ درگاہ ہوا۔ جب لوگوں میں فسق و فجور گناہ و بدکاری اور احکام دین کی طرف سے لاپرواہی بڑھ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سورج کو گہن لگتا ہے۔ تاکہ لوگ قدرت خدا پاک کا ایک خوفناک کرشمہ دیکھ کر ڈر جائیں اور اپنی سرکشی سے باز آجائیں۔ چنانچہ اس کے متعلق حدیث باب الكسوف میں بیان ہوئی ہے۔ دوسرے مصرع کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کو آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو اس نے گستاخی سے کہا۔ انا خیر منہ الخ جیسے عنقریب گذرا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی سرکشی و گستاخی نے اس کو ذلیل کر دیا۔

کیا جو کبر تو شیطان کے ہاتھ کیا آیا

وہی عزیز ہے عزت جسے خدا نے دی

ہر کہ گستاخی کند اندر طریق گردد اندر وادی حیرت غریق
ترجمہ: طریق (سلوک) میں جو شخص گستاخی کرتا ہے وہ حیرت کی ندی میں ڈوب جاتا ہے۔
(طریقت پر گستاخی تباہ کن ہے) مطلب بہ گذشتہ شعر ہر کہ بیباکی کند الخ کے مضمون کا اعادہ ہے۔ (مثنوی سے نقل ہے)

اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اس کے بعد فرمایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ۔ ترجمہ: حمد ہے اللہ کیلئے جو رب ہے سارے جہان کا رحمان و رحیم ہے دن قیامت کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یا اللہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر مینہ اتار۔ اور جو کچھ تو اتارے اسے ہمارے لئے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کر دے ۱۲ پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی۔ پھر لوگوں کی طرف اور ردائے (چادر) مبارک لوٹ دی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس وقت ابر پیدا کیا۔ وہ گر جا اور چمکا اور برسا اور ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہ گئے۔ (ابوداؤد) (۷) حضور استسقا کی دعا میں یہ کہتے اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ وَأَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَخِي بَلَدَكَ الْأَمِيَّةَ (ابوداؤد) ترجمہ: اے اللہ تو اپنے بندوں اور چوپائیوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِنِيًّا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارِعًا جَلَا غَيْرَ أَجَلٍ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا (ابوداؤد) ترجمہ: اے اللہ ہم کو سیراب کر پوری بارش سے جو خوشگوار تازگی لانے والی ہو نافع ہو ضرر نہ کرے جلد ہو دیر میں نہ ہو) (۹) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے طلب باران کرتے۔ عرض کرتے اے اللہ تیری طرف ہم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ کیا کرتے تھے۔ اور تو برساتا تھا اب ہم تیری طرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا مکرم کو وسیلہ کرتے ہیں۔ تو بارش ہوتی یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے ہوتے۔ اور ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم مکرم (عزت والے چچا) کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے صورتہ میسر نہیں تو معنا ہے۔ (بخاری) پوری دعا طلب باران کیلئے

یہ ہے اس کو پڑھنا چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْفًا مُّغِيْفًا مَرِيْنًا مُرِيْنًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارِعًا جَلَا
غَيْرَ اَجَلٍ رَّأْبٍ مُّصْرِعِ النَّبَاتِ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبِهَاتِمَكَ وَاَنْزِلْ رَحْمَتَكَ
وَاحْيِ بَلَدَكَ اَلْحَيْتِ اور اس دعا کو بعد خطبہ مذکورہ بالا کے پڑھے۔ (مالا بدمنہ) ترجمہ:
اے اللہ دے ہم کو مینہ فریاد پہنچنے والا سیراب کرنے والا خوشگوار حاصل زمین کو پیدا کرنے
والا فائدہ دینے والا نقصان نہ دینے والا جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا فراخ کرنے والے
روئیدگی کا اے اللہ پانی دے اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو اور اپنی رحمت نازل کر اور
زندہ کر اپنے مردہ شہروں کو۔ مسئلہ۔ اور یہ نماز اس وقت پڑھے جب کنوؤں اور نہروں میں
پانی نہ رہے۔ یا رہے تو چار پایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کیلئے کافی نہ ہو اور آسمان پر
ابر ہتھیلی کے برابر نہ ہو اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو صرف استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ
جمع ہو کر گھٹیوں یا کنکروں پر پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بارش ہوگی اس لئے کہ استغفار
کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قطعی قرآنی سے ثابت ہے۔ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقُلْتُ
اَسْتَغْفِرُوْا رَبُّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ اِلٰیْكُمْ مَّاءً لِّتَسْقُوْا وَاَنْزَلْنَا
مِنْ سَمٰوٰتِنَا مَاءً طَهُوْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا اِلَیَّ مِنْ حَیْثُ
یَدْعُوْا وَیَسْتَعِیْذُ بِیْ مِنْ حَیْثُ یَسْتَعِیْذُ بِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
دَعَا اِلَیَّ مِنْ حَیْثُ یَدْعُوْا وَیَسْتَعِیْذُ بِیْ مِنْ حَیْثُ یَسْتَعِیْذُ بِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجِیْبُ
دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا اِلَیَّ مِنْ حَیْثُ یَدْعُوْا وَیَسْتَعِیْذُ بِیْ مِنْ حَیْثُ یَسْتَعِیْذُ بِیْ
یہ ہے کہ اگر چادر مدور (گول) ہو تو داہنے طرف کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف
لوٹ دے اور اگر چادر مربع (چار کونہ) ہو تو اوپر کو نیچے اور نیچے کو اوپر کرے (کافی محیط و
سراج الوہاج) دوسرا طریقہ شرح حصن حصین و صراط المستقیم میں یہ بیان کیا ہے کہ چادر کی
نیچے والی طرف کو بائیں طرف سے داہنے ہاتھ میں اور داہنے طرف سے بائیں ہاتھ میں
پکڑے۔ ہر دونوں ہاتھوں کو پیچھے پشت اپنی کے پھیرے تاکہ وہ کنارہ جو کہ دائیں ہاتھ میں
ہے۔ اوپر دائیں کندھا کے اور جو کنارہ بائیں ہاتھ میں ہے۔ اوپر کندھے بائیں کے واقع
ہو وے پس دائیاں اور بائیں اور نیچے اور اوپر سب لوٹ جائیگا اصل فارسی عبارت یہ ہے۔
طرف زیر نیش راز جانب چپ در دست راست و از جانب راست در دست چپ گرفتہ ہر دو
دست را پس پشت خود گرداند تا کنارہ کہ در دست راست است بردوش یمین و کنارہ کہ
در دست چپ است بردوش یسار واقع شود پس چپ و راست و زیر و بالا متقلب گردد۔ (کذا
در شرح حصین حصین و صراط المستقیم)

مسئلہ۔ استقا دعا و استغفار کا نام ہے۔ استقا کی نماز جماعت سے جائز ہے۔ مگر

جماعت اسکی سنت مؤکدہ نہیں چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ استتقا کیلئے پرانے کپڑے یا پیوند لگے پہن کر تذلل و خشوع و خضوع و تواضع و عاجزی انکساری کے ساتھ جائیں۔ سر برہنہ پیدل پا جائیں اور پا برہنہ ہوں تو بہتر و افضل ہے اور جانے سے پہلے خیرات کریں کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے ہیں رحمت کیلئے اور کافر پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ تین روز پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں۔ پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جنکے حقوق اسکے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے۔ کمزوروں بوڑھوں بچوں کے توسل سے دعا کرے۔ اور سب آمین کہیں کہ بخاری شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعے سے ملتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے اگر جوان خشوع کرنے والے اور چوپائے چرنے والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی۔ اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی ساتھ لے جائیں۔ غرض یہ کہ توبہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں اور تین روز متواتر جنگل کو جائیں اور دعا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام جہر کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائے۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں هل اتک پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے۔ اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے۔ اور خطبہ میں دعا و استغفار و تسبیح کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا کنارہ اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو) خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پشت کو پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہوئیں۔ اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب آسمان رکھے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ اگر جانے سے پیشتر بارش ہوگئی جب بھی جائیں اور شکر الہی بجالائیں اور مینہ کے وقت حدیث میں جو دعا ارشاد ہوئی پڑھے۔ اور بادل گرے تو اسکی دعا پڑھے۔ اور بارش میں کچھ دیر ٹھہرے کہ بدن پر پانی پہنچے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اسکے روکنے کی دعا کر سکتے ہیں اور اسکی دعا حدیث میں یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَوِّا لِنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلٰی الْاَکَامِ وَالظَّرَابِ

وَيُطَوَّنِ إِلَّا وَدَيْتِهِ وَمَنْابِتِ الشَّجَرِ (بخاری وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ) ترجمہ: اے اللہ ہمارے آس پاس برسا ہمارے اوپر نہ برسا اے اللہ بارش کو ٹیلوں اور پہاڑیوں پر اور نالوں میں اور جہاں درخت اگتے ہیں)

نماز خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَاتًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ اگر تم کو خوف ہو تو پیدل یا سواری پر نماز پڑھو۔ پھر جب خوف جاتا رہے۔ تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جیسا اس نے سکھایا وہ کہ تم نہیں جانتے تھے اور فرماتا ہے۔ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلِيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلِيَأْخُذُوا حِذْوَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَٰلِكُمْ كَفْرًا لَوْ تَعْلَمُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى إِنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنْ أَلَّاهُ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا طَمَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْتُوتًا. ترجمہ: اور جب تم ان میں ہو اور نماز قائم کرو تو ان میں کا ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو۔ اور انہیں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لئے ہو) پھر جب ایک رکعت کا سجدہ کر لیں تو وہ تمہارے پیچھے ہو۔ اور اب دوسرا گروہ آئے جس نے تمہارے ساتھ نہ پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ پڑھے۔ اور اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لئے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک ساتھ تم پر جھک پڑیں اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تمہیں مینہ سے تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار رکھ دو مگر پناہ کی چیز لئے رہو۔ بیشک اللہ نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب نماز پوری کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔ پھر جب اطمینان سے ہو جاؤ۔ تو نماز حسب دستور قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عسفان و مجنان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا۔

ان کیلئے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے زیادہ پیاری ہے۔ اور وہ نماز عصر ہے (فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز وسطیٰ جس کی تاکید قرآن میں آئی وہ نماز عصر ہی ہے) لہذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں۔ ایک دم حملہ کر دو۔ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے دو حصے کریں۔ ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لئے کھڑا رہے۔ تو ان کی ایک ایک رکعت ہوگی۔ (یعنی حضور کے ساتھ) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں (ترمذی وغیرہ) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے۔ ایک سایہ دار درخت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چھوڑ دیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا۔ آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا نہ اس نے کہا آپ کو کون مجھ سے بچائے گا۔ فرمایا اللہ صحابہ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا۔ اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی۔ اس کے بعد اذان ہوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (بخاری و مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ) مسئلہ۔ نماز خوف جائز ہے۔ جبکہ دشمنوں کا قریب میں ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو۔ اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی۔ تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں یو ہیں اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوگی اور امام کی ہو جائے گی۔ نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے۔ ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے۔ اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری جماعت پڑھ لے پھر جس گروہ نے نہیں پڑھی۔ اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں۔ اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو

لوگ وہاں تھے چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے۔ اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں۔ یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قرأت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کر لے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے۔ نبھا ورنہ اب پوری کرے خواہ وہیں یا یہاں آ کر اور یہ لوگ قرأت کے ساتھ اپنی رکعت پڑھیں۔ اور تشہد کے بعد سلام پھیریں یہ طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز ہی دو رکعت کی ہو جیسے فجر و عید و جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہو گئیں۔ اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو رکعت پڑھے۔ اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو دو رکعت اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے۔ اگر پہلے کیساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قرأت کے پڑھے۔ پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورت و فاتحہ پڑھے اور اگر امام مسافر ہے۔ اور مقتدی مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں۔ اور مسافر مسافر کے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے۔ سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔ (در مختار) مسئلہ۔ اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تہا تہا اشارہ سے جس طرف بھی منہ کر سکیں۔ اسی طرف نماز پڑھیں سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے۔ ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب (پچھا) کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی (در مختار) مسئلہ۔ نماز خوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا۔ یا وضو جاتا رہا تو وضو کیلئے چلنا معاف ہے۔ اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا۔ اگر دشمن نے اسے دوڑایا یا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی۔ البتہ پہلی صورت میں اگر سواری پر ہو تو معاف ہے۔ (در مختار وغیرہ) مسئلہ۔ سواری پر

نہیں تھا۔ اثنائے نماز میں سوار ہو گیا نماز جاتی رہی خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے (درمختار وغیرہ) یو ہیں آج کل بندوق کا ایک فیر کرنے کی اجازت ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ۔ دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضاء کو حرکت دیئے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے۔ ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (درمختار) مسئلہ جنگ میں مشغول ہے۔ مثلاً تلوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہونا چاہتا ہے۔ تو نماز کو موخر کرے لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔ (ردالمحتار) باغیوں اور اس شخص کیلئے جس کا سفر کسی معصیت (گناہ) کیلئے ہو مثلاً چوری ڈاکہ وغیرہ حلاق الخوف جائز نہیں۔ مسئلہ۔ نماز خوف ہو رہی تھی اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے۔ وہ امن کی سی پڑھیں۔ اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قبلہ سے سینہ پھیرا نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری) مسئلہ۔ نماز خوف میں ہتھیار لئے رہنا مستحب ہے۔ اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کیلئے چلنا جائز ہے۔ باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ نماز خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے۔ یو ہیں درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو۔ جب بھی جائز ہے۔ (درمختار)

فائدہ: مندرجہ بالا مسائل سے ایک تو نہایت زبردست تاکید نماز ثابت ہوتی ہے کہ نماز ایک ایسا زبردست فریضہ لازم ہے کہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہو سکتا۔ دوئم فضیلت جماعت بھی ثابت ہوتی ہے کہ جب ایسے زبردست خوف کی حالت میں کہ ادھر تو دشمن سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ اور ادھر باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا جا رہا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا مولا تعالیٰ کو بہت پسند اور پیاری ہے۔ اور ہر ایک کام میں خواہ وہ دنیاوی ہو یا دنیوی ہو مولا تعالیٰ کو اس میں مسلمانوں کو یک جہتی بموجب ید اللہ فوق الجماعت نہایت ہی پسند ہے۔ آج کل تو لوگوں کو ایسی حالت ہے کہ اگر با موقعہ جماعت مل گئی تو فہما ورنہ اہتمام کر کے جماعت کیلئے ہرگز سعی نہیں کی جاتی مولا تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرمائے۔ اور ٹھیک طریقہ محمدیہ پر چلنے کی توفیق دے۔ لوگوں میں غالباً بغض و حسد کینہ و عداوت وغیرہ امراض نفسانی پیدا ہونے کا بڑا سبب ترک جماعت ہی معلوم ہوتا ہے۔

کتاب الجنائز

بیماری کا بیان

فَإِذَا مَرَضْتُ فَهُوَ يَشْفِينُ بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے منافع بے شمار ہیں۔ اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ مگر حقیقتاً راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے۔ حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بہت بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں۔ شعر

از حسد اول تو دل را پاک دار
خویشتن را بعد ازاں مومن شمار
عیب خود را بدنہ بیند در جہاں
باشد اندر جستن عیب کسان
خشم بخل اندر دل خود کاشتن
آنگہ امید سخاوت داشتن
ہر کہ خلق از خلق او خوشنود نیست
بیچ قدرش بر در معبود نیست
گر بہ حرص و آز گردی مبتلا
باتو آرد زہر سو صد بلا
چار چیز دیگر اے نیکو سرشت
ہست از جملہ خلائق نیک زشت
زاں چہار اول حسد کسینی بود
زان گذشتی عجب و خود بینی بود
خشم خود را دیگر فرو ناخوردہ است
خصلت چارم بخیلی کردن است
اولاً کم گو۔ بامردم دروغ
زانکہ گردی از دروغت بیفروغ
اے پسر کم گو بامردم درشت
در بگوئی از تو گردانند پشت
اول آن باشد کہ مانند مگس
مرد ناخواندہ شود مہمان کس

غرضیکہ امراض روحانیہ جیسے بخل کینہ عجب و کبر وغیرہ کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیزیں ہیں۔ اور انہی کو امراض مہلک سمجھنا چاہیے۔ بہت موٹی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو۔ مگر جب مرض میں گرفتار ہوتا ہے تو کسی قدر خدا کو یاد کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت ع آنچہ از دوست میسر سد نیکوست

درد ورنج راحت است را مردہ بینی طبع را
داغ عین مرہمست ار پختہ بینی ریش را

دو بلا زان تست گردم مردی زنی کن بزنی اعتراف تا دگرے را دہند
 نہ شود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی
 وہ لوگ تسلیم و رضا کی اقلیم کے تاجدار ہوتے ہیں۔ اس لئے محبوب حقیقی کے ہر قسم

کے سلوک کو عین راحت سمجھتے ہیں۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر آنچہ بر سہر آزادگان رو و زیباست علی الخصوص کہ از دست یار زیبا خوست
 اگرم زار بکشتن و بدان یار عزیز تانہ گوئی کہ دراں دم غم جانم باشد
 پیکان آبدار کہ آید زدست دوست بر عاشقان سوختہ باران رحمت است
 دلم ز جور تو آسودہ است دے نالم کہ غیر پے نبرو لذت خدنگ تیرا
 یا رب این کعبہ مقصود تماشا گاہ کیست کہ مغیلاں طریقتش گل و نسرین من ست
 گوئیم از بندہ مسکین چہ گناہ صاد رشد کہ دل آزرده شد از من غم آنم باشد
 (گلستان)

کلمات اصحاب الصدق والیقین

قول حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعوی من لم
 یصبر علی ضرب مولاہ جواب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لیس الصادق فی
 الدعوی من لم یتلذذ علی ضرب مولاہ جواب حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ لیس
 الصادق فی الدعوی من لم یشکر علی ضرب مولاہ جواب حضرت رابعہ بصری رحمۃ
 اللہ علیہ لیس الصادق فی الدعوی من لم یمحوفی مشاہدہ ربہ رعلی ضرب
 المولی مندرجہ بالا اصحاب ایک روز اس بات میں گفتگو کر رہے تھے کہ جب مولا تعالیٰ کی
 طرف سے مصیبت آئے تو اس کا کیسے سامنا کرنا چاہیے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
 نے فرمایا جو مولا تعالیٰ کی زود و کوب پر صبر نہ کرے وہ اپنے دعوے میں صادق نہیں۔ ان
 کے جواب میں حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نہیں آپ کچھ
 قدم پیچھے ہیں بلکہ ضرب مولا تعالیٰ پر لذت حاصل کرنی چاہیے ورنہ مدعی اپنے دعوے محبت
 میں کاذب ہے۔ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے سن کر ان کے جواب میں فرمایا یہ بھی نہیں
 آپ بھی ایک منزل پیچھے ہیں بلکہ ضرب مولا تعالیٰ پر شکر بجاانا چاہیے۔ حضرت رابعہ بصریہ

گا۔ اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا۔ صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے اس کا سوال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد عتاب (جھڑک) ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچانا ہے۔ یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے۔ ان امور کی وجہ سے گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے۔ (یعنی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ جیسے بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو کر نکلتا ہے۔ (ترمذی) (۸) فرماتے ہیں بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔ (ترمذی عن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) (۹) فرماتے ہیں بندہ جب عبادت کے اچھے طریقے پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے۔ اسے فرمایا جاتا ہے اس کیلئے ایسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کر دوں۔ یا اپنی طرف بلا لوں (موت دوں) (۱۰) اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلائے بدن میں گرفتار ہوتا ہے۔ فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرح سنت عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) (۱۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء علیہم السلام پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں۔ (اشد البلا الانبیاء ثم الامثل فالامثل) آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے۔ اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین میں قوی ہے۔ بلا بھی اس پر سخت ہوگی۔ اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ رہا۔ (ترمذی وغیرہ عن سعد رضی اللہ عنہ) (۱۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی

ہوا اس کیلئے رضا ہے اس کیلئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ابتدائی زمانہ کی حالت بہت عمدہ مثال ہو سکتی ہے جیسا کہ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع الخ کے یہی لوگ عمدہ نمونہ اور مصداق ہیں) اور جو ناراض ہوا اس کیلئے ناخوشی دوسری روایت میں یوں ہے کہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو اسے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔ (ترمذی وغیرہ عن انس رضی اللہ عنہ) (۱۳) فرماتے ہیں مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔ (ترمذی عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (۱۴) فرماتے ہیں بندہ کیلئے علم الہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے۔ اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے۔ جو اس کیلئے علم الہی میں ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ) (۱۵) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائیگا۔ تو عافیت والے تمنا کر دیں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔ (ترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ) (۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ کیلئے نصیحت اور منافع جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں کھولا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کیا چیز ہے میں تو کبھی بیمار نہ ہوا فرمایا ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد) (۱۷) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کرے (کہ بہ مصیبت گرفتارم نہ بہ معصیت) تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا۔ جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا۔ اس کیلئے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔ (امام احمد رضی اللہ عنہ عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

بیمار پرسی کے فضائل

بیمار پرسی کرنا سنت ہے۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کے پوچھنے کو جانا (۳) جنازہ کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کا جواب دینا (جب الحمد للہ کہے) (بخاری وغیرہ عن ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ (۲) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (یہ پانچ ذکر کر کے فرمایا) (۶) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا (۷) مظلوم کی مدد کرنا (بخاری وغیرہ) (۳) فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔ (بخاری وغیرہ) عن ثوبان رضی اللہ عنہ (۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے۔ (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا قلاں بندہ بیمار ہوا۔ اور اس کی تو نے عیادت نہ کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جانا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی طلب کیا۔ جبکہ وہ پیاسا تھا اور تو نے نہ دیا (۵) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے لا باس طہور "انشاء اللہ تعالیٰ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کر نیوالا ہے۔ اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا لا باس طہور "انشاء اللہ تعالیٰ۔ (بخاری وغیرہ) (۶) ابو داؤد و ترمذی حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کیلئے صبح کو جائے تو شام تک اس کیلئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اور اس کیلئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (۷) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت (بیماری پرسی) کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا (ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ) (۸) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی (آواز کرنے والا) ندا کرتا ہے تو اچھا ہے اور تیر چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا (ترمذی وغیرہ) (۹) ابن ماجہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اسی سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کرے کہ اسکی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔ (۱۰) فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے۔ (بیہقی) (۱۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کرنے والی بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کر دیا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (ابن ماجہ) (۱۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) جنازہ میں حاضر (۳) روزہ رکھے (۴) جمعہ کو جائے (۵) غلام آزاد کرے (ابن حیان فی صحیحہ) (۱۳، ۱۴) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ تعالیٰ کے ضمان میں آجائے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) یا جنازہ کے ساتھ جائے (۳) یا غزوہ کو جائے (۴) یا امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے۔ (امام سے مراد حاکم عادل مسلمان بادشاہ ہے) (۵) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے (ابوداؤد وغیرہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تم میں کوئی روزہ دار ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں فرمایا آج تم میں کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا عرض کی میں نے فرمایا کوئی آج جنازہ کے ساتھ گیا۔ عرض کی میں فرمایا کسی نے آج مریض کی عیادت کی عرض کی میں نے فرمایا یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی۔ مگر جنت میں داخل ہوگا۔ (ابن ماجہ خزیمہ فی صحیحہ) فرماتے ہیں جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے اللہ العظیم ربّ العرش الکریم ان یشفیک اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفاء ہو جائیگی۔ (ابوداؤد وغیرہ)

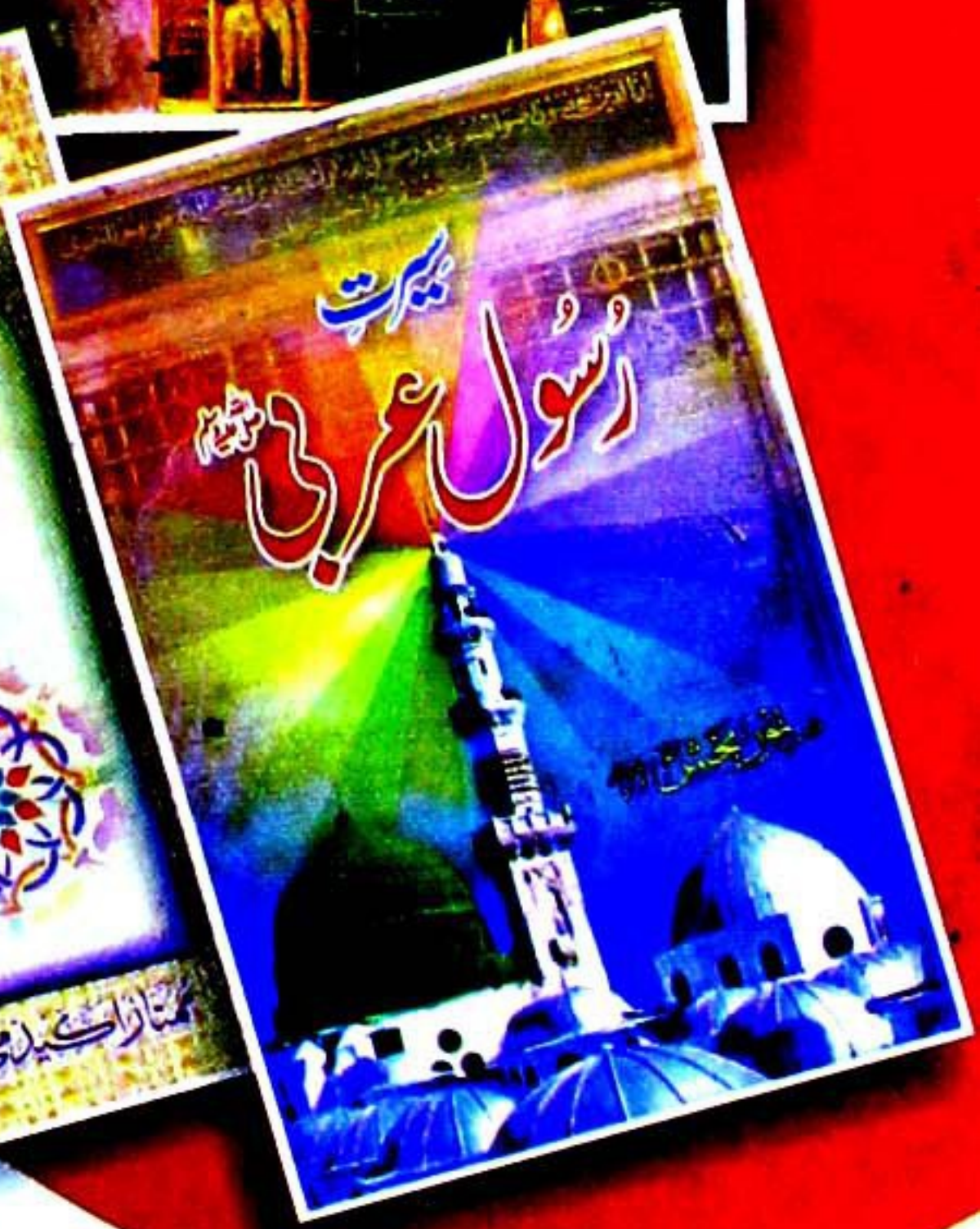
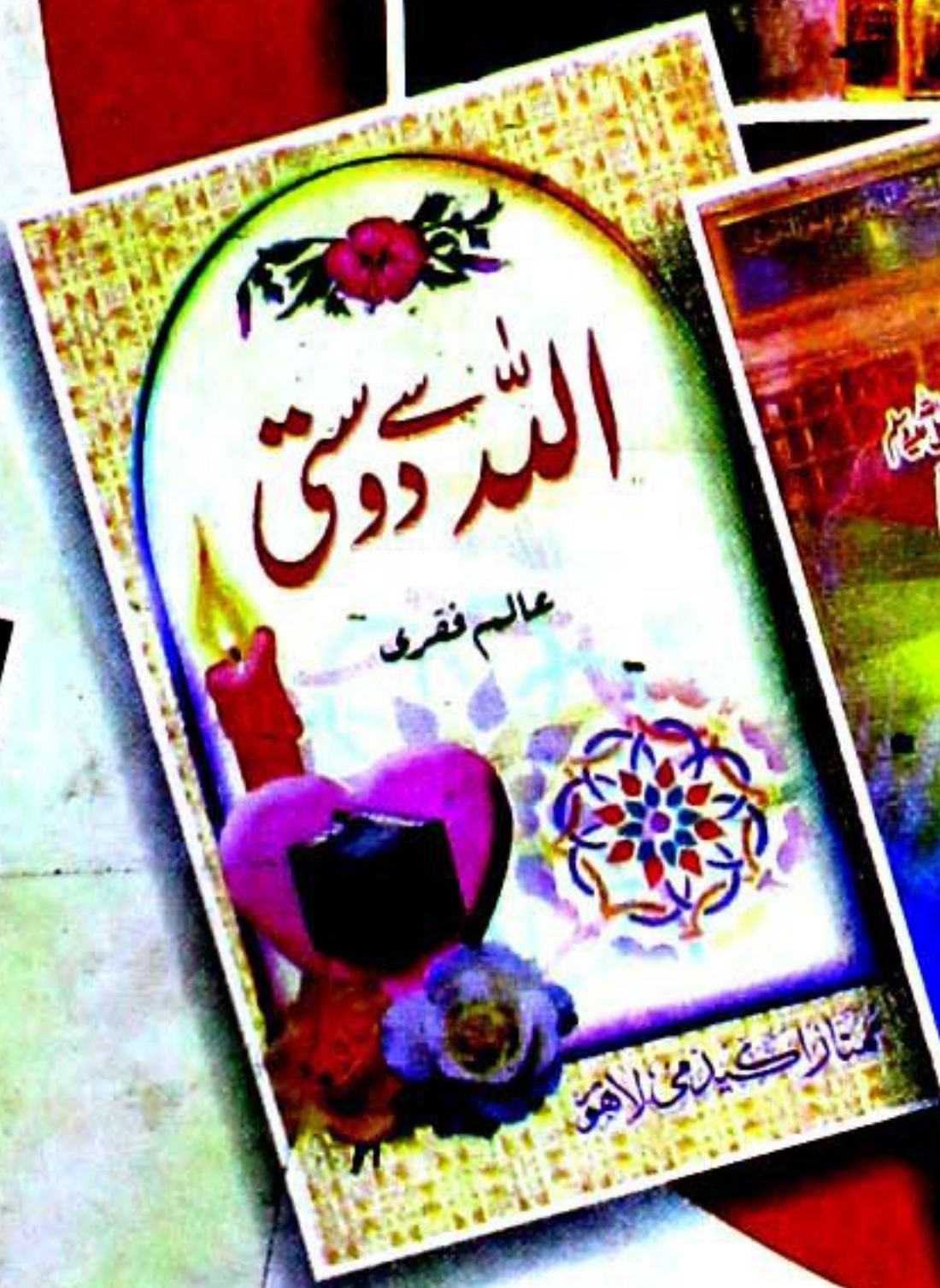
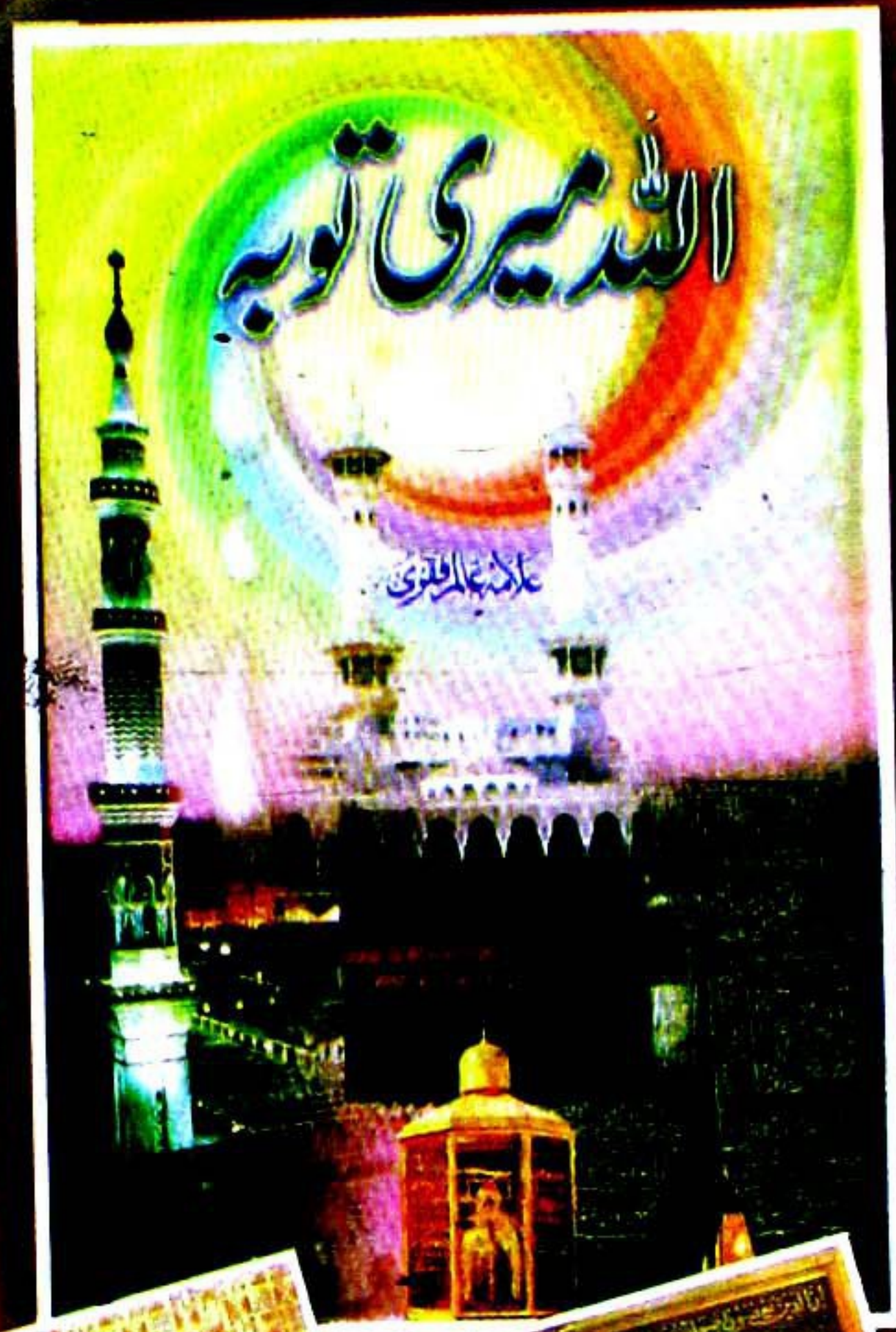
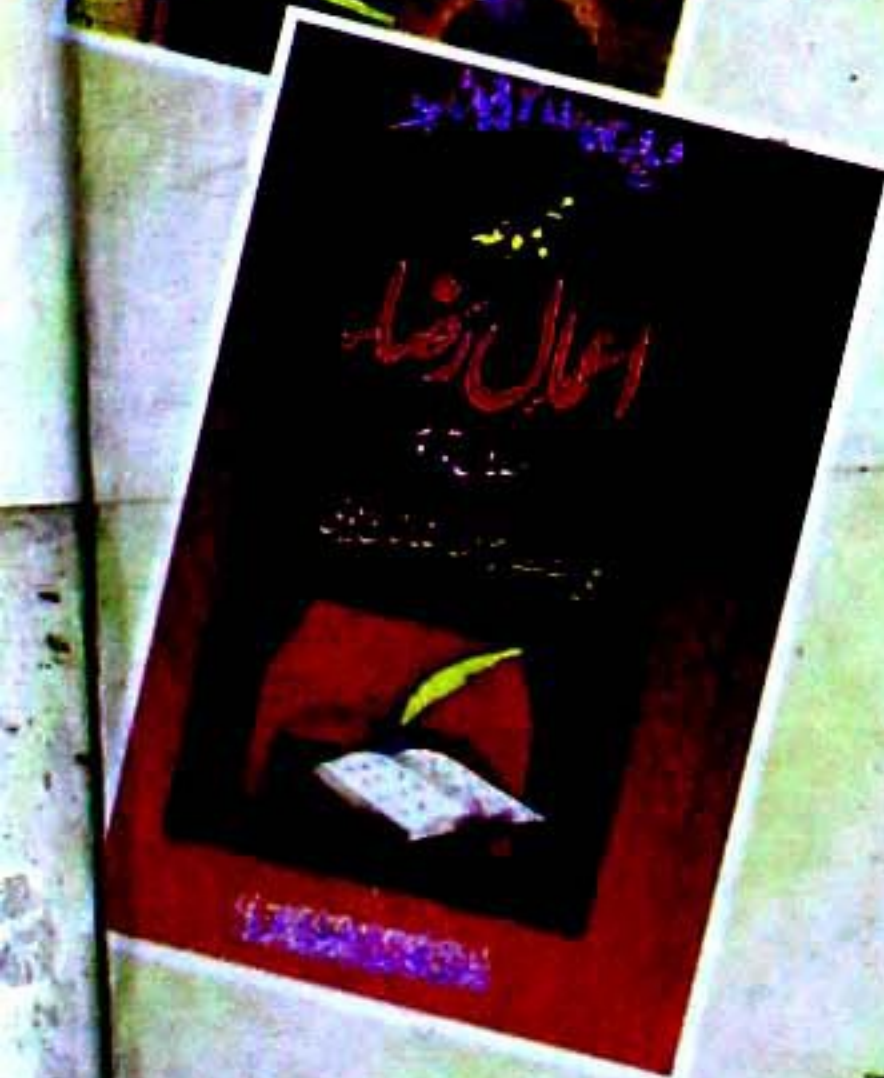
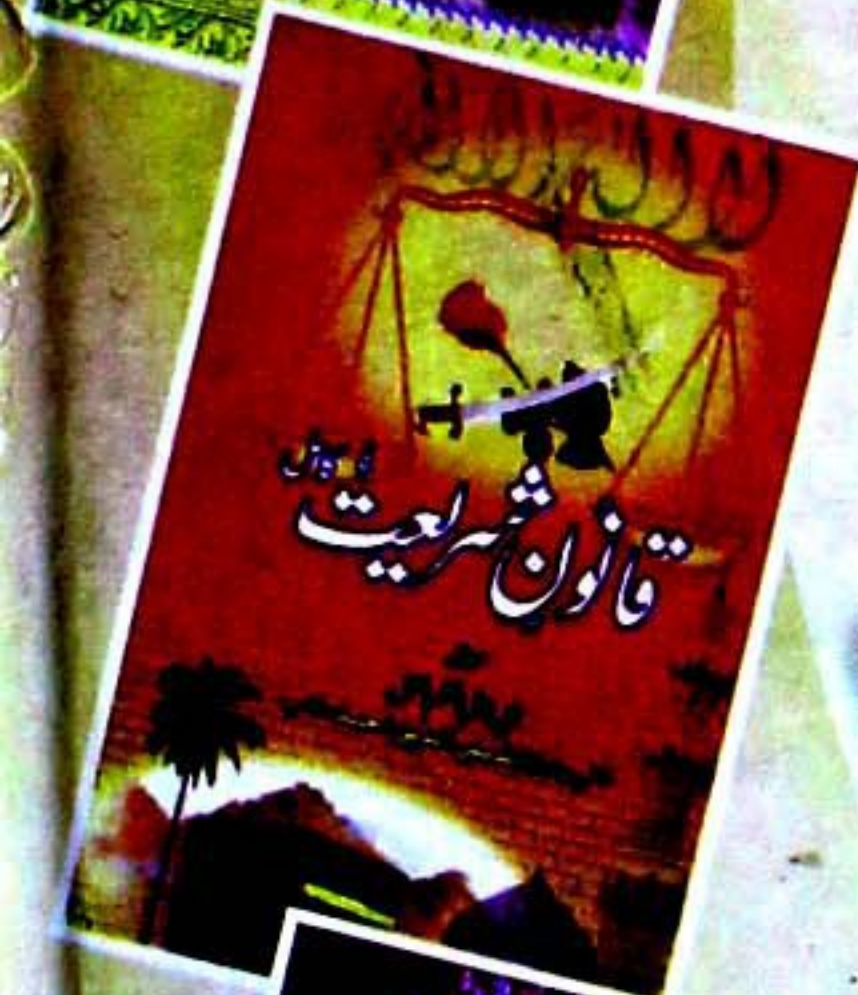
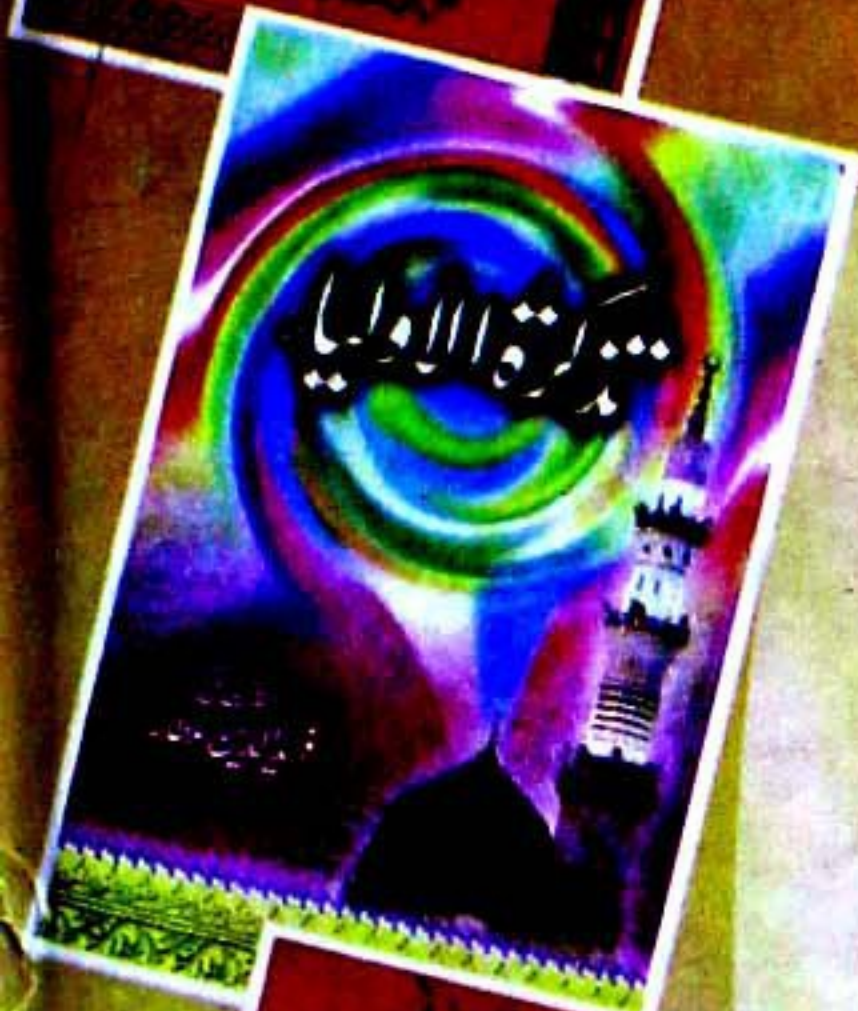
ایمان کا گلزار ہے گلزار شریعت

علامہ غلام مصطفیٰ مجتہد ایم۔ اے

ایمان کا گلزار ہے گلزار شریعت
 اس وقت میرے آگے ہے شہکار شریعت
 ہر لفظ سے ظاہر ہے طحاوی کا تفقہ
 ہر سطر سے روشن ہے چمن زار شریعت
 ”رحمن کے بندے“ نے اسے خوب لکھا ہے
 ”شیطان کے بندوں“ پہ ہے تلوار شریعت
 انساں کو طریقت کا نہیں ملتا نشاں تک
 جب تک نہ ملے سایہ دیوار شریعت
 اللہ! یہ کیا پھولِ محبت کے کھلے ہیں
 اللہ! یہ کیا چمکے ہیں انوار شریعت
 عرفان کی دولت سے ہے محروم زمانہ
 افسوس کہ اب نالاں ہیں افکار شریعت

اللہ شہ دین کا دامان وفا دے
 اس کشتی امت کو کنارے پہ لگا دے





Voice:
22-506-7230718

فضل الہی مارکیٹ چوک ڈوب بازار لاہور

مُمْتَاز اکیڈمی

E-mail: mumtaz academy@yahoo.com